جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

المنة لله درین ایام فرخنده فرجام مفید اہل اسلام ساعت سعید زند اقبال

بدر الدجیٰ

معروف بہ تکملہ

ازالۃ الہدیٰ

۱۳۰۹

فی تردید انوار الہدیٰ و تکذیب شمس

شیخ احمد صاحب شیعی دیوبندی وکیل سہارنپوری

در مطبع گلشن علم آگرہ باہتمام سید محسن غلام حسین طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد حلال مشکلات کہ اوسکی ذات پاک کے سوا زنہار مشکلکشائی کی کسی کو طاقت نہین ہے
اور نعت خواجہ کائنات کہ اونکے منصب رسالت بلاشرکت غیری مین مطلق کسیکو شراکت
نہین ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ اَجْمَعِیْن
امابعد اصغر العباد زمان محمد جہانگیر خان شاہ آبادی خدمت مین اہل ایمان کے عرض کرتا ہے
واضح ہو کہ حضرات شیعہ صرف فضائل صحابہؓ باصفا ہی کا انکار نہین کرتے بلکہ کمال کتاب
اللہ مین بھی نقصان کا اقرار کرتے ہین نَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
ع برین عقل و دانش بباید گریست۔ ان سے کوئی پوچھے کہ جب تم ذٰلِکَ الْکِتَابُ
لَا رَیْبَ فِیْہِ کو ہی ازراہ سوء اعتقادی اور غلط فہمی کے ناقص اور بیاض عثمانی کہتے ہو
تو پھر تمہارا اصول مذہب کسطرح سے صحیح ہو سکتا ہے ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
بڑا تعجب تو یہ ہے کہ بعد مرور ازمنہ صحابہ ثلثہ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے حضرت
منظہر العجائب کرم اللّٰہُ وَجْہَہٗ نے کہ حدیث اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا
اونکی شان مین ناطق ہے کیون نہ تحریف اور بے ترتیبی کلام الٰہی کو درست کیا اب تو قید
تقیہ سے بھی آزادی حاصل ہو چکی تھی مزید برآن دیگر ائمہ رضی اللہ عنہم نے بھی اسکا خیر نہ

کہ مدار اسلام کا اسی پر موقوف تھا کچھ خیال نفرمایا اس صورت مین تو قضیہ منعکس پایا جاتا ہے بلکہ بہت بڑا جرم خطا و جفا کا بہ نسبت آئمہ کرام کے لازم آتا ہے لا واللہ یہ صریح الزام اتہام ہے ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد لہذا بموقع مناسب معلوم ہوتا ہے کہ واسطے افادہ خاص و عام کے ایک مختصر تالیف ترتیب دیجائے کہ واقف اس اختصار دُر نثار کو قدرت مقابلہ گروہ مذبذب و متعصب سے حاصل ہو جاوے چونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ باطن اس فرقہ کا ہر حال مین خالی از فساد نہین تاہم بعض اہلسنت از راہ جہالت کے شریک مجالس و محافل ناروا و ناسزا کہ شرعاً و عرفاً ممنوع و نامشروع ہے ہوتے ہین اور تعزیہ بنانے اور مرثیہ سننے پر مرتے ہین حالانکہ ہر کہ ومہ بخوبی جانتا ہے کہ نجات شیعان پاک کی تو تبری ہی پر موقوف ہے اسی سبب سے یہ فرقہ بصفت تبرائی موصوف ہے پس حتی الامکان اہلسنت و الجماعت کو واجب بلکہ فرض تر ہے کہ جلسہ ناجائز سے اجتناب قبول کرین اسلیے کہ کوئی امام بارہ محبان اہلبیت کا ایسا نہین ہے کہ جسمین علانیتہً یا خفیتہً تبرا نہ پڑہا جاتا ہو اور کوئی کتاب شیعان پاک کی ایسی نہین کہ جسمین اصحاب باصفا کی نسبت برا نہ لکہا ہو اگرچہ مرثیے بہی اس سوز سے خالی نہین ہوتے ہین مگر شایقین مجالس سید الشہدا کہ عاشق مضمون شاعری شعراء کذاب مرثیے خوان کے ہین ہرگز بسبب مخاطب ہونے مذاق شاعری کے اون رموزون کو نہین سمجھتے ہین بلکہ ایسی واہیات و خرافات کی اتباع مین تارک صوم و صلوٰۃ ہو کر اپنی دنیا و عقبیٰ خراب کرتے ہین قطع نظر اصحاب ثلثہ کے نام پرچون پر لکھکر تہ فرش محفل کے رکھدینا اور آٹھوین تاریخ کا حلوا جسپر تبرا ہو چکتے ہین دہوکے سے سنی کو کہلا دینا یہ تو شیعون کے نزدیک افضل العبادات ہے حیف صد حیف یہ کیسی غفلت اور بے تمیزی ہے کہ باوجود ایسی حرکات ناملایم حضرات شیعہ کے تسنن اپنے دین و ایمان کی حفاظت نہین کرتے ہین بلکہ بسبب تقلید اکثر اعمال و افعال نادرست اونکے گٹھری معصیت اپنے سر پر رکہتے ہین حق یہ ہے کہ موافق اس مذہب کا مطابق حدیث مَن تَشَبَّهَ بِقَومٍ فَهُوَ مِنهُم

مستحق نار ہے اور مخالف اس ملت کا موافق خبر صحیح مَنْ سَلَكَ عَلٰى طَرِيْقِيْ فَهُوَ اٰلِيْ
مستبشر رحمت غفار آمدم بر سر مطلب اے اثنا عشریہ پنبہ غفلت و عطلت کو گوش ہوش سے دور
کرو اور باول حضور اثبات صحت قرآن پاک اور فضائل صحابہؓ صاحبؐ لولاک کے سنو۔

مجملاً ذکر اصحاب باصفا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا

ہم بالیقین کہہ سکتے ہین کہ خلفاء راشدین اور صحابہؓ انصار و مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین
کی جانب کفر و نفاق کو منسوب کرنا مطابق شریعت حق رسول رب مطلق صریح کفر ہے اور
دعوی بے دلیل اہل البغض کا محض باطل ہے اسلئے کہ آیات بینات قرآن مجید اور روایات
ائمہ شیعان قدیم و جدید شاہد حال خیر مآل اون بزرگان ارکان اسلام کے ہین اور
سوء اعتقادی بدگمانون کی قطعی تردید کرتے ہین لہذا اس مقام پر کچھ آیات اور روایات نقل
کرنا ضروری سمجھا گیا **اول آیت** سورہ آل عمران پارہ چہارم كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
ترجمہ تم بہتر ہو سب امتون سے پیدا ہوئے واسطے آدمیون کے حکم کرتے ہو اچھی بات پر
(یعنی ایمان و اطاعت خدا اور رسول کا) اور روکتے ہو برے کام سے (یعنی کفر اور شرک
اور تمام ناقص فعلون سے) اور ایمان لاتے ہو اللہ پر اور **خلاصۃ المنہج** مطبوعہ طہران
معتبر تفسیر شیعون مین تفسیر آیہ موصوفہ کی یون مرقوم ہے ہستید شما اے امت محمدؐ بہترین
گروہے کہ از عالم غیب بیرون آوردہ شدہ اید از برائے مردمان تا ایشان را براہ راست
دعوت کنید خیریت این امت درین سہ جہت ست کہ بیان میکند میفرماید بہر چیز یکہ فرماینده
آنست و نہی میکند بہر چیز یکہ شریعت نہی کنندہ آنست و میگروند بخدا بر وجہ ثبات و رسوخ یا خیر آن
دو قسم ست از قسم اول آنکہ حق آن تقدیم این قسم بدان و قسم جہت لا التست بر آنکہ ایشان
امر معروف میکنند و نہی از منکر جہت ایمان آوردن بخدا و تصدیق بآن و اظہار دین او انتہی

صرف یہ ایک ہی آیت شریف فضائل صحابہؓ عالی صفات کے واسطے کافی ووافی ہی
کیونکہ رب اکبر صحابہؓ کو سب امتون سے بہتر اور اچھے کامون پر حکم کرنے والے اور برے
کامون سے باز رکھنے والے اور اللہ پر ایمان صادق لانے والے فرماتا ہے اگر کسی شیعہ
کو وسوسہ ہو کہ شاید یہ آیت آئمہ کرامؑ کی شان مین ہے تو ہم دندان شکن جواب دیتے ہین
کہ وقت نزول آیت موصوفہ سواے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کسی امام کا نشان ہی
نہ تھا پس کنتم بصیغہ جمع اثبات فضیلت صحابہؓ پر دال ہے دوم آیت رکوع ۲ سورۂ
پارہ ایضاً فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي
وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ
ترجمہ پس وہ لوگ کہ ہجرت کی اون لوگون نے اور نکلے وہ لوگ اپنے شہر سے اور تکلیف
دیے گئے میری راہ مین اور مقاتلہ کیا اون لوگون نے (یعنی کفار سے) اور مقتول ہوئے
وہ لوگ (یعنی شہید) البتہ دور کرونگا مین اون سے برائیان اونکی اور البتہ داخل کرونگا
مین اونکو بہشت مین کہ جسکے نیچے نہرین جاری ہین ثواب اللہ کے نزدیک سے اور اللہ
کہ نزدیک اوسکے عمدہ ثواب ہے خلاصۃ المنہج پس آنانکہ ہجرت کردند از بلاد شرک
از منازل و اوطان خود بیرون آمدند بجہت تعصب دینی و بیرون کردہ شدند از سراہاے
خود باضطرار امر حضرت رسالت است آنانکہ مشرکان ایشان را از مکہ بیرون کردند و
رنجانیدہ شدند در راہ طاعت من بسبب ایمان آوردن مانند بلالؓ کہ بزدن و دشنام
دادن و آزار بسیر سانیدند اورا و صہیب کہ بغارت اموال او ویرا بسیر رنجانیدند و کارزار کردند
با کفار بجد و ثبات تمام و کشتہ شدن در جہاد مانند حمزہ و سائر شہیدان ہر آئینہ درگذارم
از ایشان بدیہاے ایشان را کہ کردہ باشند و ہر آئینہ در آرم ایشانرا بہ بوستانہاے
کہ میرود از زیر درختان یا زیر منازل آن جویہاے پاداش دادہ شود ایشانرا پاداش دادنی

از نزد خدای تعالی و خدائے کے نزدیک وست نیکوئی یا واش یعنی اوست بهترین ثواب و بندگان خیر او انتہی اس آیت شریف مین رب جلیل ہجرت کرنے والون کی تعریف و توصیف فرماتا ہے اور اونکو قطعی جنتی ہونیکی خوشخبری سناتا ہے کہ جن لوگون نے میرے واسطے اپنے گھر بار اور خویش و تبار چھوڑ دیئے اور میرے اوپر ایمان لانے کی وجہ سے سخت تکالیف اوٹھائین اور کفار اشرار کو جہنم واصل کرتے ہین اور خود بھی درجۂ شہادت حاصل کرتے ہین پس مین ایسے پکے مسلمانون اور اچھے دین دارون کے ساتھہ بڑے بڑے سلوک کرونگا اور قسم قسم کی مہربانیون سے پیش آونگا اور اونکی کوششون اور مصیبتون کے معاوضہ مین گناہون سے درگذر کرونگا یعنی اللہ تعالی مہاجرین کی نسبت بنظر رحمت واسعۂ اپنی کے فرماتا ہے کہ ایسے صادق الایمانون کی بھول چوک معاف کرونگا بلکہ اونکی برائیون کو بھلائیون سے بدل دونگا) اور اونکو جنت مین جسکے نیچے نہرین رواں ہین جگہہ دونگا تاکہ اونکو سیطرح کا رنج وغم نہ ہے اور یہ ثواب بحساب اپنے فضل باکمال کے سبب سے اونکو دونگا دیکھو خدا پاک کس پیار اور نسبت مہاجرین کو فرماتا ہے کہ تمہارے اعمالون سے بڑہکر تمکو ثواب ملیگا سوم آیت رکوع ۹ سورہ انفال پارہ دہم لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ترجمہ اگر نہوتا لکھا ہوا اللہ کی طرف سے کہ پہلے گذر لیا ہے البتہ چہوتا تمکو بیچ اوس چیز کے کہ لیا تمنے عذاب بڑا اس آیت شریفکی شان نزول یہ ہے کہ جب جنگ بدر فتح ہوئی اور کفار قید ہوئے تب پیغمبر برحق نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ قیدیون کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم میری یہ رائے ہے کہ ان قیدیون کو فدیہ لیکر چھوڑ دیجئے اور حضرت عمر نے التماس کی کہ میرے نزدیک جو جسکا رشتہ دار ہووے اپنے رشتہ دار کو گردن مارے اور محبت خدا کے مقابلہ مین ہرگز اپنے رشتہ صلبی پر لحاظ نکرے مگر حضرت نے معروضہ صدیق اکبر کو پسند فرمایا اور قیدیونکو

فدیہ لیکر رہا کیا چنانچہ اسکی تصدیق علماء مفسرین مجتہدین شیعہ بھی کرتے ہین خلاصۃ المنہج
کاشانی کی تفسیر مین یہ مرقوم ہے کہ روز بدر ہفتاد تن اسیر شدند۔ و از جملہ ایشان عباس و
عقیل بودند حضرت در باب ایشان با اصحاب مشاورہ کرد ابوبکر کہ از مہاجرین بود گفت
یا رسول اللہ اکابر و اصاغر این قوم اقارب و عشایر تواند اگر ہر یک بقدر طاقت و استطاعت
فدائی بدہند شاید کہ روزی بدولت اسلام برسد الخ اور اسیطرح سے مجمع البیان طبرسی وغیرہ مین
لکھا ہے ان روایتون سے چند فوائد حاصل ہوئے اول حضرت صدیق اکبرؓ اور
عمرؓ فاروق کا معرکہ بدر مین شامل ہونا دوم صحابہؓ ثلثہ کا مہاجرین مین ہونا سوم
حضرت صلعم کا رائے صدیق اکبرؓ کو پسند فرمانا پھر تفسیر خلاصۃ المنہج مین یہ مرقوم
ہے کہ خدا تعالی بدریان را وعدہ مغفرت دادہ و ایشان را بخطاب مستطاب اِعْمَلُوْا
مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ نوازش فرمودہ پھر تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہے کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعَلَّ اللّٰهَ اَطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ الْبَدْرِ فَغَفَرَ لَهُمْ
فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ترجمہ امید اللہ تعالی ظاہر ہوا اہل
بدر پر پس بخشا واسطے اونکے پس کہا واسطے اونکے کہ جو جی چاہے سو کرو پس تحقیق بخشا
گیا واسطے تمہارے الخ پھر منہج الصادقین مین تفسیر آیہ موصوفہ کی یون مرقوم ہے
کہ حضرت رسول خدا فرمود کہ اگر عذاب نازل شدی غیر از عمر و سعد و معاذ کسے نجات
نمے یافت اے شیعان پاک فرا تو انصاف کرو کہ تمہارے علماء اصحابؓ بالخصوص خلفاء
ثلثہ کی شان مین کیا تحریر کرتے ہین چہارم آیت پارہ انفال رکوع ۱۰ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ترجمہ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور جنہون نے
ہجرت کی اور خدا کی راہ مین جہاد کیا اور جن لوگون نے جگہہ دی اور مدد کی وہی سچے
ایمان والے ہین انکے واسطے مغفرت اور روزی باکرامت ہے خلاصۃ المنہج

و آنانکہ بخدا و رسول ہجرت کردند و جہاد کردند در راہ خدائے و اطاعت او نمودند و آنانکہ بعد از تصدیق جائے دادند اہل ہجرت را و یاری کردند پیغمبر در قتال مشرکان براستی و درستی ہر ایشان راست آمرزش از خدائے و روزی نیکو بے رنج و نقص قوت انتہی اور تفسیر مجمع البیان میں یوں مرقوم ہے کہ مہاجران کسانے اند کہ ہجرت کردند بجانب مدینہ یا حبش چنانچہ حضرت عثمانؓ کہ مہاجر ہر دو جائے اند انتہی اس آیت شریف کی تفسیر مجمع البیان معتبر تفسیر شیعہ میں یہ ہے ثم عاد سبحانہ الی ذکر المہاجرین والانصار و مدحہم و الثنا علیہم فقال والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ ای صدقوا اللہ و رسولہ وھاجروا من دیارھم واوطانہم یعنی من مکۃ الی المدینۃ وجاھدوا مع ذالک فی اعلاء دین اللہ والذین اووا ونصروا ای ضموھم الیہم ونصروا النبی اولئک ھم المومنون حقا ای اولئک الذین حققوا ایمانہم بالہجرۃ والنصرۃ الخ ترجمہ پھر رجوع کی اللہ پاک نے طرف ذکر مہاجرینؓ اور انصار کے اور تعریف کی اونکی اور توصیف کی اوپر اونکے پس فرمایا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اونہون نے اور جہاد کیا اونھون نے اللہ کی راہ میں ایے تصدیق کی اونہون نے اللہ اور اوسکے رسولؐ کی اور ہجرت کی اونہون نے اپنے شہرون اور وطنون سے یعنی مکہ سے مدینہ کی طرف چلے گئے اور جہاد کیا اونھون نے ساتھ اسکے غالب ہونے میں دین اللہ کے اور اون لوگون نے کہ جگہ دی اور مدد کی ایے شامل ہوئے اونکے بطور طرفداری کے اور مدد کی اونھون نے نبی کی وہ لوگ ایمان والے سچے ہین وہ لوگ وہ ہین کہ جنھون نے حقیقت ایمان کی بخوبی معلوم کرلی بسبب ہجرت کرنے اور مدد دینے کے فقط اس آیت شریف سے بلا شک شبہ مہاجرینؓ و انصار کا ایمان لانا اور قطعی جنتی ہونا ثابت ہوا کیونکہ خدا تعالیٰ کیسی کیسی بڑائیان اپنے محبوب کے عاشقان جان نثار کی فرماتا ہے اور اونکی جانفشانی اور کارگذاریان اپنے بندون کو سناتا ہے کہ اے بندو دیکھو یہ لوگ یعنی مہاجرینؓ و انصارؓ

سچے اور پکے مسلمان ہین کہ جنھوں نے خاص میری اور میرے رسول کی محبت مین اپنے
کنبہ و قبیلہ کو پیٹھ دی اور سارا مال و منال چھوڑا اور بدرجہا تکالیف اور مصائب اوٹھائے
پس مین اونکو ضرور بڑے مرتبے دونگا اے محبان اہلبیت اگر تم ہماری تفسیرون کو
نہ مانو تو بنظر عدالت اپنی تفسیرون مثل خلاصۃ المنہج و مجمع البیان وغیرہ مین فضائل اصحاب
باصفا کے دیکھو مگر تم کیا ذوق سے کیسے ابھر کا ئے عشق پنجم آیت رکوع ۳ سورہ توبہ پارہ دہم

الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ
دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ
وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

ترجمہ وہ لوگ جو ایمان لائے (یعنی اللہ پر اور اوس چیز پر جو اوسکی طرف سے نازل ہوئی
اور گھر چھوڑے اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے مال و جان سے اونکے لئے بہت بڑا درجہ ہے
اللہ کے پاس اور وہی پہونچے مراد کو (یعنی دونون جہان کی نعمتین و برکتین حاصل کین

خلاصۃ المنہج آنانکہ گرویدہ اند بخدائے و بانچہ آمدہ است از نزد وے و ہجرت کردند
از دیار خود و جہاد کردند از دیار خود و جہاد کردند با مشرکان در راہ خدائے ببذل اموالہائے
خود و بر مجاہدان و تہیئہ اسباب قتال ایشان و بہ نفسہائے خود در معرکہ قتال بزرگ
تراند از روے درجہ یعنی مرتبہ و کرامت ایشان بلند ترست و بیشتر نزدیک خدائے
از انہا کہ سقایۂ حاج و عمارت مسجد کنند و این صفتہا داشتہ باشند و آن گروہیکہ جامع
این کمالات اند ایشانند ظفر یافتگان مقاصد دو جہان انتہی اس آیت شریف مین رب الارباب
اصحاب مہاجرین اور مجاہدین کے حق مین پانچ چیزون کی خوش خبری ارشاد فرماتا ہے
اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اونکا بہت بڑا درجہ ہے دوم یہ کہ اونھون نے
دونون جہان کی مراد خاطر خواہ پائی سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی کمال مہربانی اونکے
حال پر ہے چہارم یہ کہ اللہ تعالیٰ اون سے نہایت درجہ راضی ہے پنجم یہ کہ

یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کو بہشت میں جسمیں قسم قسم کے آرام ہیں رہینگے ششم آیت رکوع الثانی
إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ترجمہ جسوقت نکالا اوسکو اون لوگوں نے کہ کفر کیا اونھوں نے دوسرا دو کا اوس وقت وہ دونوں غار میں تھے جسوقت کہتا ہے واسطے اپنے یار کے نہ غمگین ہو تو تحقیق اللہ ساتھ ہم دونوں کے ہے پس نازل کی اللہ نے تسکین اوسپر یعنی حضرت ابوبکرؓ پر اور مدد کی اوسکی یعنی رسول اللہؐ کی ساتھ لشکر کی کہ جسکو تمنے نہیں دیکھا اور کیا کلمہ اون کافروں کا پست اور کلمہ اللہ کا وہی بلند ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے خلاصۃ المنہج وقتیکہ بیرون کردند اورا کافران یعنی قصد اخراج او کردند از مکہ حق تعالی اورا دستوری خروج داد در حالتیکہ دوم دو بود یعنی با او نبود مگر ابوبکرؓ در وقتیکہ او و ابوبکرؓ در غارے بودند کہ اعلای جبل ثور است جانب یمین مکہ معظمہ بمسافتے از ساعات در آن وقت کسے در آنجا نمیرسید شبانان و اہل صحرا دران نزول نمی کردند پس پیغمبر شب پنجشنبہ در شہر مکہ امیر المومنین علیؑ را در جای خود بخوابانید و برفاقت ابوبکرؓ بیرون آمده در ہمان شب بدان غار متوجہ شد و در انجا بروز آورد و حق تعالی دران شب درخت مغیلان بر در آن غار برویانید و جفت کبوتر وحشی را امر کرد تا پایین در غار را آشیانہ گرفتند و تخم نہادند و عنکبوت را الہام داد تا در غار تنید چون گفت پیغمبرؐ مر یار خود را اندوہ مخور بدرستیکہ خدای با ماست نصرت ما دہد بر دشمنان ما و نگہدارد از شر ایشان مروی است کہ یکے از کفار محاذی غار بنشست تا ادرار کند رسولؐ روی ازوی بگردانید و بابکر گفت دیدی کہ مرا نمے بیند اگر ما را دیدندی در مقابل ما کشف عورت نکردندی پس دست بمناجات برداشت و گفت بارخدایا چشمہای ایشان کور کن حق تعالی چشمہای ایشان را

کور گردانید از دیدن پیغمبرؐ تا آنکہ ہمہ گرد کوہ گردیدند و رخنہ ہائے کوہ را تجسس کردند و در غار نرفتند پس فرو فرستاد خدائے رحمت خود را کہ سبب آرامش دل ست بر رسولؐ تا متیقن شدہ از صمیم قلب بدانست کہ کفار بد و ظفر نیابند قوت داد پیغمبرؐ خود را بلشکرہائے ملائکہ کہ شما ندیدید ایشان را یعنی فرشتگان فرستاد در غار تا پاسبانی او کردند و گردانید خدائے کلمۂ آنہا کہ کافر شدند فروتر یعنی دعوات کفر کہ از ایشان صادر مے شد خوار و بمقدار ساخت و کلمۂ خدائے کہ دعوات سلام یا توحید یا کلمۂ شہادت ست آن بلند تر و رفیع قدر ترست مراد انست کہ حق تعالی رسولؐ را از دست کفار خلاص داد و بمدینہ رسانید چون این سبب قوت اسلام بود و مذلت اہل شرک یا بملائکہ قوت پیغمبر خود داد در مواطن حرب و بجہت این اسلام قوی گشت و کفر و شرک ضعیف شد و خدائے غالب ست عزیز گردانید اہل توحید را دانا ست خوار ساز د اہل شرک را انتہی اس آیت شریف سے کمال فضیلت حضرت صدیق اکبرؓ کی پائی گئی اگرچہ یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ صدیق اکبرؓ بالیقین ہمراہ رسالت پناہ تھے لیکن شیعون کے قبلہ و کعبہ جو بڑے مجتہد تھے ذوالفقار مین یون لکھتے ہین کہ ہجرت ابوبکرؓ باجازت نبوی واقع شدہ و شیعہ این را قبول ندارند الخ اب ہم اسکی تردید مین علمائے محققین متقدمین کے اقوال کو بعینہ نقل کرتے ہین تا کہ شیعون کو موقع انکار کا نہ ملے تفسیر حضرت امام حسنؑ عسکری منتہی الکلام مین اس طرح سے مندرج ہے

إِنَّ اللّٰہَ تعالیٰ اوحیٰ الیہ یا محمدؐ ان العلی الاعلی یقرأ علیک السلام و یقول لکَ ان ابا جھل وَالملاء من قریش قد دبروا علیک قتلک الی ان قال و امرک ان تصحب ابابکرؓ فانہ آنسک و ساعدک و وازرک و تثبت علی تعاھدک و تعاقدک کان فی الجنۃ من رفاقتک و فی غرفاتھا من خلصائک الی ان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم لابی بکرؓ ارضیت ان

تکون معی یا ابا بکرؓ تطلب کما اطلب وتعرف بانک انت الذی تحملنی علی ما ادعیہ
فتحمل علی انواع العذاب قال ابوبکرؓ یا رسول اللہ اما انا لو عشت عمر الدنیا
اعذب جمیعھا اشد عذاب لا ینزل صوت صالح ولا فرح وکان ذالک
فی محبتک لکان ذالک احب الی ان اتنعم فیھا وانا مالک لجمیع ممالیک ملوکھا
فی مخالفتک وھل انا ومالی والذی الا قبلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم لا جرم ان اطلع اللہ علی قلبک ووجد ما فیہ موافقا لما جری علی
لسانک جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من الجسد وبمنزلۃ الروح من البدن

ترجمہ جبرئیل علیہ السلام جناب رسالت مآب کے پاس وحی لائے اور کہا کہ اللہ جل شانہ
آپ کو سلام کہتا ہے اور یہ فرماتا ہے کہ ابوجہل اور اوسکی قوم یعنی قریش نے آپکے قتل کی
مصمم تدبیر کی ہے اس واسطے آپکو چاہیئے کہ علیؑ کو اپنی جگہ پر چھوڑیئے کہ وہ مثل اسمٰعیلؑ کے
جان نثاری کریگا اور ابوبکرؓ کو اپنا رفیق کیجیئے کہ اگر وہ موانست کرے اور اپنے عہد پر
قایم رہے تو جنت مین بلکہ اعلیٰ علیین مین آپکا رفیق ہوگا تب پیغمبر خدا نے حضرت علیؑ
سے یہ حال کہا حضرت علیؑ اپنے مارے جانے پر راضی ہوئے بعدہ حضرت ابوبکرؓ کی جانب
متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے ابوبکرؓ تو راضی ہے کہ اس سفر مین میرے ہمراہ ہو اور کفار
قریش جس طرح پر مجھے قتل کے لیئے تلاش کرین اسیطرح تیرے قتل کے واسطے درپے ہون
اور یہ بھی مشہور ہوئے کہ تو نے مجھے اس کام پر آمادہ کیا اور میری رفاقت کے سبب
تجھپر قسم قسم کے عذاب پہونچین ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین تو وہ شخص ہون کہ اگر آپکی
محبت سے سخت ترین بلاؤن مین گرفتار ہون اور قیامت تک اون مین پھنسا رہون تو
میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ آپ کو چھوڑ کر دنیا کی سلطنت قبول کرون میری
جان و مال اور اہل و عیال سب کے سب آپ پر قربان ہین آپکو چھوڑ کر کہان ٹھکانا پاونگا
یہ سنکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر تیری زبان موافق تیرے دل کے ہے تو بالیقین

خداے تعالی تجھکو بمنزلہ میرے سمع اور بصر کے کریگا اور تجھکو میرے ساتھ وہ نسبت ہے کہ سر کو جسم سے اور روح کو بدن سے ہے اور حملۂ حیدری مین یون لکھا ہے ہم صرف چند شعر تحریر کرتے ہین بخوف تطویل ورنہ کتاب مذکور مین بہت کچھ ہے

چنین گفت راوی کہ سالار دین ... چو سالم بحفظ جہان آفرین
ز نزدیک آن قوم پرمکر رفت ... بسوے سراے ابو بکر رفت
پے ہجرت او نیز آمادہ بود ... کہ سابق رسولش خبر دادہ بود
نبی بر در خانہ اش چون رسید ... بگوشش ندائے سفر در کشید
چو بوبکر زان حال آگاہ شد ... ز خانہ برون رفت ہمراہ شد
برفتند القصہ چندے دگر ... چو گردید پیدا نشان سحر
بدیدند غارے دران تیرہ شب ... کہ خواندی عرب غار ثورش لقب
گرفتند در جوف آن غار جاے ... ولے پیش بنہاد بوبکر پاے
بہر جا کہ سوراخ یا رخنہ دید ... قبا را بدرید و آن رخنہ چید
بدینگونہ تا شد تمام آن قبا ... یکے رخنہ نگرفتہ ماند از قضا
بر آن رخنہ ماند آن یار غار ... کف پاے خود را نمود استوار
نیامد جز او این شگرف از کسے ... کہ دور از خرد می نماید بسے
نیامد چنین کارے از غیر او ... بدینسان چو پرداخت از رفت و رو
درآمد رسول خدا ہم بہ غار ... نشستند یکجا بہم ہر دو یار
چو شد کار پرداختہ آن چنان ... رسیدند کفار پیاپے بر آن
درآمد بکف پائے آن یار غار ... کہ بر روئے سوراخ بود استوار
رسیدش ز دندان مارے گزند ... وزان درد و فغان او شد بلند
پیمبر باو گفت آہستہ باش ... رسیدند اعدا مکن راز فاش

نخورد غم مگردان صد البلند
بغار اندرون تا سہ روز و سہ شب
شدے پور بوبکرؓ ہنگام شام
نمودے ہم از حال اصحاب شر
نبیؐ گفت پس پور بوبکرؓ را
دو جمازہ باید کنون راہ وار
ہر از بہرش پور ابوبکرؓ زود
ہم از اہل دین بود یکے جملہ دار
ازو جملہ دار این سخن چون شنود
تہی شد از ان قوم آن کوہ و دشت
بصبح چہارم برآمد ز غار
نشست از بر یک شتر شاہ دین
برآمد بر آن دیگرے جملہ دار

که از زخم افعی نیابی گزند
بسر برد آن شہ بہ فرمان رب
ہمی برد ہر روز در ان غار آب و طعام
حبیبؐ خدائے جہان را خبر
که اے چون پدر اہل صدق و صفا
که ما را رساند بہ یثرب دیار
بدنبال کار یکہ فرمودہ بود
بر او کرد راز نبیؐ آشکار
دو جمازہ در دم مہیا نمود
رسولؐ خدا عازم راہ گشت
دو جمازہ آوردہ بد جملہ دار
ابوبکرؓ را کرد با خود قرین
بہ ہمراہ او گشت عامر سوار

(حملہ حیدری)

ناظرین انصاف دوست کو ان روایات کے دیکھنے سے جناب مجتہد العصر کی سخن سازی
راستبازی کا حال بخوبی معلوم ہوگیا ہوگا ع عیان را چہ حاجت بود از بیان
حق یہ ہے کہ متاخرین مذہب شیعہ مین دو شخص بڑے متعصب گذرے ہین ایک قاضی
نور اللہ شستری دوسرے مولوی دلدار علی لکھنوی ان دونون کی تصنیفات
مخالفانہ سے دین مین بڑا تفرقہ پڑا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اب تھوڑا سا
ذکر در باب انتشار ضمیرین جو فیما بین متنازع ہے لکھنا ضرور ہے شیعہ کہتے ہین
کہ علیہ کی ضمیر راجع حضرت صلعم کی طرف ہے ورنہ خلاف فصاحت ہے ہم کہتے
ہین کہ ضمیر علیہ کی راجع ہے بجانب صدیق اکبرؓ کے کہ اوس وقت وہ بسبب بشریت کے

نہایت ہی مضطرب اور رنجیدہ و غمگین اور طالب تسکین تھے ہم اسکے جواب مین اسیطرح
کی اور آیات کو لکھتے ہین تاکہ دعوی بے دلیل معترضون کا خارج ہو اول آیت
تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا دیکھو تعزروہ
اور توقروہ کی ضمیر راجع رسول اللہ کی طرف ہے اور تسبحوہ کی ضمیر خدا کی جانب ہے
دوم آیت وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ دیکھو اخیہ اور الیہ کی ضمیر راجع
بسوے حضرت موسیٰ ہے اور یجرہ کی ضمیر راجع بسمت حضرت ہارون کے اس سے
ثابت ہے کہ غیر فصیح نہین خاص محاورہ اہل عرب کا ہے ہفتم آیت رکوع ۱۱ ایضا
ایضا لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ
لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ترجمہ لیکن رسول اور جو لوگ ایمان
لائے ساتھ اوسکے لڑے ہین اپنی جان اور مال سے اور اونھین کو ہین خوبیان
(یعنی دونون جہان کی دنیا مین فتح اور غنیمت اور آخرت مین بہشت اور نعمت)
اور وہی پہونچے مراد کو تیار کئے ہین اللہ نے اونکے واسطے باغ بہتی ہین اونکے
نیچے نہرین رہا کرین اون مین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی خلاصۃ المنہج لیکن
فرستادہ خدا و آنانکہ ایمان آوردہ اند با وی یعنی بخدمت او جہاد کردند بمالہای و نفسہاے
خود وآن گروہ مر ایشان راست نیکوی ہاے ہر دو سراے کہ نصرت و غنیمت است
در دنیا و بہشت و کرامت در عقبیٰ وآن گروہ ایشانند رہ یافتگان بمقصود رسیدگان
آمادہ ساختہ است خداے براے ایشان بوستانہا کہ میرود از زیر مساکن یا اشجار آن
جوئی ہا در حالتیکہ جاوید باشند دران اینست رستگاری بزرگ فیروزی تمام انتہیٰ
اس آیت شریف مین اللہ تعالیٰ اصحاب رسول صلعم کے بارے مین تین باتین ارشاد
فرماتا ہے اول یہ کہ خوبیان دونون جہان کی اونکے واسطے ہین دوم یہ کہ

وہ لوگ اپنی مراد ولی کو پہونچ گئے سوم یہ کہ اونکو آخرت مین ہمیشہ کو بہشت ملیگا
ہشتم آیت رکوع ۲ پارہ ۱۱ سورہ ایضا وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ
وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
ترجمہ جو لوگ قدیم ہین پہلے مہاجرین انصار سے اور جو انکے پیچھے آئے نیکی سے
(یعنی ایمان اور طاعت سے) اللہ راضی ہوا ان سے (یعنی انکے نیک فعلون اور
اعمالون کے سبب سے) اور وے راضی ہوئے اس سے (یعنی دینی اور دنیاوی نعمتون سے جو
اسنے اپنے کرم اور فضل سے اونکو عطا کیئن ہین) اور تیار کئے ہین واسطے اونکے
باغ جنکے نیچے نہرین روان ہین رہا کرین اونمین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی واضح
ہو کہ جو صاحب جنگ بدر تک مسلمان ہوئے وے قدیم کہلاتے ہین اور بعد اوسکے
تابع خلاصۃ المنہج وپیشی گیرندگان یعنی آنہا کہ سبقت کردند بر عامہ مومنان بر
ایمان از مہاجران یعنی آنانکہ از مکہ ہجرت کردند مراد آنہا اند کہ بدو قبلہ با پیغمبر نماز گذاردہ
واز انصار آنہا کہ ساکنان مدینہ اند واہل مکہ را جای دادند و آنہا ہفت کس بودند
از اہل عقبہ اول ویا ہفتاد از اہل عقبہ ثانیہ و آنانکہ متابعت کردند سابقان را بایمان
وطاعت مراد صحابہ اند از بقیہ مہاجر وانصار کہ پیروی کردہ اند وگویند ہر کہ متابعت
ایشان کند تا قیامت از زمرہ تابعان ست خوشنود شد خدائے از ایشان بہ قبول طاعت
ایشان از سابقان ولاحقان وخوشنود شدند ایشان از خدائے بانچہ یافتند از نعمت
دینیہ ودنیویہ وآمادہ کرد خدائے مر ایشان را بوستانہا کہ میرود از زیر درختان
آن جویہا در حالتیکہ جاوید باشند دران ہمیشہ انست رستگاری بتمام و
فیروزی بزرگ ورسیدن بتمام مراد این آیت دلالت ست بر فضل سابقین و
برتبہ ایشان بر غیر ایشان واین بحجت انست کہ در مبداے اسلام متحمل انواع عقوبت شدند

ونصرت دین چون مفارقت از عشایر و نصرت اسلام باوجود قلت عدد و کثرت عدو و
سبق بایمان و دعوت مردمان انتہیٰ اور مجمع البیان مین تفسیر آیہ موصوفہ کے یون مرقوم
ہے کہ اینکہ پیشتر از ہمہ بہ پیغمبر خدا ص ایمان آوردند حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اند بعد ازان ابوبکر انتہیٰ
پس اللہ تعالیٰ پہلے مہاجرین اور انصار اور اونکے تابعین باحسان کے حق مین چار صفتین
ارشاد فرماتا ہے **اول** یہ کہ اللہ عزاسمہ اون سے راضی ہے **دوم** یہ کہ وہ لوگ اللہ سے
راضی ہین **سوم** یہ کہ اللہ بموجب وعدہ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ کے اونکو یقیناً
بہشت مرحمت کریگا **چہارم** یہ کہ بے شبہ وہ ابدالآباد تک اوس مین رہینگے و بلاشک
حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ عنہم بہی باعتبار ایمان و ہجرت
کے پہلے مہاجرین مین داخل ہین پس یہ اوصاف اربعہ بہی اونکے واسطے ثابت ہین **نہم** آیت
پارہ ۱۱ سورہ توبہ إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ
لَهُمُ الْجَنَّةَ ط يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ
حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ
اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
ترجمہ تحقیق اللہ نے خریدی ایمان والون سے جان اور مال اونکی اس قیمت پر کہ
اونکو بہشت ملیگا مقاتلہ کرتے ہین اللہ کی راہ مین پہر مارتے ہین اور مارے جاتے ہین (یعنی
کافرونکو فی النار کرتے ہین اور خود بہی جام شہادت سے سرشار ہوتے ہین) وعدہ ہوچکا
اوسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ
سو خوشیان کرو (یعنی اے اسلام والو) اس معاملہ پر جو تمنے کیا ہے اوس سے کہ چیز
فانی کو دیکر چیز باقی کو مول لیا ہے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی توبہ کرنے والے (یعنی کفر

اور شرک اور کبیرہ وغیرہ سے) بندگی کرنے والے (یعنی اخلاص سے) شکر کرنے والے (یعنی نعمت اسلام پر) بے تعلق رہنے والے (یعنی بسبب روزہ رکھنے یا ہجرت کرنے یا الذات دنیا کے دل نہ لگانے سے) رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے حکم کرنے والے نیک کام پر (یعنی ایمان اور بندگی اور روزہ اور نماز اور حج اور زکواۃ کا اور منع کرنیوالے برے کاموں سے (یعنی کفر وشرک وسود وشراب وقمار وغیرہ سے) اور تھامنے والے حدین اللہ کی باندھی ہوئین (یعنی خلاف شرع شریف کے کوئی کام نہین کرتے ہین) اور خوشخبری سنا تو ایمان والون کو (یعنی اللہ تعالی نے اونکو ایسی عمدہ صفتون کے ساتھ موصوف فرمایا خلاصۃ المنہج بدرستیکہ بجز بدخدائے از گرویدگان نفسہاے ایشان راکہ مباشر جہاد شوند و مالہاے ایشان راکہ در راہ او نفقہ کنند باآنکہ مرایشان را بہشت ست این تمثیل ست برائے ثواب دادن مومنان بہ بہشت و بہ بذل اموال وانفس ایشان حقیقت اشترا زیرا کہ بیع وشری جاے وقوع کہ مالک بیع وغیر مالک شری باشد وحالانکہ مالک ہردو حضرت خداوندست کہ مالک مطلق ست پس این تحریض ست در غزا وجہاد یعنی اے بندہ از تو بذل نفس ومال وازمن عطا دادن بہشت بے زوال نفس مایہ شر وشور ست ومال سبب طغیانی وغرور این ناقص ومعیوب در راہ من فداکن وبہ بہشت باقی مرغوب بستان یکے از اکابر دین فرمودہ کہ بیع موقوف ست بر بایع ومشتری ودلال وثمن مشتری خدائے غفارست ودلال محمد مختار وبایع بندہ مومن بیدار وثمن دارالقرار فنعم المشتری الرحیم ونعم الدلال الرسول الکریم ونعم ثمن الجنۃ نعیم بعد از ان آن چیزے سیفرماید کہ بجہت شری نمودہ ومیگوید کہ کارزار کنند آن مومنان کہ نفس ایشان خریدہ شدہ در راہ خدائے وطلب رضائے پس میکشند دشمنان را وگاہے کشتہ میشوید بردست اعدا وحق تعالی بیع وشری وعدہ دادہ وعدہ دادنی برخود ثابت وباقی کہ خلافی نیست درین شہ کتاب این دلیل ست بر آن کہ اہل توریت مامور بودند بقتال وکیست وفاکنندہ عہد خود از خدائے کریم ست

وکریم خلاف وعدہ روا ندارد پس شادمان شوید وبسا فرحناک گردید بخرید وفروخت خود بہر کہ
متابع کردند باوجہ حق تعالی مطالب عظمی ومقاصد رفیعہ برائے شما بر خود واجب ساختہ
ہمچنانکہ فرمودہ واین بیع وشری است رستگاری بزرگ مومنان مذکور بازگردندگانند
از معاصی ورجوع کنندگان بمغفرت باری پرستندگان حق باخلاص وقایم بشرائط خدمتگاری
وستایندگان حق را ہر آنچہ برایشان رسد از نعمت وبلیہ وروزہ داران یا سیر کنندگان
بطلب علم یا برائے جہاد وحج وزیارات رکوع کنندگان در صلوٰۃ ویا خضوع کنندگان ہر گاہ
بے نیاز سجدہ کنندگان در نماز فرمایندگان بایمان وطاعت وسنت حضرت رسالت وبازدارندگان
از کفر ومعصیت وارتکاب بدعت ونگاہدارندگان مر حکام شرایع خدا را وبشارت دہ مومنان را
کہ بدین صفات موصوف اند انتہی دیکھو اللہ تعالی نے کیسی کیسی تعریفین اصحاب مجاہدین کی
فرمائی ہین اور کیسے کیسے وعدے دیے ہین پس بے شک وشبہ یہ تمام اوصاف صحابہ
رحمت العالمین مین یقیناً پائے جاتے ہین وہم آیت رکوع ۵ پارہ ۱۷ سورہ حج اَلَّذِیْنَ
اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ترجمہ وے لوگ کہ اگر مقدور دین ہم اونکو
کہیں کرین نماز اور دین زکوٰۃ اور حکم کرین بہلے کام کا اور منع کرین برے کام سے
اور اللہ کے اختیار مین ہے انجام ہر کام کا (یعنی یہ مہاجرین دین قایم کرینگے قیامت تک
آخر اللہ ہی جانتا ہے **خلاصۃ المنہج** یعنی آن جماعتہا زونان آنانند کہ اگر جاے وہیم
ایشان را وتمکین واقتدار بخشیم ایشان را در زمین وزبان حکومت بکف کفایت ایشان
دہیم بپا ئیدارند نماز را جہت تعظیم ما وبدہند زکوٰۃ را جہت یاری دادن بندگان ما وبفرمانید
بہ نیکوی یعنی آنچہ در شرع وعقل نیکو باشد وبازدارند مردمان را از زشتی یعنی آنچہ شرع وعقل
قبیح شمرند ومر خدای راست سر انجام ہمہ کارہاست وہمہ چیزہا بید قدرت اوست
واین تاکید وعدہ نصرت ست از عکرمہ نقل ست کہ این متمکنان ہمہ امت مرحومہ اند انتہی

دیکھو اس آیت شریف مین اللہ تعالی اصحاب مہاجرین کے حق مین فرماتا ہے کہ اگر ہم ان
لوگونکو حاکم کرین تو ان سے وہ امور حسنہ سب صادر ہون اس مین کوئی شک
نہین ہے کہ اون مہاجرین مین سے حضرت ابو بکر و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حاکم کیا کیونکہ وہ سب امور حسنہ انہین بزرگان دین سے صادر
ہوے اور اسکے برخلاف تاویل کرنے مین کلام خدا بے معنی ہوتا ہے بلکہ اطلاق کذب کا
لازم آتا ہے پس آیت بینہ صحت خلافت خلفاء راشدین پر دال ہے اور حال حکومت
مطابق شریعت اون ارکان اسلام کا تمام جہان پر اظہر من الشمس ہے پارہ ١٧ آیت
رکوع ١ پارہ ١٧ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ط هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا
جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي
هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ج فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ ط هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ع
ترجمہ جہاد کرو اللہ کے واسطے (یعنی خدا کے دشمنون سے ظاہری ہون مثل کفار
ومشرکون کے یا باطنی ہون مثل نفس امارہ و حرص و شہوت و غضب کے) جیسا کہ چاہئیے
جہاد کرنا (یعنی دل کی صفائی اور خلوص نیت سے) اوس نے تمکو پسند کیا اور نہین رکھی
تم پر دین مین کچھ مشکل مذہب تمہارے باپ ابراہیم کا اوس نے نام رکھا تمہارا مسلمان
حکم بردار پہلے سے (یعنی قرآن سے اگلی کتابون مین) اور اس قرآن مین تا کہ ہو رسول
بتانے والا تم پر اور تم ہو بتانے والے لوگون پر سو کھڑی کرو نماز اور دیتے رہو زکوۃ
اور بھروسہ کرو اللہ پر وہ تمہارا صاحب ہے سو اچھا صاحب ہے اور اچھا مددگار
خلاصۃ المنہج وجہاد کنید با دشمنان خدا اگرچہ پدران و پسران شما باشند در
راہ خدا و محض فرمان او چنانچہ سزاوار جہاد او باشد یعنی نیت جہاد را خالص سازید از برائے
رضائے خدا و امتثال اوامر و صلا آن را بغرض آلودہ مسازید و بکمال جد و جہد

دران حرجی وارد او سبحانہ برگزیدشمارا از برائے نصرت دین خود پس بر جہاد صغر و اکبر ثابت قدم و راسخ باشید و نساخت و مقرر نکرد برشما در دین ہیچ تنگی یعنی احکام دین را برشما تنگ نگرفت و تکلیف ما لا یطاق نفرمود شمارا دران بلکہ بوقت ضرورت رخصتہا فرمود مانند واسع گردانید کیش پدر شما کہ ابراہیم ست و تنگ نکرد دران چنانکہ بنی اسرائیل خدائے نام نہاد شمارا مسلمانان پیش از قرآن در کتب منزلہ و در قرآن نیز و یا ابراہیم شمارا مسلمان نام نہادہ در زمان خود و درین نیز چہ در قرآن مذکورست کہ ابراہیم گفت ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک واول اوضح ست بہر تقدیر شما تسمیہ یافتہ اید بمسلمین تا باشد پیغمبر یعنی محمد روز قیامت گواہ برشما بقبول دعوت و متابعت ملت ابراہیم تا باشید شما گواہان بر مردمان برسانیدن انبیا دعوت حق را بر ایشان پس بپا ئید ارید نماز را جہت تعظیم امر او و سپاسداری ہر انچہ شما کرامت وارزانی داشتہ و بدہید زکوٰۃ برائے شفقت بہ خلق خدائے و چنگ در زنید بفضل خدائے اوست یار بندگان متولی کار درماندگان و مالک امر جمیع آفریدگان و طاعت کنندگان پیروی نمایندگان پس نیکو کارسازیست و خداوندیست او و نیکو مددگاری و یاوری کہ بیاری عنایت او رسیدہ بود گان ہی گناہان بہ بخشد و بولایت روزی را بہ قرار خود بندگان مستم وار اگر در حق او عصیان ورزند انتہی دیکھو رب جلیل صحابہ رسول اللہ کی شان مین مسلمان کا لفظ ارشاد فرماتا ہے فشہد واما سبب کا

دوازدھم

آیت رکوع ۱۶ پارہ ۱۸

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْــًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

ترجمہ وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون کو جو ایمان لائے تم مین سے اور اچھے کام کیے

یقیناً خلیفہ کریگا اونکو ملک مین جیسے خلیفہ کیا تھا اون سے اگلون کو یعنی داود علیہ السلام
کو بموجب آیہ شریف یٰداوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ اور اسیطرح سے
سلیمان علیہ السلام کو) اور جماویگا اونکو دین اونکا وہ دین کہ پسند کردیا اونکو اور دیگا اونکو
اونکے ڈر کے بدلے امن میری ہی بندگی کرینگے شریک نہ کرینگے کسیکو اور جو کوئی
ناشکری کریگا اوسکے پیچھے سو وہی لوگ ہین بے حکم خلاصۃ المنہج وعدہ داد خدا
آنان راکہ گرویدہ اند از شما وکردند کارہاے شایستہ ہر آئینہ البتہ ایشان را در زمین کفار
از عرب وعجم خلیفہ گرداند ہمچنانکہ خلیفہ گردانیدہ شدہ اند پیش از ایشان یعنی بنی اسرائیل
کہ در زمین مصر وشام بد ایشان داد وبعد از ہلاکت جبابرہ تصرف کردند دران چنانکہ
تصرف ملوک در ممالک خود و در اندک زمانے حق تعالی بوعدہ مومنان وفا نمودہ جزایر
عرب ودیار کسری وبلاد روم بد ایشان ارزانی فرمود وہر آئینہ متمکن وساکن سازد وباقوت
گرداند براے مومنان صلاح دین ایشان را آن دینکہ پسندید وبرگزیدہ است براے
ایشان یعنی اسلام را برہمہ ادیان غالب گرداند وہر آئینہ بدل دہد ایشان را از پس
ترس ایشان از شر دشمنان ایمنے از ایشان کہ پرستید مرا شریک نسازید بمن چیزے
را یعنی خلافت وحکومت وجاہ ایشان را از عبادت وتوحید باز ندارد وہر کہ مرتد شود
یا کفران ورزد این نعمت پس آن گروہ ایشان فاسقانند واضح ہو کہ جو ضمیر مخاطب
کی لفظ منکم مین ہے اور توجیہ ضمیر غائب کی صیغہ جمع کے ساتھہ واقع ہوئی ہے اور
جمع کا اطلاق تین سے کم پر نہین آتا ہے اگر شیعہ مدعی ہون کہ یہ آیت شریف بارہ
امام کی شان مین ہے تو ہم کہہ سکتے ہین اولاً اوس وقت مین کہ یہ آیت نازل ہوئی
سواے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اور کوئی صاحب اماموں مین سے موجود نتھے
دوسرے یہ کہ سواے حضرت علیؓ کے اور اماموں مین سے کوئی صاحب منصب
خلافت کو بھی نہ پہونچے اور چند سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا خلافت کرنا

اس وجہ سے شمار مین نہین آ سکتا ہے کہ شیعہ اون سے بدرجہا سو اعتقادی و عناد قلبی رکھتے ہین جسکو ہم آگے بیان کرینگے اگر حضرت حسنؓ کا خلیفہ ہونا تسلیم کیا جاوے تو اس صورت مین بھی معنی صیغہ جمع کے صحیح نہین ہوسکتے پس آیت شریف مین اللہ نے یقینی وعدہ فرمایا ہے کہ اون صحابہ سے جو وقت نزول اس آیت کے ایمان لاچکے تہے تین آدمی بازالدین سے درجہ خلافت پر مثل داؤد اور سلیمان علی نبینا وعلیہما السلام کے بالضرور پہونچینگے اور اونکے وقت مین وہی دین ظاہر ہوگا جو پسندیدۂ خدا ہے اور اونکے وقت خلافت مین مسلمانون کو امن کامل حاصل ہوگی اور مسلمان لوگ خالص بندگی خدا کی کرینگے چنانچہ اس وعدہ کو اللہ جل شانہ نے پورا کیا اور خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو درجہ خلافت کبریٰ پر پہونچایا اور انہین چار یار کی جہد اور جانفشانی کے سبب سے دین محمدی شرق سے غرب تک اور جنوب سے شمال تک پھیل گیا پس یہ چارون ارکان اسلام لاکلام سچے اور سچے خلیفہ ہین اور منکر اونکی خلافت کا بے شبہ کافر ہے سیز دہم آیت رکوع ۳ پارہ ۲۶ سورہ فتح

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

ترجمہ تحقیق راضی ہوا اللہ ایمان والون سے جبدم بیعت کرتے ہین تیرے تین نیچے درخت کے پس جانا اوس چیز کو کہ اونھون کے دلون مین ہے پس نازل کی تسکین اون پر اور ثواب دیا اونکو فتح قریب اور غنیمت بہت کا لیتے ہین اوس کو

اور ہے الله غالب حکمت والا وعدہ دیا تمکو الله نے غنیمت بہت کا لیتے ہو تم اوسکو پس
جلدی کی واسطے اسکے اوس نے اور باز رکھا ہاتھ آدمیون کا اوپر تمہارے اور تا کہ ہو
نشانی واسطے ایمان والون کے اور ہدایت کرتا ہے تمکو راہ راست کی اور دوسرے
لوگ جو اون پر قادر نہین ہوے اور تحقیق الله نے احاطہ کیا ساتھ اونکے اور ہے
الله ہر چیز پر قادر خلاصۃ المنہج بدرستیکہ خدا خوشنود شد از گروندگان صحابہ در وقتیکہ
بیعت کردند با تو در زیر درخت سمرہ پس بدانست خدا آنچہ در دلہای ایشان ست از
خلوص عقیدت و وفا پس فرو فرستاد خدا آنچہ سبب سکون و آرمیدن دل بود
بر ایشان و پاداش داد ایشان را فتح نزدیک کہ آن فتح خیبر ست یا دیگر خیبر و ایشان را
از فضل عمیم خود غنیمت ہای بسیار فرا گیرند آن را از ضیاع و عقار و امتعہ و نقود غنایم
ہوازن کہ بعد از فتح مکہ بود و ہست خدای غالب بر ہمہ چیز ہا پس دوستان خود را نصرت
دہد و بر دشمنان غالب گرداند و آن را بحکم و مصالح بندگان وعدہ کردہ ست شمارا خدای
اے ہست عالی ہمت غنیمت ہاے بسیار در بلاد فارس و روم وغیرہ از بلاد شرق و
غرب کہ خواہید گرفت آن را تا روز قیامت پس تعجیل فرمود برای شما این یک غنیمت را
کہ غنیمت خیبر ست و باز داشت دست ہای مردمان را از شما کہ خوف در دل آنہا افگند
تا باشد آن غنیمت معجلہ نشانہ مر مومنان را و تا بنماید شمارا راہ ہست و وعدہ خدای شمارا غنیمت
ہاے دیگر کہ ہنوز قادر نشدہ اید در حرب وعدہ داد شمارا یا قریہ و بلاد دیگر تا روز قیامت
بدرستیکہ احاطہ کردہ ست علم خدای بآن غنایم و یا فتح مکہ و یا فتح دیگر کہ عنقریب بدان دست
یابید و ہست خدای بر ہمہ چیز از فتح مداین و عطای غنایم وغیرہ توانا چہ قدرت او
ذاتیہ ست انتہی شان نزول اس آیت شریف کی یہ ہے کہ حضرت پیغمبر برحق نے
عمرہ کا ارادہ فرمایا تھا پس حضرت نے اعراب اور بادیہ نشینون کو دعوت کی تا کہ اس
سفر مین ہمراہ ہون یہ اندیشہ حضرت کا اس پیش بینی کی راہ سے تھا کہ مبادا کفار اشرار

مکہ معظمہ مین جدال وقتال کرین اور اندر مکہ کے جانے سے مانع ہوون لیکن اکثر اعراب
نے آپکی دعوت قبول نکی اور اس سفر مین جنابؐ کی ہمراہ نہوئے مگر وہی خالص مخلص
صحابہؓ جو سراپا ایمان تھے ہمراہ تھے جب مکہ کے قریب پہونچے قریش مانع ہوئے
تب حضرتؐ نے حراش کو اہل مکہ کے پاس بھیجا مگر کفار اوسکے قتل کے درپے ہوئے
وہ واپس آیا پھر حضرتؐ عثمان غنی کو بھیجا مگر مکہ والون نے حضرت عثمان غنیؓ کو قید
کرلیا اور تمام مین آپکے قتل ہونے کی خبر مشہور ہوئی حضرتؐ نے اپنے سچے اور پکے یارون
کو جنکی تعداد باختلاف روایات چارسو سے دوہزار تین سوتک تھی جمع فرمایا پھر حضرتؐ
نے ایک درخت کے تلے بیٹھکہ جسکو سمرہ کہتے ہین بیعت لی کہ قریش سے خوب جنگ
کرین اور کسیطرح سے منہ نہ پھیرین چنانچہ اون تمام ہمراہیان جان نثار نے بدل
خوشی بیعت کی اور سوائے قید بن قیس منافق کے کسینے اس کار خیر مین مخالفت نکی
چونکہ اس سفر مین منافقون کا نفاق اور مخلصون کا اخلاص صاف صاف کھل گیا
اسی سبب سے اسکو بیعت الرضوان کہتے ہین فقط اس آیت شریف مین جو حضرات شیعہ
تاویلات کرتے ہین معہ اونکے مجتہدون کے اختلافات کے بیان کیجاتی ہین قاضی نوراللہ
شستری نے مجالس المومنین مین لکھا ہے از ان فعل خاص کہ بیعت ست کسے
منکر این نیست کہ بعضے از افعال حسنہ مرضیہ از الیشان واقع ست سخن درین ست کہ
بعضے افعال قبیحہ از الیشان بوجود آمدہ کہ مخالف آن عہد و بیعت ست چنانکہ در امر
خلافت اور صاحب تقلیب المکاید بجواب کید نودو یکم تحفہ اثناعشری کے یہ لکھتا ہے
کہ اما بودن ابوبکرؓ و عمرؓ در اہل بیعت الرضوان پس فائدہ بحال شان نمیرساند زیرا کہ
حق سبحانہ تعالی مے فرماید اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ الخ این کلام معجز نظام دلالت
میکند برانکہ اہل بیعت رضوان نکث بیعت خواہند کرد دیکھو ان متعصبون نے
کیسے کلام الٰہی کے معنی بدلے ہین اور کیسی تاویلین بیجا کی ہین کہ جسکا سر نہ پانون

بقول شخصے مارے جنبوا اڑ جائے خیر آباد اگر شیعہ بموجب آیہ لا تبدیل لکلمات اللہ
وانا لہ لحافظون کے مجبور اور معتقد نہ ہوتے تو بیشک مثل یہود و نصاریٰ کے ضرور تحریف
تبدیل قرآن مجید مین کر ڈالتے ہان اب اون صاحبون کا بھی قول سنیئے جو مخالفان
دونون قول مذکورہ بالا کے ہے اور موافق ہماری تفسیر کے چنانچہ تفسیر علامہ کاشانی
مین یون مرقوم ہے کہ آن حضرت فرمودند بدوزخ نرود یک کس از ان مومنان کہ در
زیر شجرہ بیعت کردند اور ترجمہ کشف الغمہ مین یون لکھا ہے کہ از جابرؓ بن عبداللہ انصاری
روایت ست کہ ما در آن روز ہزار و چہار صد کس بودیم دران روز من از حضرت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم شنیدم کہ آن حضرت خطاب بہ حاضران نمود و فرمود کہ شما بہترین
اہل روئے زمین اید و ما ہمہ دران روز بیعت کردیم وکسے از اہل بیعت نکث نہ نمود مگر
جد بن قیس کہ آن منافق بیعت خود را شکست اس روایت سے چند فوائد حاصل
ہوئے **اول** یہ کہ بیعت الرضوان مین چودہ سو صحابؓ تھے **دوم** یہ کہ حضرتؐ نے اونکو
اپنی زبان مبارک سے بہترین اہل زمین کا فرمایا **سوم** یہ کہ سوا ایک منافق کے
کسی نے بیعت نہین توڑی اگر شیعونکے شہید ثالث زندہ ہوتے تو ہم اونکو حضرتؓ
جابرؓ کی روایت دکھلاتے اور اون سے ہی اونکے انصاف اور ایمان داری کی داد
چاہتے اور کہتے ع اگر تو مے ندہی داد ز روز داورے ہست۔ ہان یہ امر بھی اس موقع
پر لکھنا ضرور ہے کہ شاید شیعہ طعن کرین کہ بیعت الرضوان مین حضرت عثمانؓ تو شریک
ہی نہ تھے تو ہم یہ جواب دین کہ اگرچہ حضرت عثمانؓ شریک بیعت الرضوان
نہ تھے مگر حضرت رسالت پناہؐ کو اون سے اس قدر محبت تھی کہ باوجود عدم موجودگی
کے اون کو بیعت کے وقت شریک فرمایا اور کیسا شریک کہ خاص اپنے
دست پاک کو دست عثمانؓ بتایا چنانچہ روضہ کلینی کی حدیث اسپر دال ہے
فلما انطلق عثمان لقی ابان بن سعید فتاخر عن السرج فحمل عثمان

بین یدیه و دخل عثمان فاعلمهم وکانت مناوشة فجلس سهیل بن عمرو
عند رسول الله صلعم وجلس عثمان فی عسکر المشرکین و بایع رسول الله المسلمین
وضرب صلعم باحدی یدیه علی الاخری لعثمان وقال المسلمون طوبی لعثمان طاف
بالبیت وسعی بین الصفا والمروة واحد فقال رسول الله ما کان یفعل
فلما جاء عثمان قال رسول الله اطفت بالبیت فقال ما کنت لا
طوف بالبیت ورسول الله لم یطف به ثم ذکر القصة مما کان فیها الحدیث

ترجمہ پس جسوقت چلا عثمانؓ ملا ابان بن سعید پس ٹھہرا زین سے پس سوار ہوا عثمانؓ آگے اوسکے اور داخل ہوا عثمانؓ پس معلوم کیا اونھون نے اور تھا چلتا پس بیٹھا سہیل بن عمرو رسول اللہ کے پاس اور بیٹھا عثمانؓ مشرکین کے لشکر مین اور بیعت لی رسول اللہ نے مسلمانون کی اور مارا ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر واسطے عثمانؓ کے اور کہا مسلمانون نے کہ خوشحال عثمانؓ کا کہ اونکو طواف خانہ کعبہ کا نصیب ہوا حضرت نے فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ عثمانؓ بغیر ہمارے طواف کرے پس جسوقت آیا عثمانؓ فرمایا رسول اللہ نے کہ تونے کعبہ کا طواف کیا عرض کی کہ مین بغیر حضور کے کسطرح سے طواف کرتا اور اسی طرح سے حملہ حیدری مین منظوم ہے **ابیات**

طلب کرد پس اشرف انبیا ❊ ز اصحابؓ عثمانؓ صاحب حیا
باو ہم ہمان گفتہ خیر البشر ❊ کہ زان پیشتر گفتہ بد با عمرؓ
ببوسید عثمانؓ زمین و زمان ❊ بمقصد روان شد چو تیر از کمان
چو او رفت اصحابؓ روز دگر ❊ بگفتند چندین بہ خیر البشر
خوشا حال عثمانؓ با احترام ❊ کہ شد قسمتش حج بیت الحرام
رسول خدا چون شنید این سخن ❊ بپاسخ چنین گفت با انجمن
ز عثمانؓ ندارم ما این گمان ❊ کہ تنہا کند طوف آن آستان

اے گروہ ابن سبا خدا اور رسول کے واسطے ذرا تو اپنے جی مین انصاف کرو کہ تمہارے مورخ اور مفسر اور محدث کیسے کیسے فضائل اور کمال صحابہ رسول اللہ صلعم کے لکھتے ہین اور اونکے ایمان اور اسلام کو تسلیم کرتے ہین اور پھر بھی تم اپنے علما کی مخالفت پر کمر باندھتے ہو حق یہ ہے کہ ع نیش عقرب نہ از پئے کین ست ٭ مقتضای طبیعتش اینست اس حدیث موصوفہ بالا سے چند فوائد حاصل ہوئے **اول** یہ کہ حضرت عثمان غنیؓ کی اطاعت پر کمال درجہ رسول اللہ کو اعتماد تھا کہ آپنے لوگون سے فرمایا کہ عثمانؓ بغیر ہمارے ممکن نہین کہ طواف حرم کرے **دوم** یہ کہ اپنے دست اقدس کو دست عثمانؓ فرمایا بموجب (ید اللہ فوق ایدیھم) **سوم** یہ کہ حضرت عثمانؓ کو مشرکین مکہ نے قید بھی کیا مگر اسلام پر مستقل رہے **چہارم** آیت رکوع و پارہ و سورہ الیضاً

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

ترجمہ جب رکھی کافرون نے اپنے جی مین نادانی کی ضد پھر اوتارا اللہ نے اپنی طرف سے چین اپنے رسولؐ پر اور مسلمانون پر اور لازم کردیا اونکو کلمہ تقوی کا (یعنی کلمہ شہادت کا کہ کبھی اون سے جدا نہوگا) اور یہی تھے اسکے لائق اور اہل اسکے اور ہے اللہ ہر چیز سے خبردار **خلاصۃ المنہج** یاد کن اے محمد چون گذرانیدند آنانکہ نگرویدند و مقرر نشدند در دلہاے ایشان حمیت را یعنی آن چیزے را کہ دل را گرم و افروختہ گرداند از خشم و غضب کہ از ہم تعصب و تکبر و غیرت ناشی شدہ باشند حمیت و غیرت و تعصب زمان جاہلیت را کہ باعث غضب و خشم ایشان بجہت آن گفتند کہ چون محمد در بدر و احد پدران و براوران و خویشان ما را کشت سوگند بلات و عزی خوردند کہ او در منازل خود در حمیت بیاوریم یا آنکہ چون پدران براوران ما منقاد او نشدند ما نیز برسالت او ایمان نیاوریم و چون جاہلیت مرعی شتند پس فرو فرستاد

خدائے طمانیت و آرامش خود یعنی آن چیزے راکہ سبب طمینان و آرام دل بود از نزد خود انزال فرمود بر فرستادۂ خود و بر گرویدگان با او ترک مقاتلہ کردہ بمصالحہ راضی شدند و باوجودیکہ سہیل بن عمرو و خویطب بن عبد العزی و مکران بن حفص راضی نشدند کہ عنوان صلحنامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم و محمد رسول اللہ باشد مومنان خواستند کہ ازان ابا کنند و با ایشان در مقام مقاتلہ و منازعہ در آیند حق تعالی انزال سکینہ فرمود در قلوب ایشان و بجہت آن اصلح شعار خود ساختہ قبول آن نمودند و لازم گردانید یعنی ثابت ساخت مومنان را خدائے تعالی سخنے کہ سبب پرہیزگاری ست از طغیان و عدوان و اساس دوری ازان مراد کلمۂ شہادت ست یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ اہل مکہ نگذاشتند کہ در عنوان نامہ بنویسند و یا محمد رسول اللہ و کلمہ وفا انتہی اس آیت مین حق سبحانہ تعالی نے اون سب صحابہؓ کے حق مین جنمین حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہم بھی یقیناً داخل ہین چار باتین ارشاد فرمائین **اول** یہ کہ وے بیشبہ ایمان والے ہین **دوم** یہ کہ نزول سکینہ مین وے رسول مقبولؐ کے شریک تہے **سوم** یہ کہ کلمہ تقوی کا اونکو لازم تھا **چہارم** یہ کہ کلمہ تقوی کی اونکو لیاقت کامل تھی پس جو شخص ایسے بزرگان دین کو برا جانے و یا اونکو مخالف سمجھے وہ قطعی بنص قرآنی مردود ہے **پانزدہم** آیت رکوع ۴ سورہ فتح پارہ ۲۶ ایضاً مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ ط وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ تَرٰىہُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا ز سِیْمَاہُمْ فِیْ وُجُوْہِہِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِکَ مَثَلُہُمْ فِی التَّوْرٰىۃِ صلے وَمَثَلُہُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ قف کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ ط وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْہُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا **ترجمہ** محمد رسول اللہ کا ہے اور جو لوگ اوسکے ساتھ ہین (یعنی صحابہؓ باصفا)

زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو دیکھتے اونکو رکوع مین اور سجدے مین
(یعنی اکثر اوقات اونکی نماز ہی مین گذرتی ہین) ڈہونڈتے ہین اللہ کا فضل (یعنی ثواب
آخرت) اور اوسکی خوشی پانا اونکا اونکے منہ پر ہے سجدے کے اثر سے یہ کہاوت ہے
اونکی توریت مین اور کہاوت ہے اونکی انجیل مین جیسے کہیتی نے نکالا اپنا پٹہا پہر اوسکی
کمر مضبوط کی پہر موٹا ہوا پہر کہڑا ہوا اپنے نال پر خوش لگتا ہے کہیتی والون کو تا
جلائے اونسے جی کافرون کا وعدہ دیا ہے اللہ نے اونکو جو یقین لائے ہین اور کئے
ہین بہلے کام معافی کی اور بڑی نیگ کی **خلاصۃ المنہج** محمد فرستادہ خداست و
آنانکہ با اویند از مومنان صادق العقیدت و راسخ الایمان سخت ولانند بر اہل کفار
نرم دل و مشفق و مہربان میان یکدیگر ہمچنانکہ در جائے دیگر میفرماید کہ اذلۃ علی المومنین
اعزۃ علی الکافرین مرویست کہ تشدد ایشان نسبت کفار بر وجہی بود کہ لباسہا
و اشیاء خود را از ایشان باز داشتند تا بجامہاے و بدن ایشان نرسد و رافت و
مہربانی ایشان نسبت با اہل اسلام بمثابہ بود کہ چون یکدیگر را بدیدندے سلام کردندے
و بمصافحہ و معانقہ یکدیگر مشغول شدندے و شبہ نیست کہ لازم جمیع اہل ایمان ست
می بینی اے بیندہ آن مومنان صادق الاعتقاد را رکوع کنندگان سجدہ نمایندگان
بجہت اشتغال ایشان بنماز و اکثر اوقات می بینی ایشان را کہ پیوستہ می طلبند افزونی
مرتبہ و زیادتی مثوبہ از حق تعالی و خوشنودی او را در جمیع حالت مراد آن ست کہ
طاعت ایشان برای قربت ست برضاے حضرت عزت بدون شایبہ ریا و یا عجب
و سمع غلبیت علامت ایشان در رویت ہای ایشان ست یعنی علامت در پیشانی
ایشان ظاہر ست از نشانہ سجدہ کردن یعنی از پیشانی کہ سجدہ گاہ ایشان ست و این
مستلزم کثرت سجود ایشان ست این وصف عظیم الشان کہ مذکور شد صفت ایشان ست
در کتاب موسیٰؑ و صفت ایشان ست در کتاب عیسیٰؑ یعنی مومنان در کتاب بصفت عجیبہ

مذکور اند و باصفوت غریبه مذکور هیچ دانه کشته است که در حال اول بیرون آورد
شاخهامی خورد خود را که در نهایت باریکی و ضعیفی باشد پس معاونت دهد و قوی و نیرومند
گرداند پس سطبر و غلیظ شود پس راست بایستد بر ساقها و اصول خود یعنی از گیاه
ضعیف نحیف بتدریج نشو و نما یابد و در آخر بر وجهی قوی گردد که شگفت آورد مزارعان
را بجسامت و قوت و سطبری و حسن این مثل برای حال حضرت رسالت و صحابه
همچنانکه دانه مزروع در بدایت حال شاخهای ضعیف ازو پیدا شود و بتدریج تربیت
می یابد تا که قوی و جسیم میشود و بسبب تعجب مزارعان گردد حضرت رسالت و صحابه نیز
در بدایت حال در نهایت سخافت و ضعف حال بودند و بعد ازان بتدریج قوت
میگرفتند تا قوت تمام کردند بر جمیع آدمیان فایق آمدند و سبب تعجب مردمان شدند
و یا زرع آنحضرت که در بدایت اسلام بی یار و معاون بود و شطا صحابه او که سست او را
قوی کردند یعنی همچنانکه زرع در اول دقیق و رقیق ست و بتدریج غلیظ میشود شاخها
بر او متلاحق می شود و به حیثیتی میگردد که مزارعان از قوت و کثرت او تعجب کردند هر
تقدیر حق تعالی برای اهل ایمان و دین اسلام این تشبیه فرموده تا بخشم آورد بایشان
یعنی بقوت و کثرت ایشان ناگرویدگان را وعده کرد خدا آن را که گرویده اند بخدا و
رسول و کردند کارهای ستوده از ایشان یعنی آنانکه بسمت ذکر یافته اند آمرزش گناهان
و مزدی بزرگ بی پایان غرض از ذکر این وعده برای مومنان که در اعمال صالحه
بیشتر رغبت کنند و در جهاد که رکن اسلام ست و سبب مقهوریت اهل کفر که مستلزم
غلبیت و قوت اسلام ست انتهی اس آیت شریف مین الله جل جلاله اصحاب جناب
رسالت پناه صلعم کی تعریف و توصیف فرماتا ہے کہ یہ لوگ (یعنی صحابہ) کافرون پر
بڑے زور آور اور آپس مین بہت ہی مہربان اور نماز مین بکثرت مشغول اور ثواب
اور رضامندی خدا کے طالب ہین پس جو شخص کہ دعوی اسلام کرے و صحابہ باصفا

کو اس صفت مین موصوف نجانے وہ بدین بالیقین گمراہ ہے شانزدھم
آیت رکوع ۱ سورہ حجرات پارہ ایضاً وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ
وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ
ترجمہ ولیکن اللہ نے محبت ڈالی تمہارے دلون مین ایمان کی اور اچھا دکھایا اوسکو
تمہارے دلون مین اور برا لگایا تمہاری طرف کفر اور گناہ اور بیحکمی کو (یعنی تم سے ہرگز
کفر اور گناہ اور بیحکمی سرزد نہوگی) وہ لوگ وہی ہین نیک چال خلاصۂ لمعہ لیکن
خداتعالی دوست گردانیدہ است بسوی شما ایمان را کہ تصدیق ست بخدا و رسول
و بجمیع ما جاء بہ النبی و آراستہ است ایمان را در دلہاے شما بسبب آلہ و صحابہ و معجزہ
باہرہ و مکروہ گردانیدہ و دشمن ساخت بسوے شما پوشیدن حق را کہ آن توحید ست
بہ نبوت و سایر ارکان ایمان و بیرون رفتن از طاعت سفر دضہ و عدم اتیان بآن و
نافرمانی از روے عناد و طغیان آن گروہ مستثنی اند از اہل جسارت ایشانند راہ یافتگان
بطریق صلاح و فلاح و محاسن امور بر وجہی کہ راسخ اند دران و این تزئین ایمان
و تکرِیہ کفر و عصیان کہ دادہ شدہ است بایشان حکمت تفضل ست از جانب خداے
و نعمت و رحمت از طرف او انتہی اس آیت متبرک مین اللہ عم نوالہ صاف صاف
اوصاف حمیدہ اصحاب رسول مقبول کے بیان فرماتا ہے کہ اللہ پاک نے اصحاب
رسول اللہ کے دلون مین محبت اور خوبی ایمان کی اور نفرت اور زشتی کفر اور گناہ
اور بیحکمی کی ایسی نقش کالحجر کردی تھی کہ تادم زیست راہ مستقیم پر ثابت قدم سے
(یعنی ہمیشہ اونکا چال چلن ٹھیک ہا) پس جو اونکو کافر اور بیحکم جانے وہ خود ہی کافر
اور بیحکم ہے ہفدہم آیت رکوع ۱ سورہ حشر پارہ ۲۸ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ
الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّ
يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ع وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ

وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

ترجمہ واسطے اون مفلسون وطن چھوڑنے والون کے جو نکالے گئے اپنے گھرون اور مالون سے (یعنی کفار مکہ نے اصحاب رسول اللہ کو جبرا مکہ سے نکال دیا تھا اور تمام مال اونکا ضبط کر لیا تھا) ڈھونڈھتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی (یعنی اونکا ہجرت کرنا تجارت کی راہ سے نہ تھا بلکہ محض رضامندی خدا اور رسول کی مطلوب ہے) اور مدد کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسول کی (یعنی اپنی جان اور مال سے) وہ لوگ وہی سچے ہین (یعنی دین مین از روے قول وفعل کے) اور جو گھر پکڑ رہے ہین (یعنی انصار مدینہ منورہ کے) اس گھر مین اور ایمان مین اونسے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑکے آوے اونکے پاس (یعنی اونکا آنا نہین ناگوار جانتے بلکہ اپنے گھرون مین اوتارتے ہین اور اپنے مالون مین شریک کرتے ہین) اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اوس چیز سے جو اونکو ملے اور اول رکھتے ہین اونکو اپنی جان سے اگرچہ ہو اپنے اوپر بھوک اور جو شخص کہ بچایا ہے حرص سے نفس اپنے کو پس وہ لوگ وہی فلاح پانے والے ہین خلاصة المنہج

یعنی مر درویشانی راست کہ ہجرت کنندہ اند از مکہ بمدینہ آنانکہ بیرون کردہ شدہ اند ایشانرا از سراہای خود کہ داشتند و از مالہاے خود یعنی دور گردانیدہ شدند و منع کردند ایشانرا از برداشتن اموالیکہ آنجا داشتند درحالیتکہ این مہاجران طلب میکنند بسبب ہجرت افزونی و مزیت عطائی از خداوند خود و خوشنودی حضرت او و یاری میکنند دین خدای را بانفس و اموال خود و نصرت مینمایند پیغمبر او را ایشانند راست در دین اسلام ہم بقول و ہم بفعل و دیگر مر کسانی راست کہ جای گرفتند در سرائی کہ مدینہ است و در ایمان بخدا و رسول و ایمان را موطن و مستقر خود ساختند و متمکن شدند و این ہر دو را ملجا و کہف و ملاذ خود گردانیدند پیش از مہاجران را دوست میدارند انصار ہر کرا کہ ہجرت کند

بسوی دار ایشان ونیابند در سینهای انچه احتیاج داعی باشد از حسد و حقد وغیظ و طلب
از انچه داده شدند مهاجران فوق ایشان از مال غنیمت و اختیار میکنند یعنی مقدم میکنند
مهاجران بر انفسهای واموال خود نازل از خود باز گیرند و با یشان بدهند و اگرچه در حالیکه
هست ایشان را احتیاج و فقر بانچه ایثار میکنند ایثار عبادتست و هرکه نگاهداشته شود
از بخل نفس خود را یعنی منع کند نفس خود پس آن گروه رستگارانند انتهی ان آیتون مین
ارحم الراحمین اصحاب خاتم النبیین کی بہت بڑی مدح فرماتا ہے اور مہاجرین اور انصار
کے حق مین چھ عمدہ صفتین ارشاد کرتا ہے اول یہ کہ ہجرت مہاجرین طمع دنیا کے لیے
نہ تھی بلکہ خاص خدا اور رسول کی اطاعت کے سبب سے تھی دوم یہ کہ وے لوگ اپنی
جان اور مال سے رسول خدا کے مددگار تھے سوم یہ کہ دین الہی مین قولاً اور فعلاً
سچے تھے چہارم یہ کہ انصار کو مہاجرین سے بدرجہ اتم مروت و محبت تھی حتی کہ آپ
نہ کھاتے اور مہاجرین کو کھلا دیتے تھے پنجم یہ کہ اگر مہاجرین کو کوئی چیز ملتی تو انصار بہت
خوش ہوتے تھے اور مطلق رشک نکرتے تھے ششم یہ کہ انصار اپنے سے مہاجرین
کو ہر کام مین اول اور مقدم جانتے تھے گو آپ کیسے ہی حاجتمند ہون فی الحقیقت یہ چھ
خواص لطیف علامت کمال ایمان مہاجرین اور انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
ہین اس سے بڑھکر اور کیا تعریف ہوگی کہ رب اکبر انکی کیسی کیسی کلام مجید مین توصیف
فرماتا ہے اگر تمام آیات جو صحابہ عالی صفات کی شان مین نازل ہوئی ہین
لکھی جاوین تو یقین ہے کہ دفتر مین بھی نہ سماوین اب تھوڑی سی روایات آئمہ
کرام کی جو شیعون کی کتب مستندہ مین مرقوم ہین لکھی جاتی ہین سنئے اول قول
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نہج البلاغت مین جو شیعون کے نزدیک بڑی معتبر کتاب
ہے مرقوم ہے للہ در فلان فلقد قوم الاود وداوی العمد واقام السنۃ وخلف
البدعۃ ذہب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرہا وسبق شرہا ادی للہ طاعتہ

واتقاه بحقه رحل وترکهم فی طرق متشعبة لا یهتدی فیه الضال ویستیقن المهتدی
ترجمہ انعام کرے خدا فلانے پر البتہ اوس نے کجی کو سیدھا[1] کیا اور ستون کی
[2]صلاح کی اور سنت[3] کو کھڑا کیا اور بدعت[4] کو پیچھے ڈالا پاکدامن[5] گیا کم عیب[6] پائی اوسنے
خوبی خلافت کی اور آگے گیا فساد[8] خلافت سے اور کی خدا[9] کیطرف بندگی اوسکی[7] اور
پرہیزگاری کی جیسے کہ چاہیے ہے کوچ کیا اور چھوڑ گیا راہون پیچ دپیچ کو کہ
اونمین گمراہ راستہ نہین پاتا اور راہ پانیوالا یقین کرتا ہے واضح ہو کہ لفظ فلان
سے موافق مختار اکثر شارحین نہج البلاغت کے جو متعصب شیعہ ہین حضرت ابوبکرؓ
مراد ہین اور موافق مختار بعض کے حضرت عمرؓ ہان خوب یاد آئی اسمقام پر یہ فکر
بہی کر دینا ضرور ہے کہ شیعیان حسادنے ہر چند کہ بجاے لفظ حضرت ابوبکرؓ یا حضرت
عمرؓ کے لفظ فلان بنادیا مگر اونہین کے شارحون نے اونکی جعلسازی اور دغابازی
کو اپنی شرحون مین کھولدیا پس اس قول مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
دلس صفتین حضرت ابوبکر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی بیان فرمائی ہین حق یہ ہے
کہ یہ سب اوصاف ستودہ ان دونون بزرگان دین مین یقینی تہے پس صرف ایک
ہی قول جناب امیرؓ کا ثبوت ایمان حضرت شیخینؓ کے لیئے کافی ہے دوم
کشف الغمہ مین جو تصنیف علی بن عیسی اردبیلی شیعہ کی ہے اور علماء شیعہ بھی
اوسکو عالم معتمد جانتے ہین یہ منقول ہے سئل الامام ابو جعفر علیه السلام عن حلیة
السیف هل یجوز فقال نعم قد حلی ابوبکر الصدیق سیفه فقال الراوی اتقول هكذا
فوثب الامام عن مکانه فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل له
الصدیق فلا صدق الله قوله فی الدنیا والاخرة ترجمہ سوال کیے گئے امام ابو
جعفرؓ (یعنی امام محمد باقر علیه السلام) تلوار کے زیور سے آیا جائز ہے پس فرمایا آپنے ہان
ابوبکرؓ صدیق نے اپنی تلوار کو آراستہ کیا تھا زیور سے پس کہا راوی نے آیا تم کہتے ہو

ایسا (یعنی کیا آپ بھی ابوبکر کو صدیق کہتے ہین) پس وہ اوچھل پڑے امام اپنی جگہہ سے پس
فرمایا ہان مین کہتا ہون صدیق ہان مین کہتا ہون صدیق ہان مین کہتا ہون صدیق
پس جو کوئی نہ کہے اونکو (یعنی حضرت ابوبکرؓ کو) صدیق نہ سچا کرے اللہ اوسکے قول کو
دنیا اور آخرت مین دیکھو حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکرؓ کو صدیق
فرمایا سائل جو شیعہ تہا اوسنے بطور تعجب کے عرض کی کیا آپ بھی اونکو صدیق کہتے
ہین امام اوسپر خفا ہوکر تین بار فرمایا کہ ہان مین اونکو صدیق کہتا ہون اور جو
اونکو صدیق نہ جانے اللہ اوسکو دنیا اور آخرت مین جھوٹا کرے جب موافق قول
حضرت امام محمد باقرؓ کے حضرت ابوبکر صدیق ٹھہرے تو یقیناً اونکی صدیقیت کا
منکر دو جہان مین جھوٹا ہے کیونکہ مرتبہ صدیقیت کا بعد مرتبہ نبوت کے ہوتا ہے
اسی ضمن مین ہم اور بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صدیقیت معتبر کتب شیعہ سے
ثابت کئے دیتے ہین تاکہ منکرین کو موقع چون چرا کا نملے وہو ہذا اول معتبر تفسیر مجمع البیان
طبرسی شیعہ مین ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَالَّذِی جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُتَّقُوْن
ترجمہ اور جو شخص آیا ساتھہ صدق کے اور جسنے تصدیق کی اوسکی وہی لوگ متقی ہین اسکی تفسیر مین
مفسر علامہ طبرسی لکھتا ہے قیل الذی جاء بالصدق رسول اللہ وصدق ابوبکر عن ابی عامیہ والکلبی
ترجمہ جو شخص کہ آیا ساتھہ صدق کے اوس سے مراد رسول خدا ہین اور جسنے تصدیق کی اونکی
اوس سے مراد ابوبکر ہین دوم فضیل عالم شیعی سے منہج المقال مین روایت ہے
قال سمعت اباداؤد یقول حدثنی بریدۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم یقول ان الجنۃ مشتاق الی ثلثۃ فجاء ابوبکرؓ فقیل لہ یا ابابکر انت
الصدیق وانت ثانی اثنین اذ ہما فی الغار فلو سالت رسول اللہ من ہؤلاء ثلثۃ
ترجمہ بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ جنت تین آدمیون کی مشتاق ہے کہ اتنے مین ابوبکرؓ آئے لوگون نے

اون سے کہا کہ اے ابوبکر تم صدیق ہو اور تم ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ہو اور پوچھو
حضرت سے کہ وہ تین کون ہیں سوم علامہ طبرسی شیعہ نے احتجاج طبرسی میں
حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہے کنا معه ای مع النبی صلی الله علیه
واله وسلم علی جبل حراء اذ تحرک الجبل فقال له قر فانه لیس علیک الا نبی و صدیق و شهید
ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
جبل حرا پر تھے کہ یکایک پہاڑ نے جنبش کی تب پیغمبر خدا نے فرمایا کہ قرار پکڑ کوئی
نہیں ہے تجھ پر سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت صدیقیت
کا ہوگا ذرا انصاف سے اپنی کتب معتبرہ کو دیکھو تعصب پر خاک ڈالو بہت راستی
موجب رضای خداست ہیچکس ندیدم کہ گم شد از رہ راست سوم حضرت علی کرم
وجہہ نے جو خط کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا شارحین نہج البلاغت نے
حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے حق میں یہ عبارت نقل کی ہے لعمری
ان مکانهما من الاسلام لعظیم و ان المصاب بهما لجرح فی الاسلام شدید
رحمهما الله وجزاهما الله باحسن ما عملا ترجمہ اپنی زندگی کی قسم تحقیق مرتبہ اون دونون کا
(یعنی حضرت ابوبکر و حضرت عمر کا) اسلام میں بہت ہی بڑا ہے اور تحقیق واقعہ
اونکی وفات کا بہت ہی سخت حادثہ اسلام میں ہے اللہ دونون پر رحم کیجیو اور
اونکے نیک عملون کا بدلہ نیک دیجیو دیکھو حضرت علی دونون صاحبون کا مرتبہ
اسلام میں بڑا بتلاتے ہیں اور اونکے لیے نیک دعا فرماتے ہیں پس جو کوئی حضرت
شیخین کا مرتبہ اسلام میں کمتر جانے یا اونکے حق میں بد دعا کرے وہ بیشک حضرت
علی کی مخالفت پر کمر باندھتا ہے چہارم صاحب فصول جو فرقہ شیعہ کا بڑا
مستند عالم ہے امام محمد باقر سے ایک روایت یون نقل کرتا ہے انه قال لجماعة
خاضوا فی ابی بکر و عمر و عثمان الا تخبرونی انتم من المهاجرین الذین اخرجوا من دیارهم

واموالھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ قالوا لا
قال فانتم من الذین تبوؤ الدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم قالوا لا
قال ما انتم فقد برئتم ان تکونوا احد ھذین الفریقین وانا اشھد انکم لستم
من الذین قال اللہ تعالیٰ والذین جاؤ من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف الرحیم
ترجمہ تحقیق فرمایا امام محمد باقرؑ نے واسطے ایک گروہ کے جو پاس اونکے آئے تھے ابوبکرؓ و
عمرؓ اور عثمانؓ کے حق مین کیا تم خبر نہین دیتے مجھکو آیا تم مہاجرین سے ہو جو نکالے
گئے اپنے گھرون اور مالون سے ڈھونڈتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی
اور مدد کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسولؐ کی اوس گروہ نے کہا نہین پھر امام نے
فرمایا پس تم اون لوگون سے ہو جو جگہ پکڑے ہین (یعنی انصار) اس گھر مین (یعنی
مدینہ مین) اور ایمان مین اون سے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑ آوے
اونکے پاس اوس گروہ نے کہا نہین امامؑ نے فرمایا تم تحقیق آپ ہی الگ ہوئے
اس سے کہ ایک فرقہ ان دو فرقون مین سے ہو اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم
نہین اون لوگون سے جنکے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو آئے اون سے پیچھے
کہتے ہوے اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو جو ہمسے آگے پہونچے ایمان مین
اور نہ رکھ ہمارے دل مین بیر ایمان والون کا اے رب تو ہی بڑائی والا مہربان ہے دیکھو
اس گروہ کو امام صاحب نے گمراہ اور دائرہ اسلام سے خارج فرمایا جو اصحاب ثلثہ کے
حق مین گفتگو کرتے تھے شاید وہ لوگ بھی شیعہ ہی ہون گے **پنجم** اوس
تفسیر مین جسکو شیعہ حضرت امام حسن عسکری کی طرف نسبت کرتے ہین یہ
روایت مرقوم ہے لما بعث اللہ موسیٰ بن عمران واصطفاہ نجیا وفلق لہ البحر و
نجی بنی اسرائیل واعطاہ التوراتہ والالواح رای مکانہ من ربہ عزوجل فقال

یارب لقد اکرمتنی بکرامۃ لم تکرم بھا احد من قبلی فھل فی انبیاءک عندک من ھو اکرم منی فقال اللہ تعالیٰ یاموسیٰ ما علمت ان محمد افضل عندی من خلقی فقال موسیٰ فھل فی آل الانبیاء اکرم من آلی فقال عزوجل یا موسیٰ اما علمت ان فضل آل محمد علیٰ آل جمیع النبیین کفضل محمد علی جمیع المرسلین فقال یارب الکان فضل آل محمد عندک کذالک فھل فی صحابۃ صحابۃ الانبیاء عندک اکرم من اصحابی فقال یاموسیٰ اما علمت ان فضل صحابۃ محمد علی جمیع الصحابۃ المرسلین کفضل آل محمد علیٰ آل جمیع النبیین فقال موسیٰ ان کان فضل محمد وآل محمد و اصحاب محمد کما وصفت فھل فی امم الانبیاء افضل عندک من امتی ظللت علیھم الغمام وانزلت علیھم المن والسلویٰ فلقت لھم البحر فقال اللہ یاموسیٰ ان فضل امۃ محمد علیٰ امم جمیع الانبیاء کفضلی علیٰ خلقی

ترجمہ جبکہ خداوندتعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ بن عمران کو مبعوث فرمایا اور اونکو برگزیدہ کیا اور اونکے سبب سے دریا کو پل بنایا اور بنی اسرائیل کو نجات دی اور توریت اور لوح اونکو عطا کی تب حضرت موسیٰؑ نے اپنا رتبہ دیکھکر خدائے عزوجل سے عرض کی کہ یاالٰہی تونے مجھکو ایسی بزرگی دی ہے کہ کسی اور نبی کو پہلے نہین دی تیرے یہان مجھہ سے زیادہ اور کسی کی بھی بزرگی ہے خداوندتعالیٰ نے جواب دیا کہ اے موسیٰؑ تمہین معلوم نہین کہ محمدؐ میرے نزدیک تمام مخلوقات سے افضل ہین تب حضرت موسیٰؑ نے عرض کی کہ کسی نبی کی آل میری آل سے بزرگتر ہے جواب ہوا کہ تم نہین جانتے کہ فضیلت آل محمدؐ کی سب انبیا کی آل پر ایسی ہے جیسے کہ اونکو فضیلت سب پیغمبرونؑ پر ہے تب حضرت موسیٰؑ نے عرض کی کہ یاالٰہی میرے اصحاب سے زیادہ تیرے نزدیک اور کسی نبی کے اصحابؓ کا رتبہ ہے جواب ہوا کہ اے موسیٰؑ تم نہین جانتے کہ فضیلت اصحابؓ محمدؐ کی تمام انبیا کے اصحابؓ پر ایسی ہے

جیسی کہ فضیلت آل محمدؐ کی سب انبیا کی آل پر ہے تب حضرت ہود علیہ السلام نے عرض
کی کہ فضیلت محمدؐ اور آل محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کی ایسی ہے جیسی کہ تو نے ارشاد
فرمائی ہیں کسی نبی کی امت میری امت سے زیادہ افضل ہے جن پر تو نے بادلونکا
سایہ کیا جنپر من و سلوی نازل کیا جنکے لیے دریا کو پل بنا دیا خدا تعالیٰ نے
نے فرمایا کہ فضیلت امت محمدؐ کی سب انبیا کی امت پر ایسی ہے جیسی کہ فضیلت
محمدؐ کی میری خلق پر ہے دیکھو جناب امام حسن عسکری صاحبؑ اصحاب رسول
اور امت رسول اللہ کے کیسے فضائل بیان فرماتے ہین اگر تم امام صاحب
کے قول کو بھی جھوٹا جانو تو تمکو خدا سمجھے ششم دیکھو صفحہ ۲۸ ۳۴ جلد سوم حجت [illegible]
حدیقہ سلطانیہ مولفہ میرن صاحب ہین جو شیعوں کے قبلہ و کعبہ ہیں اصحابؓ کے
حق مین یہ عبارت لکھی ہے کہ جب زمانہ وفات پیغمبرؐ خدا قریب ہوا حضرتؐ نے
منبر پر کھڑے ہوکر اصحابؓ سے پوچھا کہ مین کیسا پیغمبرؐ تھا سب اصحابؓ نے عرض
کی جو صبر خدا کی راہ مین آپنے اوٹھایا اوسکی جزا دے خیر خدا آپکو تب حضرت
نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ خدا تمہارا نیز جزا دے خیر دیکھو آپکے مجتہد لکھتے
ہین کہ اوس جمع غفیر صحابہؓ کو وقت وفات حضرتؐ نے دعای خیر سے یاد فرمایا
ہفتم جامع اخبار مین کہ مستند کتب شیعون سے ہے یون منقول ہے قال النبی
من سبنی فاقتلوه ومن سب اصحابی فاجلدوه ترجمہ فرمایا رسولؐ اللہ نے کہ جو کوئی
مجکو برا کہے پس اوسکو قتل کرو اور جو کوئی میرے اصحابؓ کو برا کہے پس اوسکو
کوڑے مارو تم (یعنی ۸۰ درے) دیکھو تمھاری معتبر کتاب مین اصحابؓ باصفا کے
برا کہنے والون کو کیسی سزا سخت کا حکم ہے پھر بھی نہ مانو تو تمکو خدا کی مار ہشتم
لح الحقیقت اور مفتاح الشریعت اور بحار الانوار ملا باقر مجلسی اور
س المومنین نور اللہ شستری مین حضرت امام جعفر صادقؑ کی طرف سے

یہ لکھا ہے کہ غیبت بہت بڑا عیب ہے اور بہتان اور افترا اوس سے بھی بڑھکر ہے اور
عوام آدمیون کے حق مین غیبت اور بہتان گناہ کبیرہ ہے نہ کہ اصحاب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین کتنا بڑا گناہ ہوگا پس اونکے ساتھہ اعتقاد نیک رکھنا ضروریات
سے ہے اونکے فضائل کے بیان کرنے مین رطب اللسان رہنا چاہیے اور اونکے
دشمنون کی صحبت سے نفرت رکھنا چاہیے کہ اوس سے نفاق خفی دل مین پیدا ہوتا ہے
نہم کتاب الخصال مین شیخ صدوق نے امام جعفر صادق سے یہ روایت کی
ہے اسکا ترجمہ ملا باقر مجلسی نے کیا ہے کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ
اثنی عشر الفا ثمانیة الاف من المدینة والفین من غیر المدینة والفین من الطلقاء
لم یر فیھم قدری ولا مرجی ولا حروری ولا معتزلی ولا صاحب الراے
وکانوا یبکو اللیل والنھار ویقولون اقبض ارواحنا قبل ان ناکل خبز الخمیر
ترجمہ روایت ہے امام جعفر صادق سے کہ اصحاب رسول اللہ کے بارہ ہزار تھے
آٹھہ ہزار مدینہ سے اور دو ہزار غیر مدینہ یعنی مکہ سے اور دو ہزار رہا کردہ اور آزاد دون
اور ایک بھی اونمین سے قدری نہ تھا کہ جبر کے قائل ہون اور مرجی نہ تھی کہ کہین
ایمان ایک قسم ہے اور حروری نہ تھی کہ جناب امیر کو برا کہین اور معتزلی نہ تھی
کہ کہین خدا کو بندہ کے عمل مین کچھہ دخل نہین ہے اور خدا کے دین مین اپنے نفس کے
واسطے کوئی بات نہین کہتے تھے اور رات دن رویا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خداوندا
قبض کر روحین ہماری آگے اوس سے کہ روٹی خمیری کہاوین ہم الخ دیکھو شیعو
تمہارے مجتہد و امام صحابہ باصفا کے حق مین کیا لکھتے ہین اسپر بھی تم انصاف کی
نظر نکرو تو صریح تمہاری ہٹ دہرمی ہے بیت چشم بداندیش کہ برکندہ باد ✚ عیب نماید ہنرش در نظر
دہم نہج البلاغت مین ہے کہ ایکدن لوگون نے جناب امیر سے
حال گذشتہ صحابہ رسول اللہ صلعم کا دریافت کیا اوس وقت امام عادل نے

بلوائیں و ثابت صحابۂ حضور کی صفت مین یہ حدیث فرمائی قال امیر المومنین
کانوا اذا ذکر اللہ والله هملت اعینهم حتی تبل جباههم ربما دو کما یمید الشجر
یوم الریح العاصف خوفا من العقاب و رجاء الصواب ترجمہ فرمایا جناب امیر نے
کہ صحابۂ گذشتہ کا وہ حال تہا کہ جب ذکر خدا ہوتا قسم اللہ کی جاری ہوتی تہین
آنکہیں اونکی یہان تک کہ تر کرتی تہین پیشانی اونکی کو یعنی اس قدر روتے کہ
پیشانی پر عرق آجاتا) اور وجد مین آجاتے تہے جیسا کہ سخت آندہی کے دن درخت
جنبش کرتا ہے اور ڈرتے تھے عذاب الٰہی سے اور امید رکہتے تہے ثواب کی
خدا سے دیکہو شیعو جناب امیرؑ صحابۂ رسالتمآب کی شان مین کیا فرماتے ہین افسوس
جنکی جناب امیرؑ مدح و ثنا کرین تم اونکی مذمت کرو پس مخالفت معصوم کی البتہ
کفر ہے اگرچہ خود را سید گویا نہ بیت ہرگز نرسی بہ کعبہ اے اعرابی
کین رہ کہ تو میروی بترکستانست ٭ یازدہم صحیفہ کاملہ مین جسکے ہر ایک لفظ
کو شیعہ باعتبار صحت کے کلام الٰہی سے کم نہین جانتے ہین حضرت امام زین العابدین
اصحابؓ اور تابعین رسالت پناہ کے حق مین یہ دعا مرقوم ہے جسکو آپ خلوت خاص
مین پڑہا کرتے تھے اور راز و نیاز کے وقت آپ صحابۂ رسول اللہ کی توصیفین
اور تعریفین روبرو شہنشاہ عالم الغیب کے اظہار کیا کرتے تہے اگر کوئی بوالفضول
اس دعا کو بہی تقیہ پر محمول کرے تو ہم کہ سکتے ہین کہ آپکو خلوت مین کسکا خوف اور
ڈر تہا کہ جسکے سبب سے ضرورت تقیہ کی ہوئی پس اس دعاء صادق مین ہرگز تقیہ کی گنجایش
نہین ہے وہ دعا یہ ہے اللهم و اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم خاصة الذین احسن
الصحابة و الذین ابلوا البلاء الحسن فی نصره و کانفوه و اسرعوا الی وفادته و سابقوا
الی دعوته و استجابوا له حیث اسمعهم حجة رسالاته و فارقوا الازواج والاولاد
فی اظهار کلمته و قاتلوا الاباء والابناء فی تثبیت نبوته و بنصره ابه و من کانوا

منطوین علی محبته یرجون تجارة لن تبور فی مودته والذین هجرتهم العشائر اذ تعلقوا
بعروته وانتفت منهم القرابات اذ سکنوا فی ظل قرابته فلا تنس لهم اللهم ما ترکوا لک
وفیک وارضهم من رضوانک وبما حاشوا الخلق علیک وکانوا مع رسولک دعاة لک
الیک واشکرهم علی هجرهم فیک دیار قومهم وخروجهم من سعة المعاش الی
ضیقه ومن کثرت فی اعزاز دینک من مظلومهم اللهم واوصل الی التابعین لهم
باحسان الذین یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان خیر
جزائک الذین قصدوا سمتهم وتحروا وجهتهم ومضوا علی شاکلتهم لم یثنهم ریب
فی بصیرتهم ولم یختلجهم شک فی قفو آثارهم والایتمام بهدایة منارهم مکانفین وموازرین
لهم یدینون بدینهم ویهتدون بهدیهم یتفقون علیهم ولا یتهمونهم فیما ادوا الیهم اللهم
وصل علی التابعین من یومنا هذا الی یوم الدین وعلی ازواجهم وعلی ذریاتهم

ترجمہ اے خدا رحمت نازل کر اوپر صحابۂ محمدؐ کے درود اللہ کے اوپر اور سلام خاص کر
اون صحابہؓ پر جنہون نے حق صحبت نہایت ہی خوبی سے ادا کیا اور جنھون نے
سب طرح کی مصیبتون اور ایذاؤن کو اوسکی اعانت مین گوارا کیا اور جنہون نے
ملکر اوسکی مدد مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا اور جنہون نے اوسکی رسالت قبول کرنے
مین بڑی جلدی کی اور اوسکی دعوت کی اجابت مین سبقت کی جب اونکو پیغمبرؐ خدا
نے اپنی پیغمبری کی حجتین بتائین اونہون نے بلا توقف قبول کین اور اونکے کلمہ کی
(یعنی لا الہ الا اللہ محمدؐ الرسول اللہ) ظاہر کرنے مین اپنے لڑکے بالون جورو بچون کو چھوڑا
اور اونکی نبوتؐ کے ثابت کرنے مین اپنے باپون اور بیٹون کو قتل کیا جب اونہون نے
پیغمبرؐ کا دامن پکڑا تو اونکے کنبے قبیلے کے لوگون نے اونکو چھوڑ دیا اور جب وہ پیغمبرؐ
کی قرابت کے سایہ مین آئے تب اونکے رشتہ دارون نے اون سے رشتہ توڑ دیا
پس اے خدا تو نہ بھولنا اون باتون کو جو پیغمبرؐ کے صحابہؓ نے تیرے واسطے اور

تیرے پیچھے چھوڑا اور راضی کر دیا تو اونکو اپنی رضامندی سے اسلئے کہ اونہون نے
خلق کو تیری طرف جمع کر دیا اور تیرے پیغمبرؐ کے ساتھہ دعوت اسلام کا حق ادا کیا
اے اللہ دے شکر کہ اونکے لائق ہین کہ اونہون نے اپنی قوم اور کنبے کے گھر اور اپنے وطن
کو تیرے پیچھے چھوڑا اور عیش اور آرام کو ترک کر کے تنگی معاش کو تیرے لیئے اختیار
کیا اور اے خدا اونکے تابعین کو جزاے خیر دے جو کہ دعا کیا کرتے ہین کہ پروردگار ہماری
مغفرت کر اور ہمارے اون بھائیون کی جو ہم سے ایمان مین سبقت لیگئے ہین اور
اونکی ہدایت کی نشانیون کی اقتدا کرتے ہین جنکو کوئی شک اونکی نصرت مین نہین ہوتا
اور جنکے دل مین کوئی شبہ اونکے آثار کی پیروی مین نہین آتا کیسے تابعین جو
معاون اور مددگار صحابہؓ کے ہین اور جو اپنا دین اونکے دین کے موافق رکھتے
ہین اور جو اونکی ہدایت کے موافق ہدایت پاتے ہین اور جو صحابہؓ سے اتفاق
رکھتے ہین اور جو کچھہ صحابہؓ نے اونکو پہونچایا اوس مین اونپر کچھہ تہمت نہین کرتے
ہین اور اے خدا رحمت نازل کر اون صحابہؓ کی نسبت کہ نیکوکارون پر آج کے
دن سے جسمین ہم ہین قیامت تک اور اونکی ازواج اور ذریات پر فقط اے
مقلدان ابن سبا قسم ہے تمکو حیدر کرار کی اور قسم ہے تمکو سید الشہدا کے
مزار کی اور قسم ہے تمکو عباسؑ علمبردار کی اور قسم ہے تمکو امام غایب فی الغار
کی ذرا عدالت کی نظر سے دیکھنا کہ اس دعا سید الساجدین مین تقیہ کو تو
لگاؤ نہین ہے کیونکہ یہ دعا امامؑ صاحب کی مخصوص بخلوت ہے اور خلوت مین
ایمان چھپانے کی کوئی ضرورت نہین ہوتی ہے پس اس دعاء مکرم سے چند در
چند فوائد پیدا ہوئے اول امامؑ صاحب کا صحابہؓ کے حق مین دعاء خیر کرنا
دوم صحابہؓ پر درود بھیجنا اور اون سے گمان نیک رکھنا سوم صحابہؓ سابق
الایمان کا سب سے افضل ہونا چہارم صحابہؓ کا خدا کی راہ مین اپنے اہل و عیال و

مکان و مال کو چہوڑکر ہجرت کرنا پنجم صحابہؓ کا رسول اللہ کو پوری پوری مدد دینا ششم صحابہؓ کا خدا کی راہ مین قسم قسم کی مصیبتین اور تکلیفین اوٹھانا ہفتم صحابہؓ کا دین امین واخل کرنیکو مخلوق کو دعوت اسلام کرنا ہشتم صحابہؓ کے تابعین کی بہی فضیلت اور نشانیان اور اونکا صحابہؓ کو مدد دینا نہم اصحابؓ اور تابعین کی بیبیون اور بچون کے لیئے امامؑ صاحب کا خدا سے رحمت چاہنا دہم صحابہؓ کا اللہ اور رسولؐ کی محبت مین اپنے باپون اور بیٹون کو قتل کرڈالنا یازدہم صحابہؓ کا خدا کے لیئے کنبہ قبیلہ نا تارشتہ قطعی چہوڑنا وغیرہ اس موقع پر یہ امر بہی قابل اظہار ہے کہ جب شیعہ فضائل کامل صحابہؓ رسالت مآب کے قرآن کی آیتون اور اپنی حدیثون اور تفسیرون اور تاریخون اور نیز دیگر کتب مستندہ مین لکہے ہوے پاتے ہین انگشت حیرت دانت مین دبا لیتے اور دست حسرت سے چہاتی پیٹ سینہ کوٹ آہ سرد دل پر درد سے بہر نہایت بدحواس ہوکے بے سمجہے بوجہے بلا تامل کہہ بیٹہتے ہین کہ صحابہ وہی تو ہین جو جنگ احد مین خائف ہوکر بہاگ نکلے تہے غرض ایسی باتون سے اپنے دل محزون کو سمجہاتے ہین اور اپنی طبیعت مغموم کو بہلاتے ہین بیت دست بیچارہ چون بجان نرسد ٭ چارہ جز پیرہن دریدن نیست جواب ہر عاقل اس بات سے از روئے علم الیقین کے بخوبی ماہر ہے کہ کیفیت طبیعت انسان ضعیف البنیان کی ہمیشہ ایک حالت پر نہین رہتی ہے بلکہ بسا اوقات اوسکو تغیر و تبدل بہی لاحق ہوا کرتا ہے اسیکا نام بشریت ہے اور بشر کے واسطے غفلت بھی ضروری لازمی ہے اس مین نبی وغیر نبی و ولی وغیر ولی متقی وغیر متقی سب برابر ہین ہان اس قدر فرق بیشک ہے کہ انبیا علیہم السلام بفضل خدائے کریم بہت جلد متنبہ ہوجاتے ہین دوامی غفلت مین نہین رہتے بخلاف عوام الناس کے کہ اونکو تنبیہ قریبی لازم نہین ہے اب ہم اپنے اس دعوی قومی کو بچند دلائل معقول ثابت کرتے ہین

اول جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخت سے آواز انا اللہ کی سنی یقین تمام معلوم کیا کہ درحقیقت یہ تجلی خاص قادر ذوالجلال کی ہے اور حکم کیا ہے کہ اوسنے عصا کا زمین پر جو نہیں عصا زمین پر گرایا بصورت مار خونخوار نظر آیا باوجود حضوری حافظ حقیقی کے اوسکی ہیبت خائف ہوکر ایسے مضطر ہوے کہ پیچھے پھر کر نہ دیکھا چونکہ وصل سند آپکے شامل حال تھا فوراً تنبیہ ہوئی لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون ترجمہ یعنی نہ خوف کر تو البتہ میرے پاس رسول خوف نہیں کرتے دیکھو حضرت موسیٰ باتفاق معصوم تھے اور اپنے خالق کے روبرو کھڑے تھے اور یہ بھی یقیناً جانتے تھے کہ اپنے مالک کے حفظ و امان میں ہوں پر بھی بمقتضاے بشریت آپ پر ایسا غلبہ غفلت کا ہوا کہ ایک سانپ کی صورت دیکھکے بے اختیار بھاگ نکلے اگر بعض صحابہ رسالت مآب سے بھی غفلت جنگ احد میں ہوگئی تو کیا تعجب ہوا یہ تو معصوم بھی نہ تھے دوم جسوقت حضرت موسیٰ نے جادوگران فرعون سے مقابلہ کیا ہر چند کہ آپکو یقینی معلوم ہوچکا تھا کہ ہم ضرور غالب ہونگے حسب وعدہ خداے تعالیٰ بایاتنا انتما ومن اتبعکما الغالبون ترجمہ یعنی ساتھ نشانیوں ہماری کے تم دونوں اور وہ شخص کہ تابعداری کرے تم دونوں کی غالب ہونے والے جب اون جادوگرون نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں بہیئت مجموعی سانپ اژدہا بنا کر حضرت موسیٰ کی طرف دوڑائیں اور بہت کچھ شور و غوغا مچایا اوسدم حضرت موسیٰ بمقتضاے بشریت نہایت خائف ہوے کقولہ تعالیٰ فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ قلنا لا تخف انک انت الاعلیٰ ترجمہ یعنی ڈالا اپنے جی میں خوف موسیٰ نے کہا ہمنے مت ڈر تحقیق تو غالب ہے سوم جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے واپس آئے اور امت کو گوسالہ پرستی کرتے ہوے دیکھا اس قدر آپ پر غفلت غالب ہوئی کہ اپنے بھائی معصوم کا سر پکڑ کر ہلا ڈالا اور داڑھی کھسوٹ ڈالی اگر یہ بشریت نہ تھی تو کیا تھا چہارم جبکہ حضرت

موسیٰ ؑ نے حضرت خضر ؑ سے عہد باندہا کہ کبھی سوال نکرونگا پہر ہر مرتبہ عہد شکنی
واقع ہوئی حتیٰ کہ ہمراہی سے علیحدہ کر دیئے گئے اگر یہ فعل جناب کا بمقتضای بشریت
نہ تھا تو کیا کہنا چاہیئے پنجم جب حضرت ابراہیم ؑ خلیل اللہ نے فرشتون ؑ کو کہ بصورت
انسان متمثل تھے دیوار کی طرف سے اوترتے ہوئے دیکھا نہایت ڈرے اور گہبرا کر
گہر مین گہس گئے کچھہ دیر بعد گوشت تلا ہوا بچھڑے کا لیکر باہر تشریف لائے اور
اون مہمانان انجان کے روبرو رکھا جب اونہون نے نہ کہایا از بس خائف ہوئے
اور اونکا آنا از حد آپکو ناگوار گذرا تب فرشتون ؑ نے آپکو تسلی دی کہ آپ نڈرین ہم
فرشتے ؑ ہین عذاب خدا کا قوم لوط پر لائے ہین کہ وہ رغبت دخول فی الدبر کی رکھتے
ہین جب آپنے یہ بات فرشتون سے سنی جی مین جی آیا کقولہ تعالیٰ ولقد جاءت رسلنا
ابراھیم بالبشریٰ قالوا سلاما قال سلام فما لبث ان جاء بعجل حنیذ فلما را ایدیھم لا
تصل الیه نکرھم واوجس منھم خیفة قالوا لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط ترجمہ اور البتہ تحقیق لائے رسول ہمارے
ابراہیم ؑ پاس خوشخبری کہا اون لوگون نے سلام کہا سلام پس نہ ٹھہرا لایا بچھڑا
تلا ہوا پس جسوقت دیکھا کہ اونکے ہاتھہ اوسکی طرف نہین پہونچتے برا جانا اونکو اور
پڑا اون سے خوف کہا اون لوگون نے نہ خوف کر تو تحقیق بہیجے گئے ہم طرف قوم لوط
کے ششم حضرت یونس ؑ نے جبکہ اپنی قوم گمراہ کے واسطے بد دعا کی اور عذاب
کے آنے مین کچھہ دیر ہوئی آپ غصہ مین آکر وہان سے دریا کی طرف بہاگے جب ناؤ
مین سوار ہوئے ناؤ نچلی تب ملاحون نے پانسا ڈالا تو آپ ہی کے نام پڑا ملاحون نے
آپکو دریا مین گرا دیا اوسیدم آپکو ایک مچھلی نگل گئی کقولہ تعالیٰ اذ ابق الی الفلک المشحون فساھم فکان
من المدحضین فالتقمه الحوت وھو ملیم ترجمہ جسوقت بہاگ گیا طرف کشتی
بہری ہوئی کے پس قرعہ ڈالا پس ہو گیا ڈہکیلے گیون سے پس نگل گئی اوسکو مچھلی اور وہ
ملامت مین پڑا ہوا تہا ہفتم جناب امیر ؑ کا مدینہ سی مقدس جگہہ کو چہوڑ کر کوفہ مین بہاگ جانا

اور حضرت امام حسن علیہ السلام کا خلافت کو جسکی حسرت میں حضرت امام حسین علیہ السلام اپنی ناک تک ہوسنے
پر راضی تھے امیر معاویہ کے حوالہ سپرد کر دینا اور امام غایب منتظر شیعیان کا
تیسری صدی سے چودہویں صدی تک مثل عنقا معروف الاسم مجہول الجسم کے
مشہور چلے آتے ہیں سرداب سر من رای میں چھپ رہنا وغیرہ خاص دلائل
خوف و غفلت کے ہیں جب معصوم کا یہ حال ہو تو غیر معصوم کا ایسے پوچ لزام
سے بالکل بری ہونا چاہیے افسوس کانے دوسرے کی پھلی اوکتے ہے اور
اپنے ٹینٹ پر نظر نہیں کرتے اب سنیے اپنی ہی معتبر تفسیر سے قرآن
اجد کی فضیلت کا حال خلاصۃ المنہج ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اگر نصرت دہد
خدائے شما را چنانکہ در بدر واقع شد پس ہیچ غلبہ کنندہ نباشد بر شما و ان یخذلکم فمن
ذا الذی ینصرکم من بعدہ و اگر فرو گذارد شما را چنانکہ در احد پس کیست آن کہ یاری دہد شما را
از پس فرو گذاشتن او و علی اللہ و بر کرم خدائے نہ بر غیر او فلیتوکل المومنون پس
باید کہ توکل کنند گرویدگان بدانکہ نصرت دو قسم ست یکے بغلبہ در معرکہ کارزار بر کفار
دوم بحجت چہ حق تعالیٰ ہدایت اہل ایمان کردہ بدلیل ہائے روشن پس مومنان کہ
ہمیشہ نصرت یافتہ اند اگر غالب شدند بر کفار در کارزار پس نصرت یافتند بر ایشان و
اگر شہید شدند و مغلوب گشتند پس بحجت و دلیل بر ایشان نصرت یافتہ دیکھو شیعو
انصاف کی آنکھ سے اپنی مستند تفسیر کو کہ تمہارا معتبر مفسر کیا لکھتا ہے کہ بفضل
خدا ایمان والوں کو ہر حال میں فتح و نصرت حاصل ہوا کرتی ہے خواہ غالب ہوں
خواہ مغلوب بقول شخصے مومن مرے تو شہید اور جیے تو غازی لے بیخبرو
خدا سے ڈرو کہ تم اوسکی آیات بینات میں خلاف اپنے مفسرین کے کیسی بیجا تاویلیں
کرتے ہو اور اپنی صحیح حدیثوں اور روایتوں کو بہ نسبت صحابہ کرام غیر مفید
بتاتے ہو حق یہ ہے کہ ہمارے دلائل مدلل کا ہرگز جواب نہیں کیونکہ جھوٹ

ابولناسوائے حضرات شیعہ کے کسی مشرب مین ثواب نہین ع سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا ست

مجملاً ذکر صحت ترتیب قرآن پاک کا

اگرچہ بعض شیعہ خلاف ترتیب کلام الٰہی کے قائل ہوئے ہین مگر اونکا قول جمہور علماء محققین شیعہ ہی کے نزدیک بالکل ساقط عن الاعتبار ہے اسمقام پر بخوف طوالت علماء شیعہ کے چند قول نقل کیے جاتے ہین باقی ذکر مفصل مطاعن مین ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ اول شیخ صدوق ابوجعفر محمد بن علی بابویہ نے جو اس فرقہ کا بڑا عالم ہے لکھا ہے اعتقادنا فی القرآن ان القرآن الذی انزل اللہ تعالیٰ علی نبیہ ھو ما بین الدفتین وھو ما فی اید الناس لیس باکثر من ذالک ومبلغ سورۃ عند الناس مائۃ واربعۃ وعشر سورۃ وعندنا والضحیٰ والم نشرح واحدۃ ولایلاف والم تر کیف سورۃ واحدۃ ومن ینسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذالک فھو کاذب ترجمہ راوی مذکور کا بیان ہے کہ اعتقاد ہمارا قرآن مین یہ ہے کہ تحقیق قرآن جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا ہی ہے جو دو دفتون مین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون کے ہاتھون مین پایا جاتا ہے اس سے زیادہ نہین ہے اور اوسکی سورتین لوگون کے نزدیک ایک سو چودہ ہین اور ہمارے نزدیک والضحیٰ والم نشرح ایک سورت ہے اور لایلاف اور الم تر کیف ایک سورت ہے اور جو شخص ہماری طرف نسبت کرتا ہے کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن اس سے زیادہ تھا وہ جھوٹا ہے دیکھو علامہ قمی نے صحیح روایت کی ہے کہ یہ قرآن جو لوگونکے پاس موجود ہے اصلی ہے اس سے کچھ کم زیادہ نہین ہوا پس جو لوگ کم ہو جانے قرآن کے قائل ہین وہ جھوٹے ہین دوم مجمع البیان مین یہ عبارت مرقوم ہے ان العلم بصحۃ القرآن کالعلم بالبلدان والحوادث الکبار والوقایع العظام المشھورۃ واشعار العرب المسطورۃ فان العنایۃ اشتدت والدواعی توفرت علی نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما ذکرنا لان القرآن

معجزۃ النبوۃ وماخذ العلوم الشرعیۃ والاحکام الدینیۃ وعلماء المسلمین قد بلغوا فی حفظہ وعنایتہ الغایۃ حتی عرفوا کل شیء فیہ من اعرابہ وقراءتہ وحروفہ وآیاتہ فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا مع العنایۃ الصادقۃ والضبط الشدید

ترجمہ البتہ قرآن کی صحت کا علم ایسا ہے جیسا شہرون اور بڑے بڑے مشہور بادشاہون اور واقعون اور عرب کے شعرون لکہے ہوے کا علم کیونکہ نقل کرنے قرآن مین بڑی کوشش اور بہت سبب تہے اور شرح قرآن کے قدر مین اس حد تک پہونچے تہے جو اشیاء مذکور مین اوس حد کو نہین پہونچے اسلیے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ ہے اور شرعی علمون اور دینی حکمون کا اصل ہے اور اسلام کے عالم اوسکی محافظت اور نگہداشت مین نہایت کے درجہ کو پہونچے ہین یہانتک کہ جو قرآن مین حرکتون اور قرأتون اور حرفون اور آیتون سے تہا اوسکو اونہون نے اوسکو معلوم کر رکہا ہے پس ایسی سچی محافظت اور بڑی نگہداشت مین کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوس مین تغیر یا نقصان ہو گیا ہو سوم محمد بن الحسن حر عاملی جو بڑا محدث فرقہ اہل تشیع مین گذرا ہے اوس نے ایک رسالہ اپنے بعضے ہمعصر کی رد مین لکہا ہے اوس رسالہ مین ہے کہ ہر کسیکہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن در غایت و اعلیٰ درجہ تواتر بودہ و آلاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آن در عہد رسول صلعم مجموع مولف بود دیکہو تمہارا محدث قرآنکو صحیح بتلاتا ہے کہ صحابہ نے رسول اللہ صلعم کی حیات مبارک مین بصحت تمام حفظ اور نقل کر رکہا تہا پس اس روایت سے فضیلت صحت قرآن اور فضیلت حفاظ قرآن اور فضیلت صحابہ ذیشان کی بہی پائی جاتی ہے چہارم حدیقہ سلطانیہ کے صفحہ ۱۰۲ مین ہے از انجملہ است آنچہ از حضرت صادق علیہ السلام ماثور است کہ فرمود ان ہذا القرآن فیہ منار الہدیٰ ومصابیح الدجیٰ یعنی درین قرآن انوار ہدایت و چراغ ہاے دور کنندہ تاریکی ضلالت و غوایت موجود ست پنجم اسی کتاب مین یہ عبارت ہے

کہ از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول ست کہ در ہنگامیکہ فتنہا برشما ملتبس شوند
بپارہای شب تار پس رجوع آرید بقرآن کہ شفاعت کنندہ و مقبول الشفاعت ست
ہر کسیکہ آن را پیش نہد امد او را براہ جنت می برد پس ان سب روایتوں مستندہ سے
اون جہال کے قول کی بہی جو کہتے ہین کہ ترتیب صحیح نہین ہے کما ینبغی تکذیب ہوتی
ہے اگر بنظر انصاف اپنے مقتداؤن اور مجتہدون کے قول کو سچا سمجھیں تو نا انصافی کا
جواب سوای خاموشی اور کیا ہو سکتا ہے ع مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی سورہ ششم
سورہ حجر مین حافظ لوح محفوظ کا یہ فرماتا ہے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ترجمہ
تحقیق ہمنے آپ ہی اوتارا اس قرآن کو اور تحقیق ہم آپ ہی اسکے نگہبان ہین ہفتم
سورہ حم سجدہ مین احکم الحاکمین فرماتا ہے لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ
خَلْفِهِ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ترجمہ اسپر باطل (یعنی تحریف اور تناقض) کا دخل نہین آگے
سے نہ پیچھے سے اوتاری ہے حکمتون والے سب خوبیون سراہی کی چنانچہ مدارک
مین اس آیت شریف کی تفسیر اسطرح سے ہے لا یاتیہ الباطل للتبدیل والتناقض
من بین یدیہ ولا من خلفہ یعنی اس کتاب مستطاب مین تبدیل اور نقیض کو ہرگز کبہی کسی
وجہ سے دخل نہ ہوگا اے مقلدان ابن سبا اگر تمہارے مجتہدون کی روایتین جہوٹی
ہین کلام الٰہی کو تو سچا جانو کیونکہ اسی قرآن پاک کو تم نماز مین پڑہتے ہو اور اسی قرآن
کا ثواب تم اپنے مردون کو بخشتے ہو ورنہ تمہاری نماز و ثواب دونون فعل عبث ہین
اور اگر وہ قرآن جسکو باعتقاد تمہارے حضرت مظہر العجائب والغرائب رض نے جمع کیا تہا
تمہارے پاس موجود ہے تو اہلسنت کو دکہلاو تاکہ وہ اوسکی قدر و منزلت کرین اور
اوس سے دارین کی منفعت اوٹہاوین کوئی حفظ کرے کوئی ترجمہ پڑہے بیت
قدر گوہر شہ بداند یا بداند جوہری ٭ گر قدرش چہ داند سیفر و شد سنگری بدیہ اعتقاد
پر فساد شیعون کا از روئے عقل و نقل کے ایسا مجہول و بے اصل ہے کہ اسکا ثبوت محل

دعویٰ کذب تثلیث اہل کتاب کے قیامت تک نہ دیکھینگے سولے اسکے کہ ایسے قصّے
دیکر اہل مذہب کو گمراہ کریں اور ناحق اون ناواقفون کے دین و ایمان کو تباہ و صرف عمر
او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔ افسوس شیعہ اون اس وسواس من الجنۃ والناس
کے اسلام میں پیدا ہوا ہے بلکہ خناس ہے جو یوسوس فی صدور الناس کے
نور قرآنی مطلق سینون پر کینون اہل نفاق سے نکال دیا ہے بیت

نیش عقرب نہ از پی کین است	مقتضائے طبیعتش این است

مجملاً ذکر خلافت کا

غرض اصلی شیعون کی وجوب امامت علی علیہ السلام سے صرف یہ ہے کہ جسطرح سے ہو سکے خلافت حقہ خلفاء ثلثہ کو باطل کریں نہ امامت اور کچھ معنی نہیں کہتی ہے شیعہ کہتے ہیں کہ امامت درحقیقت نیابت و خلافت رسول اللہ صلعم کی ہے چنانچہ حق الیقین کے ۵ باب میں مرقوم ہے کہ مراد از امام کسے است کہ مقتدائے و پیشوائے امت باشد در جمیع امور دنیا و دین بہ نیابت و جانشینی پیغمبر نہ بر سبیل استقلال الخ اسی بنا پر شیعہ آیتون اور حدیثون میں قسم قسم کی تاویلات واہیات کرتے ہیں جسکے مضمون ہمیشہ اطفال ابجد خوان خندہ زن ہوتے ہیں چاہتے ہیں کہ کسیطرح سے جناب امیر کو صحابہ رسول اللہ پر جنکی فضیلت نص قرآنی ثابت ہے ترجیح دین تاویل اول منہج الفاضلین کے باب ۳ منہج ۲ دلیل میں ہے کہ جب رسول خدا نے حجۃ الوداع سے مراجعت کرکے جانب مدینہ منورہ توجہ فرمائی بمقام غدیر میں بحکم الٰہی جناب امیر کو اپنا وصی کیا اور عمر ابن الخطاب نے آنحضرت کو مبارکبادی بخ بخ یا علی اصبحت مولائی ومولا کل مومن ومومنۃ ترجمہ بہت خوش ہوا میں اے علی تیرے واسطے کہ تو میرا اور تمام مومنین و مومنات کا صاحب ہوا اور مصائب النواصب کے رسالہ چند طائفہ میں ہے کہ دو بار جبرئیل رسول الثقلین پر وحی لائے

کہ علیؑ کو منصب امامت پر مقرر کرو مگر حضرت رسولؐ اس مقبول سے جبرئیلؑ سے انکار کیا اور کہا
کہ اے جبرئیلؑ حق تعالیٰ تو خود ہی جانتا ہے میرے اصحابؓ کی عداوت کا حال جو ساتھ
علیؑ کے رکھتے ہیں اور ان سے نہایت ہی ڈرتا ہوں کہ کہیں مجتمع ہو کر مجھکو ایذا نہ دیں
پس میری طرف سے تعمیل اس امر دشوار مین استعفا کرو اس تیسری مرتبہ جبرئیلؑ خدا کا
عتاب لائے تب رسول اللہ نے مجبوری غدیر میں حضرت امیرؑ کو خلیفہ اپنا کیا اور عمرؓ پہلا
اوس گروہ کا ہے جسنے امیر المومنین کو مبارکبادی جواب جناب امیرؑ کا خلیفہ بلا فصل
ہونا اہلسنت کے نزدیک کسیطرح سے ثابت نہیں ہے نہ از روئے قرآن اور نہ از روئے احادیث
کے بلکہ برعکس اسکے معتبر کتب شیعوں سے بھی ہونا خلافت خلفائے ثلثہ کا ثابت ہوتا ہے
اول معتبر تفسیر مجمع البیان میں تفسیر آیہ کریمہ واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا
کی یون مرقوم ہے کہ رسول اللہ نے حفصہؓ سے فرمایا کہ بعد ہمارے ابوبکرؓ اور تیرا باپ
(یعنی عمرؓ) مالک امت ہونگے اور بادشاہی کرینگے حفصہؓ اس بات کو سنکر خوش ہوئے
اور یہ دونوں بھید عائشہؓ سے کہدیئے تب یہ آیت نازل ہوئی اسی طرح سے
خلاصۃ المنہج مطبوعہ ایران کے حاشیہ پر ہے دوم احقاق الحق معتبر کتاب شیعون
مین حضرت امام جعفر صادق سے یہ روایت منقول ہے کہ کانا امامان عادلان قاسطان
کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیھما رحمۃ اللہ یوم القیامۃ ترجمہ وہ دونوں امام عادل عدل
کرتے تھے حق پر اور مرے اوس پر پس اون پر رحمت خدا کی قیامت کے دن تک واضح ہو
کہ شیعہ باتباع اپنے مجتہدین متعصبین کے اس حدیث صحیح مین بھی تاویلات واہیات
کرتے ہین جیسا کہ رسالہ ادلہ ثانیہ مین مرقوم ہے یہ رسالہ ۱۲۸۲ھ کو بتصنیف
سید محمد مجتہد لودہیانہ مین طبع ہوا ہے جو تاویلات کہ رسالہ مذکور مین کی گئین ہین بخوبی باطل
محض لغو ہین اول بہ قاعدہ نحوی تاویل امامان کی امامان ہلنار کرنا مضاف علیہ کا ناحق ہونا ثابت
ہوتا ہے کیونکہ حذف مضاف علیہ کا بغیر حالت تنوین یا بناء مضاف یا اضافت ثانیہ

ہرگز جائز نہیں اگر شک ہو تو صحیح کھولکر دیکھ لو اور سمجھو کہ جب لفظ امام مطلق ہے تو حق
او سکے یہی معنی ہونگے یعنی خاص پیغمبر صفت کے اسلیے کہ لفظ مطلق فرد کامل مراد ہوتا ہے
بخلاف آیہ آئمتہ یدعون الی النار کے کیونکہ یہان یہ لفظ مقید ہے نہ مطلق۔ اور لفظ
عادل کی تاویل عدول کرنا آئمہ کو بھی مسند سے الٹا اوتارنا ہے کیونکہ شیعون کے
نزدیک عدل بھی ایک رکن اصول دین سے ہے ضرور ہے کہ آنحضرت پر بھی لفظ عدل
کے معنی عدول کے لیے جاوین۔ اور لفظ قاسطون کہ مقابلہ مسلمون قرآن مین وارد ہے
لقوله تعالے واقسطوا ان الله یحب المقسطین دیکھو اپنی تفسیرون کو بالخصوص تفسیر مجمع
و مجمع البیان وغیرہ کو کہ اونمین آیہ شریف کے معنی عدل کے ہین پس خلاف قرینہ
قاسطون کے معنی سمجھنا صریح صحیح کلام الہی کا جھٹلانا ہے۔ اور لفظ علی کو بمعنی استیلا
استعمال کرنا اور استیلا مرادف استعلا ٹھہرانا زبردستی معنی بنانا ہے۔ اور لفظ حق سے
مراد علی مرتضی لینا بغیر ذکر سابق حدیث کو معما چیستان ٹھہرانا ہے۔ اور جو تاویل کہ
علیہما رحمۃ اللہ یوم القیامۃ مین کی گئی ہے کہ علیہ کی مراد مخالفت رسول ہے اور
رحمت اللہ سے مراد رسول اللہ ہین اسپر کسی ظریف نے خوب ہی لطیفہ کہا ہے
کہ جب حضرات شیعہ اپنے پیشواؤن کی شان مین رحمت اللہ علیہ کہتے ہین تو ہم بھی مراد
رحمت اللہ سے رسول اللہ لیتے ہین اور علیہ سے مراد مخالفت رسول اللہ افسوس
ایسے افترا سے ایسی حدیث صحیح کو مضحکہ طفلان بناتا ہے اور توبہ توبہ امام صادق کو کاذب
ٹھہراتا ہے بیت دست بیچارہ چون بجان نرسد * چارہ جز پیرہن دریدن نیست
دوم جبکہ شیعون کی کتب معتبرہ مین مرقوم ہے کہ حضرت امام صادق تقیہ سے ممنوع
تھے چنانچہ بحار الانوار مین ملا باقر مجلسی نے اور کافی مین ملا یعقوب کلینی نے لکھا
ہے کہ جو صحیفہ امام جعفر صادق کا تھا اوس مین اونکے لیے یہ حکم تھا حدث الناس
وافتھم ولا تخافن الا الله وانشر علوم اهلبیتک صدق اباءک الصالحین فانک فی حرز و امان

ترجمہ یعنی یہ حدیث بیان کرو تمام آدمیون اور ضعیفون سے تو اونکو اور کسی سے سوائے خدا کے نہ ڈرا اور اپنی اہلبیت کے علمون کو پھیلا اور اپنے آبا و صالحین کی تصدیق اسلیئے کہ تو حفظ و امان مین ہے اپنی باتون سے ایسے اطمینان کہان کے جو بحکم خدا امام موصوف کو حاصل تھا پھر جھوٹ بولنے کی آپکو ضرورت کیا ہے سوا اسکے آپکے زمانہ مین حضرت شیخین بھی تو موجود نہ تھے جو آپ بھی مثل شیر خدا ڈرتے افسوس شیعون کی عقلون پر کیا پردہ غفلت پڑا ہے کہ پیرایہ محبت مین آئمہ کی کیسی کیسی ہجو کرتے ہین اور اونکی نسبت کلمات ترک ادب و لغو بکتے ہین بیت نے فروعت محکم آمد نے اصول ٭ شرم بادت از خدا و از رسول ٭ سوم امام صاحب موصوف خود ہی ایسی تاویل کرنے والون پر لعنت و ملامت فرماتے ہین اور اون سے اپنی بیزاری ظاہر کرتے ہین چنانچہ ابو عمرو نے کشی مین امام موصوف سے یہ حدیث نقل کی ہے ان الناس اولعوا بالکذب علینا ان اللہ افترض علیھم لا یرید منھم غیرہ وانی احدث احدھم بالحدیث فلا یخرج من عندی حتی یتاولہ علی غیر تاویلہ ذالک انھم لا یطلبون بحدیثنا وبحبنا ما عند اللہ وانما ترجمہ یعنی آدمیون نے بہت زیادتی کی ہے ہم پر جھوٹ لگانے کی مین جو حدیث اون کہتا ہون وہ میرے پاس سے نکلنے نہین پاتی ہے کہ وہین اوسکی دوسری خلاف تاویل کرڈالتے ہین اور اوسکا سبب یہ ہے کہ وے میری احادیث سے اوس چیز کے طالب نہین جو خدا کے پاس ہے بلکہ صرف دنیا کے طلبگار ہین دیکھو جب تمھارے اگلون کو جو ہر دم ہمنشین رہتے تھے امام موصوف نے سخت تر ملامت کی ہے تو پچھلے جو اسوقت تک اونکا اتباع کرتے ہین از بس سزاوار عتاب امام عالیجناب کے ہین بیت چو تیر اندازی بر روئے دشمن ٭ چنان دان کاندر آماجی نشستی آیات بینات سوم مستند کتاب اطواق الحمایت کے آخر بحث امامت مین امام مؤید باللہ یحیی بن حمزہ شیعہ نے سوید بن غفلہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک قوم جسکا سرگروہ عبداللہ

بن سبا تھا نسبت حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کے کلمات حقارت آمیز کہتے تھے

بعض نے اس بات کی خبر حضرت علیؓ کو دی حضرت علیؓ نے فرمایا اعوذ باللہ یعنی اللہ

سے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے (یعنی حقارت کرنے حضرت شیخین سے)

رحم کرے اللہ اون دونون پر (یعنی حضرت شیخینؓ پر) سوید نے کہا کہ حضرت علیؓ میرا

ہاتھ پکڑ کر مسجد مین لیگئے جب آدمی جمع ہوگئے منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا کہ بیزار

ہون مین اوس قوم سے جو نسبت دو برادر رسول اللہ اور اونکے دو وزیر اور اونکے دو رفیق

اور دو سردار قریش اور دو باپ مسلمانون کے گستاخی کرتی ہے یہ دونون وہ ہین

جنکی رایے کو رسول اللہ پسند فرماتے تھے وفاداری رسول اللہ مین ثابت قدم تھے

دونون دوست صادق تھے رسول اللہ کے کوئی کام خلاف فعال رسول اللہ کے

نہین کرتے تھے نہ حیات حضرتؐ مین نہ بعد وفات کے خدا کے کامون مین مستعد تھے یہانتک

کہ دونون اسی حالت مین وفات کر گئے خوب ہی اونھون نے خدا اور رسول و مسلمانون

کو رضامند رکھا اچھی حکمرانی کی (یعنی حضرت شیخینؓ نے خلافت کاملہ کا حق پورا

پورا ادا کیا یہ فرماتے تھے اور روتے تھے اس قدر کہ ریش مبارک تر ہوگئی اگرچہ اس

خطبہ مین جناب امیرؑ نے اور بھی بہت کچھ اوصاف حمیدہ حضرت شیخینؓ کے بیان

فرمائے ہین ہم بجنسہ خطبہ جناب امیرؑ کو معہ ترجمہ عبداللہ بن سبا کے ذکر مین نقل کرینگے انشاء اللہ

تعالیٰ دیکھو شیعو تمھاری ہی روایتون سے خلافت و امامت و وزارت بلافصل حضرت ابو بکر صدیقؓ

کی ثابت ہوئی بعد اونکے حضرت عمرؓ کی اب سنو خلافت اصحاب ثلٰثہ کا حق ہونا اپنی ہی

کتب معتبرہ سے **اول** خلاصۃ المنہج مین تفسیر آیہ کریمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا

الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کی یہ لکھی ہے کہ وعدہ داد خدائے آنان را کہ گرویدہ اند از شما و کردند

کارہائے شایستہ ہر آئینہ الشان را در زمین کفار از عرب و عجم خلیفہ گرداند **دوم** اسی

تفسیر مین تفسیر آیہ کریمہ ان مکنٰہم فی الارض کی یہ لکھی ہے یعنی آن جماعتہا زنان آنانند

که اگر جائے ضمیر الشان را تمکین و اقتدار بخشیم الشان را در زمین زمان حکومت بکف کفایت
الشان دہیم سوم شافی شرح کافی کلینی کی کتاب العقل بالبدع والرائے مین ہے ان نبینا صلعم
خرج عن الدنیا کان دینه تماماً والا یلزم ان یکون الامة علی الله تعالیٰ حجة وکذا فی وقت الخلفاء
ترجمہ یعنی رسول اللہ صلعم دنیا سے رحلت فرما گئے اوس وقت کہ اونکا دین تمام ہو چکا تھا
ورنہ لازم آتا امت کے واسطے نزدیک خدا تعالیٰ کے عذر ایسا ہی زمانہ خلفاء الراشدین
کا تھا دیکھو تمھاری ان روایتون سے خلافت خلفاء ثلثہ ثابت ہوئی پس قرآن کی آیتون
اور شیعون کی روایتون سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ دعوی امامت غدیر وغیرہ شیعونکا
نسبت آئمہ کے محض باطل ہے اگر اس بات کا کچھ بھی اثر ہوتا تو خلاف اپنے حکم محکم کے
خدا تعالیٰ آیہ اذا اسر النبی کو حضرت شیخین کے حق مین نازل نہ فرماتا اور نہ حضرت ماینطق
عن الھوی حضرت حفصہ کو مژدہ خلافت حضرت شیخین کا سناتے اور نہ مفسر شیعون کے
آیات بینات قرآنی ہین در باب خلافت صحابہ ثلثہ تفسیر کرتے اور نہ مجتہدین شیعہ
خلافت خلفاء الراشدین پر کہ اونہون نے بڑی عمدہ خلافت کی شہادت دیتے سوائے اسکے کہ
جب جناب امیر استحقاق خلافت رکھتے تھے تو کیون انکار خلافت سے کرتے تھے بلکہ
وزارت کرنے دوسرے خلیفہ وقت پر اصرار کرتے تھے جیسا کہ نہج البلاغت معتبر کتاب
شیعہ مین وہ قول جناب امیر سے منقول ہین **اول** والله ما کانت لی فی الخلافة رغبة ولا فی
الولایة اربة ولکنکم دعوتمونی الیها وحملتمونی علیها ترجمہ قسم ہے خدا کی خود تو مجھکو خلافت کی
خواہش نہین ہے اور نہ ولایت کی حاجت لیکن تم مسلمانون نے مجھکو خلافت کی
طرف بلایا اور سر پر خلافت پر بٹھایا یہ قول جناب امیر کا حضرت طلحہ اور حضرت
زبیر سے اوس وقت مین تھا جبکہ آپ خلیفہ تھے **دوم** اسی کتاب مین من کلامه لما
اراد الناس علی بیعة بعد قتل عثمان مین ہے کہ جب حضرت عثمان نے شہادت پائی مسلمانون
نے چاہا کہ جناب امیر خلیفہ ہون آپ نے فرمایا کہ اے مسلمانون مین امارت کے قابل نہون

بہتر ہے کہ جو تم مجھکو کسی دوسرے خلیفہ کا وزیر اپنا بناؤ بقول ... انا لکم وزیرا
خیر لکم منی امیرا ترجمہ یعنی مین تمہارے واسطے وزیر ہون بہتر اس سے کہ امیر بنون پس جو
تقریر بالا تحقیق سے بہی دعوی غدیر بالکل غلط معلوم ہوتا ہے اور خلافت ثابت ... کا بہی
حق ہونا علی الترتیب ثابت ہوتا ہے ہان اگر شیعہ یہ بات کہین کہ خلفاء ثلثہ ظاہری
خلیفہ تھے اور آئمہ؊ باطنی جیسا کہ شارح شافی کلینی نے کتاب الحجت باب فرض اللہ
عزوجل و رسولہ علی الائمۃ واحدا فواحدا مین لکھا ہے تا ن اصحاب ثلثۃ خلفاء ظاہرۃ وکان علی
علیہ السلام خلیفۃ باطنیۃ اس صورت مین تو کسیقدر معنی غدیر درست بہی ہوسکتے ہین اور اسکا
اہلسنت بہی نہین کرسکتے ہین کیونکہ صوفیہ کرام بہی سلسلہ تصوف جناب امیر تک
پہونچاتے ہین پس بقول شارح شافی یقیناً ثابت ہوا کہ آئمہ؊ کو خلافت ظاہری سے کچہ
بہی تعلق نہ تہا صرف خلافت باطنیہ کا استحقاق رکہتے تہے اس دلیل سے اب بہی
خلفاء ثلثہ؇ ہی خلیفہ برحق ٹھہرے تاویل دوم حق الیقین کے سم باب ۹ قسم بیان
معراج مین مرقوم ہے کہ حق تعالی شب معراج مین حضرت رسولؐ مقبول صلعم
کو ایکسو بیس ۱۲۰ مرتبہ آسمان پر لیگیا اور ہر مرتبہ حضرتؐ سے دربارہ امامت و ولایت
امیر المومنین و دیگر آئمہ؊ معصومین کے تمام فرائض سے زیادہ تاکید و مبالغہ کیا جواب یہ
دعوی بہی شیعون کا عقلاً و نقلاً محض باطل ہے کہ خدا نے تعالی دنیا مین تو اپنے رسولؐ
مقبول پر نسبت خلافت خلفاء ثلثہ وحی نازل فرمادے جیسا کہ اول مین مذکور ہوا
پہر کیونکر ممکن ہے کہ معراج مین خلاف اپنے حکم لا یخلف المیعاد کے نسبت خلافت
و ولایت آئمہ؊ کے تاکید و مبالغہ کیا ہو اسکو سمجہے عمر کا تو جاہل بہی یقین نہین کرسکتے
علاوہ برین اور معاملات مین تو خدائے تعالی کا ایک ہی مرتبہ حکم کافی ہے پس دربارہ
ولایت و خلافت جناب امیر؈ کے خداتعالی کا معراج مین اپنے رسولؐ سے اسقدر
مبالغہ کرنا کیا ضرور تہا شاید باعتقاد شیعان معاذاللہ خدا نے اندیشہ لیا ہو

کہ اگر دنیا مین ظاہر احکام ولایت و امامت نسبت آئمہؑ کے نازل کیا جاتے تو ایسا نہو کہ
شیخین خبر پا کر مجھکو تخت جبروت سے اوتار دین یا غضب مین آکر میری لاہوت کی
کیفیت بگاڑ دین کلا واللہ ہذا بہتان عظیم **تاویل سوئم** جلاء العیون کے باب اول فصل
ششم مین ہے کہ جب امیر المومنینؑ نے حضرت رسول خدا کو قبر مین اوتارا رسولؐ نے
فرشتون سے سفارش کی کہ تم کبھی امیر المومنینؑ کو بیٹھنے نہ دینا ہر حال مین اونکے مددگار رہنا
فرشتون نے بھی اقرار واثق کیا کہ ہم جناب امیرؑ کی ہمیشہ خدمت گذاری و مددگاری اور
خیر خواہی کرینگے وہ ہمارے صاحب و پیشوا و امام ہین بعد آپکے ہم برابر اونکی خدمت مین
حاضر ہوا کرینگے اور اونکے دکھ درد مین شریک ہوا کرینگے اگرچہ بعد اسکے وہ ہمکو
نہ دیکھینگے اور نہ ہماری آواز سنینگے **جواب** کیا خوب باوصف ایسے مستقل وعدون کے
بھی فرشتون نے جناب امیرؑ کے اون مصائب و معاقب مین جنکو شیعہ بڑی شد و مد سے
درباب غصب خلافت اپنی معتبر کتب مین نقل کرتے ہین کچھہ معاونت نکی اور نہ اپنے وعدون
جو حضرت سے کرے تھے کچھہ وقعت کی اور نہ حضرتؐ کے ارشاد کی تعمیل کی اس عقاید پر کا
شیعون سے یہ بات ثابت ہوئی کہ توبہ توبہ فرشتے بھی مثل شیر خدا کے اصحاب رسول سے
ڈرتے تھے اسی وجہ سے کسی فرشتہ کا حوصلہ نہ پڑا جو جناب امیرؑ کی مدد کرتا یا مسند
خلافت بلافصل پر بٹھادیتا ایسے صریح افتراسے فرشتے معاذ اللہ معصوم نہ ٹھہرے
کیونکہ معصوم وعدہ خلاف نہین ہوتے **تاویل چہارم** اسی کتاب کے باب اول فصل
مین ہے کہ جب ابو بکرؓ نے غصب خلافت کے امیر المومنینؑ نے کہا کہ آیا تجھکو رسول اللہ
نے میری اطاعت کے واسطے حکم نہین کیا ہے ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ اگر مجھکو حکم ہوتا
تو البتہ مین اطاعت کرتا حضرتؐ نے فرمایا چل تو میرے ساتھہ جب مسجد قبا مین پہونچے
دیکھا حضرت رسول خدا بیٹھے ہوے ہین امیر المومنینؑ نے کہا کہ یا رسول اللہ ابو بکر میری
اطاعت سے انکار کرتا ہے کیا آپنے اوسکو میری اطاعت کا حکم نہین دیا رسول اللہ نے

فرمایا کہ اے ابوبکر مین نے تجھکو بار حکم کیا ہے کہ تو امیر المومنین کی اطاعت کرنا ورنہ تیری بہتر
نہین یہ بات حضرت سے سنکر ابوبکر بہت ڈرا اور وہان سے اولٹے پانون پہرا اثنائے
راہ مین عمر سے ملاقات ہوئی عمر نے کہا کہ اے ابوبکر اسوقت تیرا کیا حال ہے ابوبکر
نے کہا کہ رسول اللہ نے ابہی مسجد قبا مین مجھسے جنہین مین پہچان فرمایا عمر نے کہا کہ اے ابوبکر
امتی جو تجھسے کو اپنا والی بناوین کیا تو سحر بنی ہاشم سے آگاہ نہین ہے اور کتاب
نخبۃ المومنین مولفہ محمد تقی مجتہد لکھنوی مین اس قدر اور مضمون ہے کہ حضرت امام جعفر
صادق سے روایت ہے کہ جب امیر المومنین کو واسطے بیعت ابوبکر کے مسجد قبا مین کہ
کر لیگئے حضرت نے منہ قبر رسول اللہ کی طرف کرکے کہا کہ یا ابن ام ان القوم استضعفونی
وکادوا یقتلوننی ترجمہ اے بہائی اس قوم نے مجہکو ضعیف سمجھا اور قریب تہا کہ مجہکو جان
سے مار ڈالین پس ایک ہاتھ قبر سے نکلا اور ابوبکر کی طرف بلند ہوا پہچانا کہ ہاتھ حضرت کا ہے
اور ایک آواز قبر سے پیدا ہوئی پہچانا کہ آواز حضرت کی ہے اور اسکا مضمون یہ تہا کہ
اکفرت بالذی خلقک من تراب ثم من نطفۃ ثم سواک رجلا ترجمہ آیا کافر ہوا تو اوس
خدا سے جسنے تجہکو خاک سے پیدا کیا پہر نطفہ سے پہر حد رجولیت کو پہونچایا اور آدمی بنایا
اور دوسری حدیث مین یون ہے کہ جب ہاتھ ظاہر ہوا اوسپر یہ آیت لکہی تہی غرض
اسیطرح سے بہت کچھ روایات واہیات مختلف کیبادیگر معتبر کتب شیعہ مین درج
ہین **جواب** یہ سب روایات بچند دلائل محض لغو ہین **اول** بعد وفات حضرت
صلعم کا بنفس نفیس مسجد قبا مین تشریف رکہنا یا دست مبارک کا قبر سے باہر نکالنا یا آواز
دینا کسی جاہل کی بہی سمجھہ مین نہین آسکتا ہے اور نہ کوئی عاقل ایسے مالیخولیا کو پسند
کرسکتا ہے اور نہ اسکا کچھہ اثر اہل سنت کی کتب مین ہے **دوم** جب باعتقاد شیعیان
حضرت مظہر العجائب والغرائب کو ایسی قدرت حاصل تہی کہ بزور خرق عادات معاذ اللہ
رسول اللہ کو مسجد قبا مین بیٹھا ہوا دکہادیا بلکہ قطعی اپنی اطاعت کا حکم صدیق اکبر کو

سنوا دیا اس مکلفت کی آپکو کیا ضرورت تھی صرف آپ بزور کرامات وخرق عادات مسند خلافت پر بیٹھ جاتے اور اپنے شیعون کو اور تمام بنی ہاشم کو اپنا حامی بناتے جو کوئی آپکی اطاعت نکرتا تو اوسکی خبر ذوالفقار سے جسنے حضرت جبرائیل ع کے پر کاٹ لیتے آپکی خوارق کا کون مقابلہ کر سکتا تھا سوم یہ کہنا بھی شیعون کا کہ حضرت ابوبکر رض نے حضرت عمر رض کے کہنے سے حکم رسول خدا ص کو ٹالا قرین قیاس نہین اسلیئے کہ شیعہ خود ناقل ہین کہ حضرت صدیق اکبر اکثر حضرت عمر رض کے کہنے کو نہین مانتے تھے چنانچہ مجالس المومنین کی ۲ مجلس مین مرقوم ہے کہ عمر رض کے کہنے سے ابوبکر رض نے خالد رض کو موقوف نہ کیا اور ۳ مجلس مین ہے کہ عمر رض حذیفہ بن الیمان انصاری سے انتقام لینا چاہتا تھا ابوبکر رض نے اوسکے کہنے سے انتقام لیا پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ باوجود دیکھنے ایسے اعجوبہ کے حضرت صدیق اکبر نے حضرت عمر رض کے کہنے سے حضرت رسول خدا ص کے حکم کو ٹالا ہو سوا اسکے شیعون کی تواریخ مین ہے کہ ابوبکر رض صرف کاہن کے کہنے سے رسول اللہ ص پر گرویدہ ہوئے اور ایمان لائے چنانچہ حملہ حیدری مین ہے۔

ابیات

ابوبکر زان پس بره پا گذاشت ۔ که گفتار کاہن بدل یاد داشت
بدو داده بد کاہن این خبر ۔ که مبعوث گردد یکے نامور
زبطحا زمین در ہمین چند گاه ۔ بود خاتم انبیاء اله
تو با خاتم انبیا بگروے ۔ چو او بگذرد جانشینش شوے
ز کاہن چو بشنود او این نوید ۔ بیاورد ایمان نشان چون بدید

پس جو شخص کہ کاہن سے سنکر آپکو حکم بردار بناوے اور صدق دل سے ایمان لاوے پھر کیونکر ممکن ہے کہ وہ حکم اطاعت رسول ص سے انحراف کرے اس اتہام کا تو کوئی نادان بھی یقین نہین کر سکتا ہے اسلیئے کہ حضرت صدیق اکبر رض کی حکم برداری وتابعداری کا حال اطاعت شب ہجرت سے مانند آفتاب روز کے روشن ہے

تاویل نہجم شیعہ مدعی ہین کہ حدیث مقبول الطرفین من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے حضرت
علی کی خلافت ثابت ہوتی ہے جواب اول مولی بمعنی اولی ہین بمعنی خلیفہ بلکہ بہت
سے تفسیر خلاصۃ المنہج مین مولی بمعنی غلام لیے گئے ہین شیعون کو چاہیے کہ سورہ مائدہ قریب
نصف پارہ لایحب اللہ کو بنظر غیرت معائنہ کرین ہان اس حدیث سے بزرگی جناب امیر
کی ثابت ہوتی ہے نہ خلافت دوم یہ امر بھی مسلمہ فریقین ہے کہ حضرت صدیق اکبر
نے خود دعوی خلافت نہین کیا بلکہ جو کوئی آپ سے دربارہ خلافت کہتا اوس سے آپ
یہ فرماتے کہ حضرت علی کے روبرو مین خلافت قبول نہین کرتا چنانچہ خواجہ نصیر نے
قول حضرت صدیق برحق کا تجرید العقائد مین اسطرح سے نقل کیا ہے اقیلونی اقیلونی
لست بخیرکم وعلی فیکم ترجمہ واپس کرو تم بیعت میری نہین ہون مین نیک تمہارا
حالانکہ علی تم مین موجود ہے اس قول سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت صدیق برحق ہرگز
طالب خلافت نہین ہوئے بلکہ تاریخ طرفین سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خلافت صدیق
اکبر بالتحقیق بمشورہ اصحاب باصفا واقع ہوئی قصہ مختصر خلافت صدیق برحق کا یہ ہے
کہ جب حضرت رسول خدا نے دنیا سے سفر آخرت کا فرمایا تمام اصحاب نے اندیشہ کیا
کہ بسبب نہونے کسی سرپرست کے مبادا صورت غدر پیدا ہو جائے بالشکر کفار بلاد اسلام
پر چڑھ آئے پس ایسی پیش بینی سے تمام مہاجرین و انصار و اہل بدر و رضوان و قریش
و بنی ہاشم نے سقیفہ بنی ساعدہ مین شورہ کیا کچھ دیر تک باہم گفتگو مین اختلاف رہا ایک
فرقہ اپنی قوم سے ولی کرنا چاہتا تھا کوئی فرقہ حضرت عباس عم رسول اللہ کے لئے رائے دیتا
تھا کوئی نسبت حضرت علی کے اپنی خوشی ظاہر کرتا تھا کوئی کہتا کہ لائق حضرت ابوبکر
صدیق ہین آخر کار یہی قریش کی غالب رہی اسی پر تمام فرقون کا بلا اختلاف اتفاق ہوا
اسلیے کہ تمام اصحاب باصفا بچشم خود دیکھتے تھے کہ ہمیشہ رسول مقبول صدیق اکبر کی
بہ نسبت دوسرون کے زیادہ تر عزت و حرمت فرماتے تھے اور ہمیشہ اونکو اپنا نائب بناتے

جلیس رکھتے تھے حضر مین ہمدم سفر مین ہمقدم بصفات سابق الایمانی موصوف وجان فدائے
محبت حبیب خدا مین معروف لہذا بموجب حدیث صحیح لا یجمع امتی علی الضلالۃ کے
جمیع صحابہؓ کا اتفاق اسی پر ہوا کہ حضرت صدیقؓ ہی ولی مقرر ہون اوسوقت کسی نے
حدیث غدیر پیش نکی پس یہ فعل اصحابؓ پاک کا اس مصلحت پر مبنی تھا کہ حضرت ابوبکرؓ نہ
قوم بنی ہاشم سے تھے اور نہ قوم بنی امیہ سے اگر ان دونون فرقون مین سے کوئی بھی خلیفہ
مقرر ہوتے تو شروع سے ہی حالت اسلام کی بگڑ جاتی اور مسلمانون مین اوسیدم سے
پھوٹ پڑ جاتی جیسے امامت دستگاہ کے شروع ہی زمانہ خلافت مین واقع ہوئی پس
حضرت صدیق اکبرؓ نے محض بنظر شفقت و رحمت امت مرحومہ پر فرما کے خلافت کو قبول
کیا اور اسی مصلحت خاص سے حضرت صدیق اکبرؓ نے بعد اپنے نسبت خلافت حضرت
عمر فاروقؓ کے جمیع صحابہؓ کرام سے وصیت فرمائی اور اسی خیر خواہی کی راہ سے
حضرت عمرؓ نے بعد اپنے معاملہ خلافت کو پانچ اصحابؓ اخیار کی رای پر موقوف رکھا
چنانچہ اونہین بزرگان دین کے اتفاق سے امر خلافت کا حضرت عثمانؓ ذی النورین کے
واسطے مقرر ہوا جب حضرت عثمانؓ غنی شہید ہوئے پھر تمام اصحابؓ عظام نے حضرت
علیؓ کو امیر المومنینؓ بنایا اس لئے کہ بالاتفاق اس مرتبہ آپ ہی کا حق تھا مگر آپکا قول
یہی تھا کہ اے مسلمانون مجھکو خلیفہ نکرو مین وزیری کے قابل ہون دوسرا قول یہ ہے
کہ آپ فرماتے کہ مین خلافت و ولایت کی مطلق خواہش نہین رکھتا چنانچہ یہ دونون
قول جناب امیرؓ کی معذرت کے نہج البلاغت مین مرقوم ہین جو مذکور ہوچکے
غرض جب آپ خلیفہ ہوے لشکر اسلام مین تفرقہ پڑ گیا اکثر ملک مفتوحہ اصحابؓ ثلثہ قبضہ
مسلمانون سے نکل گئے کوفیون نے آپ سے بد معاملہ کیا شامیون نے آپکا مقابلہ
کیا غرض آپکو اتفاق لڑنے کا ہمیشہ مسلمانون سے پڑا چنانچہ قول جناب امیرؓ کا
نہج البلاغت مین اپنے اصحابؓ سے یہ تھا کہ مین اپنے بھائیون سے لڑتا ہون اونکو

میرہی خلافت پر شبہ ہوا ہے کوئی اونکو برا نکہے دیکہو ان اقوال سے یقینی ثابت ہوتا ہے
کہ خلافت خلفاء ثلثہ محض مصلحت پر مبنی تہی اس لیے کہ اونہین امکان ہی کہ ہمتی بلیتی سے
نجات کپی مشرکین و مرتدین کی قرار واقعی ہوئی بلکہ تمام رسومات کفر کا نام جہان سے
مٹ گیا الغرض اگر شروع ہی سے جناب امیرؑ خلیفہ بلافصل مقرر کیے جاتے تو حالت
اسلام کی قطعی بگڑ جاتی پس ایسی ہی دور اندیشیون کے سبب سے جناب امیرؑ بہی خلافت سے
انکار فرماتے تہے اور اپنے واسطے خلافت کی کسی سے درخواست نہین کرتے تہے
چنانچہ یہی اعتقاد متقدمین شیعہ کا ہے مگر متاخرین متعصبین نے البتہ یہ عبارت بہ حقارت
نسبت جناب امیرؑ کے لکہی ہے کہ معاذ اللہ جب صدیق برحق نے خواہش خلافت
کی اوسوقت تو بہ توبہ حضرت علیؑ حضرت زہراؑ کو دراز گوش پر سوار کرکے اور ایک
ہاتھہ مین حضرت حسنؑ کا ہاتہہ اور دوسرے ہاتھہ مین حضرت حسینؑ کا ہاتھہ پکڑ کے
در در مارے پہرتے تہے اور ہر ایک بنی ہاشم و مہاجرینؓ و انصارؓ کے گہر گہر پہر کر
طلب یاری کرتے تہے صبح کو سوائے چار آدمیون کے کہ وہ سلمانؓ و ابوذرؓ و مقدادؓ
و عمارؓ تہے اور کوئی گہر سے باہر نہ نکلا اور دوسری روایت مین بجائے عمارؓ کے زبیرؓ ہین
یہ مضمون فضیحت مشحون کتاب حق الیقین کے ۵ باب ۱۰ فصل کا لب لباب ہے اور
مجالس المومنین کی ۳ مجلس مین ہے کہ عیاذاً باللہ تمام بنی ہاشم و صحابہ مرتد شد
الا سہ نفر کہ آن ابوذرؓ و مقداد و سلمانؓ بودند و عمار در تردد بود شکر ہے کہ اس صریح افترا
کی تردید بہی شیعون کی مستند کتاب مین موجود ہے چنانچہ احقاق الحق مسئلہ خامس
مین یہ حدیث منقول ہے ۔ کانوا فی هذا السکوت مراعین لما وصی بہ النبی علیہما من الصبر و عدم مجادلۃ
الثلثۃ ابقاء فی ذالک علی المسلمین مستضعفین و حفظ الدین ترجمہ یعنی تمام بنی ہاشم اس
بارے مین رعایت سکوت کی کرتے تہے اس لیے کہ رسول اللہ نے حضرت علی کو
وصیت صبر اور نکرنے جنگ خلفاء ثلثہ کے ساتہہ کی تہی خاص واسطے وفاداری

بہرحال مسلمانان ضعیف وحفظ دین کے دیکھو اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت
امیرؑ و تمام بنی ہاشمؑ سکوت میں تھے ہرگز اپنی ناموس کو کسی صاحب نے برباد نہیں کیا کبھی
کے در پر گئے نہ کسی کے گھر رہے غرض اہلِ شیعوں کی ایسے موضوعات و اہیات سے
صرف یہ ہے کہ پردۂ محبت میں جہان تک ممکن ہو اہلبیت رسولؐ اللہ کی ہتک کریں
پس اس حدیث سے بھی خلافت خلفاء ثلثہؓ بچند دلائل ثابت ہوئی **اول** حضرتؐ
ما ینطق عن الہوٰی کا بنص اذا اسر النبی وان تملکھم فی الارض بمقبول الطوع کے حضرت امیرؑ و بنی ہاشمؑ
کو تاکید اکید صبر و سکوت کی فرمانا دوم خلفاء ثلثہؓ سے جنگ نہ کرنیکی وصیت کرنا
سوم صلاح دین مسلمانوں کی خلافت خلفاء ثلثہؓ میں دیکھنا اگر خلافت خلفاء ثلثہؓ حق نہ
تھی تو رسولؐ خدا نے کیوں ایسی حدیث فرمائی جس سے جناب امیرؑ بالکل محجوب الارث
ہوگئے تعجب ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے اپنے استحقاق نبوت پر تو اسقدر کوشش کی کہ
جسکا کچھ شمار نہیں بلکہ حد بشر سے دور ہرچند آپ کو کفار قسم قسم کا آزار پہونچاتے تھے اور ظالم
پتھر دے مارے ساقین شریفین زخمی و خون آلودہ کرتے تھے مگر آپ اظہار دین حق و دعوے
رسالت سے باز نہیں رہتے تھے پھر کیونکر ممکن ہے کہ اپنے وصی کو سکوت کی وصیت کی ہو
اس افترا سے معاذ اللہ مثل شیر خداؑ رسولؐ اللہ کا بھی خلفاء ثلثہؓ سے ڈرنا ثابت ہوتا ہے
تاویل ششم نہج الفاضلین کے باب فصل میں مرقوم ہے کہ بعض صحابہؓ اخیار نے
ابوبکرؓ کو نصیحت کی جبکہ وہ منبر پر بیٹھے ہوئے وعظ کہتے تھے ابوبکرؓ شرمندہ ہوئے و بیدم
منبر سے اوتر پڑے اور اپنے گھر میں چلے گئے تیسرے روز باہر نکلے پھر گھر گھر آدمیوں
سے اپنی بیعت کی گفتگو کرتے تھے **جواب** اس افترا کا اگرچہ ہم بحوالہ مستند کتاب
تجرید العقائد مولفہ خواجہ نصیر تحریر کر چکے ہیں حضرت صدیق اکبر ہرگز طالب بیعت نہیں ہوئے
بلکہ ہر ایک آدمی سے آپکا قول یہی تھا کہ میں بمقابلہ حضرت علیؓ کے بہتر نہیں ہوں پس کیونکر
ہوسکتا ہے کہ وہ طالب بیعت ہوئے ہوں علاوہ اسکے اس بہتان عظیم ہی کی مضمون کہ شیعہ ان

صاف موضوعیت ابن سبا کی بچند قرائن ظاہر ہوتی ہے اول بموجب نسبت بعض اصحاب کے حضرت صدیق اکبر کا منبر سے اوتر کر گھر مین چلے جانا اور تین روز برابر یا ستا عدم طلب بیعت صدیق اکبر پر دال ہے دوم جب انعقاد بیعت کا ادہم وفات رسالت پناہ پر موقوف تھا تو پہر کیونکر ممکن ہے کہ جو شخص تین روز برابر گھر سے باہر نہ نکلے وہ طالب بیعت ہوا ہو اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت صدیق رضی ہرگز طالب بیعت نہین تھے سوم یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ معاملہ بیعت کا اصحاب پر موقوف تھا نہ رائے صدیق اکبر پر اگر بفرض حضرت صدیق اکبر طالب بیعت بھی ہوتے تو بمقابلہ جمہور کے اونکی کون سنتا اس سے بھی یہی بات نکلی کہ حضرت صدیق اکبر ہرگز طالب بیعت نہین ہوے ہونگے سوا اسکے جب جناب امیر استحقاق بیعت رکھتے تھے تو کیون نہ منبر پر کھڑے ہو کر بعد اوترنے صدیق اکبر اوترکے تین روز برابر گھر مین چھپ رہے تھے حدیث غدیر کو پڑہا اوس وقت سکوت فرمانا اور تمام بنی ہاشم کا اس کارخیر مین شریک ہونا کیا معنی رکھتا ہے اوس دن ذوالفقار کو کیون نیام مین بند کر رکھا کچھہ تو جوہر دکھلائے ہوتے افسوس مجتہدین شیعون پر کہ بظاہر اپنے زعم مین اہانت صحابہ کی کرتے ہین اور درحقیقت وہ باطن مین صریح مذمت آئمہ کی ہوتی ہے بعض شیعہ کہتے ہین کہ خلافت خلفاء ثلثہ طمع دنیا کے لیے تھی ہم شیعون کی ہی کتب سے ثابت کرتے ہین کہ جناب امیر بھی طمع سے خالی نہ تھے جو کچھہ مال غنیمت سے آتا تھا برابر جناب امیر کو حصہ پہونچتا تھا چنانچہ تواریخ فریقین مین ہے کہ عہد خلافت حضرت صدیق مین خولہ بنت جعفر غنیمت مین آئین جناب امیر نے اونکو اپنی خدمت کے واسطے قبول فرمایا حضرت ابوحنفیہ اونکے شکم محترم سے پیدا ہوئے اور کتاب کامل البہائی کے باب اموات الخلفاء فصل قتل عمر مین مرقوم ہے کہ جنگ فارس عمر نے بموجب مشورہ امیر المومنین کے اور جناب موصوف کے سے عمدہ تدبیر بتلانے کے موافق عمر نے عمل کیا چنانچہ شہربانو بنت یزدجرد شاہ ملک عراق غنیمت مین آئین عمر نے چاہا کہ

فروخت کرے حضرت امیرؑ بالنفع ہوئے شہربانوؑ نے خود مختار ہوکر زوجیت حضرت حسینؑ
کو قبول کیا فقرہ خود مختاری شیعون نے اس خیال سے موضوع کیا ہے تاکہ الزام کسادِ نسبت کا
نسبت ائمہؑ و سادات کے عائد نہو جاوے لیکن یہ صریح افترا کسی جاہل کی بھی سمجھ مین نہین آسکتا
ہے کہ حضرت عمرؓ سے عادل نے خلاف شرع حضرت شہربانوؑ کو خود مختار ہو جانے دیا ہو
عمر ابن الخطاب کتخدائی شہربانو مین امام حسینؑ کو گھوڑے پر سوار کرکے اور غاشیہ اپنے
کندھے پر رکھکے تین دن مدینہ مین لیے پھرا شہربانو مہرات کو مانند حوران بہشت کے
پاکیزہ معلوم ہوتی تھی الخ یہ قصہ صحیح تواریخ مین اسطرح ہے کہ ملک فارس حضرت عمرؓ
کے عہد خلافت مین بعد بڑے جدال و قتال کے دار الاسلام ہوا اور فتح عظیم اور بکثرت
زر و سیم نصیب غازیان عرب کی ہوئی مزید بران اسباب بیشمار و اُشتر قطار در قطار انجملہ
سہ دختر یزدجرد شاہ عراق کی بھی تھین ایک کا نام مہربانو دوسری کا نام ماہ بانو تیسری کا
نام شہربانو تھا حضرت عمرؓ نے ہنگام تقسیم غنیمت مہربانو و ماہ بانو محمد بن ابوبکرؓ و عبداللہؓ بن
صاحبزادے کے حوالہ کین اور حضرت شہربانوؑ حضرت امام حسینؑ کو دین ہر چند شیعہ اس
معاملے سے بخوبی آگاہ ہین مگر بخیال ہتک و قومی ہمدردی اہل ایران و عراق کی حالات
مہربانو و ماہ بانو سے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرتے ہین لقولے خذ ما صفا و دع ما کدر دیکھو
طرفین سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل عبا برابر زمانہ خلافت خلفاء ثلثہ مین مال غنیمت سے حصہ
پاتے تھے اگر جہاد خلفاء برحق حق نہ تھا تو کیون امامین شریفین نے توبہ توبہ مال ناجائز مین
تصرف بیجا فرمایا سوائے اسکے جب جناب امیرؑ جانتے تھے کہ معاذ اللہ خلافت خلفاءؓ
الراشدین کی دنیا کی طمع سے ہے تو کیون آپ اونکے شورے مین شریک ہوتے تھے
اور کیون اونکو رائے نیک دیتے تھے چنانچہ خواجہ نصیر نے تجرید العقائد مین لکھا ہے
امر عمر برجم حاملة اخری المجنونة فنهاه علي فقال عمر لولا علي لهلك عمر ترجمہ
یعنی حکم کیا عمرؓ نے سنگسار کرنے عورت حاملہ اور مجنونہ کا پس روکا علیؑ نے پس کہا عمرؓ نے

[illegible]

اگر ہوتا علی ہلاک ہوتا عمر اور نہج البلاغت مین ہے کہ جب عمر نے بذات خود روم
مین جانیکا ارادہ کیا اور حضرت علی سے مشورہ لیا جناب امیر نے خلیفہ وقت کو روم کے
جانے سے قطعی ممانعت کی قول جناب امیر کا یہ ہے لیس بعدک مرجع یرجعون الیہ فابعث
علیہم رجلا مجربا یعنی نہین ہے کوئی بعد تیرے جاے رجوع خلق کی کہ رجوع لاوین اوسکی
پس بہیج اونپر یعنی رومیوں پر مانند اوس مرد کے کہ وہ کار آزمودہ ہو القصہ اس قسم
کی روایات کہ جناب امیر ہر حال مین شیر خلفاء الراشدین کے رہتے تھے بکثرت معتبر
کتب شیعہ مین مندرج ہین ان وجوہات سے بھی بخوبی معلوم ہوا کہ خلافت خلفاء محض
مبنی حق پر تھے اور اوسکو بوجہ حب الدنیا مزرعۃ الآخرۃ کے خاص تعلق آخرت سے تھا
پس ان دلائل معقول سے یقینا ثابت ہوتا ہے کہ نہ کبھی جناب امیر مدعی خلافت ہوئے
اور نہ کبھی خلفاء برحق سے رنج رکھا جیسا کہ شیعان متعصب کو بدگمانی ہے ہم جہانتک غور
کرتے ہین شیعون کی معتبر کتب مین سوائے اسکے شکایت نہین پاتے کہ اصحاب شوری کے
نے ہنگام بیعت صدیق اکبر جناب امیر کو کیون نہ داخل شورہ کیا جواب اس الزام ناقص
کا تمام اہل بصیرت پر پوشیدہ نہین ہے کہ جناب امیر بسبب کسی شغل ضروری مرجوع
کے خود ہی شریک جلسہ شورہ نہوے ہون تو اس مین صحابہ کا قصور کیا ہے سوائے
اسکے مدار بیعت تو جملہ صحابہ کے اجماع پر منحصر تھا اگر اوس اجماع مین ایک صاحب شریک
نہوئے تو بیعت تامہ مین کیا نقص واقع ہو سکتا ہے ہان اگر جناب امیر بھی تا زیست
بیعت نکرتے تو بھی کسی قدر حجت لاطائل شیعون کا اثر پیدا ہو سکتا تھا پس با قرار شیعان
بیعت کرنا جناب امیر کا خلفاء ثلثہ کی خلافت حقہ پر برہان قاطع ہے تاویل بعضے شیعہ
کہتے ہین کہ خلافت بحکم ربی منصوص بحدیث ہے جواب شیعون کے اس افترا کا
کوئی نادان بھی یقین نہین کر سکتا ہے اسلیے کہ اونکی معتبر کتاب مجالس المومنین کی
۳ مجلس حال عمر ابن مکتوم القریشی العامری مین یون لکھا ہے کہ رسول اللہ نے چند بار اونکو

مدینہ منورہ مین اپنا خلیفہ مقرر کیا اور کتاب علل الشرائع کے باب العلة التی من اجلہا
لم یبق لرسول اللہ ولد مین لکھا ہے کہ رسول اللہ کا کوئی پسر باقی نہ رہا اس سبب سے کہ
اگر آپکے کوئی پسر ہوتا تو نزدیک رسول اللہ کے بہتر ہوتا امیر المومنین سے دیکھو ان
دونون روایتون سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ خلافت بحکم نبی منصوص بحدیث نہ تھی اگر
ہوتی تو ہرگز رسول خدا سوائے جناب امیر کسی اور کو اپنا خلیفہ نہ مقرر کرتے تاویل مستحکم
شیعہ کہتے ہین کہ شروع بیعت صدیق اکبر مین جناب امیر و نیز دیگر چند صحابہ تو شریک
نہ تھے اس لیے اونکی بیعت ناقص ہے جواب جب باقرار شیعہ جناب امیر وغیرہ بھی
اوسی دم یا بعد چندے شریک بیعت ہو گئے تو تمام نقص بیعت قطع ہوئے اگر اسپر بھی
صیغہ جبر یہ وضع کیا جاوے تو دوسری دلیل ساطع یہ ہوگی کہ جب حضرت صدیق اکبر
نے حضرت عمر فاروق کو لائق انجام مہام خلافت جانکر اپنی حیات ہی مبارک مین
امر خلافت سپرد کیا اوسی دم جناب امیر نے بلا اکراہ بیعت کی اس مرتبہ جناب امیر نے
نہ خطبہ غدیر کی کسی کو یاد دلائی اور نہ معاذ اللہ حضرت زہرا کو دراز گوش پر سوار کرکے
بحالت تباہ کسی بنی ہاشم و دیگر صحابہ کے گھر لیے پھرے اور نہ کسی دوسرے نے اس بیعت
تامہ سے انحراف کیا اگر شیعہ اسپر بھی چون و چرا کرین تو ہم تیسری دلیل مین قول جناب
امیر کا لکھے دیتے ہین کہ اونھون نے حضرت عثمان غنی کی بیعت بخوشی خاطر کی چنانچہ
تواریخ طرفین سے ثابت ہے کہ حضرت عمر نے امر خلافت اپنے بعد پانچ اصحاب اخیار
کی رائے پر چھوڑا تھا چنانچہ اونہین شیران بالانصاف کی رائے جہان آرائے سے حضرت
عثمان ذوالنورین قابل خلافت تصور کیے گئے اس دفعہ بھی بلا اختلاف سب نے خلیفہ
ثالث کی بیعت کی جب بعض نے جناب امیر سے عرض کی کہ اس مرتبہ بھی آپ خلیفہ
نہوئے جناب موصوف نے نہایت ہی خوش ہو کر یہ ارشاد فرمایا وہ ارشاد خیر بنیاد
آپ کا بایں عبارت نہج البلاغت مین کلام ۴ بیعت عثمان مین مرقوم ہے

انتم تعلمون انی احق بہا من غیری واللہ لاسلمن ما سلمت امور المسلمین ترجمہ یعنی فرمایا حضرت علیؓ نے کہ تم لوگ خوب جانتے ہو کہ میں خلافت کے واسطے لائق تر ہوں غیر اپنے سے لیکن قسم ہے خدا کی میں سونپتا ہون میں اوس چیز کو (یعنی امر خلافت کو) تا کہ سلامتی قایم رہے امورات ایمان والون میں پھر اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عثمانؓ کی بیعت جناب امیرؓ نے خوشی سے کی اور تمام کام مسلمانون کے اونھون نے حضرت عثمانؓ کے سپرد کیے تا کہ ایمان والون میں امن قایم رہے اور کسی طرح کا فساد اسلام میں پیدا ہونے پاوے غرض بکمال رضا و طیب خاطر بیعت کرنا جناب امیرؓ کا خلافت خلفاء ثلثہؓ کے تمام تقیہ پر خط نسخ کھینچتا ہے بخلاف بیعت حضرت معاویہؓ کہ اس میں جناب امیرؓ نے نہ وصیت رسول اللہ پر عمل کیا اور نہ پابند تقیہ کے ہوئے بلکہ جناب موصوف نے استیصال حضرت معاویہؓ میں کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا اس لیے کہ نوبت چہارم بالاجماع خلافت آپ ہی کا حق تھا اگر مجبوری ہوتی تو بمقابلہ حضرت معاویہؓ کے بھی تقیہ واجب سمجھا جاتا پس اس مرتبہ تقیہ نکرنا جناب امیرؓ کا خلافت حقہ خلفاء ثلثہؓ پر حجت قوی ہے

تاویل ہفتم شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت مخصوص دوازدہ آئمہؑ تھی اور جو کوئی سوا آئمہ موصوف کے مدعی امامت ہو ملعون ہے اگرچہ اولاد علیؓ ہی کیون نہو **جواب** حق یہ ہے کہ زمانہ خلافت کبری صرف تیس برس کا تھا بموجب حدیث الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ ثم یکون ملکا عضوضا ترجمہ فرمایا رسول اللہ نے کہ خلافت بعد میرے تیس برس ہوگی پھر ہوگا ملک کاٹنے والا یعنی زمانہ بادشاہت میں قسم قسم کے ظلم و ستم پیدا ہونگے بخلاف زمانہ خلافت حقہ خلفاء الراشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کہ اوس میں سوا عدالت کے کوئی کام خلاف شریعت کے نہوگا نہ کوئی کسی پہ غضب کریگا نہ کوئی کسی کا حق غصب کریگا) الحق جو صاحب کہ اس نعمت عظمی کو پہونچے بلاشک و شبہ خلیفہ برحق تھے اونکا مخالف البتہ دارین میں روسیاہ ہے

اگر شیعہ کہین کہ یہ حدیث اہلسنت کی ہے شیعون پر حجت نہین ہو سکتی ہم جواب مین اسکے چند احادیث مستند کتب شیعہ سے نقل کرتے ہین تا کہ تصدیق حدیث اہلسنت کی ہو **اول** صحیفہ کاملہ مین جسکی تعریف حق الیقین معتبر کتاب شیعہ کے ۵ باب مقصد مین یہ ہے کہ صحیفہ کاملہ کتاب سماوی و انجیل اہلبیت و زبور آل محمد است یہ عبارت مرقوم ہے کہ جبرئیل امین نے رسول اللہ کو خبر دی تھی کہ بعد چالیس برس رحلت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم سے سامان گمراہی کے پیدا ہونگے **دوم** جامع الاخبار کے ۷ باب ۴ فصل مین یہ عبارت نقل کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ میری امت چالیس برس بے خار ہوگی اور دو سو برس تک برگ و خار دونون ہونگے بعد ازان بے برگ ہونگے تمام خار ہونگے **سوم** شافی شرح کافی کلینی کی کتاب العقل و البدع و الرای مین یہ مضمون مرقوم ہے ان نبینا صلعم خرج عن الدنیا کان دینہ تماما والا یلزم ان یکون الامۃ علی اللہ تعالیٰ حجۃ و کذا فی وقت الخلفاء **ترجمہ** یعنی رسول اللہ صلعم نے دنیا سے رحلت فرمائی اوس وقت مین کہ دین اونکا تمام ہو چکا تھا ورنہ لازم آتا امت کے واسطے نزدیک خدا تعالیٰ کے کہ عذر ہو اور ایسا ہی زمانہ خلفاء کا تھا **چہارم** منہج الصادقین کے ۷ جز و تفسیر آیہ کریمہ الم یروا کم اہلکنا من قبلہم من قرن مکنہم فی الارض مین یہ حدیث قدسی نقل کی ہے خیر کم قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم **ترجمہ** یعنی بہترین زمانہ زمانہ رسول اللہ کا ہے بعد اوسکے جو زمانہ کہ قریب ہو بعد اوسکے جو زمانہ کہ قریب ہو یعنی زمانہ خلفاء الراشدین و زمانہ تابعین و تبع تابعین کا **پنجم** سورۂ مائدہ مین ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام **ترجمہ** یعنی آجکے دن کامل کیا مینے واسطے تمہارے دین اپنا اور تمام کین مینے اپنی نعمتین تم پر اور راضی ہوا مین تم سے اسلام کے سبب سے خدا تعالیٰ اس آیت شریف مین امت مرحومہ کی توصیف فرماتا ہے کہ اے مسلمانون مین تم سے بسبب اسلام کے راضی ہون

واقعی تم ہمیشہ اسلام پر ثابت قدم و راسخ و صمر رہو گے یہی معنی آیہ ہو سمونہ کے نقل الفتنہ الخ یعنی
معتبر تفسیر شیعون میں مرقوم ہیں اے شیعو دیکھو تمھاری ہی کتب معتمدہ او تفسیر معتبرہ سے
کیسی تصدیق حدیث اہلسنت کی ہوتی ہے غرض ان دلائل معقول اسلمہ فریقین سے صاف
معلوم ہو گیا کہ تمام اصحاب کرام بالخصوص حضرت ابو بکرؓ مانند شیر و شکر باہم ملت رکہتے
تھے اور ترقی دین و اشاعت اسلام مین دل و جان سے حمایت و اعانت کرتے
تھے پس عیان ایمان پر واجب بلکہ فرض ہے کہ حقوق آداب رسالت مآب صلعم کو
ضرورہی ملحوظ رکہین اور اپنے منہ اور زبان کو کلمات ترک ادب سے محفوظ رکہین او بد
بدنصیب ازلی کار بند اس پند ولپسند کا نہوگا وہ بالیقین بموجب روایت حضرت امام
حسن عسکری قطعی جہنمی ہے چنانچہ معتبر تفسیر شیعون مین جسکو حضرت امام حسن عسکری
کی طرف منسوب کرتے ہین اوس مین وہ روایت اس طرح سے مرقوم ہے
ان اللہ اوحی الی آدمؑ لیقیمنّ علی کل واحد منہم من محبی محمدؐ و آل محمدؐ و اصحاب
محمدؐ مالو قسمت علی کل عدو ما خلق اللہ من طول الدھر الی آخرہ
و کانوا کفارا لادّاھم الی عاقبۃ محمودۃ و ایمان باللہ حتی یستحقوا بہ
الجنۃ وان رجلا من یبغض آل محمدؐ و اصحابہ او واحدا منھم
یعذب اللہ عذابا لو قسم علی مثل خلق اللہ لاھلکھم اجمعین
ترجمہ تحقیق وحی کی اللہ تعالی نے آدمؑ کیطرف یہ کہ البتہ محمدؐ و آل محمدؐ و اصحاب محمدؐ کے
دوستون سے ہر ایک کو اس قدر فیض دیگا کہ اگر اوسکو ساری مخلوق پر جسکو اللہ تعالی
نے شروع زمانہ سے انتہا تک پیدا کیا ہے اور وہ سب کافر ہون تقسیم کرین البتہ
اونکو عاقبت نیک ہو اور ایمان کو پہونچاوے تا کہ اوسکے سبب سے جنت کے
مستحق ہو جاوین اور البتہ جو دشمنی رکہتا ہے آل محمدؐ یا اصحاب محمدؐ سے یا ایک سے
بہی اون مین سے البتہ عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالی اس قدر کہ اگر اوسکو مخلوق خدا کی

برابر تقسیم کرین تو سب کو ہلاک کرے انتہی دیکھو بموجب روایت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام دوستی و محبت آل و اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی برابر رکھنا فرض عین ہے اور دشمنی اور بغض دونون مین سے ایک کا بھی باعث ہلاکت کا ہے اسلیے امام صاحب موصوف علیہ السلام نے مقام محبت مین او واحد منہم نفرد یا بلکہ مقام بغض مین کلمہ واحد منہم کو بڑھا یا جب عام اصحاب رسالت مآب کی نسبت ارشاد ارشاد امام ممدوح کا یہ ہے کہ آل و اصحاب مین سے کسی ایک کی بھی دشمنی نرکھے تو خاص اصحاب بدر بدرجہا مستحق دوستی ہین پس بقول امام صاحب موصوف دشمن آل محمد و اصحاب محمد کا یقینی دوزخی ہے اور دوست اونکا قطعی جنتی ہے الحمد للہ والمنۃ یہی مذہب ہے اہلسنت والجماعت کا بیت

بہفتاد و دو ملت گردش چشم تو بیسازد	بیک پیمانہ رنگین کردی یک شہر مخفلہا

مجملاً ذکر امامت کا

علماء اسلام اہلسنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ واسطے انتظام جہان و ہدایت گمرہان کے مسلمانون پر امامت مقرر کرنا واجب ہے مگر فرقہ شیعہ اسکے خلاف ہے کہتے ہین کہ بسبب لطف کے امامت خداوند تعالیٰ پر واجب ہے عقلاً چنانچہ خواجہ نصیر نے تجرید العقائد کے باب رابع قسم ثانی مین یہ عبارت نقل کی ہے ان الامامۃ لطف فھو واجب علی اللہ عقلاً ترجمہ تحقیق امامت لطف ہے اور وہ واجب ہے اللہ پر از روئے عقل کے اس اعتقاد پر فساد کو شیعون نے اپنے اصول دینی مین داخل کیا ہے اور اصول دین شیعون کے پانچ ہین اول توحید دوم عدل سوم نبوت چہارم امامت پنجم قیامت چنانچہ تحفۃ العوام کے صفحہ ۲ سطر ۱ مین مرقوم ہے لہذا امامت کے واجب ہونے پر اس آیہ کریمہ کو سند لاتے ہین ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین ترجمہ ارادہ رکھتے ہین ہم یہ کہ احسان کرین

اون لوگون پر جو ضعیف جانے گئے زمین مین اور کرین ہم اونکو امام اور کرین ہم اونکو
وارث بفرض تسلیم آیۃ کریمہ سے صرف لطف الٰہی ثابت ہوتا ہے نہ وجوب امامت
اور کافی کلینی کی کتاب الحجۃ مین ہے ان الارض لا یخلو من حجۃ ترجمہ تحقیق
زمین امام سے خالی نہین رہتی ہے اور اسیطرح سے حق الیقین کے باب ۵ مقصد اول
مین مرقوم ہے اسی وجہ سے شیعہ معتقد ہین کہ اس وقت کے امام حضرت مہدی ہین
جو کہ وہ حاضر مین غائب ہین غرض اس عقیدہ فاسد سے صرف شیعون کی یہ ہے کہ
خلافت خلفاء الراشدین باطل ہے اور اونکا جہاد فی سبیل اللہ بھی لاحاصل ہے اس لیے
امامت کو بچند شرائط مشروط کرتے ہین اور اوسکے منکر کو کافر فاجر جانتے ہین ۔
شرط اول شیعون کے نزدیک امامت اصول دین سے ہے اس لیے اوسکو واجب
جانتے ہین اور اوسکے منکر کو کافر کہتے ہین جواب حق یہ ہے کہ تمام کتب سماویہ
مین امامت کے واجب ہونے کا مطلق اثر نہین ہے اور اگر ہے تو شیعونکو چاہیے
کہ ہمکو جملہ کتب سماویہ سے صرف ایک ہی آیت دکھلادین شرط دوم شیعہ معتقد ہین کہ
مومن و مومنہ کو امام کا پہچاننا ضروریات دین سے ہے پس جسنے پہچانا اوسکے
اگلے پچھلے گناہ معاف ہوگئے چنانچہ کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب من عرف امام
مین لکھا ہے قال ابی عبد اللہ اعرف امامک فانک اذ عرفتہ لم یضرک ما تقدم ہذا الامر او تاخر
ترجمہ فرمایا حضرت امام حسین نے پہچان تو اپنے امام کو پس تحقیق تو نے جسوقت
اپنے امام کو پہچانا ہرگز نہ نقصان دینگے تجھکو اگلے گناہ اور جو کچھ کہ پیچھے اوس سے
کریگا جواب اس مجہول دعوے شیعون کا بھی کوئی ثبوت کتب سماویہ مین نہین ہے
غرض اس فقرہ موضوعہ ابن سبا سے اوسکے مریدون کی صرف یہ ہے کہ خلافت
اصحاب ثلثہ کا حق جاننا ضرور نہین ہے بلکہ معاذ اللہ اونکے ساتھ معرفت حاصل کرنا
باعث عذاب ہے بخلاف معرفت آئمہ کے کہ مومن پاک جی چاہے جیسے گناہ کرے

مثل کفر و شرک و فسق و فجور وغیرہ کے گروہ ہر حال مین مستحق ثواب ہے شرط سیوم
یہ کہ امام افضل و معصوم و شجاع و نسل بنی ہاشم سے مثل پیغمبر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے ہو چنانچہ حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۳ مین مذکور ہے جواب تردید
ان سب دعاوی کی قرآنی آیتون اور شیعون کی روایتون سے ہوتی ہے جواب
افضل ہونے امام کا تمام زمانہ سے یہ ہے کہ امام کے واسطے کوئی ضرور نہین ہے
کہ عند اللہ تمام جہان سے افضل ہو جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے ان اللہ قد بعث لکم
طالوت ملکا ترجمہ تحقیق اللہ نے بھیجا واسطے تمہارے طالوت کو بادشاہ دیکھو
طالوت مفترض الطاعت تھے بالاتفاق افضل و معصوم نہ تھے اسلئے کہ حضرت شمویل
و حضرت داؤد علیہما السلام بھی اوسی زمانہ مین موجود تھے بلکہ ایک ہی کام پر مقرر
تھے بلاشبہ وہ اون سے افضل تھے اور معصوم ہونے کا یہ جواب ہے کہ آدم علیہ السلام
قبل از نبوت خلیفہ و امام تھے جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے انی جاعل فی الارض خلیفہ
ترجمہ تحقیق بنایا مین نے زمین مین خلیفہ دیکھو بالاجماع حضرت آدم علیہ السلام
سے صدور گناہ ہوئے فرمایا خدا تعالیٰ نے وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ ترجمہ اور نافرمانی کی
آدم نے اپنے رب کی پس گمراہ ہوا پھر فرمایا ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وھدیٰ ترجمہ
پھر قبول کیا اوسکو رب اوسکے نے پس رجوع کی اوسپر اور ہدایت کی لیکن یہ معاملہ
اوس وقت کا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام صرف امام ہی تھے نبی نہ تھے اور قول جناب
امیر کا نہج البلاغت مین یہ ہے لا بد للناس من امیر بر او فاجر الخ ترجمہ چارہ نہین ہے
آدمیون کو امیر سے نیک ہو یا بد کہ عمل کرے اوسکی حکومت مین مومن اور بہرہ پاوے
اوسمین کافر اور پہونچ جاوے اوس حکومت مین تا زیست اور مامون ہووین اوس
حکومت مین راہین اور پکڑا جاوے واسطے ضعیف کے حق قوی سے یا آرام پاوے
نیکبخت بدبخت سے اور راحت پائی جاوے دور کرنے بدبختی سے اور کافی کلینی مین

بروایت صحیح مرقوم ہے کہ حضرت امیرؑ نے اپنے یارون سے فرمایا کہ تم لا تکفوا عن مقالة بحق او مشورة بعدل فانی لست من ان اخطی الخ ترجمہ کنایت کرو تم گفتگو کرنے سے ساتھ حق اور سکے اور نہ مشورہ دینے ساتھ عدل کے پس تحقیق نہین ہون مین امن مین یہ کہ خطا کرون مین ان وجوہات منقولات سے صاف معلوم ہو گیا کہ خلیفہ اور امام کا معصوم ہونا ضرور نہین ہے اور صحیفہ کاملہ مین ... امام سجادؑ سے بروایت صحیحہ مروی ہے قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن وضعف الیقین وانی اشکو سوء مجاورته لی وطاعة نفسی له ترجمہ تحقیق پکڑ لی ہے شیطان نے باگ میری بدگمانیون اور ضعف یقین مین اور مین فریاد کرتا ہون بدگوئیون اوسکی سے جو کہ میرے ساتھ رکھتا ہے اور مطیع ہونے نفس سے خاص اوسکے اور شجاعت کی نسبت یہ جواب ہے کہ جب باعتقاد شیعان آئمہ ائمہؑ نے اپنی تمام عمر تقیہ مین گذرانی اور ہمیشہ پابند تقیہ کے رہے اور کبھی ایسا موقع نہ پایا کہ اپنے مذہب شیعگی کا اظہار کرتے یا مسائل واجب الاطاعت مثل متعہ دوریہ شرعیہ و دخول فی الدبر بطیبہ و تحلیل فرج حفیفہ وغیرہم کو رواج دیتے بلکہ باوجود حصول خلافت کے بھی مطیع اعمال و افعال خلفاء الراشدینؓ مہدیین ہی کے رہے چنانچہ اس امر کی تصدیق کتاب تنزیہ الانبیاء والائمہ مصنفہ شریف مرتضی شیعہ سے ہوتی ہے وهو هذا انکہ حضرت امیرؑ و شیعہ او ہمیشہ دین خود را مخفی فرمودہ اند و در پردہ دین مخالفین گذرانیدہ اند وامن کامل و عدم خوف نیز در زمان ایشان حاصل نبود چہ اصل امامت ایشان را بلاد کثیرہ و اقطار طویلہ مثل شام و مصر و مغرب منکر بودند چہ جای قبول احکام ایشان الخ دیکھو تمہارا ہی مجتہد صاف صاف لکھتا ہے کہ آئمہؑ نے اپنی عمر کو حالت خوف و خطر مین معاذ اللہ مانند خوارگان رائگان بسر کیا اور کبھی کسی نے اونکے حکم کو کچھ حقیقت نہ سمجھا پس آئمہؑ خائف کی نسبت کسکو گمان شجاعت کا ہو سکتا ہے بلکہ بقول علامہ حلی

امام اعظم شیعون کے ڈرپوک آدمی مستحق امامت کا نہین ہوتا ہے الجبان لا یستحق الامامۃ
حق تو یہ ہے کہ اگر شیعہ اس جبانت سراپا اہانت کا نام تقیہ نہ رکھین تو توبہ توبہ تمام امام
باعتقاد پر فساد شیعان پاک کافر اور مرتد اور مشرک اور نامرد سمجھے جاوین وہ تو قضیہ منعکسہ
ہے جو کہ شجاعت کا نام جبانت رکھا جاوے اور نسل کی نسبت ہمارا یہ جواب ہے کہ
تمام بنی ہاشم پر فرض تھا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ عم رسول اللہ صلعم کو اپنا امام بناتے
اسلیے کہ وہ بعد رسول اللہ کے تمام بنی ہاشم مین مکرم تر تھے اور ہمیشہ انکی تعظیم و تکریم
رسول اللہ کرتے تھے اور نیز آپ انکی شان مین فرماتے تھے کہ عباس بمنزلہ پدر منست
پس اس فضل قربت سے تو بمقابلہ حضرت علی کے حضرت عباس زیادہ تر مستحق امامت
تھے بموجب العم اقرب من ابن العم عرفا و شرعا ترجمہ چچا قریب تر ہے بیٹے چچا سے
از روے عرف و شرع کے سوائے اسکے حضرت امام حسن اور بھی زیادہ از روے
نسب بمقابلہ حضرت علی کے افضل تھے بنی ہاشم و معاونان بنی ہاشم انہین کو بعد
رسول اللہ کے امام کر دیتے اگر شیعہ حضرت عباس و حضرت امام حسن رضی اللہ عنہما کی
نسبت اپنی معتبر کتب سے ثابت کر دین کہ معاذ اللہ یہ دونون صاحب موصوف
باعتقاد شیعان خاطی و عاصی تھے اسلیے امامت کے لائق نہ سمجھے گئے تو اس پر ہم یہ
حجت باصواب لاوین کہ حضرت حسین تو ہر حال مین افضل الانساب جہان تھے
تھے پھر کیون نہ امام بنائے گئے تخصیص حضرت علی کی امامت پر کیا ہے اگر نسب
ہی پر امامت موقوف ہوتی تو وقت نصب امامت غیر بنی ہاشم کے تمام بنی ہاشم
مدعی امامت کے ہوتے اور ہرگز ہرگز امامت صدیق اکبر خلیفہ برحق پر بیعت نکرتے
پس بیعت بنی ہاشم کی واسطے غیر بنی ہاشم کے تردید دعوے نسل بے اصل مدعیان
کے کرتی ہے شرط چہارم کہ شیعہ معتقد ہین جہاد عند اللہ و عند الرسول خاصہ
ائمہ اثنا عشرہ کا ہے سواے انکے اگر اور کوئی دعوی امامت کرے یا خروج کرے

تلوار نکالکر کفار اشرار پر وہ ملعون و کافر ہے غرض اس افترا سے شیعونکی فقط یہ ہے کہ
جہاد و فتوحات خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم کا معاذ اللہ بالکل باطل ہے اور اونکی امامت بھی تو یہ تو یہ
لا اصل ہے جواب اس فتور کا یہ ہے کہ بموجب اس اصول حضرات شیعہ کے
اکثر اولاد آئمہ علیہم السلام سزاوار لعنت و ملامت کی ٹھہرتی ہے کیونکہ اولاد آئمہ علیہم السلام مین بہتیرون نے
دعوی امامت کا کیا ہے چنانچہ ذرہ سا بعض مقام مناسب پر انشاء اللہ تعالی بصحت کتب
شیعہ سے بیان کیا جائیگا اب سنیئے صحیح اثبات اس بات کا کہ اکثر اولاد آئمہ علیہم السلام باعتقاد
شیعان ملعون و کافر ٹھہری چنانچہ اصول کافی کلینی کی کتاب الحجہ مین باب ادعاء امامت
مین ہے کہ جو کوئی دعوی امامت کرے اور وہ امام نہو تو اوسکا کالا منہ ہوگا قیامت
کے دن اگرچہ سید علوی اور اولاد علی علیہ السلام ابن ابیطالب ہی کیون نہو وہ کافر ہے
پس بموجب اس روایت کے امت ابن سبا پر فرض ہوا کہ جن صاحبون نے
اولاد دوازدہ آئمہ علیہم السلام سے دعوی امامت کیا ہے اون پر بموجب اپنے فرض مذہبی
کے ضرور ہے تبرا کیا کرین کیونکہ اس سے بڑھکر اونکے نزدیک کوئی عبادت نہین
ہے غرض اس دعوی سے اہل جبن کی صرف یہ ہے کہ اسی بہانہ سے مومنین
اپنی جان عزیز کو آتش جانگاہ جہاد سے بچاوین گو نامرد ہی کیون نہ کہلاوین
اسلیئے جہاد کو مخصوص دوازدہ آئمہ کرتے ہین اور اونکی اولاد مین سے جس کسی نے
دعوی امامت کیا معاذ اللہ اونکو ملعون و کافر کہتے ہین شرط پنجم یہ کہ شیعہ امامت
کو اصول دین اور منصوص اللہ کی طرف سے جانتے ہین اور اوسکے منکر کو کافر
کہتے ہین جواب اس افترا کا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمام کتب سماویہ مین کسی
مقام پر امامت کو منصوص من اللہ و اصول دین سے نہین فرمایا ہے بلکہ اس
بارے مین جسقدر آیات نازل ہوئی ہین اون سے حسب عقیدہ اہل حق کے
یہی مطلب مفہوم ہوتا ہے کہ امت پر واجب ہے کہ ایسے شخص کو جو محتاط صغیرہ

وکبیرہ کا ہوا امام مقرر کرتی تاکہ لوگون کو خلاف شرع نہونے دی اگر وہ شخص عدالت کریگا
عادل کہلائیگا ورنہ ظالم اس مین کوئی قصور اہل نصب کی جانب نہوگا چنانچہ بعض
فرقے بنی آدم کے حق مین خدا تعالی فرماتا ہے اول آیت شریف ونجعلھم آئمۃ
و نجعلھم الوارثین ترجمہ اور کرین ہم اونکو امام اور کرین ہم اونکو وارث
دوم آیت وجعلکم ملوکا و اٰتکم ما لم یؤت احدا من العالمین ترجمہ اور کیا تمکو
بادشاہ اور دین تمکو وہ چیزین کہ نہین دیا گیا کوئی جہان والون مین سے سوم آیت
ھو الذی جعلکم خلائف فی الارض ترجمہ اور وہ شخص ہے کہ بنایا تمکو خلیفہ
بیچ زمین کے دیکھو ان آیات بینات سے صاف معلوم ہو گیا کہ امامت منصوص من اللہ
و اصول دین سے نہین اگر ہوتی تو کہین نہ کہین کتب سماویہ مین اسکا ذکر ضرور ہی
ہوتا اگر شیعہ اپنے دعوے مین سچے ہین تو ہمکو کتب سماویہ سے ثابت کر کے دکھادین اگر
کہین کتب شیعہ مین اسکا بہت کچھ ثبوت موجود ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ کتب
شیعہ مین تو آئمہ کو معاذ اللہ خدا و رسول سے بھی بڑھکر لکھا ہے تو کیونکر اہل ایمان اون
عقائد لغو کو مان سکتے ہین پس معلوم ہوا کہ معنی امام اور بادشاہ اور خلیفہ کے یہی ہین کہ
جب خدا تعالی عزاسمہ کسی کو اپنے بندون مین سے اس مرتبہ اعلی پہ پہونچاتا ہے
تو اپنی مشیت و حکمت ازلی سے آدمیون کے دلون مین ڈال دیتا ہے کہ فلانیکو
اس منصب پر مقرر کرو پس بموجب القاء ربانی کے آدمی مصلحت وقت دیکھکر
جسپر اکثر کی رائے اتفاق کرے اوسکو اپنا سردار بناتے ہین جیسا کہ نہج البلاغت
مین قول جناب امیر المومنین کا ہے من انما بالشوری والبیعۃ من المہاجرین
والانصار کما سبق خلفاء ترجمہ فرمایا جناب امیر المومنین نے کہ وہ شخص بالتحقیق امام
شوری ہے اور اوسکی بیعت مہاجرین و انصار نے کی جیسی سبقت کی خلفا نے
یعنی صحابہ ثلثہ نے دیکھو اگر امامت شوری نہین ہوتی تو جناب امیر کبھی تصدیق نفرماتے

غرض اس جعل مرکب سے مفتریون کی یہ ہے کہ نعوذ باللہ خلافت حقہ خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم باطل ہے
اور صحابۂ رسول اللہ کو خلیفہ جاننا لاحاصل ہے شرط ششم یہ کہ شیعہ معتقد ہین کہ ائمہ ع
کو علم ماکان و مایکون کا ہوتا ہے چنانچہ کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب علیہ مین مرقوم ہے
جواب حالانکہ اسی کتاب کے باب نادر مین بسند صحیح مرقوم ہے کہ علم غیب کا مخصوص
بذات الٰہی عالم الغیب مطلق کے ہے جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے اپنی شان مین عالم الغیب
والشہادۃ والعلم عند اللہ غرض اس تمہید بے اصل سے مفتریون کی خلافت حقہ خلفاء
راشدین مین بٹا لگانا ہے شرط ہفتم یہ کہ شیعہ مجبوری تمام طوعاً و کرہاً
حضرت خاتم النبیین صلعم کو ہمرتبہ ائمہ ع کے جانتے ہین مگر معراج و کلمہ شہادت مین شریک
کہتے ہین اور دیگر انبیاء ع سے افضل چنانچہ حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۵ مین
یہ عبارت ہے کہ اکثر علماء شیعہ را اعتقاد آنست کہ حضرت امیر و سائر ائمہ علیہم السلام
افضل اند از سائر پیغمبران الخ اور اس باب مین بہت سی احادیث متواترہ ائمہ ع سے
نقل کرتے ہین خلاصۃ المنہج ۲۳ پارہ سورہ والصافات مین تفسیر آیۂ کریمہ
وان من شیعتہ لابراہیم کی یون مرقوم ہے کہ بدرستیکہ پیروان نوح ع ابراہیم خلیل است
پھر آگے اس سے لکھا ہے کہ ابراہیم ع گفت خداوندا مرا از شیعیان علی ع ابن ابیطالب
گردان حق تعالیٰ دعاء او را اجابت فرمود و او را از شیعیان امیر المومنین ع گردانید
و رسول خود را ازان خبر داد باین آیۂ کریمہ الخ حالانکہ نسق عبارت کلام الٰہی سے صاف
ظاہر ہے کہ آیۂ موصوفہ فضائل مین نوح ع کے ہے اس سے کچھ بھی علاقہ حضرت
امیر ع کو نہین ہے اور کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب ان الائمۃ مین بعبارت مطول
مرقوم ہے جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ائمہ ع افضل ہین تمام انبیاء سے بعد خاتم المرسلین
کے اس وجہ سے کہ مرتبہ ائمہ ع کا بحیثیت ولایت مرتبۂ انبیاء ع سے افضل ہے الخ
اہتمام اس موضوعات ابن سبا کا صرف اس وجہ سے ہے کہ کہین ائمہ پر فضیلت

حضرت شیخین کی ثابت نہو جاوے کیونکہ رسول مقبول نے قول حضرت شیخین کو قول انبیاء کے ساتھ تشبیہ دی ہے چنانچہ منہج الصادقین ۱۰ پارہ سورۂ انفال مین تفسیر آیۂ کریمہ
ان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ واللہ مع الصابرین کی یہ لکھی ہے
قال رسول اللہ مثلک یا ابابکر مثل ابراہیم اذ قال فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور الرحیم ومثلک یا عمر مثل نوح اذ قال رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اے ابو بکر کہاوت تیری کہاوت ابراہیم کی ہے جسوقت کہا کہ جسنے تابعداری کی میری پس تحقیق وہ میرے گروہ سے ہے اور جسنے نافرمانی کی میری پس تو بخشنے والا ہے مہربان اور اے عمر کہاوت تیری کہاوت نوح کی ہے جبکہ کہا اے پروردگار نہ چھوڑ تو زمین پر کوئی کافر بسنے والا شیعون نے جو اپنی مستند و معتمد تفسیر مین یہ صحیح حدیث لکھی ہوئی دیکھی جی چھوٹ گئے فورا بموجب یوسوس فی صدور الناس کے روایات موضوعہ بنگی بابت معصومین کو تجدیداً تیار کرکے اپنی معتبر کتب مین درج کرلیا تاکہ اہل سنت کے ہاتھ مین دستاویز نلگ جاوے کہ وہ شیعون پر حجت معقول لاوین اس لیے بنظر پیش بندی روایات مذکورہ بالا کو وضع کیا کہ اہلسنت تو بعد خاتم المرسلین کے علی الترتیب خلفاء اربعہ کو خلیفہ برحق جانتے ہین مگر شیعہ آئمہ اثنا عشرہ کو ہمرتبہ خاتم المرسلین بلکہ افضل تمام فرشتون اور انبیا اللہ سے جانتے ہین **جواب** ہم اس اعتقاد فاسد کی بھی تردید شیعون کی ہی معتبر کتب سے کرتے ہین چنانچہ کافی کلینی کی کتاب التوحید باب الکون والمکان مین امام جعفر صادق سے بسند صحیح مروی ہے قال امیر المومنین انما انا عبد من عبید الرسول ترجمہ فرمایا امیر المومنین نے کہ بالتحقیق مین غلامان رسول سے ایک غلام ہون پس بنظر انصاف مرتبہ غلام کا ہرگز ہرگز برابر مرتبہ شاہ دوجہان کے نہین ہوسکتا ہے اور نیز قول جناب امیر کا نہج البلاغت من کلام للبجوا سرح مین اس طرح سے مرقوم ہے سیہلک فی صنفان محب مفرط تذہب بہ الی غیر الحق

ومنقض مفرط تذهب به البغض الی غیر الحق خیر الناس فی حالا النمط الاوسط ترجمہ حضرت امیر نے
فرمایا کہ دو گروہ میرے لئے ہلاک ہونگے ایک وہ کہ زیادتی کرے میری محبت مین اوس
حد تک کہ محبت میری اوسکو ناحق کی طرف کھینچے دوسرا وہ کہ کمی کرے میری محبت مین
اوس حد تک کہ کمی محبت میری کی اوسکو کھینچے طرف ناحق کے بلکہ بہترین آدمیونکا
وہ شخص ہے کہ افراط و تفریط مین متوسط ہو الحمد للہ یہی مذہب ہے اہل سنت و الجماعت کا
شرط ہفتم اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ حضرت خیر البشر معصوم مطلق اور
تمام مخلوقات سے افضل ہین بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر و حق یہ ہے کہ
آنحضرت کا مثل عالم مثال مین بھی پیدا نہین ہے اور آپکا نظیر بھی عالم خیال مین ہویدا
نہین ہے صلی اللہ علیہ وسلم و انبیاء و رفعنا لک ذکرک و لولاک لما خلقت الافلاک
بھی آپ ہی کی شان مین وارد ہے بلا شرکت غیری اس لئے اہل سنت
آپکے قول کو حدیث اور فعل کو سنت جانتے ہین مگر شیعہ برعکس حکم الٰہی کے آئمہ کو
عصمت و علم و معجزات و معراج وغیرہ مین شریک جانتے ہین اور قول رسول خدا
کو حدیث اور فعل آئمہ کو سنت کہتے ہین اور آئمہ کے اوپر صلواۃ و تسلیمات بھیجتے ہین
اور کچھ بھی فضیلت رسول الثقلین کی معاذ اللہ آئمہ پر نہین رکھتے جواب فریقین
سے ثابت ہے کہ جناب امیر نے جو کچھ کہ فیض پایا وہ سب بطفیل تعلیم و ترتیب و تفہیم
و صحبت حضرت رسول خدا کے اور اطہار و السبقت کے پایا تا بدیگران چہ رسد چنانچہ
نہج البلاغت کے سن کلامہ علیہ السلام مین یہ قول جناب امیر کا منقول ہے فقال لہ
بعض اصحابہ لقد اعطیت یا امیر المومنین علم الغیب فضحک و قال للرجل کان کلبیا یا
اخا کلب لیس ھو بعلم الغیب و انما ھو تعلم من ذی علم علمہ ما لم تعلم و انما علم الغیب
علم الساعۃ و ما عدد اللہ سبحانہ ترجمہ پس کہا امیر المومنین کو بعض صحابہ اونکے
نے کہ تمکو علم غیب عطا ہوا ہے پس ہنسے جناب امیر اور کہا واسطے اوس شخص کے کہ نہین

اوسکو علم غیب کا مگر وہ علم ہے کہ اوسکو سیکھا ہے مین نے صاحب علم سے جسنے ہمکو تعلیم کیا ہے اوس چیز میں کہ اوسکے پیغمبر کہتے تھے اور علم غیب علم قیامت کا ہے اور اوس چیز کو خدا تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کے واسطے مخصوص کیا ہے دیکھو جناب امیرؑ نے مثل دیگر صحابہؓ رضی اللہ عنہم کے رسولؐ کریم ہی کی بدولت تعلیم پائی تو پھر علم غیب کہان رہا اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے باب نوادر مین پند و نصائح تعلیم فرمانا رسولؐ اللہ کا جناب کو مذکور ہے دیکھو اس صورت مین بھی علم غیب نسبت جناب امیرؑ کے تصور نہین کیا جاتا ہے اور اسی کتاب کے آخر کتاب الطلاق مین معاذ اللہ آداب جماع رسولؐ اللہ کا جناب امیرؑ کو تعلیم کرنا اور اوسکی اونچ نیچ اور الٹ پلٹ استغفر اللہ سعہ ترکیب صحبت حرف بحرف اپنے داماد کو سمجھانا جسکے مضمون کو ہم بسبب شرم اہل حیا کے اپنے رسالہ تہذیب مین داخل نہین کرتے ہین جسکا جی چاہے وہ تحفۃ العوام معتبر کتاب شیعہ کے صفحہ ۱۱۰ سے تا ختم کتاب نثر و نظم کہ اوس طول فواحش کا تھوڑا سا اجمال ہے بنظر غیرت ملاحظہ کرے یہ اردو رسالہ شیعون کا ہر جگہ بہم پہونچ سکتا ہے اہل سنت کی تمام کتب مین ایسی عبارت پر حقارت کا مطلق اثر نہین ہے کہ معاذ اللہ حضرت رسولؐ خدا نے قواعد عیاشی حضرت عثمانؓ ذی النورین یا حضرت علیؑ کو تعلیم فرمائے ہون دیکھو ان وجوہات مسلمہ شیعہ سے صاف معلوم ہو گیا کہ ہرگز ہرگز جناب امیرؑ کو علم غیب نہ تھا اور صاحب کیونکر اس اعتقاد پر فساد کا گمان ہو سکتا ہے کہ عالم الغیب نے تو اپنے خاتم رسل کی شان مین وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ صاف صاف فرما دیا کہ لے بندو میرے جو کچھ میرا رسولؐ کلام تم سے کرتا ہے وہ از روئے وحی ہے نہ اوسکی طرف سے تمکو چاہیئے کہ تم ایمان لاؤ اس بات پر کہ ہمارے رسولؐ کو علم غیب مطلق نہین ہے بلکہ عالم الغیب والشہادۃ خاص ہم ہین پس بموجب حکم عالم الغیوب کے بھی آئمہ غیب دان نہ ٹھہرے اگر علم لدنی سے جسکے معنی وہ علم ہے

جو کسی کو بغیر کوشش کے حق تعالے اپنے نزدیک سے عطا فرماتا ہے یا بدون تعلیم و تربیت
کے اوسکی طبیعت یا ذہن مین ڈالدے اس مین تخصیص آئمہ کی کیا ہے یہ فضل خدا
کا عام ہے جسپر چاہے فرماوے جیسا کہ قرآن پاک مین ہے ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء
ترجمہ یہ فضل اللہ کا ہے جسپر چاہے کرے شرط ۸ شیعہ حق الیقین مین ذکر ہے کہ
جسوقت امام مہدی پیدا ہوئے امام حسن عسکری اونکے بیٹے کو آئے امام مہدی نے
کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور قرآن پڑہا آدمی اس واقعہ عجیبہ غریبہ کو دیکہکر
ڈر گئے اور کہنے لگے کہ یہ کون بشر ہے اوسدم امام حسن عسکری نے فرمایا کہ ہم آئمہ کی
اولاد اسیطرح پیدا ہوتی ہے اور چہلنے کودنے لگتی کہ اسقدر سے خوارق ہونے
لگتی ہے تعجب کیون کرتے ہو اور کتاب علل الشرائع مین ہے کہ امام مہدی نے بچپن ہی
مین دعوے امامت کیا تہا مگر بسبب خوف جان کے سرداب سرمن رائے مین غائب
ہوگئے اور حق الیقین مین ہے کہ سن شریف جناب کا وقت امامت بنابر قول
اول قریب پانچ برس و بنابر قول دوم چہار برس بنابر قول سوم دو برس کا تہا
پیدا ہوتے ہی آپنے ایسے معجزے و خوارق دکہلائے کہ لوگون کے ہوش اوڑ گئے
اور اوس حضرت کو دو غیبت تہے صغریٰ و کبریٰ اور غیبت صغریٰ مین حضرت ایک جماعت
سفیر و نواب کی رکہتے تہے اور آدمی عرضیان دیتے تہے اور مسائل پوچہتے تہے جواب
بخط شریف باہر آتا تہا الخ اسیطرح سے حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۸ و ۹ مین ہے کہ
امام مہدی کے واسطے دو غیبت ہین صغریٰ و کبریٰ جواب غرض اس موضوعات دور از قیاس
سے صرف اہل فساد کی یہ ہے کہ کوئی زمانہ امام سے خالی نہین ہے پس خلافت اور
بادشاہت جو شروع اسلام سے قائم ہوتی چلی آئی ہین تاقیام قیامت بے سود ہین
اسی بناپر شیعہ اولی الامر کے معنی سے مراد صاحب زمان لیتے ہین افسوس بیچارے
شیعون کی انتظار کرتے کرتے آنکہین پتہرا گئین اور رٹے مہدی ہاے مہدی کہتے کہتے

آوازین پڑ گئین کہ ڈھونڈو اسی شہر مین واویلا واحسرتا کرکے مر گئے اور لاکھون اسی خیال
محال مین واحسرتا و الہفا کہتے ہوئے مرتے چلے جاتے ہین مگر جناب صاحب زمان کو
ذرہ برابر بھی اپنے منتظرون مظلومون پر کہ جور و تعدی ناصبیون سے کیسے کیسے ظلم و ستم
اوٹھاتے ہین رحم نہین آتا ہے اور باوجود علم کثرت معاونان شیعان ایران و لکھنو وغیرہ
کے پھر بھی آپ سرداب سے نہ آج نکلتے ہین نہ کل کہین سرداب کے دروازہ پر مکڑی نے
جالا تو نہین پور دیا ہے جس سے الجھکر مجبور ہو گئے ہون یا قاصد صبا نے چپکے سے جاکے
آپکے کان مین پھونک دیا ہو کہ ابھی شیعون کی سنی بہت زیادہ ہین شاید یہ خبر وحشت اثر
سنکر سرداب کے کونے مین ہمرو باکر بیٹھے ہیون یا خواب خرگوش نے ایسے کان
تھپکے ہین کہ باوصف داد و فریاد مستغیثون شیعون کے آپ غفلت اوٹھا نہین سکتے ہین
نہ اب کسی کی عرضی لیتے ہین اور نہ کسی کے مسئلہ کا جواب دیتے ہین اگر ہماری رائے
مانین تو شیعہ تمام روئے زمین کے سرمن رای مین ہو چکر چارون طرف شہر مذکور کے
سرنگین لگاوین جہان کہین اپنے مطلوب کو پاوین قدمون پر گر پڑین اور کہین کہ آپکے
طالب تو کمرین باندھے مستعد ہوکر آموجود ہوئے اب آپ بھی جہاد کی تیاری کیجیے
اور ذوالفقار اپنے دادا کی جسنے جبرئیلؑ کے پر کاٹے ہین ہاتھہ مین لیجیے اور ہمکو اجازت
میدان کی دیجیے دیکھیے تو ہم کیسے جوہر دکھلاتے ہین ایک دفعہ تو قسم حضرت عباس
علمبردار کی سنیون کے چھکے چھوڑا دینگے بلکہ اونکا اور اونکے علما کا نام و نشان تمام
روئے زمین سے مٹا دینگے پھر آگے جو چاہے سو ہو شاید اس ہمت بندھانے سے امام صاحب
مردے بنکر میدان مین نکل کھڑے ہون طریق دوسرا متصور نہین ہے غرض
اس قصہ کوہ ندا کے موضوع کرنے سے صرف طائفہ ابن سبا کی یہ ہے کہ بعد رسالت
پناہ کے زمانہ خروج امام مہدی تک جو کچھ کہ خلافت و امامت و جہاد و غنیمت سے
اہل سنت و الجماعت کو حاصل ہوا وہ سب معاذ اللہ فعل عبث ہے شرط نظم

اے شیعو قسم ہے تمکو اپنی ہٹ دھرمی کی ایکدم تعصب کو بالاے طاق رکھکر زنگ آلود دل مین بنظر انصاف غور تو کرو کہ جناب امیر کس وجہ سے سزاوار امامت تھے آیا بسبب الوہیت یا کثرت ظہور خوارق عادت یا رکھنے قدم بر شانہ رسول اللہ یا رحمت یا معصومیت یا لیٹنے بستر رسول اللہ پر شب ہجرت یا شرکت غزوات یا قریبی قرابت یا صدور کرامت یا نسبی فضیلت یا پیدا ہونے خانہ کعبہ سے یا برکت اسکے مستحق امامت تھے یا اور کوئی دعوے ہے تو اوسکو بھی ظاہر کر دیجیے ہم انشاء اللہ تعالی اوسکا بھی جواب دندان شکن تحریر کرینگے اب سنئے اپنے کل دعاوے کا جواب اگر کہین کہ بسبب الوہیت کے جناب امیر مستحق امامت تھے تو یہ عقیدہ تو بالکل عقیدہ یہود و نصارا کے ہے اس عقیدہ فاسدہ کی تردید تمام کلام الٰہی مین موجود ہے مثل سبحانہ و تعالی عما یشرکون شیعون کو چاہیے کہ کسی اہل سنت سے صرف معنی سورہ اخلاص کے دریافت کر لین اگر سمجھنے کی لیاقت رکھتے ہون اگر کہین کہ بسبب ظہور خوارق عادت کے حقدار امامت تھے جب مدار کار اس دعوی کا خوارق ہی پر موقوف ہے تو اکثر خوارق جوگیون اور اتیتون اور حکماء یونان اور اہل طلسم وغیرہ سے بھی ہوئے ہین چاہیئے کہ وہ بھی نعوذ باللہ اس فضیلت کے مستحق سمجھے جاوین اگر کہین کہ حضرت علی نے دوش اقدس رسول اللہ پر اپنا قدم رکھا اس سبب سے لائق امامت تھے تو حضرت صدیق اکبر نے بار نبوت چند کوس تک واسطے رفع تکان اور نہ ظاہر ہونے قدم کے نشان کے اپنی پشت پر اوٹھایا جسکی تصدیق آیندہ حملہ حیدری سے شیعون سے ہوگی پس حضرت صدیق اکبر زیادہ سزاوار امامت ہوئے اگر کہین کہ معصومیت کی وجہ سے امامت کے مستحق تھے تو قول جناب امیر کا صحیفہ کاملہ مین یون مرقوم ہے قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن و ضعف الیقین انی اشکو سوء مجاورته و طاعته نفسی له دیکھو نفس اور شیطان کا غالب ہونا دونون منافی

حصہ مت جناب موصوف کی ہین اگر کہین کہ بسبب جان فدائی شب ہجرت کے امامت
کے لائق تھے تو اس سے بڑھکر صدیق اکبرؓ نے یہ کام کیا کہ اپنی جان و مال و اہل و عیال
قطعنا بہت بردار ہوکر بے خوف و خطر حضرت خیر البشرؐ کے ہمراہ ہو لیے اور جو جو مصائب
و مناقب کہ اثنا ہر راہ و غار مین گذرے وہ کتب طرفین سے ثابت ہین اس صورت
مین بھی مستحق امامت حضرت صدیق اکبرؓ ہی ٹھہرے اگر کہین کہ جناب امیرؓ
نور نبوت مین شریک تھے بموجب حدیث موضوعہ شیعیان کنت انا و علی ابن ابیطالب [سله]
بین یدی الله تو اسکے مقابل مین حدیث حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ کی یون مروی ہے
[سکه] کنت انا و ابابکر و عمر و عثمان و علی بین یدی الله قبل ان یخلق آدم بالف عام پس اس حدیث
صحیح سے بھی علی الترتیب امامت ثابت ہوئی چنانچہ یہی مذہب ہمارا ہے اگر کہین کہ
بسبب قریبی قرابت کے قابل امامت تھے تو حضرت عثمان ذی النورینؓ زیادہ تر لائق
تھے اسلیے کہ رسول اللہ کی دو صاحبزادیان آپکے نکاح مین آئی تھین اگر کہین کہ بسبب
صدور کرامات کے امامت کی فضیلت رکھتے تھے تو بالاتفاق صدور کرامات کا حضرت
امام مہدی سے بکثرت ہوگا پس صدور کرامات حضرت امام مہدی کا باعث تفضیل
آبا و اجداد و امجاد پر غیر ممکن ہے اگر کہین کہ جناب امیرؓ نسب مین افضل ہین اس سے امامت
کے لیے اولی سمجھے گئے تو حضرت عباسؓ عم رسول اللہ بدرجہا لائق تھے بموجب
العم اقرب من ابن العم عرفاً و شرعاً سوا اسکے حضرت حسنینؓ اور بھی زیادہ جناب
امیرؓ سے از روئے نسب کے افضل تھے پھر کیون نہ امامت کے لائق تصور کیے گئے
اگر کہین کہ جناب امیرؓ کعبہ شریف مین پیدا ہوئے تھے اس وجہ سے امامت کے لیے
خاص کیے گئے پس حکیم ابن حزام بن خویلد بھتیجے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی بھی
تو خانہ کعبہ مین پیدا ہوئے تھے لائق تھا کہ وہ بھی امامت پر مقرر کیے جاتے اب
مریدان ابن سبا کو چاہیے کہ جناب امامت دستگاہ کے امام بلافصل ہونے کی

[سله] تھا مین اور علی [illegible] درمیان [illegible] دونون [illegible]

[سکه] تھا مین اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی [illegible] درمیان دونون [illegible] ہزار برس [illegible]

کوئی تازہ بتازہ نو بنو ولیل قوی پیش کرین مصنف عشق چہ آسان نمود آہ چہ دشوار بود
ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت و انشاءاللہ تعالی اوسکے جواب باصواب مین کمی
نکی جاویگی بلکہ بہت جلد اہتمام اس کام نیک کا کیا جاویگا ع رسانیدن امر حق طاعت است
ہم تو دیکھین کہ آپ کتنا مادہ رکھتے ہین ع تا من قلم انداز ہم و کیبد قلم را ؛ اب سبکے گوش
ہوش سے گذارش کار گذاریان حضرات صحابہ ثلثہ کی تواریخ فریقین سے بطریق اختصار کے
کہ اونہون نے حمایت و اعانت رسول اللہ صلعم مین کیا کیا کام کیا اور اپنے
زمانہ خلافت مین کیا کام کیا بعد اوسکے آئمہ اثنا عشری کا حال
بھی علی الترتیب بے کم و کاست معتبر تواریخون سے قلمبند کیا جاویگا واللہ المستعان

مجملاً ذکر امیر المومنین خلیفہ اول رضی اللہ تعالی عنہ کا

ذکر خلیفہ اول

اصلی اسم شریف حضرت صدیق اکبر کا عبداللہ ہے اور کنیت ابوبکر لقب مشہور صدیق ہے
پیدا ہوئے مکہ معظمہ مین قوم قریش قبیلہ بنی تمیم نسب آپکی نسب رسول اللہ سے بشت مرہ
بن کعب مین ملتی ہے باین سلسلہ ابوبکر بن ابی قحافہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تمیم
بن مرہ بن کعب دو برس چند ماہ بعد ولادت رسول اللہ صلعم سے پیدا ہوئے اور پندرہ برس
کی عمر سے بصدق ارادت رفاقت اور مصاحبت آنحضرت مین مستسعد و ممتاز تہے
حضر مین ہمدم سفر مین ہمقدم آپکے چال و چلن کا وہ حال تہا کہ کبھی ایام جاہلیت مین بہی
مرتکب ملاہی و مناہی مثل میخواری و زناکاری و ظلم و خیانت و دروغگوئی و عہدشکنی
و بیحیائی و عیب جوئی وغیرہ کی نہوئی تہی اگرچہ یہ سب منہیات قریش مین بکثرت
شایع و رایج تہین (عبادت اصنام سے نہایت بیزار تہے پکے موحد نیکوکار تہے سب سے پہلے
رسول اللہ پر ایمان لائے اور بہت سے عظمائے قریش کو ترغیب لائی چنانچہ جماعت کثیر
آپکی ہدایت اور دلالت سے مشرف باسلام ہوئی سب سے پہلے آپنے نہایت شجاعت اور

حسن عقیدت سے کہ معظمہ مین مسجد بنائی پہر اوس مین باعلان تمام تلاوت کلام الٰہی کی نہو
جمانی حمایت دین و اشاعت اسلام و اعانت خیر الانام مین اس درجہ کوشش کی کہ امکان
بشر سے دور ہے سارا مال منال محبت رسول مقبول مین لٹا دیا حتی کہ نوبت بہ فقر و فاقہ
پہونچی ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ۔ جب کفار مکہ نے رسول اللہ کو بہت ہی ستایا
بلکہ قتل کا مصمم ارادہ کیا آپ نے بمعیت سرور عالم کی مدینہ منورہ کو ہجرت کی اور جو جو مصائب اور
تکالیف آپکو اثناء راہ مین پیش ہوئے کتب فریقین مین مشرح مرقوم ہین مانند غار حرا مین مار
خونخوار کا کاٹنا اور واسطے رفع تکان سفر حضرت کو چند کوس پشت پر سوار کرکے لیجانا وغیرہ
اس مقام پر ایک امر تنقیح طلب ہے وہ یہ ہے کہ شیعہ فخریہ کہتے ہین کہ حضرت علیؑ نے نبی اللہ
کے دوش مبارک پر قدم رکہا ہے قصہ ایجاد بندہ شیعون کا یہ ہے کہتے ہین کہ جب مکہ معظمہ
فتح ہوا حضرت رسول خدا صلعم اندر کعبہ مقدسہ کے گئے تمام اصنام کفار اشرار کے توڑ ڈالے مگر چند بت
جو اونچے طاقون مین رکہے تہے باقی رہ گئے تب حضرت نے فرمایا کہ اے علیؑ تم میرے دوش
پر چڑہکر طاقون کے بتون کو توڑ ڈالو جناب امیر نے عرض کی کہ مجہسے ایسی بے ادبی نہو گی
اوس وقت حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ اے علیؑ تم سے بار نبوت ہرگز ہرگز نہ اوٹہ
سکیگا لہذا مجبوری جناب امیرؑ نے دوش اقدس سرور عالم پر چڑہکر طاقون کے بتونکو
توڑکر نیچے ڈالا اب یہان سے قیاس کیجائے فضیلت حضرت صدیق اکبر کی کہ اوس
بار مشکل کو جسکو حضرت علیؑ کل غالب نہ اوٹہا سکے کیسی آسانی سے چند کوس تک اوٹہایا
چنانچہ تصدیق اسکی حملہ حیدری معتبر تاریخ شیعون مین موجود ہے **ابیات**

چو رفتند چندین بدامان دشت	قدوم فلک سای مجروح گشت
ابوبکر انگہ بدوشش گرفت	ولی زین حدیث ست جای شگفت
کہ در کس چنان قوت آمد پدید	کہ بار نبوت تواند کشید

آپکی راے بھی اکثر پیغمبر خدا کی راے کے موافق ہوا کرتی تھی اسلیے کہ معاملہ فہمی مین آپکی
فکر بلند خوب ہی لڑا کرتی تھی حالت علالت مین رسول اکرم نے آپ ہی کو امام المسلمین
بنایا اور خود بھی امام الہدیٰ نے آپکے پیچھے نماز ادا کی حدیث اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر
ترجمہ پیشوا بناؤ دین مین پیچھے میرے ابوبکر یا عمر کو حدیث لا ینبغی لقوم ان امام غیرہ
ترجمہ نہین لائق کوئی قوم مین سواے اوسکے (یعنی ابوبکر کے) کہ امام ہو چنانچہ اسی
حجت ساطعہ پر مہاجرین و انصار نے آپکو خلیفہ بنایا اور تمام حل و عقد و کاروبار خلافت نے
آپہی کی راے جہان آرا سے پر قرار پایا حق یہ ہے کہ آپنے اپنے زمانہ خلافت مین وہ وہ کار
نمایان کیے کہ باید و شاید کثرت سے مرتدین عرب مثل مسیلمہ کذاب اسود عنسی و طلیحہ
وغیرہ کو تہ تیغ فرمایا اور بہت سے مانعین زکواۃ کا بامر دوشش ہی سے گرایا اور
اون ہفت گروہون کا جو آپ ہی کے زمانہ خلافت سراپا عدالت مین مرتد ہوگئے تھے
قتل عام کیا اور بقیۃ السیف کو داخل اسلام کیا وہ یہ ہین اول بنو فزارہ قوم عیینہ بن حصن دوم غطفان
قوم قرہ بن سلمہ سوم بنو سلیم قوم شوم ابن عبد یالیل چہارم بنو یربوع قوم مالک بن نویرہ
پنجم یعنی بنو تمیم قوم سجاح بنت المنذر متنبہ زوجہ مسیلمہ کذاب ششم بنو کندہ قوم اشعث
بن قیس کندی ہفتم بنو بکر بمقام بحرین مین سواے انکے بزور شمشیر لاکھون کفار اشرار کو
مسلمان کیا اور افواج کثیرہ مومنین جان نثار کی جانب روم و فارس کے تعین فرماکے
لاکھون سے جزیہ لیا بہت سے ملکون پر فتح پائی چنانچہ ہر ملک سے بیشمار غنیمت ہاتھ آئی
آپنے کبھی خلاف سنت رسول اللہ کوئی کام نہ کیا اگر پانی بھی پیا تو بحکم شریعت پیاسے

چنان حکمت و معرفت کار بست	کہ در امر و نہیش درونے نخفت

قضیہ فدک

صحیح قصہ صرف اس قدر ہے جو کتب معتبرہ اہل سنت سے لکھا جاتا ہے۔ فدک ایک موضع ہے

خیبر مین وہ بغیر جدال قتال کے دار الاسلام ہوا اوسمین کچھہ درخت خرمے کے تھے اوسکو
باغ فدک کہتے ہین رسول مقبول نے موضع اور باغ کی آمدنی کو واسطے مصارف اپنے
اہل و عیال کے مقرر فرمایا تھا ہمیشہ حضرت صلعم اوسکے محاصل کو بموجب آیت ذوی القربیٰ
و الیتامیٰ و المساکین و ابن السبیل کے اپنے اعزا و اقربا پر صرف کرتے اور جو کچھہ بچتا
اوسکو یتیمون و محتاجون اور مسافرون کو ایثار فرماتے تھے جب حضرت رسالت
پناہ نے دنیا سے رحلت فرمائی اور حضرت صدیق اکبر مسند آرائے خلافت ہوئے
حضرت خاتون قیامت نے اپنے دولت خانہ ملائک آستانہ پر حضرت صدیق اکبر
کو طلب فرما کے درخواست فدک کی کی اگرچہ اور ورثا بھی فدک کے موجود تھے
اور ابھی تک کسینے اونھون مین سے مطالبہ بھی نہین کیا تھا لہذا نائب رسول نے یہ حدیث
شریف جواب مین پیش کی قال قال رسول اللہ صلعم لا نورث ما ترکناہ صدقة
ترجمہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہمارا کوئی وارث نہین اور جو کچھہ چھوڑین ہم صدقہ
ہے یہ جواب سنکر حضرت زہرا کو بمقتضائے بشریت کسیقدر ملال ہوا اور پھر کبھی آپنے
دعوی وراثت نہ کیا حضرت صدیق اکبر نے دوسری مرتبہ حضرت سیدۃ النسا کے حضور
مین حاضر ہوکے اور حضرت شیر خدا کو درمیان مین دیکے معذرت کی اور حقیقت حال کہ
موافق حکم خدا اور رسول کی تھی عرض کی چنانچہ حضرت فاطمہ نے کہ بنت رحمۃ العالمین
کی تھین خلیفہ برحق کے عذر معقول کو بدل و جان قبول فرمایا اور فوراً رنج بشری کو اپنے
سینہ رحمت گنجینہ سے نکال ڈالا پس عمل فدک کا حضرت ابو بکر کے زمانہ سے حضرت
امام حسن کے زمانہ تک مطابق دستور حضرت رسالت پناہ کے رہا یعنی ہمیشہ حاصل
فدک کا قبائل و عشائر رسول اکرم پر تقسیم کیا جاتا تھا اور مابقی صرف محتاجان ہوتا تھا
فقط اب تھوڑی سی جوڑبندیان جو حضرات شیعہ بطور طعن اہلسنت سے کیا کرتے ہین
مع جواب کے سنئے طعن اول خواجہ نصیر شیعہ تجرید العقائد مین لکھتا ہے کہ ابو بکر

مانع ارث حضرت زہراؑ کے ہوئے جواب اسکا بھی ہم کتب معتبرہ شیعون ہی سے بتلاتے
ہین چنانچہ کافی کلینی کی کتاب العقل والجہل باب صفت العلماء مین حضرت امام جعفر صادقؑ
سے روایت ہے ان الانبیاء علیہم لم یورثوا درہما ولا دینارا وانما ورثوا من احادیثہم فمن
اخذ بشیء منہا فقد اخذ حظا وافرا ترجمہ اس عبارت کلینی کے شارح شافی
اس طرح شرح کی ہے از انبیاء ہرچہ باقی ماندہ اگرچہ ترکہ است ودران حکم ترکہ نیست اور
آخر کتاب من لایحضرہ الفقیہ کے باب نوادر الوصایا مین اسی مضمون کی روایت حضرت
علیؑ سے حضرت ابو حنیفہ کی وصیت مین مروی ہے چون فدک وراثت حق سیدۃ النساء
بلا شرکت دیگر وارثان رسولؐ مستند گشتہ دیکھو ان دونون روایتون سے کیسی تصدیق
حدیث شریف کی جو حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت زہراؑ کے جواب مین پیش کی
ہوتی ہے پس یہ کہنا تمہارا کہ یہ حدیث موضوع ہے محض لغو ٹھہرا اور انہین روایتون
سے بخوبی ثابت ہوا کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے بالرعایت سب حقداران کے
حق عادلانہ ملحوظ ومحفوظ رکھا طعن دوم مجالس المؤمنین کی مجلس اول مین یہ تحریر ہے
کہ حضرتؐ نے بموجب حکم ذوی القربیٰ کے فدک حضرت زہراؑ کو دیدیا تھا اسی سبب
سے دعوی فدک کا کیا جواب دیکھو تفسیرون مین کہ آیۂ ذوی القربیٰ مکہ مین
یہ آیت نازل ہوئی تھی فدک کہان تھا پس یہ دعوی قاضی صاحب کا کہ فدک حضرتؐ
نے بموجب آیۂ موصوفہ کے زہراؑ کو دیدیا تھا محض باطل ٹھہرا مزید بران یہ حکم بھی عام
نہ خاص پس تخصیص وراثت حضرت زہراؑ کی کس معنی سے ہوتی ہے بلکہ دور از عقل
یہ بات ہے کہ خلاف نص قرآنی حضرتؐ ما ینطق عن الہوی نے کیونکر خاص حضرت زہراؑ کو
فدک دیا اور دوسرے حق دارون کو باوجود حکم خدا کس لیے محروم کیا یہ امر بالکل
مخالف شان ہادی انس وجان کے ہے طعن سوم شیعہ کہتے ہین کہ خلیفہ اول
حضرت زہراؑ سے گواہ طلب کیے حضرت علیؑ اور ام ایمنؓ نے شہادت دی مگر خلیفہ نے

قبول نکی پس تکذیب معصوم کفر ہے جواب اول تو نص قرآنی شہادت سے جناب امیرؑ
کی ناقص تھی اسلیئے کہ قرآن پاک مین ہے کہ دو مرد شہادت دین یا ایک مرد اور دو عورت
برعکس اسکے محض خلاف شرع ہے تعجب کہ جناب امیر مظہر العجائب والغرائب سے باوصف
معصومیت کیون غلط گواہی دی اس شہادت نامشروع سے معصوم نہ ٹھہرے بلکہ
جناب امیرؑ کی اوس صفت کی جو طعن اول مین ثبت ہوئی تکذیب ہوتی ہے اگر حضرت
صدیق اکبر نے معقول عذر شرعی کے سبب حضرت امیرؑ کی شہادت ناقص کو
قبول نفرمایا تو گناہ کیا کیا یہ تو عین اطاعت خدا و رسولؐ کی تھی دوم کشف الغمہ
مین مذکور ہے کہ حضرت علیؑ نے جبکہ آپ منصب خلافت پر مشرف تھے اپنی زرہ
ایک یہودی کے پاس دیکھی دعوے اپنا شریح قاضی مدینہ منورہ کے روبرو پیش کیا
قاضی نے حضرت امیر المومنین سے شہادت طلب کی جناب امیرؑ حضرت امام حسنؑ
اور غلام قنبر کو شہادت کے واسطے لیگئے قاضی نے گواہی نامنظور کی اس لیے کہ ایک
حضرت امیرؑ کے صاحبزادے تھے اور دوسرے غلام اور اسیطرح سے کتاب القضا
من لا یحضرہ الفقیہ مین مرقوم ہے دیکھو تو قاضی شریح نے شہادت دو امام معصوم سے
کیون نہ کافر ہوا اور اگر کافر ہوا تو حضرت امیر المومنینؑ نے کہ خلیفہ وقت تھے کیون نہ
قاضی کافر کو معزول کیا اس لیے کہ کافر کو قضا جائز نہین ہے اہلسنت کی کتابون مین
اس قدر عبارت زیادہ ہے کہ حضرت امیرؑ نے قاضی شریح کے حق مین دعا خیر کی
طعن چہارم حق الیقین کے شیعہ لکھتے ہین کہ وکلاء حضرت زہراؑ کو ابوبکر نے آدمی
بھیجکر اوٹھا دیا جواب اول کتاب مذکور مین نام وکلاء حضرت زہراؑ اور حضرت ابوبکرؓ کے
آدمیون کا جنھون نے وکلاء کو باغ سے نکال دیا تھا نہ لکھنا ضعف دعوی کے واسطے
حجت قوی ہے دوم حضرت اسد اللہ الغالب علی کل غالب نے کیون اپنے شیعونکو
پھر اولیجاکے روک ٹوک نہ کی سکوت سوائے جبانت کے کیا معنی رکھتا ہے اور اگر

باعث سکوت تہا تو غالب علی کل غالب کی صفت آپکی ذات پر صادق نہین آتی ہے
طعن ہجدہم شیعہ کہتے ہین کہ اہلسنت کی کتابون مین ہے کہ حضرت زہرا حضرت ابوبکر
سے رنجیدہ ہوئین پس رنجیدہ ہونا حضرت معصومہ موصوفہ کا مستلزم کفر ہے
جواب رنجیدہ ہونا اور چیز ہے اور رنجیدہ کرنا اور چیز ہے حضرت صدیق اکبر
کو پاس حقوق دیگر ورثائے ذوی القربیٰ مثل حضرت عباس عم رسول اللہ و ازواج مطہرات
کے بھی تہا نہ رنجیدہ کرنا حضرت زہرا کا اگر بفرض محال کفر ہے تو اس اتہام و الزام
سے حضرت علی بھی بری نہین ہوسکتے بلکہ نعوذ باللہ آپکی جانب اطلاق کفر کا زیادہ
عائد ہوتا ہے اسکی تین دلیل مستند و معتبر کتب شیعہ ہی مین موجود ہین اول
حق الیقین مین ہے کہ حضرت فاطمہ خطابہائے درشت باسید اوصیا نمود کہ
مانند جنین رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائنان در خانہ گریختہ خود را ذلیل کردہ در روزے
کہ دست از سطوت خود برداشتی گرگان میدرند و مے برند تو از جائے خود حرکت نمی کنی
امیر المومنین فرمود صبر کن و آتش خود را فرو نشان الخ ایسے مضمون ترک ادب نسبت
حضرت شیر خدا و سیدہ النسا رضی اللہ عنہا کے لکھنا شیعون ہی کا کام ہے ہماری تو روح
کانپتی ہے استغفر اللہ دوم جبکہ حضرت علی نے ایک کنیز حبشیہ کی طرف التفات
فرمائی حضرت زہرا آزردہ ہوئین حتی کہ شکایت حضرت رسول اکرم سے کی اوسوقت
حضرت جبرئیل وحی لائے کہ شکایت فاطمہ کو قبول نکر یہ عبارت کتاب علل الشرائع
کے باب العلت مین ہے سوم جب حضرت زہرا نے سنا کہ حضرت شیر خدا
قصد نکاح کا ابوجہل کی دختر کے ساتھہ رکہتے ہین آپ نہایت درجہ آزردہ ہوئین
اور حضور مین سید الانبیا کے حاضر ہوکے شکایت کی حضرت صلعم نے ابوبکر و عمر و طلحہ
کو بہیجکر حضرت علی کو گہر سے طلب کرکے فرمایا یا علی ما علمت فاطمة بضعة منی وانا منها
فمن اذاها فقد اذانی ترجمہ اے علی تمکو معلوم نہین کہ فاطمہ میری جگر گوشہ ہے

پس جسنے اوسکو ایذا دی اوسنے مجھکو ایذا دی یہ عبارت بھی جلد اول باب العلت کتاب علل الشرائع
کی ہے دیکھو بالاتفاق آزردہ ہونا رسول اللہ کا کفر ہے پس ایذا دینا حضرت علیؑ کا رسول
خدا کو کیا معنی پیدا کرتا ہے کیونکہ کلمہ ایذا کا بمقابلہ لفظ آزردہ کے بدرجہا اہانت مین بڑھا
ہوا ہے پس حضرت زہراؑ کا آزردہ ہونا حضرت ابوبکرؓ سے ایسا تھا جیسا کہ ازروے
بشریت کے آزردہ ہونا حضرت موسیٰؑ کا حضرت ہارونؑ علیٰ نبینا وعلیہما السلام سے تھا
قصہ مختصر یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر تشریف لیگئے اور اپنی جگہ بسرپرستی کے
لیے حضرت ہارونؑ کو نائب اپنا کر گئے اگر کوئی امت کی رہے اور کوئی کفر و شرک کرنے
پاوے چنانچہ آپکو چالیس دن گذر گئے اس مدت مین سامری کے بہکانے سے بہت
لوگ گمراہ ہوگئے ہر چند کہ حضرت ہارونؑ پند و لبند فرماتے مگر کوئی بھی نہ سنتا جب حضرت
موسیٰؑ طور سے تشریف لائے اور امت کو دام ضلالت مین پھنسا پایا نہایت ہی درجہ
آزردہ ہوکے وہ تختیان جنپر کلام الٰہی لکھا تھا زمین پر پھینک دین اور حضرت ہارونؑ کا
سر پکڑکے ہلایا اور داڑھی کھسوٹ ڈالی جب حضرت ہارونؑ نے امر واقعی بیان
کرکے معذرت چاہی حضرت موسیٰؑ نے حضرت ہارونؑ کو حق بجانب دیکھکر درگذر
کی اسیطرح سے حضرت زہراؑ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو حق بجانب معلوم کرکے
درگذر کی اور معاملہ فدک کا خلیفہ برحقؓ کی راے پر موقوف رکھا چنانچہ اس کا ثبوت
خود حضرت فاطمہؑ کے قول سے ہوتا ہے منہاج السالکین مین جو شیعون کی مستند کتاب
ہے یہ لکھا ہے کہ چون ابوبکرؓ بمعذرت آمد خاتونؑ قیامت فرمود افعل فیہا کما کان
ابی رسول اللہ صلعم یفعل فیہا ترجمہ کر تو اوس مین (یعنی فدک مین) جیسے میرے
باپ رسول اللہ صلعم کیا کرتے تھے اور صاحب حضرت زہراؑ کیون نہ درگذر فرماتیں
کہ آپ تو خاص الخاص رحمت اور جگر گوشہ رحمت العالمینؐ تھین اگر آپ ہی الکاظمین الغیظ
کی تعمیل نکرتین تو پھر کون تعمیل کرتا کیونکہ آپ تو عین چشم مروت کی پتلی تحقیق اور حق الیقین

یون ہے کہ ابو بکرؓ بفاطمہؓ گفت کہ خدا تعالیٰ راست گفتہ و رسول خدا صلعم راست گفتند و آ
دختر او ہی راست میگوئی تو معدن حکمتی و موطن ہدایت و رحمتی و رکن دینی و عین حجتی
ندانم صدق گفتار ترا و انکار نمی کنم خطاب ترا اور کتاب علل الشرائع مین ہے کہ ابو بکرؓ عہد کرد
بود کہ تا رضائے فاطمہؓ زیر سایہ مکان نیاید و شب ہمین حال گذرانید و امیر المومنینؓ پیش
حضرت زہراؓ بمصالحہ پرداخت پس اقرار فضیلت سیدۃ النساء کا کمال خیر خواہی
حضرت صدیق اکبرؓ کی ہے اسپر بھی کینہ رکھنا حضرت سیدہؓ کا محض خلاف شان
معصومیت و رحمت کے ہے اور یہ بات بھی دور از قیاس ہے کہ ناتوان جنتؓ نے تھوڑی
سی حرص دنیا کے لیئے اس قدر رنج کیا ہو کہ تا زندگی دور نہوا ہو جیسا کہ شیعہ بدگمانی
کرتے ہین **طعن ششم** حق الیقین مین یہ عبارت ثبت ہے کہ ابو بکرؓ نامہ در باب
فدک نوشتہ بحضرت فاطمہ داد عمرؓ حاضر شدہ گفت این چہ نامہ است ابو بکرؓ گفت کہ
فاطمہؓ دعوے فدک کرد و ام ایمنؓ و علیؓ برو گواہی دادند من این نامہ را نوشتم عمرؓ نامہ
را از دست فاطمہؓ گرفت و پارہ کرد حضرت فاطمہؓ گریان شدہ و بیرون رفت اور اسیطرح
سے نہج الکرامۃ معتبر کتاب شیعون مین ہے کہ ابو بکرؓ فدک بفاطمہؓ نوشتہ داد و سیدہ
گرفتہ بیرون رفت تا ملاقی شد عمرؓ کتابت را پارہ کرد **جواب** حضرت صدیق اکبرؓ
ان دونون روایتون کی شہادت سے بہرکیف الزام رد دعوی حضرت زہراؓ اور
رد شہادت حضرت علیؓ سے جو طعن اول و سوم مین مرقوم ہوئے بری ہوئے
اور حکم حضرت عمرؓ کا کہ مخالف حکم خلیفہ وقت کے تھا قابلیت نفاذ کے نہین رکھتا
اگر یہ کہا جاوے کہ حضرت صدیق اکبرؓ بھی مثل حضرت شیر خداؓ حضرت فاروقؓ سے
ترسان و لرزان رہتے تھے تو یہ بات بھی ہم شیعون کی معتبر کتابون سے ثابت
کرتے ہین کہ بارہا حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت عمرؓ کے کہنے کو نہ مانا چنانچہ
مجالس المومنین کی مجلس دوم مین ہے کہ ابو بکرؓ نے کہنے عمرؓ کے خالد کو معزول

نہ کیا اور مجلس سوم مین ہے کہ عمرؓ حذیفہؓ بن الیمان انصاری سے انتقام چاہتے تھے
ابوبکرؓ نے اونکے کہنے سے انتقام نہ لیا پس کیا ضرور تھا کہ حضرت ابوبکرؓ خلاف اپنے
فرمان وپیمان کے کہ جسمین کسر شان خلافت کے بھی متصور تھی حضرت عمرؓ کی مرضی کو
مقدم رکھتے بلکہ یہ امر زیادہ تر باعث اشتعال طبع رفیع خلیفہ دوران کا تھا طعن ہفتم
بعض سیر صاحب یون فرماتے ہین کہ فدک اگرچہ حق زہرا کا نہ تھا مگر ابوبکرؓ کو ضرور مناسب
تھا کہ دیدیتے جواب حق الیقین مین مرقوم ہے کہ ابوبکرؓ بفاطمہؓ گفت کہ اموال و
اتقال خود از تو مضائقہ نمیکنم انچہ خواہی بگیر تو سیدہ است پدر خودی و شجرہ طیبہ از
برای فرزندان خودئی انکار فضل تو کسے نمیتوان کرد و حکم تو نافذ است در مال من اما در
مال مسلمانان مخالفت گفتۂ پدر تو نمیتوانم کرد الخ پس اس عبارت سے صاف ظاہر ہے
کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت زہراؓ کی دلداری اور احترام مین کوئی دقیقہ باقی نہ اوٹھا
رکھا تھا اگر درصورت ایسے اعتذار اور انکسار کے بھی حضرت زہراؓ کے دل مین بغض
رہا تو حضرت صدیق اکبرؓ کی فضیلت مین کہ نص قرآنی ثابت ہے کیا نقص پیدا
ہوسکتا ہے البتہ یہ بات نہایت تعجب انگیز ہے کہ باوجودیکہ سیدہؓ بالیقین جانتی
تھین کہ فدک مین ازواج مطہراتؓ و عم رسولؐ کا ئنات وغیرہ بھی حقوق شرعی
رکھتے ہین پھر اس درجہ اصرار و تکرار امر ناحق پر کیون کیا اور باوصف علم حق بجانب
ہونے خلیفۂ برحق کے سیدہؓ نے اپنے سینہ رحمت گنجینہ کو کینہ سے کیون نہ صاف
و پاک کیا کیونکہ تین دن سے زیادہ مسلمان سے کینہ رکھنا کفر ہے پس حضرت ابوبکرؓ
کہ امیر المومنینؓ و سید المسلمینؓ تھے بہت بڑہکر مستحق عفو تھے کیونکہ حضرت صدیقؓ
اکبر کا فدک تنہا حضرت زہراؓ کو نہ دینا عذر شرعی کے سبب سے تھا نہ ازراہ غصب کے
ہان جو مال کہ بلا شرکت غیری تھا مثل دلدل و زرہ و شمشیر وغیرہ سب حضرت علیؓ کے
سپرد کردیا چنانچہ کتب سیر مین مشرح مذکور ہے طعن ہشتم اکثر شیعہ یہ کہتے ہین

کہ حضرت رسول خدا نے وصیت کی تھی کہ فدک حق زہرا کا ہے جواب اس تقریر سے
ثابت ہے کہ وصیت ثلث مال مین ہوتی ہے نہ تمام مین چنانچہ استبصار کے باب ثبت ہمایا
مین کہ شیعون کی بڑی معتبر کتاب ہے لکھا ہے لا یجوز الوصیة باکثر من الثلث
ترجمہ نہین جائز ہے وصیت زیادہ تہائی سے فرض کردم اگر حضرت نے وصیت بھی
کی تھی تو حضرت امیر نے فدک کو کیون نہ حوالہ حسنین کیا اس صورت مین جناب امیر
محض خلاف وصیت رسول خدا کے ٹھہرا بلکہ وصیت کا نہ ماننا جسکی فرضیت نص قرآنی
ثابت ہے بہت ہی بڑا گناہ ہے پس گناہ خانہ برانداز جناب امیر کے حصوصیت کا اظہار
طعن نہم شیعہ کہتے ہین کہ مضمون اوس حدیث کا جسکو ابوبکر نے زہرا کے روبرو
پیش کیا تھا وہ مخالف نص قرآنی ہے کما قال اللہ تعالی یوصیکم اللہ فی اولادکم
للذکر مثل حظ الانثیین ترجمہ وصیت کرتا ہے اللہ تمہاری اولاد کے حق مین مرد
کے لئے مثل دو حصون عورتون کے ہے جواب تحقیق یہ ہے کہ معترض اس
حکم خدا کو مطلق نہین سمجھے کیونکہ اس حکم سے ذات پاک صاحب لولاک کی قطعاً
مستثنیٰ ہے یہ حکم عام ہے نہ خاص چنانچہ فرمایا خدا نے آباؤکم و ابناؤکم لا
تدرون ایہم اقرب لکم نفعا ترجمہ باپ تمہارے اور لڑکے تمہارے نہین جانتے
تھے تم کون اونکا قریب تر ہے تمہارے لئے از روئے نفع کے اور پھر فرمایا کہ
تلک حدود اللہ ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنت تجری من تحتہا الانہار
خالدین فیہا ترجمہ یہ حدین اللہ کی باندھی ہوئی ہین اور جو شخص تابعداری کرے
خدا اور اوسکے رسول کی کرتا ہے داخل ہوگا جنت مین جاری ہین اوسکے نیچے نہرین
ہمیشہ اوس مین رہے گا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس حکم سے رسول اللہ
مستثنیٰ ہین پھر فرمایا رب اکبر نے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ترجمہ
نہین ہے محمد باپ کسی کا تم آدمیون مین سے البتہ یہ آیت شریف خاص

نبی صلعم کی شان مین نازل ہوئی ہے پس ان آیتون سے معلوم ہوا کہ مضمون حدیث کا
مخالف نصوص قرآنی نہین ہے یہ سب سمجھ کا قصور ہے ع پڑہین تہہ سمجھ پر آپکی سمجھے تو کیا
سمجھے ہمکو کمال ہی تعجب ہے کہ جب شیعونکے نزدیک عموماً عورات کا زمین مین حصہ
نہین ہے تو امر نا مشروع پر کیون اس قدر جد و کد کرتے ہین چنانچہ یہ حدیث کتاب معتبر
من لایحضرہ الفقیہ کے باب نوادر الوصایا مین موجود ہے فاالارض لنا فلا میراث لهن
ترجمہ عورتون کا زمین اسباب وغیرہ مین کچھ حق نہین ہے البتہ یہ حدیث مخالف
نص قرآنی ہے جیسا آیۂ اول مین مذکور ہے واضح ہو کہ یہ تمام مطعونات و اقوال
مخالف شیعون کے محض بغرض معدوم کرنے حقوق الارث ازواج مطہرات کے ہین
حالانکہ اونکی شان مین خدائے تعالے جلشانہ وازواجہ امہاتهم فرماتا ہے خصوصاً حق تلفی
حضرت عائشہ صدیقہ کی کہ محبوبہ خاص رسول اکرم ہین زیادہ تر مد نظر رکھتے ہین سوا
اسکے قضیۂ فدک کا اور معنی نہین رکھتا ہے پس ہم تردید اس ردوبدل کی ابن بابویہ
کے قول سے کہ بڑے مجتہد شیعون کے ہین کرتے ہین واما فاطمة بنت محمد فبکت علی
رسول الله صلعم حتی نادی بها اهل المدینة وقالوا لها قد اذیتنا بکثرت بکائک
فکانت تخرج الی مقابر الشهداء فتبکی حتی تقضی حاجتها ثم تنصرف
ترجمہ فاطمہ بیٹی محمد کی اپنے باپ کے غم مین اس قدر روتی تھی کہ مدینہ کے لوگون کو
تکلیف پہونچتی تہی اور کہا لوگون نے اوسکو کہ رونا تیرا ہمکو بہت ستاتا ہے پس
نکلجاتی طرف قبرستان شہدا کے اور روتی یہانتک کہ پوری کرتی اپنی حاجت
(یعنی جی بہر کر روتین) پہر واپس آتی اب ناظرین انصاف دوست غور فرماوین کہ جب
حضرت سیدہ کی غم مفارقت والم مہاجرت سید الانبیا مین وہ حالت ہو کہ جنکے
آہ و نالہ سے مدینہ کے لوگ بےچین ہون تو پہر ذکر معیشت کیسا اور فکر وراثت کیسی اور
یہ اعتقاد بہی شیعون کا کہ حضرت زہرا اپنے دربار حضرت ابوبکر مین جاکے دعوے

فدک کیا محض منافی شان جناب عصمت مآب کے ہے عقل سلیم ایسے بات کو تسلیم
نہیں کرتی ہے سحر بدنام کنندہ نکونامے چند۔ غرض اصل مذہب خوارج اہل سنت
کا اسی پر مبنی ہے کہ پیرایہ دشمنی میں اصحاب باصفا پر تبرا کیا اور پیرایہ دوستی میں اہل بیت
عبا کو برا بھلا کہنا جسکو ذرا بھی عقل ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ بہر کیف حضرت
زہرا نے تھوڑے سے منافع دنیا کے واسطے اپنی عصمت و رحمت کو ہاتھ سے نہ دیا ہوگا بلکہ
ہمارا اعتقاد نسبت آپکی عصمت اور رحمت کے یہ ہے کہ اگر وہ ہمان آپکے قبضہ و تصرف میں
ہوتے اور اگر انکو کوئی کمترین خلایق ہمیں سے طلب کرتا یا کوئی بدترین خلایق میں سے
غصب کرتا تو بھی آپکی شان کرامت عطا و عفو میں سبقت فرماتی کیونکہ خود بھی رحمت
تھیں اور بیٹی رحمۃ العالمین کی پیاری بیٹی اور اسیطرح سے اگر صدیق اکبر اوقات اور انکے
حق کی رعایت میں محض مجبور نہوتے تو ضرور فدک حضرت زہرا کو عطا کر دیتے کیونکہ
آپکی فیض رسانی مسلمہ فریقین ہے چنانچہ آپکی فیاضی کا حال علامہ طبرسی نے اپنی
کتاب مجمع البیان میں یوں لکھا ہے عن ابن زبیر قال ان الله نزلت فی ابی بکر
لانه اشترا الممالیك الذین اسلموا مثل بلال و عامر بن فہیرۃ وغیرہما یعنی آیت سیجنبہا
الاتقی الذی شان میں ابوبکر کے نازل ہوئی کہ وہ غلاموں کو جو اسلام میں داخل ہوتے
مول لیتے اور خدا کی راہ میں آزاد کرتے مثل بلال و عامر وغیرہ کے افسوس جسکے
شان میں خدا تعالی آیتیں نازل کرے اور انکو اتقی الناس کہے اور اہل تعصب اوس سے
عداوت رکھیں اس سے بڑھکر اور کون سا ظلم ہوگا۔ باقی حال حضرت صدیق اکبر
برحق کا یہ ہے کہ آپنے دو برس تین ماہ دس دن خلافت کی آپکے نگینہ مہر پر نقش
نعم القادر الله کا کندہ تھا آپنے اپنے آخری وقت میں حضرت عمر رضی الله عنہ
کو لایق انصرام مہام اسلام کا معلوم کرکے واسطے خلافت کے اصحاب رسول الله سے
وصیت فرمائی وقت شام بروز دوشنبہ ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ ھجری کو بسبب اثر

زہر سانپ کے کہ غار میں کاٹا تھا مدینہ منورہ میں وفات پائی عمر شریف آپکی تریسٹھ برس کی ہوئی روضۂ مقدسہ میں ہم پہلوے رسول اللہ کے دفن ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون اب ہم شیعون کی معتبر کتاب سے ایسی حدیث نقل کرتے ہین جس سے خاص صدیق اکبر کی فضیلت ثابت ہو تفسیر حسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ حضرت رسول خدا نے ہجرت کی شب کو حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من الجسد وبمنزلۃ الروح من البدن ترجمہ یعنی خدا نے تجھکو بمنزلہ میرے سمع اور بصر کے کیا اور بجاے سر کے جسم سے اور بجاے روح کے بدن سے شیعون کو چاہیے کہ تفسیر مذکور کو بغور ملاحظہ فرماوین اور انصاف کرین کہ حق کسکی طرف ہے

مجملاً ذکر امیر المومنین خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ کا

نام اصلی آپکا عمرؓ ہے اور کنیت ابو حفص اور لقب مشہور فاروق قوم قریش قبیلہ بنی عدی مولد شریف مکہ معظمہ نسب آپکا نسب رسول اللہ سے پشت کعب میں ملتا ہے بایں سلسلہ عمرؓ ابن الخطاب بن عمر بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی رسول اللہ کی ولادت کی تیرہ برس بعد پیدا ہوئے اور آپنے رسول اللہ علیہ التحیۃ والسلام کی دعا کی برکت سے اسلام قبول کیا حق یہ ہے کہ جس دن آپ ایمان لائے پشت دین کی مضبوط ہوگئی اور کمر کفر کی ٹوٹ گئی قصہ مختصر آپکے ایمان لانے کا یہ ہے کہ ابوجہل نے جسکو پیغمبر خدا سے کمال ہی دلی عداوت تھی اپنے بھائیون سے کہا کہ جو کوئی پیغمبرؐ کو قتل کرے اور انکا سر لاوے اوسکو اسکے صلہ میں ہزار شتر سرخ بال والے اور بہت سے درہم و دینار دون چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کام کو بعد لینے اقرار نامہ کے ابوجہل سے اپنے ذمہ لیا اور وہان سے بارادہ قتل رسول خدا کے چلے

اودھر حضرت عمرؓ کا چلنا تہا اودھر جناب باری سے فرشتون کو حکم ہوا کہ اسکو ہماری
طرف بلاؤ اور جسکے سر کے لینے کو جاتا ہے اوسکے قدمون پر گراؤ اور ہمیری قدرت
کاملہ کا تماشا دیکھو کہ شقی ہوا جاتا ہے اور سعید ہوکر لوٹیگا کافر بنکر نکلا ہے اور مومن پاک
ہوکر پہریگا ہماری دشمنی سے اٹھا ہے اور دوستدار ہوکر اوٹھتا ہے اور ہماری ہی محبت کے
دام مین ابھی پہنستا ہے اگرچہ وہ اپنی خوشی سے ہمارے دوست کے قتل کو چلا ہے
اور ہم زبردستی اوسکو کافرون کے قتل کو مقرر کرتے ہین تم شتابی سے سطح زمین پر جاؤ
اور اوس کا ہاتھ پکڑ کر ہمارے دین مین لے آؤ تو گہر بنیاد خوشی سے کشاکش پر ہو
غرض جب حضرت عمرؓ تلوار کو گلے مین حمائل کرکے نہایت غصہ اور طیش مین رسول اللہ
کی جانب چلے فرشتگان ملاء اعلی نے غلغلہ شادی کا بلند کیا کہ طرفہ قواطر ہوا کا شور
مچایا حضرت عمرؓ نے اثنائے راہ مین بہت سے معجزے دیکھے اتفاقاً راہ مین ایک
مسلمان ملا اوسکے مارنے کا قصد کیا اوس نے کہا کہ پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر لو
کہ وہ مسلمان ہوگئے ہین تب اورون کی خبر لینا سنتے ہی اس خبر کے حضرت عمرؓ اپنی
بہن کے گہر گئے دروازہ بند پایا مگر آواز جانگداز قرآن پڑھنے کی باہر سے سنی دروازہ
کہٹکہٹایا آپکی بہن نے دروازہ کہولا حضرت عمرؓ نے اندر جاکے اپنی بہن بہنوئی سے
کہا کہ تم جو کچھہ کہ پڑہتے تہے ہمکو دو دیکہین تو کیا ہے اونہون نے دینے سے انکار کیا
آپنے اپنی بہن بہنوئی کو مارپیٹ کر بہت کچھہ آزار دیا جب آپکی بہن نے یہ زیادتی
دیکہی کہنے لگین کہ اے عمرؓ بلاشک ہم صدق دل سے مسلمان ہوگئے اب کلمہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ کا ہمارا حرز جان ہے اور اشہد ان محمد الرسول اللہ ہر دم ورد
زبان ہمکو جو کرنا ہے سو کرو جب حضرت عمرؓ نے ایسا سخت جواب اپنی ہمشیرہ سے
سنا نرمی سے کہا کہ اے بہن تمنے محمدؐ سے کیا دیکہا کہا اونپر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے
کہا ہمکو بہی تو کچھہ سناؤ آپکی بہن نے سورۂ طٰہٰ سنائی اوسکی فصاحت اور

بلاغت سنتے ہی آپ کو غش آگیا جب ہوش آیا فرمایا کہ یقیناً یہ سچا خدا ہی کا کلام ہے
جوہر وو ازلی اس میں کلام کرے وہ ہستی ابدی کا کلام ہے پھر تو آپنے صدق دل
سے کلمہ شہادت پڑھا اور قصد حضوری حضرت رسول خدا کا کیا جب حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کی آمد آمد کا شور مچا اصحاب رسالت مآب میں تھلکہ پڑگیا اس لیے کہ آپ کی
ہیبت اور شوکت مشہور عالم تھی جون ہی در اقدس پر پہونچے کسیکا حوصلہ
نہ پڑا کہ دروازہ کھولے یا کچھ منہ سے بولے سکتہ کا عالم تھا مگر حضرت امیر حمزہ رضی
اللہ عنہ عم رسول اللہ صلعم شجاعانہ اوٹھ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ اگر عمر
نیک نیتی سے آیا ہے تو بہتر ہے ورنہ اوسی کی تلوار اور اوسیکا سر ہے جب دروازہ
کھولا حضرت عمر اندر آئے اور مضمون اس شعر کا زبان صدق ترجمان پر لائے

ع مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حضرت رسول خدا نے دیکھا کہ عمر ایمان کے ساتھ آئے بنفس نفیس کھڑے ہوگئے
اور اونکو آغوش رحمت میں ایسا دبایا کہ اونکا سینہ نور ایمان کا گنجینہ بن گیا حضرت
صلعم آپکے ایمان لانے سے بہت ہی شاد ہوئے اور آپکی طرف دیکھکر مسکرانے لگے
حضرت عمر نے صدق دل سے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد انک رسول اللہ
کا نعرہ مارا مسلمان آپکے ایمان لانے سے حمد و ثنا خدا کی کرنے لگے اور نہایت ہی خوشی
سے باآواز بلند تکبیر پڑھنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوس سید عالم رسول اللہ صلعم
سے عرض کی کہ یا حضرت بتوں کی عبادت تو علانیہ ہو اور خدا کی عبادت خفیہ
خانہ کعبہ میں چلیئے اور باعلان نماز ادا کیجیے چنانچہ حضرت نے آپکے معروضہ کو قبول
فرمایا اور بڑی شان اور دبدبہ سے صحابہ باصفا کو ہمراہ لیکر داخل خانہ کعبہ
ہوئے کافر کہ منتظر سر رسالت پناہ کے تھے حضرت عمر کو ہمراہ رسول اللہ کے دیکھکر
پوچھنے لگے کہ اے عمر یہ کیا کیا حضرت عمر نے جواب دیا کہ سنو اے اشرار

مین صدق دل سے خدائے واحد پر ایمان لایا اور رسول اللہ کی غلامی کا غاشیہ اپنے دوش پر اوٹھایا جو اطاعت خدا اور رسول آپکے ... ہے ورنہ سر اخنجر ... اوسکا ... چنانچہ اوسی دن آپکی شوکت فاروقی دیکھکر اظہار کفار داخل اسلام ہوئے آپکی حمایت و اعانت کے سبب سے رسول اللہ نے مع اصحاب باصفا بخوف از خطر نماز بالجہر خانہ کعبہ مین ادا کی اصل حقیقت آپکی ایمان کی یہ ہے اور ملا باقر مجلسی شیعہ نے بحار الانوار کی چودھوین جلد مین جسکا نام کتاب السماء والعالم ہے مسعود عیاشی سے آپکی کیفیت اسلام کے بارے مین یہ روایت کی ہے روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام یعنی امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا سے دعا کی کہ الٰہی عزت دے اسلام کو عمر ابن الخطاب کے اسلام لانے سے یا ابو جہل کے مسلمان ہونے سے غرضکہ حضرت رسول کی قبول کی دعا حضرت عمر کی نسبت قبول ہوئی اور حملہ حیدری والا مورخ جو بڑا متعصب شیعہ ہے آپکے ایمانکی حقیقت بڑی دہوم سے اس طرح پر نظم کرتا ہے شیعون کو چاہیے کہ نقل کو اصل سے ملا دیکھین مصرعہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

نظم

چنان بد کہ بوجہل ازان سرزنش ... بگفتی شد عداوت منش
کہ جز قتل پیغمبر ذو الجلال ... نبودش دگر ہیچ فکر و خیال
یکے روز مے گفت با اشقیا ... کہ آرد کسے گر سر مصطفا
ہزار اشتر از خود بہ بخشم باو ... دو کوہان سپید دیدہ و سرخ مو
ز دیبائے مصری و برد یمن ... دگر سیم و زر بخشمش چند من
عمر چون شنید این سخن گفتنش ... بجنبید عرق طمع در تنش
باو گفت سوگند اگر میخوری ... کہ از گفتہ خویشتن نگذری

من امروز خدمت رسانم بجا — بیارم هم به پیشت سر مصطفا
گرفت از ابوجهل اول قسم — پس آنگاه زد در رهِ کین قدم
بآن کار چون رفت بیرون عمر — یکی گفت با او ندانی خبر
که همشیره ات نیز با جفت خویش — گرفت ست دین محمد به پیش
برآشفت با خصم ازین گفتگو — بگفتا بریزم کنون خون او
سوی خانهٔ خواهر خویش رفت — چو آمد به نزدیک تر پیش رفت
چو آمد به پیشش در و استاد — صدای شنید و بآن گوش داد
شنید آنکه میخواند هر دو نکو — کلامی که نشنیده بد پیش او
عمر زد در خواهرش باز کرد — چو آمد درون شور آغاز کرد
در افتاد با جفت خواهر بجنگ — گرفتش ز حلق و بیفشرد تنگ
گلویش به تنگی فشرد آنچنان — که نزدیک شد تا شود قبض جان
بیامد دوان خواهرش نوحه گر — بگفتش چه خواهی زما ای عمر
اگر شاد گردی زما ور ملول — نمودیم دین محمد قبول
کنون گر کشی سر نداریم پیش — ولی بر نگردیم از دین خویش
چو بشنید از وی حکایت عمر — بدانست کو بر نگردد دگر
بگفتش چه دیدی تو از مصطفا — که گشتی بدینش چنین مبتلا
بگفتا کلام خدای جلیل — که آرد با و حضرت جبرئیل
شنیدیم و گرویدیم بالیقین — که هست این کلام جهان آفرین
عمر گفت ازان قول معجز اساس — اگر یاد داری بخوان بی هراس
بر او خواهرش آیه چند خواند — عمر گوش چون کرد حیران بماند
دلش زان شنیدن بسی نرم شد — بسوی اسلام سرگرم شد

وزان پس گشتند باہم روان / بہ نزد رسولؐ خدائے جہان

بدولت سراے پیمبرؐ شدند / چو در بستہ با خانہ بر در زدند

یکے آمد و دید از پشت در / کہ استادہ با تیغ بر در عمرؓ

بنزد نبیؐ رفت و احوال گفت / بماندند اصحابؓ اندر شگفت

چنین گفت پس عمّ خیر البشرؐ / کہ عم نیست برے کشائید در

گر از راہ صدق آمد مرحبا / وگر باشد او را بجا خطر و غا

بتیغے کہ دارد حمائل عمرؓ / تنش را سبکسار سازم ز سر

چو در باز کردند بر روے او / در آمد عمرؓ با لب عذر گو

گرفتش بہ بر سرور انبیاؐ / نشاندش بجائیکہ بودش سزا

بگفتند اصحابؓ ہم تہنیت / وزان بشیر یافت دین تقویت

پس اصحابؓ دین راشدین اجمعا / کہ از خدمت سرور انبیاؐ

بسوے حرم آشکاراوند / نماز جماعت بجا آورند

رسید این سخن چون بعرض رسول / ز خیر البشرؐ یافت عز قبول

رسولؐ خدا کو آپکے ایمان لانے سے کمال ہی درجہ کی خوشی حاصل ہوئی اور دعوت ایمان کی آشکارا فرمائی ہجرت کے وقت آپ مکہ سے مدینہ کو علانیہ تشریف لے گئے کسی کافر کا حوصلہ نہوا کہ آپکا مقابلہ کرے تمام مصائب اور محاربات اور اعانت اور حمایت اسلام میں ثابت قدم و راسخ دم رہے وحی الٰہی اکثر آپکی رائے کے مطابق نازل ہوتی تھی چنانچہ ہمارے اس دعوی کی بھی تصدیق معتبر کتب شیعوں میں بکثرت موجود ہے چند نمونے ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں اول آپکی دعا سے شراب اور جوئے اور بت پرستی اور پانسوں کا شغل متعہ قیامت تک کو حرام ہونا چنانچہ منہج الصادقین میں مرقوم ہے کہ حضرت عمرؓ یہ دعا کرتے تھے اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا

یعنی اے خدا ظاہر کر تو درمیان ہمارے بابت شراب کے بیان صاف تب یہ آیۃ نازل
ہوئی انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطان ترجمہ بتحقیق کہ شراب
و جوا و بت و پانسے پلید کی ہین عمل شیطان سے دوم منہج الصادقین مین ہے کہ ایکمرتبہ
حضرت رسولؐ خدا واسطے عیادت ابن ابی منافق کے کہ نزع مین مبتلا تھا تشریف لیگئے
اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ اپنا پیراہن میرے کفن کے واسطے عطا فرمایئے اور
جب مر جاؤن تو میرے جنازہ کی نماز بھی آپ ہی پڑھیئے حضرتؐ نے پیراہن دیدیا
جب وہ مر گیا حضرت نے ارادہ اوسکے جنازہ پر نماز پڑھنے کا کیا حضرت عمرؓ نے آپکو
اس ارادہ سے باز رکھا اور اوسکی حرکات ناشایستہ و اطوار ناپایستہ کو حضور مین
رسولؐ خدا کے عرض کیا سعا یہ آیت شریف نازل ہوئی ولا تصل علی احد منھم مات ابدا
ولا تقم علی قبرہ انھم کفروا باللہ و رسولہ و ماتوا و ھم فاسقون ترجمہ اور نہ نماز پڑھ تو اوپر کسی کے اونھون مین سے
جو مرا ہمیشہ اور نہ کھڑا ہو اوپر قبر اوسکی کے تحقیق اونھون نے کفر کیا ساتھ اللہ اور رسولؐ
اوسکے کے اور مرے وہ لوگ اور وہ فاسق ہین سوم تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ
ایکروز رسولؐ اللہ سے آدمیون نے بہت سے سوال کیے حضرتؐ کو غصہ آیا حضرت عمرؓ
نے کسی بہانہ سے اوٹھکر معافی چاہی حضرتؐ کا غصہ فرو ہو گیا تب یہ آیت شریف
نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم ترجمہ اے لوگو جو ایمان
لائے ہو مت پوچھا کرو اون چیزون سے کہ اگر ظاہر کیجاوین واسطے تمھارے ناخوش
لگین تمکو چہارم خلاصۃ المنہج مین ہے کہ حضرت عمرؓ کی دعا سے یہ آیت نازل ہوئی
احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ترجمہ حلال کیا گیا واسطے تمھارے رات مین روزونکی
صحبت کرنا طرف عورتون تمھاری کے پنجم منہج الصادقین مین تفسیر آیہ کریمہ ان یکن
منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ واللہ مع الصابرین مین لکھی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ
قول تیرا قول ابراہیمؑ کا ہے اور اے عمرؓ قول تیرا قول نوحؑ کا ہے چنانچہ بعد نزول وحی

کی تحقیق ہوا کرے ایسے حضرت عمرؓ کی ثواب پہنچی اسی طرح سے بکثرت احسانات حضرت عمرؓ
کے راست عمر جو سرپر ہمارے ہیں مگر ایک احسان خاص اہلسنت پر یہ ہے کہ رمضان میں
آپ ہی حسن سعی سے بیس رکعت تراویح سنت نبوی نے باجماعت قیامت تک
کو رواج پایا آپ بموجب وصیت صدیق اکبرؓ اور باتفاق جملہ اصحاب امیر المومنین و
خلیفۃ المسلمین مقرر ہوئے آپنے اپنے زمانہ خلافت میں ایسے مشکل کام آسان کر دکھائے
انسان ضعیف بنیان کی عقل سے باہر ہیں اکہتر ہزار چھتیس شہر کفار اشرار کے
فتح اور انکے توابع کے دار الاسلام بنایا اور ہزاروں بتخانوں اور گرجا گہروں کو گرا دیا
حق یہ ہے کہ آپ ہی کی کوشش اور علو ہمت نے مشرق سے مغرب تک اور
جنوب سے شمال تک مثل خورشید تابان کے نور ایمان کا پھیلا دیا اور سرگردان
صحرائے ضلالت میں چراغ ہدایت کا جلا دیا آپکے صولت فاروقی نے لشکر قیصر و کسری
کو ہزیمت دی اور عجم و عراق سے بیشمار غنیمت لی سارے عرب سے رسم کفر و شرک
کی دور کی اور غلغل لا الہ الا اللہ سے تمام دنیا معمور کی کروروں کو مسلمان کیا
کروروں سے جزیہ لیا چار ہزار مساجد تعمیر کیں اور تمام رسومات جہالت کی مٹادین
آپکی عدالت کا وہ حال تہا کہ آپ بمقابلہ خدا اور رسولؐ کے کسیکی رو رعایت نہ کرتے
تھے جیسا جو کرتا تہا اوسکو بموجب قرآن و حدیث کے ویسی ہی سزا دیتے تھے چنانچہ
شاہد حال ہمارے اس دعوی صادق کا معاملہ حضرت ابو شحمہؓ کا ہے قصہ حضرت
ابو شحمہؓ کا اس طرح پر ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے تھے
عبد اللہ نام عرف ابو شحمہ نہایت ہی خوبصورت نیک سیرت خوش الحان قاری
قرآن جب کبھی صحابہ کو بعد رحلت رسالت پناہ کے کلام ربانی کی قرأت سننے کا
ذوق ہوتا آپ ہی کی زبان فصیح البیان سے پڑھوانے کا شوق ہوتا اتفاق سے
آپ بیمار ہو گئے حضرت عمرؓ نے دعا کی اور ایک ماہ کے روزے خدا کیواسطے نذر مانے

فوراً دعا کا اثر پیدا ہوا یعنی حضرت ابو شحمہ نے شفا پائی حضرت عمرؓ نے خدا [illegible] جب
ابو شحمہ چلنے پھرنے لگے روضۂ مقدسہ رسول مقبول کی زیارت کو گئے اور لوگون مین
مشہور کروا دی کہ جسکو قرآن پاک سننا ہو چلا آئے یہ مژدہ سنکر کثرت سے آدمی
جمع ہو گئے جسدم حضرت ابو شحمہ نے تلاوت شروع کی چارون طرف سے مرحبا کی
صدا آنے لگی گنبد گردون گونج گیا اور سامعین کے دلون پر خوف قیامت کا چھا
گیا گناہون کے ڈر سے ہر کسی کی آنکھون سے آنسو روان اور خدا کے خوف سے مرغ
دل سینہ مین تپان بعد ختم تلاوت صحابہؓ سے رخصت ہو کے آپنے دولت سرا کیجانب
منہ کیا اثنائے راہ مین ایک یہود سے یہود کہ پیشہ حکمت مین لاثانی تھا ملا دیکھتے ہی کہنے
لگا کہ اے ابو شحمہ آج تو تمنے مزار شریف پر قرآن شریف کیا پڑھا سامعین کو بھی بے
قرار کر دیا مگر اس مشقت سے تم دوبارہ علیل ہو جاؤ گے اگر تم استعمال کرو تو ایسی
نوشدارو پلاؤن کہ بہت جلد ضعف رفع ہو بدن مین طاقت آجاوے اور چہرہ کی زردی
سرخی سے بدل جاوے آپنے پوچھا کہ وہ کیا دوا ہے جواب دیا کہ شراب مصفا
آپنے کہا نعوذ باللہ مین عمرؓ کا بیٹا ہو کر ہرگز خلاف فرمان خدا اور رسولؐ کے نہین کر سکتا ہون
اگر زیادہ فریب دیگا تو اپنے باپ سے کہدونگا اسیدم تجھپر بلا آجاویگی پھر اوس نے
بڑی لجاجت اور سماجت سے کہا کہ صاحبزادے مین تمہارے بھلے کو کہتا ہون اور
حق دوستی ادا کرتا ہون اگر نشہ کا خیال ہے تو اسکا دور کرنا کیا محال ہے ذرا سے
سفوف مین کیفیت بدل جائیگی کتنی ہی آپ پین ہرگز نشہ نلائیگی غرض اوسنے
پھسلایا اور شیطان و نفس نے بہکایا اوس ابلیس پر تلبیس کے دھوکے مین آگئے
اوسکے گھر مین جا کے چند پیالے چڑھا گئے جسدم طبیعت پر سرور ہوا ہوش سے
دور ہوا یہود نے گھر سے آپ کو باہر نکال دیا شیطان نے انسان کی صورت بنکر
اور گناہ مین مبتلا کرنے کو راہ مین آلیا اور بہت سی چکنی اور چپڑی باتین بنا کر کہا کہ

لے ابوشحمہ اس کیفیت مین آپکا گھر جانا مناسب نہین چلو مین تمکو میدان کی طرف پہنچا دون
جب نشہ جاتا رہے گھر کو چلے جانا غرض ایسے ہی دم جہانسے دیتا ہوا باغ بنی نجار تک
لے پہونچا باغ مین دیکھتے کیا ہین کہ ایک پری پیکر شب تک قمر سو رہی ہے اتفاقاً ابوشحمہ طالب ہوا
اور وسوسہ شیطانی غالب بے اختیار لپٹ کر بوس وکنار کیا اوس خفتہ بخت نے آنکھ
کھولکر دیکھا کہ ایک نوجوان حسین ہمبستر ہے اور خلوت بھی میسر ہے صورت تصویر
سکوت کر گئی ابوشحمہ نے دامن عفت کو گرد معصیت سے آلودہ کیا شیطان اس
حرکت بیجا سے بہت خوش ہوا جب آپکا نشہ کم ہوا خیال گناہ کا زیادہ ہوا بار
بار توبہ استغفار کرتے اور زار زار رو رو کر اوس عورت سے کہتے کہ اے عورت ابلیس
نے مجھکو فریب دیا اب تیرے ساتھ ایسی خطا کا کام کیا امیدوار ہون کہ میرے عیب
کو پوشیدہ رکھنا یہ راز کسی پر ظاہر نکرنا غرض اسیطرح سے معذرت کر کے گھر گئے رات
بھر سوئے اپنی حرکت ناقص پر کثرت سے روئے درگاہ مجیب الدعوات مین توبہ استغفار
کرتے رہے دل افسردہ سے آہ سرد بھرتے رہے اس فعل ناجائز کے سبب سے ندامت
ایسی خجالت اوٹھائی کہ کسی دم سوا رنج وغم کے طبیعت پر خوشی نہ آئی قضا عند اللہ
اوس عورت کو حمل رہگیا نو مہینے بعد لڑکا پیدا ہوا وہ عورت اپنی قوم کی لعن وطعن کے
خوف سے سوچی کہ جسکا نطفہ ہے اوسیکے باپ کے سپرد کردون یہ خیال کر کے مسجد مین
آئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس وقت وعظ فرما رہے تھے عورت نے لڑکا روبرو
آپکے رکھکے کہا کہ اے خلیفہ برحق مین بیقصور ہون یہ بچہ آپکے بیٹے کے نطفہ کا ہے آپنے
فرمایا حلال سے یا حرام سے کہا حرام سے فرمایا تو سب بات پر قسم دیسکتی ہے کہا ہان
سنتے ہی اس خبر کے حضرت عمرؓ کو جلال آیا اوسیدم اوٹھکر گھر گئے ابوشحمہ اوسوقت
کھانا کھاتے تھے والد ماجد کو غضب مین دیکھکر ڈر گئے اور پدر بزرگوار سے دریافت
کرنے لگے کہ باعث غصہ کا کیا ہے کہا جلد کھانا کھا تجھکو سفر آخرت درپیش ہے عرض کی

کیا سبب فرمایا کہ تو فلان تاریخ کو مزار مبارک پر قرآن پڑھکر کدھر گیا تھا حضرت ابو شحمہؓ
نے امر واقعی جو تھا عرض کرکے اپنی خطاے فاش کا اقرار کیا حضرت عمرؓ ابو شحمہؓ کے سر کے
بال پکڑا اندر سے باہر گھسیٹتے ہوئے لائے اور فرمایا کہ تو نے نفس و شیطان کی اطاعت کی
ہے اور قہر و غضب عالم الغیب کو بھول گیا اس مقدمہ مین تو مصداق آیہ شریف کا بنا
قال اللہ تعالی اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِی فَاجْلِدُوا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ابو شحمہؓ نے عرض کی کہ اے
پدر بزرگوار مین تابع فرمان خدا کا ہون جو حکم ہے کیجیے اور مجھکو میرے کیے کی سزا دیجیے
مگر یہ چاہتا ہون کہ دنیا کے لوگون مین میری رسوائی نہو فرمایا کہ اے بیٹے تو آخرت کی
بدنامی سے نہین شرماتا اور احکم الحاکمین کی حکومت و جبروت سے نہین ڈرتا عزت
و ذلت سراے بے بقا کی کیا چیز ہے حضرت ابو شحمہؓ قضاے الہی پر راضی ہوکر
خاموش ہوگئے حضرت عمرؓ عادل ابو شحمہؓ کو مسجد کے دروازہ پر لائے تمام شہر
مین شور پڑ گیا جسنے اس ماجرۂ عبرت ناک کو سنا ڈر گیا صحابہؓ کو چونکہ ابو شحمہؓ
سے محبت دلی تھی حضرت عمرؓ کی خدمت مین حاضر ہوکے گذارش کی تمام الناس کی
کہ آپ جانتے ہین کہ ابھی ہمارے اوپر مفارقت و مہاجرت سید الثقلین کا
کیسا صدمہ گذرا ہے کہ جسکے سبب چشم گریان و دل بریان ہین اس غم تازہ
کے کیونکر متحمل ہوسکین جو سزاے شرعی کہ نسبت ابو شحمہؓ کے مقرر ہو تھوڑی
تھوڑی ہم سب پر تبادی کر دیجیے اور اونکو اوس مصیبت سے خلاصی دیجیے حضرت
عمرؓ نے فرمایا کہ اگر ایک کے عوض دوسرے پر حد مارنا جائز ہوتا تو مین البتہ
ایسا ہی کرتا ہر چند لوگون نے خوشامد و آمد کی مگر آپنے کسی کی نسنی افلح نام
جلاد کو فرمایا کہ ابو شحمہؓ کے کپڑے اوتار اور حد مار افلح نے جسد محترم لباس اوتارا
بے اختیار نعرہ مارا اور روکر یہ عرض کی کہ اے خلیفہ برحق مین ایسے نازک بدن
پر کہ جسکے مقابلہ مین گلاب و برگ سمن شرماتے ہین کسطرح سے کوڑے مارون آپنے

فرمایا کہ تم نے ایسا لا ایسے پر رحم بہت کہان قلم نے سلا لگانا شروع کیا ابوشحمہ بیتاب ہو
بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت عمر نے ایسی
عدالت کی ہاتف غیب سے یہ ندا سنی کہ حسنت حسنت یا عمر یعنی بہت اچھا
کیا تو نے بہت اچھا کیا تو نے اے عمر فقط آپکی سخاوت اور عزت کا وہ حال تھا
کہ حضرت شہربانو محض برعایت خاندان نبوت کے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو
معہ زیور کے عطا کردین **قصہ** حضرت شہربانو کا یہ ہے کہ جب حضرت عمر نے
لشکر اسلام کو بھیجکر بہت سے ممالک عجم پر فتحیابی حاصل کی چنانچہ وہان سے بکثرت
غنیمت آئی زر و جواہر بیشمار اسیران پارس قطار در قطار ازانجملہ شہربانو شاہ
یزدجرد فارس کی بیٹی بہی تہین تقسیم غنیمت کے وقت آپ گھبرا کر بار بار حضرت امام حسین
کا منہ تکتی تہین حضرت عمر نے دیکھا کہ شہربانو کا میل حضرت امام حسین کیجانب ہے
فرمایا کہ اے حسین شہربانو آپکے واسطے خاص کی گئی معہ زیور اپنے گھر لیجاؤ اوسوقت
آپنے یہ لطیفہ بہی ارشاد فرمایا کہ چونکہ شہربانو اپنی قوم کی سیدہ ہے لہذا یہان بہی اس نے
سید ہی کو قبول کیا حضرت امام حسین عطیہ خلیفہ برحق سے خوش ہو گئے اور حضرت
شہربانو کو اپنے گھر لیگئے اس قصہ سے چند فوائد حاصل ہوئے **اول** یہ ہے کہ حضرت
عمر کو اہلبیت سے مطلق کینہ نہ تھا اگر نعوذ باللہ کچھ بہی ہوتا تو آپ حضرت شہربانو کو
ہرگز حوالہ حضرت امام حسین کے نکرتے **دوم** آپکو رعایت اہلبیت نبوی کی
بہ نسبت اوروں کے زیادہ تر منظور نظر تہی **سوم** اوس مجمع کثیر مین جو آپکے دربار دربار
مین حاضر تہا حضرت امام حسین کے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ تمام حضار مین سب سے
زیادہ آپکو افتخار ہوا اب اس موقع پر ہمکو دوسری شہادت کا لانا بہی ضرور ہوا
کہ اگر اہلبیت کو آپ سے عیاذاً باللہ کینہ ہوتا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی دختر
فرخندہ اختر حضرت عمر کو نہ دیتے **قصہ** شادی حضرت ام کلثوم کا جو خاص

حضرت فاطمہؓ کے شکم مبارک سے پیدا تھین یہ ہے کہ ایک روز حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ اے علیؓ ہمنے سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ سب سے پہلے
سیری اہلبیت بہشت مین داخل ہو گی چونکہ ہم اہلبیت سے نہین اس لئے دل مین بڑا
ارمان ہے کہ اگر ہم بھی اہلبیت سے ہوتے تو خوب ہوتا یہ بات سنکر حضرت شیر خدا
مکان پر تشریف لیگئے بطیب خاطر و خوشی دل و رضاے طبیعت کے امیر المومنین
حضرت عمرؓ کو اپنے در دولت پر طلب فرما کے بوکالت حضرت عباسؓ عم رسول صلعم کے
حضرت ام کلثومؓ کے ساتھ بمہر مناسب عقد کر دیا حضرت عمرؓ حضرت شیر خدا کے اس
التفات اور توجہات سے کمال درجہ ممنون احسان و مرہون امتنان ہوئے رضی اللہ
تعالی عنہم ہم اس اپنے دعوے صادق کا بھی ثبوت معتبر کتب شیعون سے دیتے ہین تا کہ منکر
اس فضیلت کو موقع انکار کا ہاتھ نہ آوے شارح ابو القاسم قمی نے شرح شرایع مین جسکو
مالک بھی کہتے ہین شرایع کے اس مضمون یجوز نکاح العربیۃ بالعجمی الھاشمیۃ غیر
الھاشمی بالعکس کے نیچے لکھا ہے زوج علیؑ بنتہ ام کلثوم من عمرؓ ترجمہ نکاح کیا علیؑ نے اپنی
بیٹی ام کلثومؓ کا عمرؓ کے ساتھ سواے اسکے مجالس المومنین و تہذیب و کافی کلینی اور
مصائب النواصب وغیرہ کتب مستندہ شیعون سے اس نکاح کی اصلیت صحیح پائی جاتی ہے
اس کارخیر سے تین مطلب ہاتھ آئے اول یہ کہ باہم حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ کے
کوئی عداوت نہ تھی بلکہ ایسی محبت دلی تھی کہ اپنی بیٹی دینے مین بھی جناب امیرؓ نے
دریغ نہ فرمایا دوم یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضرت عمرؓ کے ایمان مین کچھ نقصان نہ تھا
اگر ہوتا تو حضرت اسد اللہ الغالب علی کل غالب ہرگز ہرگز اپنی پیاری صاحبزادی
جو خاص شکم محترم حضرت زہرا سے پیدا تھین نہ دیتے اس سے صاف ظاہر ہوا کہ حضرت
علیؓ کو حضرت عمرؓ کے تقوی و دینداری و زہد و پرہیزگاری پر کمال درجہ کا اعتقاد و اعتماد تھا
سوم اس نکاح سے یہ بھی یقینی معلوم ہو گیا کہ حضرت عمرؓ نے کبھی کسیطرح کا رنج حضرت

نواظر اگر جیسا کہ مرسیت ... ابہیات ناصرانا ... کتب شیعہ جون ... میں ... بھی یا تھا کہ
حضرت علیؓ قیامت تک ... رضی اللہ عنہ ... شیخین کو ... حضرت امام جعفر ... کی
سر ... بھی کرینگے وہ قیامت میں ضرور ... ہے اور کھا ... تھی ... حال حضرت عمر فاروق ... شہادت کا
یہ ہے کہ آپنے دس برس چھ مہینے اور ساتھ روز ... کرکے فرصت خلافت کامل کی اور
روز پنجشنبہ ۲۸ ذوالحجہ ۲۳ھ کو بحسب تقدیر ... کہ ابو لؤلؤ مجوسی ... نے ... کھایا تا شہادت
کبریٰ حاصل کی عمر شریف جناب کی تریسٹھ برس کی ہوئی روضۂ رسول ... میں
پایئن صدیق اکبرؓ کے مدفون ہوئے سبب چنانچہ ... علیہ ... سے ...
ایک قول حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جس سے فضیلت حضرت شیخین رضی
اللہ عنہما کی ثابت ہوتی ہے بہت کتاب شیعہ سے نقل کیا جاتا ہے ارباب ہوش
گوش جان سے سنیں هما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما رحمۃ
اللہ یوم القیامۃ ترجمہ وہ دونوں امام عادل تھے اور دونوں انصاف کرنیوالے حق پر تھے
اور مرے حق پر اون دونوں پر رحمت خدا کی ہو قیامت کے دن اس حدیث سے چند فوائد
حاصل ہوئے **اول** یہ کہ اگر خلافت وامامت حضرت شیخینؓ کی حق نہ ہوتی تو حضرت امام
جعفر صادق ہرگز اون کو امام نہ کہتے **دوم** یہ کہ حضرت امام صادقؓ کا حضرت شیخینؓ
کو عادل اور منصف کہنا تمام مطاعن شیعوں کو کالعدم کرتا ہے **سوم** حضرت شیخینؓ کا
حق پر ہونا اور حق پر مرنا ثابت ہوتا ہے **چہارم** یہ کہ قیامت کے دن مستحق رحمت
کے ہونگے سوائے اسکے بہت بڑی فضیلت حضرت شیخینؓ کی دفن ہونے خاص روضۂ
مقدسہ رسول اللہ صلعم سے ثابت ہے بسبب جذب مائیت کے اس لیے کہ تعلق فرع
کا اصل سے لازمی ہوا کرتا ہے حق یہ ہے کہ جیسے حضرت شیخینؓ حالت حیات رسول اللہ
میں مصاحب رہتے تھے ویسے ہی بعد وفات بھی قریب ہے پس مرتبہ نزدیک والون
کا البتہ دور والون سے بڑا ہوا ہونا ضروری ہے ۶ تا فرق مدارج نہ کنی زندیقی

ذکر امیر المومنین خلیفہ سوم رضی اللہ عنہ کا

اصلی نام آپکا عثمان کنیت زمانۂ جاہلیت مین ابو عمر تھی اور زمانہ اسلام مین ابو عبد اللہ ہوئی
آپکا مشہور لقب ذی النورین ہے بسبب تعلق تزویج دو صاحبزادیون سرور کائنات
کے سوا مکہ معظمہ قوم قریش قبیلہ بنی امیہ نسب آپکا نسب رسول اللہ سے پشت عبد مناف
مین ملتا ہے یعنی سلسلہ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف
والدہ آپکی دختر عاتکہ عمہ رسول اللہ کی تھین ولادت آپکی رسول اکرم سے چھ برس بعد
ہوئی شروع ہی زمانہ اسلام مین آپ حضرت خیر الانام پر ایمان لائے اور حسب الارشاد
سرور دوجہان کے دو مرتبہ ہجرت کی اول بطرف حبش دوم بسمت مدینہ آپ نے
کثرت سے زر و سیم خدا اور رسول کی راہ مین صرف کیا اور بہت سامان حرب و ضرب
کا لشکر بے سرو سامان اسلام کو خرید دیا چاہ رومہ جسکو اب بیر عثمانی کہتے ہین رقم معتد بہ
یہودی ان بے رحم لوگ سے لیکر اوس مصیبت کے وقت مین کہ مسلمانون کو مثل تشنگان میدان
کربلا کے پانی میسر نہ ہوتا تھا خرید کرکے وقف کر دیا چنانچہ یہ چشمہ فیض آپکا اسوقت تک
جاری ہے اور وہ زمین بھی جسپر مسجد نبوی تعمیر ہے آپ ہی کی زر خرید ہے حمایت و اعانت
امت مرحومہ کی جان و مال سے کی امیرون سے سلوک کرتے غریبون کو بے طلب دیتے تھے
روایت ہے کہ آپ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتے تھے اس حساب سے آپ نے
اپنی زندگی مین دو ہزار چار سو غلام آزاد کیے رسول پاک آپکی نہایت ہی عزت و وقعت
کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ مین کیون نہ شرماؤن اوس سے کہ جس سے فرشتے
شرماتے ہین آپ کبھی زمانہ جہالت مین بھی مرتکب سیئات کے نہوئے جب زمانہ
وفات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قریب پہونچا آپنے چند معتمد بزرگ تر اصحاب با صفا مین سے
انتخاب فرما کر امر خلافت اونکی رائے پر موقوف رکھا چنانچہ آپ بہ تجویز اونہین بزرگون کے

امیر المومنین ہوئے آپکے زمانہ خلافت مین تمام مسلمان نہایت ہی رضامند اور خوشنود
رہے اور بکثرت فتوحات غیبی و تائیدات لاریبی نصیب اولیا و اہل اسلام کی ہوئین ممالک
روم و توابع روم و سلطنت فارس و توابع فارس و بلاد خراسان و توران و اکثر مضافات
ہند و سندھ و جزائر و بنادر و بیشمار وغیرہ آپ ہی کے حسن انتظام عدالت التیام کے
سبب سے قبضہ اسلام مین آئے بہت سے کافر مسلمان کیے اور بہت منکرون سے جزیے لیے
آپنے گیارہ برس گیارہ ماہ اٹھارہ دن خلافت کی حق یہ ہے کہ آپنے خوب ہی داد
حکومت کی دی اٹھارہ ذی الحجہ روز جمعہ ۳۵ ہجری کو بلوہ اہل مصر کے ہاتھ رومان بن
سرحان یا باختلاف روایت کنانہ بن بشر تجیبی کے صائم و قاری شہادت پائی عمر
شریف بیاسی برس کی ہوئی حسن کوکب مین قریب بقیع دفن ہوئے اس مقام پر
ہم ایسے معتبر کتاب شیعون کے حدیث لکھتے ہین جس سے فضیلت اصحاب ثلثہ کی ثابت ہو۔
شیخ ابن بابویہ قمی نے کتاب معنی الاخبار مین حضرت امام موسی رضا سے روایت
کی ہے عن الحسن ابن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابابکر
منی بمنزلة السمع وان عمر منی بمنزلة البصر وان عثمان منی بمنزلة الفواد ترجمہ امام حسن بیٹے
علی سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر بمنزلہ میرے
سمع کے ہے اور عمر بمنزلہ میری بصر کے ہے اور عثمان بمنزلہ میرے دل کے ہے
اب ناظرین کرامات اصحاب ثلثہ کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین کہ تمام جہان مین کیسا
دین اسلام پھیلا دیا اس سے بڑھکر اور کیا کرامات ہوگی جسکو مفصل دیکھنا ہو وہ
تواریخ فریقین مین دیکھ لے اس مجمل مین گنجایش تطویل نہین ہے

مجملا ذکر امیر المومنین خلیفہ چہارم رضی اللہ عنہ کا

نام اصلی آپکا علی ہے اور کنیت ابو الحسن ہے اور مشہور لقب اسد اللہ ہے ولادت

آپکی خانہ کعبہ ہے قوم قریش قبیلہ ہاشم نسب آپکا نسب رسول اللہ صلعم سے بہت ہی قریب
ہے یعنی آپکے والد اور رسول اللہ کے والد برادر یعنی ایک باپ عبد المطلب سے پیدا تھے
ولادت آپکی ولادت رسول اللہ سے تیس سال بعد ہوئے زمانہ طفولیت مین بہ تربیت
رسول خدا کے پرورش پائی دس برس کی عمر مین مشرف باسلام ہوئے شب ہجرت کو واسطے
پردہ داری رسول اللہ کے بستر مبارک پر آرام فرمایا محبت و اطاعت رسول مقبول
صلعم مین بجان عزیز کا کچھ خیال نکیا تین روز بعد آپنے بھی مدینہ کو ہجرت فرمائی آپنے
غزوات بدر و احد و خندق و خیبر و حنین وغیرہ مین کارہاے شایان شجاعت و جوانمردی
کے کئے اور حسن اعمال و صدق مقال سے خدا و رسول کو راضی رکھا بعد شہادت حضرت
عثمان غنی کے باجماع تمام صحابہ کرام آپ امیر المومنین ہوئے آپکے نگینہ مہر پر نقش الملک للہ
کا کندہ تھا عمل خلافت آپکا مطابق امر خلافت خلفاء ثلثہ کے تھا بالیقین تادم زیست کبھی
کسی کام مین آپنے صحابہ با صفا کی مخالفت نکی آپکے شروع ہی زمانہ خلافت مین ایسے
قضیے نامرضیے درپیش ہوئے کہ لشکر اسلام مین بے انتظامی واقع ہو گئی اور بڑا نزاع و
تفرقہ پیدا ہو گیا اکثر ملک مقبوضہ و مفتوحہ صحابہ ثلثہ کے آپکے زمانہ خلافت مین قبضہ
اسلام سے نکل گئے آپ سے بے قصد و رضاے فریقین کے باہم حضرت طلحہ و حضرت
زبیر و حضرت ام المومنین کہ جنکی تعریف بفضل الٰہی سورہ نور سے روشن ہے اتفاقاً
لڑائی ہوئی جب امر حق ثابت ہوا پھر اوسیدم باہم اہل صفا کے صفائی ہوئی اسیطرح
سے آپکو بسبب خطائی اجتہادی کے حضرت معاویہ سے مقابلہ ہوا جانبین سے باہم
مسلمانون مین مقاتلہ ہوا غرض آپنے انہین مکروہات کے سبب سے مدینہ کو چھوڑکر کوفہ کو
دار الخلافت اپنا بنایا زمانہ آپکی خلافت کا چار برس نہ ماہ ہین روز شنبہ ۲۱ رمضان
مبارک ۴۰ھ ہجری کو ہاتھ عبد الرحمن ابن ملجم سے زخمی ہو کے جام شہادت نوش
فرمایا عمر شریف ۶۳ سال کی ہوئی کوفہ مین بالاے کوہ نجف مدفون ہوئے

تکملۂ ذکر امام المومنین خلیفۂ پنجم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام آپکا حسن علیہ السلام ہے اور کنیت ابو محمد لقب سبط اکبر نسب آپکا اشرف الانساب جہان ہے یعنی والد ماجد آپکے حضرت علی اور والدہ معظمہ حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول الثقلین ہیں ولادت مولد شریف مدینہ منورہ حضرت رسول خدا کو آپکے پیدا ہونے سے کمال درجہ کی خوشی حاصل ہوئی حضرت آپکو اپنا فرزند ارجمند فرماتے تھے اور یہی اپنے صحابہ سے فرماتے تھے کہ خدا تعالی صلح کرادیگا میرے حسن بیٹے کے سبب سے دو فرقہ بزرگ مسلمانوں میں اکثر اوقات حضرت آپکو براہ شفقت اپنے دوش اقدس پر چڑہا لیتے تھے اور کبھی اپنے محبت کے سینہ مبارک پر لٹاتے کبھی سر و سے بوسہ لیتے اور کبھی زبان مطہر آپکے منہ میں دیتے رسول اللہ ہمیشہ آپکے واسطے دعاء خیر و برکت کی فرماتے اور کبھی فرماتے کہ اے خداوند میں اس فرزند کو دوست رکہتا ہون تو بھی اسکو دوست رکھ اور جو کوئی اوسکو دوست رکھے تو اوسکو بھی دوست رکھ اور کبھی فرماتے کہ جسنے اس فرزند دل میرے کو ایذا دی مجھکو ایذا دی اور جسنے مجھکو ایذا دی خدا کو ایذا دی اسیطرح سے آپ کی شان میں بہت سی حدیثیں صحاح ستہ میں وارد ہین جب عمر شریف آپکی آٹھ برس کی ہوئی حضرت خیر البشر نے دنیا سے رحلت فرمائی آپ کا اخلاق خلق محمدی سے مناسبت تمام رکھتا تھا اور آپکا قامت بالا بالا قامت خواجۂ قیامت سے مشابہت اکثر اصحاب باصفا آپکو دیکھکر حضرت بے شبہ و نظیر کی یاد کرتے تھے بخاری شریف مین روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہما مسجد نبوی سے باہر تشریف لائے دیکھا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ہین حضرت صدیق اکبر نے آپکو دیکھتے ہی اپنے دوش مبارک پر چڑہالیا اور فرمایا کہ اے علی یہ بچہ تو بعینہ ہمشکل

جنوال مصطفوی ہے یہ حضرت مرتضیٰ نے اصحاب کو سنکر تبسم فرمایا الغرض آپ کی سیرت
اور صورت رسول اللہ کی صورت اور سیرت سے بہت کچھ ملتی تھی فی الواقع جب
آپکے حالات اور کمالات و اتفاقات و معاملات و افعال و اقوال پر نظر کیجاتی ہے تو آپکو
از روے صورت و سیرت و خلق اور خُلق کے بہت کچھ نسبت رسول اللہ سے پائی
جاتی تھی ازانجملہ یہ کہ رسول اللہ صلعم نے برعکس سارے تمام مہاجرین و انصار کے
باوصف حصول شوکت و صولت محض بہ رعایت شفقت و رحمت برحال مجاوران
حرم محترم کے ترک قتال و جدال قوم قریش سے فرمائی اسیطرح سے آپنے بھی اپنی
خلافت مین باوجود حصول قوت و طاقت کے اپنے نانا کی امت مرحومہ پر رحم کرکے
بلا خونریزی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح فرمائی چنانچہ اس امر رشد کی نبی
نے پہلے سے پیشین گوئی اپنے اصحاب باصفا سے فرمائی تھی ازانجملہ جیسا کہ خیر البشر کسی
سائل کے سوال کو رد نہین فرماتے تھے ویسے ہی آپ بھی سائل کو اپنے در دولت سے محروم
نہین جانے دیتے تھے چنانچہ شاہد حال ہمارے اس دعوی کا معاملہ تفویض
خلافت ظاہری بہ حضرت معاویہ کا ہے کہ آپنے ایک ہی طلب مین تمام ملک عرب و عجم کا
سپرد حضرت معاویہ کر دیا ازانجملہ جیسا کہ رحمت العالمین اپنے ذاتی معاملہ مین
بنظر رحمت کسی سے انتقام نہ لیتے تھے ویسے ہی آپ بھی اپنے نفس کے واسطے کسی سے بدلہ نہ لیتے
تھے بلکہ بمقابلہ بدی کے نیکی کرتے تھے اگر آپکو کوئی بدانجام دشنام بھی دیتا تو بھی آپ
اوسکے حق مین دعاے خیر کرتے ازانجملہ جیسا کہ رسول اکرم گنہگاران امت کے
لیے دعاے مغفرت فرماتے تھے ویسے ہی آپنے باوجود سراپا علم کے اپنے قاتل
کی پردہ پوشی کرکے دعاے خیر کی روایت ہے کہ ایکدن حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ آپکی خدمت مین حاضر ہوے دیکھا کہ آپ بسبب اثر زہر کے نہایت ہی
تکلیف مین ہین اور آنتین آپکی کٹ کٹ کر دستون مین نکلتی ہین عرض کی کہ اے میرے

براہ کرم فرمائیے تو کہ آپکو کسنے زہر دیا فرمایا کہ اے عزیز شان اہلبیت سے بعید ہے
کہ کسی کی پردہ دری کرین مین اوسکا نام نہ بتاؤنگا بلکہ حشر مین اوسکے لئے شفاعت
چاہونگا جب عمر شریف آپکی ۳۷ برس کی ہوئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے شہادت
پائی آپنے تمام صاغر واکابر مسلمانان کوفہ کو جمع فرماکر ۲۲ رمضان شریف کو خطبہ پڑھا
اسی درمیان مین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر فرمایا کہ اے
مسلمانون یہ نبیرہ رسول اللہ ہے اور فرزند رشید خلیفہ چہارم برحق کا ہے تمکو لازم
ہے کہ اسکی بیعت قبول کرو سنتے ہی اسبات کے کچھ اوپر چار ہزار آدمیون نے کہ
اوس وقت موجود تھے بلا توقف بیعت کی اور آپکی خلافت پر بدل و جان رضامند ہو
بعدہ اوسکے بہتیرون نے بیعت کی جنکی تعداد معتبر کتب شیعون مین چالیس ہزار ہے
آپکی خلافت مطابق خلافت خلفاء اربعہ کے تھی آپنے کسی امر مین ذرا بھی مخالفت نکی
قصہ تفویض خلافت ظاہریہ بہ امیر معاویہ جب خبر شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ
اور بیعت لینی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو پہونچی
ناگاہ حضرت معاویہؓ نے بمقتضاء بشریت طالب بادشاہت دنیاوی کے ہوکر خلیفہ وقت
پر لشکر کشی کی حضرت امام حسنؑ بھی بعد دریافت اس حال کے معہ چالیس ہزار لشکر اسلام
کے کوفہ سے باہر تشریف لائے سوائے اسکے اور بھی اپنے محکومان طاعت نشان کو
رسل و رسائل بھیجکر طلب فرمایا جانبین سے دونون لشکر صف آرا ہوئے قریب تھا کہ
باہم جنگ شروع ہو حضرت معاویہؓ نے بصلاح و صوابدید حضرت عمرو بن العاصؓ
کے دو آدمی حضرت حسنؑ کی خدمت مین روانہ کرکے عرض کی کہ اب زمانہ خلافت
باطنی کا بموجب اس حدیث شریف کے منقضی ہوا الخلافة ثلاثون عاماً ثم یکون
بعد ذالك الملك ترجمہ خلافت کا زمانہ تیس ۳۰ برس کا ہے پھر ہوگا بعد اسکے ملک
(یعنی سلطنت ظاہری) اور زمانہ حکومت ظاہری کا ہو چکا پس آپ حکومت ظاہری

مجھکو براہ کرم مرحمت فرمادین جسقدر مصارف ضروری اہلبیت کا ہوا کرینگا مین اوس کا
کفیل ہون جب یہ پیغام گوش گذار حضرت امام حسنؑ خلیفہ وقت کے ہوا آپنے اوسدم
مضمون اوس حدیث کا جو رسول اللہ اکثر آپکی شان مین اپنے اصحابؓ سے فرمایا کرتے
تھے کہ یہ میرا فرزند دو بزرگ گروہ مسلمانون مین صلح کروا دیگا پڑہا اور اوسی کے
مطابق عمل کیا یعنی آپنے بغیر حرب و ضرب کے حکومت ظاہری حضرت امیر معاویہ
کے سپرد کردی اور بہت بڑا ہنگامہ فساد کا مسلمانون سے دور کیا آپنے ہنگام تفویض
سلطنت ظاہریہ کے حضرت امیر معاویہؓ کو یہ نامہ لکھا کہ اے امیر معاویہؓ تمنے تم کے
اس شرط پر صلح کی کہ تم ہمیشہ عامل کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و سیرت خلفاء الراشدین
مہدیین کے رہنا اور بعد اپنے امر حکومت مسلمانون کی رائے پر چہوڑنا حضرت معاویہؓ
اس جواب سراسر صواب کے سننے سے نہایت ہی شاد ہوئے اور تمام شرائط
حضرت امام حسنؑ کی بسر و چشم قبول و منظور فرمائین اول سب مسلمانون مین سے
یہ شخص کہ بادشاہ ہوا وہ حضرت معاویہؓ ہین یہ صلح ربیع الاول ۴۱ھ مین کہ پورے
تیس برس وفات سرور کائنات کو گذرے تہے واقع ہوئی اس حساب سے آپنے
خلافت پانچ مہینے ۲۲ دن کی آپ بعد ترک خلافت ظاہریہ کے کہ منافی شان
آنجناب کے تہی اور اوس مین بہت سے شر و فساد شامل تہے صرف خلافت باطنیہ
پر اکتفا فرماکے کوفہ سے مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور استحکام بنیان شریعت
مصطفوی و اشاعت احکام طریقت نبوی مین سعی بلیغ فرمائی اور طریقہ معرفت اور
سلوک جسکو اہل حقیقت تصوف کہتے ہین کثرت سے لوگون کو تعلیم و تفہیم فرمایا
ہمیشہ قرآن پاک و حدیث صاحب لولاک کے معنی بیان کرتے اور گمراہان کو ہی
ضلالت کو ہدایت فرماتے آپنے پاپیادہ پندرہ حج ادا کیے اور دو مرتبہ تمام نقد و
جنس خانگی ضروری راہ خدا مین لٹا دیا مزید بران لاکھون ہی درہم و دینار

[illegible] ملحدین [illegible] [illegible] اہلبیت [illegible]
[illegible]
[illegible] ایسا نہ تھا کہ آپ [illegible]
زیادہ [illegible] شرایط جناب کا [illegible] چند ماہ کا ہوا آخر
ماہ صفر ۵۰ھ میں شہادت سے رتبہ وفات پائی روایت ہے کہ جب آپکو زہر
دیا گیا تو آپکو اس درجہ اسہال کبدی لاحق ہوئے کہ اکثر جگر سے ٹکڑے
ٹکڑے ہوکر دستوں میں آتی تھیں آخر کار اسی مرض قاتل کی وجہ سے آپ واصل
بحق ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون روایت ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے
اپنی حالت حیات میں ہی حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس
امر کی اجازت لے لی تھی کہ آپکو حجرہ مقدسہ میں قریب اپنے نانا کے روضہ مبارک
کے دفن ہوں چنانچہ صدیقہ برحق نے آپکو بخوشی تمام اجازت دی جب آپنے رحلت
فرمائی پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے بنظر احتیاط دوبارہ اذن طلب کیا حضرت
صدیقہ نے انکو بھی اذن دیا جب جنازہ قریب روضہ مبارک کے پہونچا مروان بن
حکم از راہ شرارت کے مانع ہوا اور بقول حضرت ام المومنین کی کچھ وقت نکر کے
شمشیر و بندوقات سے مستعد جنگ کا ہوگئے اس قدر اصرار و تکرار کی کہ حضرت امام حسین
نے بمشورہ بعض اصحاب مصلحت اندیش کے جنازہ کو بقیع میں لیجاکے انکی والدہ
ماجدہ حضرت [illegible] کے پاس دفن کیا اس مقام پر تھوڑا سا حال ہو اعتقادی محبان اہلبیت کا
نسبت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے رکھتے ہیں بیان کیا جاتا ہے تو وہ یہ ہے کہ حضرت
امام حسن رضی اللہ عنہ نے سلطنت ظاہری اپنی حضرت معاویہ کو بخوشی سپرد کردی
اس سبب سے شیعان پاک آپ سے انحراف باطنی رکھتے ہیں چنانچہ شہادت اس امام متقی
کی اہتمام عشرہ محرم کا دیتا ہے پہلی تاریخ سے دسوین تک کیسے کیسے برگ و ساز و نذر و نیاز

حضرت امام حسینؑ کے لیے کیجاتی ہین کہین سبیل ہے کہین تعزیہ کہین نوحہ ہے کہین مرثیہ
بہرحال ہر کوچہ و بازار مین ہاؤ ہو ن عید رات شب برات بپا ہوگی روز شہادت حضرت
امام حسنؑ کے واسطے کوئی سامان عزاداری و گریہ و زاری کا نہین کیا جاتا ہے نکوئی
آپکا تابوت اوٹھاتا ہے نہ کوئی دلدل بناتا ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
امر واقعی تو یہ ہے کہ متعصب شیعہ حضرت حسنؑ کے نام پر اپنی اولاد کا
نام بھی نہین رکھتے ہین بلکہ حضرت علیؑ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے
نام پر نام رکھنے کو علامت و کراست شیعگی تصور کرتے ہین ؎

مجملاً ذکر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

نام مبارک آپکا حسینؑ ہے اور کنیت ابو عبداللہ اور مشہور لقب زکی و سبط ثانی
ہے اور برادر عینی حضرت امام حسنؑ کے چہارم یا پنجم ماہ شعبان سال چہارم ہجری کو
مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے رسول اکرم صلعم کو آپکی پیدایش سے بڑی خوشی
حاصل ہوئی آپکی ولادت کے وقت کثرت سے فرشتے آئے تھے اور رسول الثقلین کو
مبارکباد سناتے تھے اہل سنت کی صحیح کتب مین ہے کہ رسول خدا صلعم آپکو
کمال دوست رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ حسینؑ مجھ سے ہے اور مین حسینؑ سے
جو کوئی حسینؑ کو دوست رکھتا ہے خدا اوسکو دوست رکھتا ہے کبھی حضرت آپ کو
دوش پر چڑہاتے اور کبھی سینہ اقدس سے لگاتے کبھی سر و رو کا بوسہ لیتے
اور کبھی آپکے مقتل کی خبر بطریق پیشین گوئی اپنے صحابہؓ والا صفات و ازواج
مطہرات کو دیتے چنانچہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباسؓ نے نقل کی کہ مینے
دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بیچ اوس حالت کے کہ دیکھتا ہے سونیوالا
ایک دن دوپہر کو پریشان بال غبار آلودہ اونکے ہاتھ مین ایک شیشہ کہ اوس مین

خون ہے تو مین نے عرض کی کہ صدقے تجھپر میری ماں اور میرا باپ یہ کیا ہے فرمایا کہ یہ
خون ہے حسینؑ کا اور اوسکے یارون کا بٹورتا ہون مین اسکو آج کے شروع دن سے
ابن عباسؓ کہتے ہیں سو شمار کرتا ہون مین اوس دن کو کہ پایا اون قتل اوس دن کا اور طبرانی
نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جو کوئی حضرت حسنؑ و حسینؑ کو دوست
رکھتا ہے مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور جسکو مین دوست رکھتا ہون خدا بھی اوسکو
دوست رکھتا ہے اور جسکو خدا دوست رکھتا ہے اوسکو داخل کریگا بہشت مین اور
جو کوئی کہ حسنؑ و حسینؑ کو دشمن رکھتا ہے یا اونکے مراتب مین تفاوت کرتا ہے
مین اوسکو دشمن رکھتا ہون اور جسکو مین دشمن رکھتا ہون اوسکو خدا بھی دشمن رکھتا
ہے اور جسکو خدا دشمن رکھتا ہے داخل کریگا اوسکو دوزخ مین اور ہمیشہ وہ عذاب مین رہیگا
اور ترمذی نے ذکر کیا کہ یعلے بن مرہ نے نقل کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ حسینؑ مجھسے ہے اور مین حسینؑ سے ہون دوست رکھے اللہ اوسکو جو دوست
رکھے حسینؑ کو حسین ایک سبط ہے سبطون مین سے ف سبط کہتے ہین اولاد کو اور اسباط
حضرت یعقوبؑ کی اولاد کو کہتے ہین کہ وہ بارہ بیٹے تھے اور ہر ایک کی بہت سی اولاد
ہوئی سو فرمایا کہ حسینؑ کا ویساہی حال ہے اس مین اشارہ ہے کہ اونکی بہت اولاد
جاری ہوگی خلاصہ یہ ہے کہ اسیطرح سے آپکی شان مین بہت سی احادیث مستند
اہلسنت کی کتب معتبرہ مین موجود ہین آپ کو سینہ سے پاتک حلیہ مبارک سرور عالم
سے مشابہت تمام تہی جب عمر شریف آپکی قریب سات برس کے ہوئی حضرت
سید کونین نے دنیا سے وفات پائی آپنے علوم ظاہریہ و باطنیہ مثل معانی قرآن
پاک و احادیث صاحب لولاک و احکام شریعت و معرفت و طریقت و حقیقت
اپنے والد مکرم و دیگر صحابہ معظم سے حاصل کیے غرض کہ تمامی صفات مثل خلق
و غیرت و زہد و عبادت و تقوی و شجاعت و عرفان و سخاوت و تصوف و معرفت

کہ آپ متصوف تھے اور دن رات بندگی خالق انس و جان مین مصروف تھے پاپیادہ پچیس ۲۵ حج ادا کیئے بہت سے درہم و دینار حقدارون و مساکینون کو دیئے رات دن مین ہزار رکعت نماز پڑھتے اور بعد رحلت والد ماجد کے اپنے بھائی مکرم کی خدمت مین حاضر رہتے بعد صلح حضرت معاویہؓ حضرت حسنؑ کوفہ سے مدینہ مین تشریف لائے آپ بھی اونکی ہمراہ آئے جب حضرت حسنؑ راہی اعلے علیین ہوے آپ امام المتقین ہوے قصہ

بیعت لینے حضرت معاویہؓ کا آدمیون سے واسطے یزید کے تواریخون مین مذکور ہے کہ حضرت معاویہؓ رضی اللہ عنہ نے بمشورہ بعض اپنے خیر خواہون کے چاہا کہ اپنی زندگی ہی مین یزید کو اپنا ولیعہد کرین اور تمام آدمیون سے اوسکے لیے بیعت لین چنانچہ آپنے ۵۶ سنہ ہجری مین مروان ابن الحکم عامل مدینہ کو لکھا کہ مدینہ کے لوگون کو جمع کر کے واسطے یزید کے بیعت لے اور سبھون کو خبر دے کہ امیر المومنینؓ کی یہ مصلحت ہے کہ اپنی حیات مین خلفاء اربعہ کے طریق پر یزید کو ٹھہرا بادشاہ کرین جب نامہ مروان پاس پہونچا اوس نے اہل مدینہ کو اکٹھا کر کے اوسی مضمون مرقومہ بالا کے مطابق ایک خطبہ پڑھا بمجرد سننے اس امر کے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کھڑے ہوے اور فرمایا کہ یہ بیعت خلفاء راشدین کے طریقہ پر نہین ہے بلکہ طریق سلاطین روم و عجم کے ہے کیونکہ قیصر و کسرے اپنے بعد مین اپنی اولاد ہی کو اگلہ [illegible] ہو بادشاہ کیا کرتے تھے اگر یہ امر اسلام مین بھی روا ہوتا تو ضرور تہا کہ خلفاء اربعہ بھی اپنی اولاد ہی کو اپنے ہی روبرو خلیفہ کر جاتے چونکہ یہ بات معقول اہل مدینہ نے سنی قطعی بیعت یزید سے انکار کر کے اپنے اپنے گھر کو چلے گئے ناچار مروان نے یہ خبر انکار مسلمانون کی بیعت کرنے یزید سے حضرت معاویہؓ کو لکھی جب حضرت معاویہؓ کو خبر انکار بیعت مدینہ کے لوگون کی پہونچی جانا کہ یہ کام مروان سے انجام نہ ہوگا چنانچہ ۵۱ سنہ ہجری مین خود ہی بارادہ حج کعبہ شریف و زیارت مدینہ لطیف کے حرمین

مین تشریف لائے اور اسی ضمن مین انکا ارادہ اظہار اہل حرمین کو جمع کیکے یزید کی بیعت
کے لیے خطبہ پڑہا سب نے یزید کی بیعت کی مگر پانچ بزرگون نے صاف انکار کیا
اول حضرت عبدالرحمنؓ ابن صدیق اکبرؓ دوم امام حسینؓ سبط پیغمبرؐ سوم عبداللہ ابن
عمرؓ چہارم عبداللہ ابن عباسؓ پنجم عبداللہ ابن زبیرؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بعض نے
ان صاحبون مین سے فرمایا کہ اے امیر تمہارے بیٹے یزید سے بیعت کی شان آپکی
موجودگی مین کیونکر بیعت کرین کیونکہ ایک وقت مین دو بیعت جمع نہین ہوسکتی ہین
جب تم نہوگے جب سب مسلمان اتفاق کرینگے اوس وقت بیعت کرنے مین ہمکو دریغ
نہوگا جب حضرت معاویہؓ نے حجت معقول سنی سکوت کر گئے پھر دوسرے وقت
مین ان پانچون بزرگون کو علیحدہ علیحدہ گوشہ مین طلب فرماکے درخواست بیعت یزید
کی کی اور بہت کچھ مال منال دینے کا وعدہ کیا لیکن پانچون صاحبون نے کچھ
پروا نکرکے مطلق بیعت یزید سے انکار کیا اور ہرگز متاع دنیا کے لئے پر راضی نہو
جب حضرت معاویہؓ کو یقین ہوا کہ یہ پانچون بزرگ بیعت نکرینگے تب بنظر قدرشناسی
مراتب اونکے اور اونکے بزرگون کے مشفقانہ فرمایا کہ اے صاحبزادگان والاتبار جسدم
مین خطبہ پڑہون تم مین سے کوئی میرے کلام کو قطع نکرے ورنہ اہل شام تمکو قتل
کرڈالینگے جب شامیون نے جو ہمراہ تہے حال بیعت پانچون بزرگون کا حضرت
معاویہؓ سے دریافت کیا آپنے مصلحتاً فرمایا کہ عبداللہ ابن عمرؓ و عبداللہ ابن زبیرؓ و
عبداللہ ابن عباسؓ نے خلوت مین یزید کی بیعت کی اور امام حسینؓ نے وعدہ کیا ہے
کہ جسوقت عبدالرحمنؓ ابن ابی بکرؓ بیعت کرینگے ہم بھی بیعت کر لینگے پس تم درپے
اس بات کے نہو کہ یہ لوگ علانیہ بیعت کرین انکی بیعت خفیہ بھی کافی ہے اب بیعت
یزید کی تمام ہوئی خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت معاویہؓ اس کام سے فراغت پاکے
ملک شام مین پہونچے آدمیون کو جمع کرکے ایک خطبہ اس مضمون کا پڑہا کہ اے

خداوند عالم الغیب مین نے یزید کو اپنا ولیعہد کیا اس سبب سے کہ مین نے اوسکو اپنی دانست
مین بزرگ پایا اب جب سن کو پہونچا تو اوسکو اوس فضل پر پایا کہ مین نے خیال کیا تہا
اور اے حق تعالی اگر مین اوسکو محض برعایت شفقت پدری کے مسلمانون کا حاکم
کرتا ہون تو تو پہلے اس سے کہ وہ حکومت کرے اوسکو دنیا سے اوٹہا لے بعد اختتام
خطبہ پہر آپنے یزید کی طرف متوجہ ہوکر یہ نصیحت فرمائی کہ اے یزید مرتبہ امام حسین رضی اللہ عنہ
کا اسلام مین بہت ہی بڑا ہے اور تمام مسلمان اونکو بسبب آل نبی ہونے کے نہایت ہی
دوست رکہتے ہین تو بہی اونکے ساتھ ہمیشہ سلوک نیک رکہنا اور اونکی تعظیم و تکریم کرنا
ورنہ باعث بیزاری خدا و رسول کا ہوگا بعد چندے قریب زمانہ رحلت پہر حضرت
معاویہ نے یزید کو طلب کرکے یہ وصیت فرمائی کہ مینے تجہکو اپنا ولیعہد کیا اور امر حکومت
مسلمانون کا تیرے ہاتہہ مین دیا کوئی کام خلاف نکرنا ہمیشہ متبع شرع شریف رہنا اور
اون پانچون کے ساتھ جنہون نے تیری بیعت نہین کی یہ معاملہ کرنا عبد الرحمن ابن
ابو بکر کو کچہہ دینا اور کبہی اونکا مزاحم نہونا وہ مرد عافیت طلب ہے کبہی تجہسے نہ لڑیگا اور
عبد اللہ ابن عمر اور عبد اللہ ابن عباس سے کچہہ اندیشہ نکرنا کیونکہ یہ دونون صاحب
رات دن خدا کی عبادت اور جمع کرنے احادیث مین مشغول ہین اونکو خیال ملکی مطلق
نہین اور عبد اللہ بن زبیر سے غافل نرہنا اور حسین ابن علی اگر تیری بیعت کرین بہتر
ورنہ آپکو اون سے بچانا اور ہرگز ہرگز اونکا معترض ہونا یزید بمجرد سننے اسبات کے کہ
امام برحق نے بیعت نہین کی باطن مین سخت تر کوفتہ ہوا اسلیے کہ اوسکو آپ سے پہلے ہی سے
کینہ تہا اور سبب اوس کینہ کا یہ تہا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر نے اپنی بی بی کو طلاق
دی تہی یزید نے اوسکو پیغام دیا کہ تو مجہسے اپنا نکاح کرلے اوس بی بی نے اوسکو
صاف انکار کردیا اور اپنا نکاح حضرت امام حسین سے کرلیا سوا اسکے یہ نسبت یزید
کے تمام مسلمان امام الہدی کی زیادہ تر وقعت اور عزت کرتے تہے یہ امر اور بہی باعث

اشتعال اوس پلید کا تھا اگرچہ بظاہر اوس نے بیعت یزید گوارا کی و قبول کرتے تھے مگر دل میں آتش عداوت و نفاق کو ہر ساعت ترقی دیتا تھا جب ۶۰ ہجری تب کہ سنہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بمقام دمشق میں قضا فرمایا اس وقت بیعت مسلمانوں کا یزید کے ہاتھ آیا۔

معرکہ کربلا

جب یزید پلید بادشاہ ہوا اول تمام اہل شام سے بیعت لی بعد اوسکے خطوط تمام حضرات اور عاملوں ولایت کے پاس بھیجے تاکہ سب اوسکے لیے بیعت لیں چنانچہ ایک خط بنام ولید بن عتبہ بن ابی سفیان چچا حاکم مدینہ کو بھی لکھا کہ اہل مدینہ سے بیعت لینے کے لیے ولید نے بمشورہ مروان بن الحکم کے اوسی وقت حضرت امام حسین و حضرت عبداللہ ابن زبیر کو طلب کیا تاکہ بیعت لے دونوں صاحب مطلب ولید کے طلب کرنیکا سمجھ گئے فوراً چند احباب جان نثار اپنے ہمراہ لیکر مسلح و مستعد ولید پاس پہونچے بعد ولید سے مضمون خط یزید کا کہ حسین ابن علی و عبداللہ بن زبیر کو بغیر بیعت لینے کے نہ چھوڑنا اور جسطرح سے ممکن ہو بیعت لینا سنا اوسکی مجلس سے بلا اقرار و انکار اپنے گھر کو چلے آئے ان بعد امام الہدی مصلحت قیام مدینہ کی نہ دیکھ کے بصلاح بعض خیر خواہوں کے تاریخ ۳ شعبان ۶۰ھ کو معہ حضرت عبداللہ ابن زبیر اور اہلبیت اپنی کے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے وہاں آپکے پاس خطوط تخمیناً ایک سو پچاس ۱۵۰ متواتر سرداران کوفہ کے باین مضمون پہونچے کہ اے حضرت امام حسین آپ کوفہ میں تشریف لائیے ہم سب جان و مال سے آپکی مدد کرینگے اور کبھی آپکو پیٹھ نہ دینگے چونکہ حضرت امام حسین کو شیعان کوفہ کی بیوفائی کا حال خوب معلوم تھا پہلے آپنے بمشورہ حضرت عبداللہ ابن عباس کے مسلم بن عقیل بن ابی طالب کو بجانب کوفہ روانہ فرمایا اور کہا کہ اگر تو اہل کوفہ کو اپنا مطیع اور فرمانبردار پاوے

تو ہمکو اطلاع دینا تاکہ ہم بھی معہ اہلبیتؑ کے کوفہ مین پہونچین اور اپنی سکونت اختیار کرین
حضرت مسلمؑ معہ اپنے دونون نور العین کے کوفہ مین پہونچے اور حسب الارشاد امامؑ ہر حق کے
مختار نامی شخص کے گہر مین پوشیدہ مقیم ہوے اور اپنے آنے کی خبر کوفہ کے لوگونکو دی
سنتے ہی اس خبر کے شیعان کوفہ قریب بارہ ۱۲ ہزار کے خوشی خوشی حضرت مسلمؑ کے حضور
مین آئے اور حضرت امام حسینؑ کے واسطے حضرت مسلمؑ کے ہاتھ پر بیعت کی اوسوقت
حضرت مسلمؑ نے ایک خط کہ جسمین سرداران کوفہ کے بھی خطوط مبنی بر اطاعت ملفوف
تھے حضرت امام حسینؑ کی خدمت مین روانہ کیا کہ آپ تشریف لائیے تمام کوفی آپکی
بیعت کرنے پر راضی ہین حضرت امامؑ المسلمین نے جب نامہ حضرت مسلمؑ و خطوط سرداران
کوفہ ملاحظہ فرمائے باغ باغ ہوگئے اوسیدم آپنے سب کے جواب مین ارقام فرمایا کہ اطمینان رکھو ہم
عنقریب پہونچتے ہین جب خبر بیعت حضرت مسلمؑ کی کوفیون مین مشہور ہوئی حضرت
نعمان ابن بشیر کہ اصحاب صغار رسولؐ اللہ سے تھے اور عہدہ امارت کوفہ پر قیام رکھتے
تھے پاس آداب مراتب حضرت حسینؑ کا کرکے عمداً چشم پوشی کر گئے اور مطلق معترض بیعت
حضرت مسلمؑ کے نہوئے مگر مسلم ابن یزید حضرمی و عمارہ ابن ولید بن عقبہ و عبد اللہ ابن مسلم
نے کہ تینون خیر خواہ یزید کے تھے اس واقعہ کی خبر یزید کو دی یزید پلید سنتے ہی اس
قضیہ نامرضیہ کے نہایت ہی حیران و پریشان ہوا اور ایک خط عبد اللہ ابن زیاد عامل
بصرہ کو باین مضمون لکھا کہ مینے تجکو بجاے نعمان ابن بشیر کے عہدہ امارت کوفہ پر
مقرر کیا فوراً آپکو کوفہ مین پہونچا اور قضیہ بیعت مسلمؑ کو دور کر ابن زیاد شتابی سے
کوفہ مین پہونچا اور کوفیون کو مدینہ کیطرف سے بہت کچھ خوف دلایا اہل کوفہ مجیا
نے کہ اوس زمانہ تک تخمیناً قریب اٹھارہ ۱۸ ہزار یا چالیس ہزار آدمیون کے باختلاف
روایات بیعت کر چکے تھے سب نے قطعی بیعت توڑ دی اور ابن زیاد کے ساتھی ہوگئے
اور حضرت مسلمؑ ابن عقیلؑ سے برگشتہ ہوگئے پھر ابن زیاد نے ہانی ابن عروہ کو جسکے

مکان مین حضرت مسلمؑ اور اونکے دونون صاحبزادے مقیم تھے طلب کرکے شہید کیا
بعد اوسکے حضرت مسلمؑ اور اونکے دونون صاحبزادون محمدؑ و ابراہیمؑ رضی اللہ عنہم کو جام
شہادت پلایا اور اون چارون مظلوم بزرگون کے سرون کو کوچہ و بازار کوفہ مین واسطے
عبرت کوفیون کے جسکی نقل ہندوستان مین بجنسہ ہوتی ہے نیزون پر لٹکا پھرا کے
یزید کے پاس روانہ کرے یہ واقعہ ۳ ماہ ذی الحجہ ۶۰ھ کو واقع ہوا یا باختلاف روایت ۸ ذی الحجہ
سنہ الیہ او چنانچہ اسی تاریخ کو حضرت امام المومنینؑ نے حسب طلب حضرت مسلمؑ و سرداران
کوفہ کے سامان سفر کرکے ارادہ روانگی کوفہ کا مکہ معظمہ سے فرمایا وقت رخصت کے ہر چند کہ
حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور عبداللہ ابن عمرؓ و دیگر صحابہ کرامؓ رسول اکرمؐ نے کہ واسطے
ادائے حج کعبہ شریف کے تشریف لائے تھے منع کیا اور کہا کہ حضور مع اپنے اہلبیتؑ کے
صرف کوفیون بے وفا کے اعتماد پر ہرگز نجاوین ورنہ جناب کو وہ کمبخت بہت یا سخت
ایذا دینگے مگر حضرت امام المتقینؑ نے اصلا ترک عزیمت نہ فرمائی اور جواب مین فرمایا
کہ میرے پدر بزرگوار نے حدیث فرمائی ہے کہ مکہ مین ایک مینڈھا ہوگا اوسکے سبب سے
حرمت مکہ کی حلال ہوگی کاش وہ مینڈھا مین ہی نہون نہین چاہتا ہون کہ میرے
سبب سے مکہ مین خونریزی ہو غرض آپ باصرار تمام اہل مکہ سے رخصت ہوکر اوسی
تاریخ کو معہ بیاسی آدمیون اہلبیتؑ و اہل محبت کے و باختلاف روایت بیالیس ۴۲ سوار
اور نوے ۹۰ پیادہ دن کے آپ کوفہ کو روانہ ہوئے اثناء راہ مین آپنے حال شہادت حضرت
مسلمؑ اور بیوفائی شیعان کوفہ اور تفرقہ جماعت بیعت گرفتہ کا فرزدق شاعر سے
سنا نہایت ہی تعجب کیا ہرچند دل مبارک مین گذرتا تھا کہ واپس چلین مگر آپنے
جدھم شورہ اپنی اہلبیتؑ و دیگر ہمراہیان جانثار سے لیا بعض نے اونمین سے کہا
کہ ہم جبتک عوض خون مسلمؑ کا بیوفایان ظالم سے نہ لینگے ہرگز نہ لوٹین گے اگرچہ ہمت
جاوین سنتے ہی اسبات کے امامؑ برحق کے بھی صلہ رحمی جوش مین آگئے فرمایا کہ

ہمکو بھی بعد تمہارے زندگی گوارا نہین بہتر ہے آگے بڑھو جب کوفہ سے تخمیناً دو منزل کا
فصل باقی رہا حضرت حر سعد بارہ ہزار سوار سلیح کہ فوج ابن زیاد سے تھے وہان آپ سے
ملاقی ہوئے اور عرض کی کہ ابن زیاد نے مجھکو حاکم کیا ہے کہ آپکو گرفتار کرکے اوسکے آگے
لیجاؤن مگر مین حضور کا حد مراتب نگاہ رکھتا ہون نہین چاہتا ہون کہ ایسا کرون حضرت
نے فرمایا کہ ہم اپنی خوشی سے نہین آئے ہین بلکہ کوفہ کے لوگون نے ہمکو خطوط اشتیاقیہ
بھیجکر طلب کیا ہے اگر اپنے قول و فعل پہ ثابت قدم ہین تو ہم چلین ورنہ یہان سے ہی
واپس جاوین حضرت حر نے التماس کی کہ حضور مجھکو سلسلہ اسباب کی خبر نہین ہے
نہایت ہی حیران ہون نہ جناب کو وہان لیجا سکتا ہون اور نہ چھوڑ سکتا ہون چونکہ
نام حضرت حر کا دفتر ازل مین سعید لکھا تھا سوائے گفتگو باتہذیب کے مرتکب سوء
ادبی کے نہوئے اور ہمراہ رکاب حضرت امام الہدیٰ کے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے
جسوقت حضرت امام المومنینؑ دشت کربلا مین پہونچے دریافت فرمایا کہ اس مقام کا
کیا نام ہے عرض کی کہ کرب و بلا فرمایا کہ یہی مقتل ہے ہمارا اور ہمارے ہمراہیونکا
اب ہم اس جگہہ مقیم ہونگے چنانچہ حضرت ۲ محرم سنہ ۶۱ ہجری کو میدان کربلا مین
فروکش ہوئے حضرت حر بھی مع اپنے لشکر کے حضرتؑ کے مقابل مین ٹھہرے
اسی اثنا مین ایک خط ابن زیاد کا یزید کی بیعت کے لیے حضرت امام حسین کی
خدمت مین پہونچا حضرت نے خط دیکھکر قاصد سے فرمایا کہ اس خط کا جواب
ہمارے پاس نہین ہے قاصد نے یہ خبر ابن زیاد کو پہونچائی سنتے ہی ابن زیاد
کمبخت سخت غضبناک ہوا اور بہت جلد کثرت سے فوج جمع کرکے بسپہ سالاری
عمر ابن سعد حاکم رے کے واسطے قتل امام الہدیٰ کے روانہ کی عمر سعد لشکر کے
کربلا مین پہونچا اور اپنا ڈیرہ دریاے فرات کے کنارے پر کیا اور لشکر کو حکم دیا کہ لشکر
حضرت امام کا محاصرہ کرے حضرت امام نے بھی بنظر حفاظت کے ایک خندق اپنے

لشکر کے گرد کھودوائی اوسکا ایک ہی دروازہ آمد و رفت کا تہا اوس مین افعی بدنہاد ہو کر صفا بر او رشاک بیٹھے پہر آپنے ایک خط ابن سعد کو لکھا کہ اے ابن سعد تو ان تینون امرون مین سے ایک اختیار کر یا ہمکو حجاز کی طرف جانے دے یا یزید کے پاس بھیجدے یا ہم ترکستان کی جانب جاوین تاکہ کفار ترک سے جہاد کر کے جام شہادت نوش کرین ابن سعد نے نامہ ابن زیاد پاس بھیجدیا ابن زیاد نے عمر سعد کو جواب لکھا کہ جبتک حسینؑ واسطے یزید کے میرے ہاتھ پر بیعت نکریگا اوسکا کوئی عذر پذیرا نہوگا ابن سعد نے خط ابن زیاد کا حضرت حسینؑ کی خدمت مین روانہ کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ امر غیر ممکن ہے مین ہرگز ابن زیاد کے پاس نجاؤنگا اسی درمیان مین دوسرا خط ابن زیاد کا ابن سعد کے پاس پہونچا کہ ہمنے تجھکو سوال جواب کے لیے نہین بھیجا ہے بلکہ تجھکو لڑائی کے لیے سپہ سالار کیا ہے جلد لشکر حسینؑ پر پانی بند کر ورنہ تیرے عہدہ پر دوسرا افسر کیا جاویگا ابن سعد ظالم نے ۷ محرم کو درمیان فرات و لشکر امام برحق کے اپنی فوج عصیان موج یک صف باندہ کے کھڑی کردی تاکہ اہلبیتؑ ساقی کوثر کو ایک بوند پانی نملے نعوذ باللہ من ذلک بعد ازان بائیس ۲۲ ہزار سوار و پیادہ شیعان کوفہ و فوج یزید سے اپنے زیر کمان لیکر مستعد جنگ ہوا چونکہ شجاعت اہلبیتؑ رسول اللہ سے بخوبی آگاہ تہا اسلیے ۹ تاریخ کی مہلت حضرتؑ کو دی کہ ظاہر اپنے معاملہ مین اندیشہ فرماوین اور خود باطن مین وہ بد باطن سامان حرب کرتا رہا اور عمر ابن حجاج کو پانسو ۵۰۰ سوار دیکر روانہ کیا تاکہ دریا کے کنارے پر جا کے ہردم گشت کرتا رہے حضرتؑ کے لشکر مین سے کوئی چلو بھر پانی نہ لینے پاوے حضرات اہلبیتؑ اور لشکر جان نثار کا غلبہ تشنگی سے وہ عالم تہا کہ مثل ماہی بے آب کے پھڑکتے تھے اور مانند مرغ بسمل تڑپتے تھے جب جنگ مین تاخیر ہوئی ابن زیاد نے شمر ذی الجوشن کو طلب کر کے کہا کہ عمر سعد جنگ مین تساہل کرتا ہے تو اوسپر افسر کر کے بھیجا جاتا ہے

اگر وہ جنگ کرے بہتر ورنہ تو اوسکی جگہہ سپہ سالار ہے جلد جا اور حسینؑ سے مقاتلہ کر اور
اوس کا سر میرے پاس بھیج شمر اوسی دم کوفہ سے روانہ ہوا عصر کے وقت کربلا مین
پہونچا اور ابن زیاد کی جانب سے عمر سعد کو نہایت ہی تہدید کر کے کہا کہ مین ایک
ساعت لڑائی مین توقف نہین کر سکتا ہون چونکہ شام قریب تھی لہذا شمر نے بھی
لڑائی کو صبح ہی پر موقوف رکہا رات بہر محاصرہ کیے رہا اوس شب کو حضرتؑ نے
ایک لمحہ بھی آرام نہ فرمایا کیونکہ صداے العطش العطش کی ہر دم اہلبیتؑ و اہل
محبت سے گوش مبارک مین پہونچتی تھی آپ بڑے استقلال سے درستی آلات حرب مین
جو کچھہ کہ موجود تھے مصروف رہے ہر دم بیبیون اور بچون کو کہ پیاس سے ہلاکت
کے قریب پہونچے تھے دلاسا دیتے اور گریہ وزاری سے منع فرماتے تین روز برابر
حضرتؑ اور متعلقان حضرتؑ نے تیمم سے نماز پنجگانہ ادا کی کسی کو ایک قطرہ پانی کا
میسر نہ ہوا بعض صحابہؓ اہلبیتؑ نے کہ طاقت سے طاق ہوے تھے عمر سعد سے
پانی طلب کیا اوس شقی موذی نے ایک بوند پانی نہ دیا اوسی شب کو ایک خط تاکیدی
ابن زیاد کا ابن سعد کے پاس باین مضمون پہونچا کہ حسینؑ کے لشکر مین ایک بوند
پانی نہ جانے دینا اور لڑنے مین بہت عجلت کرنا جسدم حسینؑ کو قتل کرے نعش کو
گھوڑون کے سمون کے تلے روند ہوانا اور سر نیزہ پر رکھکر میرے پاس بھیجنا عیاذاً
باللہ جب رات گذر گئی اور صبح روشن ہوئی ۱۰ محرم کی اور دن جمعہ کا تھا عمر سعد
نے اول اپنے لشکر کو آراستہ کر کے اہلبیتؑ کا محاصرہ کیا امامؑ الہداے کو
یقیناً معلوم ہوا کہ دشمن تشنہ خون اہلبیتؑ رسول اللہؐ کے ہین آپنے واسطے قطع
حجت کے شتر پر سوار ہو کر ایک خطبہ پڑہا پھر فرمایا کہ اے لوگو اول میری طرف
دیکھو کہ مین کون ہون بعد اوسکے اپنی طرف دیکھو کہ تم کون ہو کس حجت پر تم مجھکو
بے گناہ قتل کرتے ہو آیا مین رسولؐ خدا کا نواسا اور خلیفہ چہارم سیدؐ الانبیا کا

کیا پیا ابیا نہین ہون آیا نصوص قرآنی و احادیث محبوب سبحانی ﷺ میری خونریزی
کی نہین ہین خدا و رسول ﷺ نے مجھکو قطعی جنتی فرمایا ہے اسیطرحسے آپ نے اپنے فضائل
بہت کچھ دلائل پیش کئے اعدا کی طرف سے سواے سکوت کے کوئی جواب
نہ ہوا فرمایا کہ الحمد للہ حجت خدا تم پر تمام ہوئی یہ فرماکے آپ شتر سے اوترے اور
اسپ پر سوار ہوکے جوانان اہلبیت ؑ و مردان صداقت کیش کو طلب فرماکر دشمن کے
مقابل مین صف آرائی منتظر تھے کہ آغاز جنگ کا دشمن کیطرف سے ہو تہوڑے
سے توقف کے بعد ایک ظالم لشکر دشمن سے نکلا اور حضرت ؑ کے لشکر سے اپنا مقابل
چاہا حضرت نے اوسکے مقابلہ کو ایک جوان اہلبیت ؑ سے روانہ فرمایا جوان موصوف
نے اوسکو اور مثل اوسکے بہتیرون کو قتل کرکے خود بھی جام شہادت نوش کیا
اسیطرحسے حضرت ؑ کے عزیزون اور دوستون سے ایک ایک صاحب خندق سے
باہر جاتے اور بہت سے ظالمون کو سرزمین پر گرا کر آپ بھی شہادت پاتے
جب زیادہ پچاس آدمیون لشکر حضرت ؑ سے شہید ہوئے اوس وقت حضرت ؑ نے
ایک نعرہ مارا کہ آیا کوئی ہے کہ اس وقت ہمارے بجاے خدا مدد کرے اور دشمن کو
اہلبیت ؑ رسول ﷺ اللہ سے باز رکھے سنتے ہی اس بات کے حضرت حر لشکر ابن سعد سے
جدا ہوکے معہ اپنے بھائی اور بیٹے اور غلام کے امام الہدی ؑ کے حضور مین حاضر ہوئے
اور عرض کی کہ اے ابن رسول ﷺ اللہ صرف اس امید پر کہ حضور کے نانا قیامت کے
دن میری شفاعت فرماوین اپنا جان و مال و اہل و عیال قربان کرتا ہون یہ کہکر
حضرت کی جانب سے ابن سعد کے لشکر پر حملہ آور ہوے بعد بڑی حرب و ضرب
کے معہ اپنے بھائی اور بیٹے اور غلام کے شہید ہوئے جب حضرت حر بھی شہید ہوگئے
حضرت امام الہدی ؑ نے بذات خود ارادہ جنگ کا فرمایا اوسدم باقی ماندہ ہمراہیون
نے عرض کی کہ جب تک ہم مین سے ایک شخص بھی باقی رہیگا حضرت ؑ کو میدان

جنگ مین نجانے دیگا غرض کہ سب صاحب بھی بڑے بڑے کارنمایان دکھلا کر
شہید ہوگئے اور سوا بیبیون اور بچون اور بعض زخمیون اور حضرت علی اصغر کے
کہ خیمہ مین بیمار پڑے ہوئے تھے کوئی بھی باقی نرہا اوس وقت حضرت امام برحق نے
دشمنون کی طرف گھوڑا بڑھایا اور رجز فخریہ اپنے آبا و اجداد کی شان مین بقاعدہ
اہل عرب کے پڑھکے شمشیر برہنہ کی مخالف کے لشکر سے جسنے حضرت کے مقابلہ مین
قدم بڑھایا سر اوسکا آپنے شمشیر بران سے زمین پر گرایا القصہ ایسے میں
کسی کا حوصلہ نپڑا کہ حضرت سے تنہا جنگ کرے آپکی شجاعت دیکھکر تمام لشکر
اعدا مانند بید کے لرزان تھا یہ جرائت دیکھکر شمر گھبرایا اور اپنی فوج یاجوج ماجوج مشرب
کو جمع کرکے حضرت پر کثرت سے تیر بارانی کی کہ جسم اطہر صورت غربال مجروح ہوگیا
اوسی اثنا مین ایک گروہ نے حرم محترم کی طرف بغرض غارت منہ کیا حضرت نے
باواز بلند فرمایا کہ اے بیحیا دشمنون بے خرد یہ کیا حمیت ہے کہ تم اہلبیت رسول اللہ
کے ساتھہ کرتے ہو اگر تمکو خوف عقبی نہین ہے تو دنیا کی ہی ملامت سے شرماؤ کیونکہ
تمسے عورتون اور بچون نے لڑائی نہین کی ہے اس حرکت ناشائستہ سے باز رہو
اور ہمسے لڑو شمر نے جو یہ کلام سنا اپنے یارون کو لوٹا لیا اور کہا کہ تم عورتون اور
بچون سے مزاحمت نکرو اور حسین سے کہ شدت تشنگی و کثرت زخمون سے بیتاب
ہے جنگ کرو سنتے ہی اسبات کے دل کے دل سوار و پیدل ہمگر رہ ہو کر حضرت
پر ٹوٹ پڑے اگرچہ حضرت امام بھی بضرب تیر و شمشیر لشکر اعدا سے خوب ہی لڑے
مگر کثرت زخمون سے طاقت حرب نرہی اوس وقت ایک ظالم نے حضرت کے
گھوڑے کی کونچین کاٹ ڈالین اور دوسرے ظالم نے ایسا خنجر مارا کہ دوش مبارک
کٹکر زمین پر گرپڑا اوسی حالت مین روح شریف واصل بحق ہوئی اور جسم لطیف خاک پر
گرپڑا یہ معرکہ ۱۰ محرم روز جمعہ کا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اس حال کو دیکھکر

نصر ابن خرشنہ نابکار نے شمشیر نکالکر ارادہ کاٹنے سر مبارک کا کیا ایسی ہیبت غالب
ہوئی کہ اوسکے ہاتھ پاؤن پہرا گئے پہر خولی ناہنجار ابن سعد کے حکم سے اپنے گہوڑے سے
اوترا اور حضرت کے سر اقدس کو کاٹ کر آگے شمر و ابن سعد کے لیگیا اوس وقت
شمر و ابن سعد نے واسطے غارت کرنے حرم محترم کے اجازت دی جو چیز کہ اہلبیت
کی تہی جو کچہ وہ کل لوٹ لی ظالموں نے بیبیون اور بچون اہلبیت کو قید کر کے آگے دشمنان
ہنداسے لیگئے پہر اپنے کشتون کی نعشین تلاش کر کے زمین مین دفن کین اور نعشین
شہدائے عظام و اولاد سید انام کی میدان مین پڑی ہی رہنے دین اور بعضے اشقیا
نے بموجب کہنے ابن زیاد کے بے ادبیان جسم پاک حضرت کے ساتھ کین وہ قابل
تحریر نہین اوس بیان سے روح کانپتی ہے اور بال بدن پر کہڑے ہوتے ہین
بعد ازان ابن سعد نے سر اقدس کو معہ اسیران اہلبیت ہمراہ بشیر بن مالک و
خولی بن یزید کے کوفہ کو ابن زیاد کے پاس روانہ کیا ابن زیاد بیحیا نے سر مبارک
کو نیزہ پر رکہکر اور بیبیون اور بچون اہلبیت کو شتران بے ہودج پر بٹہا کر کوچہ و
بازار کوفہ مین پہرایا چنانچہ اوس کی نقل اسدم تک شیعان پاک ہر محرم مین کیا
کرتے ہین غرض اوس مردود نے کوئی دقیقہ ہتک اہلبیت مین باقی نہ چہوڑا انعوذ باللہ
من ذالک بعد اوسکے سر مبارک کو معہ اہلبیت کے اوسی حالت ذلت کے ساتھ ہمراہ
شمر شقی و فوج عصیان موج کے پاس یزید عنید کے بجانب دمشق روانہ کیا
جس دم خبر آنے سر اقدس اور قیدیان اہلبیت کی یزید پلید کو پہونچی نہایت خوش
ہوکر اپنے دربار عام مین بیٹہا اور واسطے حاضر ہونے امرا و غربا و اہل شام کے
حکم دیا جب سر مبارک اوس خبیث کے آگے رکہا گیا اور اسیران اہلبیت سامنے
کہڑے کر گئے وہ مردود لکڑی لب مبارک حسین پر کہ بوسہ گاہ رسالت پناہ کا
تہا مارکر حضرت زین العابدین ابن حسین سے کہنے لگا کہ تیرے باپ نے میرا حق نہ پہچانا

اور مدعی ملک خدا اور سیر ے کا ہوا دیکھو مین نے اوسکے ساتھہ کیا کیا اب تو مختار ہے جہان
چاہے جا حضرت زین العابدین نے مدینہ منورہ کی سکونت اختیار کی بارہ دن بعد
یزید پلید نے حضرت زین العابدین کو معہ اہلبیت کے اونٹون خشک پالان پر سوار
کرکے مدینہ کو روانہ کیا پہر بعد چند روز کے سر اقدس حضرت حسین کا بہی مدینہ مین
بہیجدیا حضرت زین العابدین نے کفن دیکر قریب مقبرہ حضرت سیدۃ النساء کے
دفن کیا۔ مگر شیعہ اسکے خلاف روایت کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب اسماء شریف
شہداء اہلبیت کے یہ ہین حضرت عباس و حضرت عثمان و حضرت محمد و حضرت عبد اللہ
و حضرت جعفر پسران حضرت علی و حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت قاسم و حضرت
عبد اللہ فرزندان حضرت حسن و حضرت علی اکبر ابن حضرت حسین اور دو صاحبزادے
حضرت عبد اللہ ابن حضرت جعفر اور تین فرزند حضرت عقیل بن ابیطالب اور حضرت
عبد اللہ و حضرت عبد الرحمن و جعفر لخت ... حضرت محمد بن عقیل کے رضوان اللہ علیہم
اجمعین باقی شہداء دیگر احباب ... سے تہے ان سب بزرگون کی لاشین
مدد مان وہی قریب جوار ... کے تیسرے دن ایک قبر کلان کہود کے
دفن کردین اور تن اقدس ... امام الہدی کو ایک قبر مین علیحدہ دفن کیا عمر شریف
برحق کی چہپن برس ... ہوئی میدان کربلا مین معہ اعزا و احباب کے مدفون ہوئے

آ ... باب عشرہ محرم

جب مسلمان محرم ... دیکھین اس ماہ کو متبرک سمجھین اور بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا
کے اپنی دنیا و آخرت ... بہتر چاہین اور عمل نیک کرین خصوصاً عاشورہ کے دن روزہ
رکھین نوافل پڑہین ... مجلس کرین علماء سے ملین وعظ و پند سنین بیمارون کو پوچھین یتیمون پر
رحم کہاوین فی سبیل اللہ محتاجون کو صدقہ دین مسلمانون سے ملین تلاوت قرآن مین

مشغول رہین تمل بد سے بچین مثل تعزیہ و تربت و ضریح بنانے عرضی باندھنے زیارت
پڑہنے شربت چڑہانے مرثیہ سننے سینہ کوٹنے سر پیٹنے تاشے ڈہول جھنجھی بانسری بجانے
سیاہ سبز کپڑے پہننے کلاوہ ڈالنے بچون کو فقیر جوانون کو پیک بنانے سر کہولنے
بہس اوڑانے ماتم کرنے نذر حسینؑ سبیل تکنے فاقہ مرنے پابرہنہ پہرنے زمین پر لیٹنے
پنجے شدے علم طوق براق دلدل تخت مہدی نکالنے اکہاڑہ اوٹھانے نعرہ مارنے
وغیرہ کے کیونکہ یہ دن قدیم سے برکت والا ہے اکثر انبیاؑ و اولیا کے اسی دن رنج و غم
دور ہوئے ہین اور فضل خدا سے اونکو بڑے بڑے درجے ملے ہین چنانچہ آدم علیہ السلام
کی دعا اسی روز قبول ہوئی تہی اور حضرت موسی علیہ السلام نے اسی دن فرعون کے
ظلم سے نجات پائی تہی اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی بہی اسیدن جودی پہاڑ پر ٹہہری
تہی اور حضرت امام حسینؑ رضی اللہ عنہ نے بہی بطریق قدیم اسی دن درجہ مظلومیت و
شہادت کا حاصل کیا اوس کا سبب یہ تہا کہ اللہ تعالی نے اپنے فضل سے تمام مراتب
اپنے محبوبؐ پاک کو عطا کئے تہے صرف مرتبہ شہادت کی کمی تہی وہ حضرت حسنینؑ کی
شہادت کے سبب سے پوری کردی مگر عوام الناس بجز اسکے کہ تقلید فاسقون و تایید
شیعون کی کرین قدر اس مراتب بلند و مناصب ارجمند کی نہین جانتے ہین بلکہ قسم قسم
کی بدعات سیئہ ایجاد کر کے محبت اہلبیتؑ کا دم مارتے ہین غرضکہ عشرہ محرم کا جہلا
کے نزدیک مثل ہولی دوالی کے میلے تماشے کا دن ہے افسوس ہے ایسے لوگون پر کہ
دعوی تو کرین اہلسنت ہونے کا اور عمل کرین شیعون کے اللہ تعالی ہر مسلمان کو صحبت
نیک نصیب کرے بیت صحبت صالح ترا صالح کند ✣ صحبت طالح ترا طالح کند ✣

مجملاً ذکر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم مبارک جناب کا علی اصغر ہے اور لقب زین العابدینؑ اس سبب سے آپ

باین لقب ملقب ہوئے کہ آپ بہت عابد و زاہد تھے دن رات مین ہزار رکعت نفل پڑہتے تھے ایک ساعت بہی یاد خدا سے غافل نہ رہتے تھے کنیت آپکی ابوالحسن تہی ۵ شعبان ۳۸ھ کو شکم محترم حضرت شہربانو بنت شاہ یزدجرد شاہ فارس سے جو حضرت عمر خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے بطریق عطیہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دی تہین کوفہ مین پیدا ہوئے اور اپنے جد امجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کنار مبارک مین پرورش پائی اور حضرت فاطمہ بنت حضرت حسن کے ساتھ کتخدا ہوئے جب عمر شریف جناب کی بائیس ۲۲ برس کی ہوئی معرکہ کربلا مین مقید ہوکر شام کو بہیجے گئے وہان سے بعد اوٹھانے تکالیف و مصیبت کے نجہ ظالمون سے خلاص ہوکر مدینہ طیبہ مین تشریف لائے بعد چند روز کے وہان سے بہی سکونت ترک کرکے ایک موضع مین کہ متصل مدینہ منورہ کے تہا تا زیست قیام فرمایا ہمیشہ حصول ثواب عقبیٰ مین مصروف رہتے تھے دنیا کے لوگون کے جہگڑون مین نہ پڑتے تھے اوقات عزیز کو تلاوت قرآن پاک و روایت احادیث صاحب لولاک مین گذارتے ۸ محرم ۹۴ھ یا ۹۵ھ کو دنیا سے رحلت فرمائی عمر شریف ۵۶ یا ۵۷ برس کی ہوئی جنت البقیع قبہ حضرت عباس مین دفن ہوئے بعض مورخ کہتے ہین کہ آپ بہی زہر سے شہید ہوئے واللہ اعلم بالصواب

مجملاً ذکر حضرت امام محمد باقر ابن زین العابدین رضی اللہ عنہ کا

اصلی نام آپکا محمد ہے اور لقب باقر اس لفظ کے معنی لغت مین توسع کے ہین چونکہ آپکو وسعت علم و فضل کی کثرت سے حاصل تہی لہذا باین لقب ملقب ہوئے کنیت آپکی ابو جعفر ہے ۳ ماہ صفر ۵۷ھ ہجری روز جمعہ کو بطن فاطمہ بنت امام حسن رضی اللہ عنہ سے مدینہ شریف مین تولد ہوئے معرکہ کربلا مین آپ تین برس کے تھے صفائی قلب و طہارت نفس و ذکاوت طبیعت و کثرت علم و وسعت فضل مین آپکو

دسترس تمام تھی شریعت و طریقت کے شاغل معرفت و حقیقت مین کامل علیشه کلام
خدا و حدیث سید الانبیا کے معنی بیان فرماتے اور مسائل اصولی و فروعی فقہ سے
لوگون کو بتاتے روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز مین رسول خدا
کے حضور مین بیٹھا تھا اوس وقت حضرت کی گود مین حضرت حسین رضی اللہ عنہ تھے
میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے جابر حسینؑ کے ایک فرزند ہوگا نام اوسکا علی
قیامت کے دن منادی ندا کریگا کہ اے سید عابدین اوٹھے اوس وقت پسر حسینؑ
کہ اوسکا نام علی ہوگا اوٹھے گا اوسکے ایک لڑکا ہوگا نام اوسکا محمد ہوگا اگر تو اوسکا
زمانہ پاوے تو تو میری طرف سے اوسکو سلام کہنا اسیطرح سے آپکے فضائل بہت مین
معتبر کتب شیعون سے مثل حقاق الحق کے ثابت ہے کہ علما اربعہ اہلسنت کے آپہی
کے شاگرد ہین جیسا کہ مسائل شیعہ مین بیان ہوگا آپنے آخر ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۱۴ ہجری مین
رحلت فرمائی عمر شریف ۵۷ سال کی ہوئی قبہ حضرت عباسؓ مین دفن ہوئے بعض
مورخ کہتے ہین کہ آپ بہی زہر سے شہید ہوئے واللہ اعلم بالصواب

مجملا ذکر حضرت امام جعفر صادق ابن محمد باقر رضی اللہ عنہ کا

اصلی نام آپکا جعفر ہے اور لقب صادق اس سبب سے کہ اللہ تعالی نے آپکو مرتبہ صدیقین
کا عطا کیا تھا کنیت آپکی ابو عبداللہ ہے سنہ ۸۳ ہجری مین بطن ام فروہ سے مدینہ طیبہ
مین پیدا ہوئے جمیع علوم ظاہریہ و باطنیہ اپنے والد ماجد سے حاصل کیے آپکی سعی بلیغ
سے دین کا علم اسلام کے تمام شہرون مین پہیل گیا چنانچہ اکثر علما اہلسنت آپکے
شاگرد ہین مثل ابو حنیفہ و یحیی ابن سعید و ابن جریج و مہرد و سفیان و مالک و شعبہ و ابوایوب
وغیرہم رحمہم اللہ تعالی اسیطرح سے بہت سے بزرگ صوفیہ نے بہی آپ ہی سے علم
سلوک و معرفت کا حاصل کیا کثرت سے آپکی روایات مشہورہ اہل ایمان کی کتب

مستقبرہ مین موجود ہین حاجت بیان کی نہین آپنے ۱۵ رجب روز دوشنبہ سنہ ۱۴۸ ہجری یا
باختلاف روایت ماہ شوال مدینہ مین انتقال فرمایا اور قبہ عباس مین پاس اپنے والد کے دفن ہوئے
عمر شریف ۶۸ سال کی ہوئی شیعہ کہتے ہین کہ آپکو بھی زہر دیا گیا مگر اہلسنت کے نزدیک ثابت نہین

مجملاً ذکر حضرت امام موسی کاظم ابن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا

اسم شریف اصلی آپکا موسیٰ ہے اور لقب کاظم باین سبب کہ آپ غصہ کو کھا جاتے تھے
چونکہ آپ بکثرت حلیم مزاج و سلیم طبع تھے لہذا باین لقب ملقب ہوئے کنیت آپکی ابو الحسن ہے
۷ ماہ صفر سنہ ۱۲۸ یا سنہ ۱۲۹ ہجری کو موضع ابوا کہ درمیان مکہ و مدینہ کے واقع ہے بطن
ام ولد جنکا حمیدہ نام تھا اور اونکو اندلسیہ بھی کہتے تھے پیدا ہوئے اور جمیع کمالات
ظاہریہ و باطنیہ مین مثل اپنے آبا و اجداد کے موصوف تھے اور فضل و علم و زہد و تقوی
عبادت و سخاوت و اجابت دعا و صبر و شکر وغیرہم مین معروف تھے اتفاقاً ہارون رشید
کہ خلفاء عباسیہ سے تھا مدینہ مین آیا آپکی کرامت و شجاعت کا حال سنکر خائف
ہوا اور اپنے ساتھ بغداد مین لیگیا وہان آپکو بغیر سرزد ہونے کسی امر کے قید کر دیا
چنانچہ آپنے اوسی حبس کی حالت مین ۲۵ رجب روز جمعہ سنہ ۱۸۳ ہجری کو رحلت فرمائی
اور مقبرہ شونیزیہ مین مدفون ہوئے عمر شریف جناب کی ۵۵ سال کی تھی
بعض کہتے ہین کہ آپکو زہر دیا گیا بعض کہتے ہین کہ آپ زیادہ رطب کھا گئے تھے

مجملاً ذکر حضرت امام علی رضا ابن امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم شریف آپکا علی ہے اور لقب رضا باین سبب کہ آپ ہمیشہ راضی برضائے
رب رہتے تھے اور ہر کام مین آپ اللہ ہی کی رضا کو مقدم رکھتے تھے لہذا باین لقب ملقب
ہوئے کنیت آپکی ابو الحسن ہے ۱۱ ربیع الثانی روز پنجشنبہ سنہ ۱۵۳ ہجری کو بطن خیزران ام

ملقب بطاہرہ کہ ام ولد تہین مدینہ منورہ مین تولد ہوئے فضل و کمالات ظاہری و باطنی
مین مثل اپنے بزرگون کے تہے اکثر علماء اہلسنت نے آپ سے علم شریعت و معرفت کا
حاصل کیا چنانچہ شیخ معروف کرخی آپ ہی کے ہاتہون پر مسلمان ہوئے مامون
بادشاہ آپکی بڑی تعظیم و تکریم کرتا تہا حتی کہ اپنی دختر ام طیبہ نام کو آپکے عقد مین دیا
اور نہایت ہی حسن عقیدت سے ایک عہدنامہ ۲۰۱ ہجری مین لکہدیا کہ بعد میرے
حضرت علی رضا بادشاہ ہونگے اور اپنی زندگی مین بہی آپکو شریک مملکت کا جانتا
تہا چونکہ جناب کی عمر نے وفا نکی آپ مامون سے پہلے ہی انتقال فرما گئے اس
سبب سے آپ بادشاہ نہوئے آپنے آخر ماہ صفر سنہ ۲۰۲ یا ۲۰۳ ہجری مین وفات
پائی شہر طوس مین متصل قبر ہارون رشید دفن ہوئے عمر شریف جناب کی تخمینا
پچاس برس کی ہوئی شیعہ کہتے ہین کہ آپکو مامون نے زہر دیا اہلسنت کے نزدیک یہ محض خلاف ہے

مجملا ذکر حضرت امام محمد تقی ابن امام علی رضا رضی اللہ عنہ کا

آپکا اصلی نام محمد ہے اور لقب تقی و جواد اور کنیت ابو جعفر ۱۹ رمضان ۱۹۵ ہجری روز
جمعہ و بقولی ۱۰ رجب ۱۹۵ ہجری کو بشکم ام ولد سبنہ المریسیہ نام کے بطن سے مدینہ مین
پیدا ہوئے جب آپکی عمر شریف آٹھ برس کی ہوئی آپکے والد ماجد نے انتقال
فرمایا چونکہ اللہ تعالے نے آپکو ایسا ذکی و عقیل پیدا کیا کہ آپنے تہوڑی سی ہی فرصت
مین تمام علوم خفی و جلی مثل اپنے آباو اجداد کے حاصل کئے اپنے زمانہ مین آپ
کثرت فضل و کمال مین عدیم المثال تہے نقل ہے کہ ایک روز سواری مامون
بادشاہ کی گذرتی تہی حضرت کو ایک کوچہ مین کہڑے ہوئے دیکہا جب واپس آیا پہر
آپکو وہین کہڑے ہوئے دیکہا مامون آپکے پاس آیا پوچہا کہ اے محمد بتاؤ تو
میرے ہاتہہ مین کیا ہے فرمایا اے امیر المومنین تمہارے ہاتہ مین چہوٹی مچہلیان

ہین جنکو بانے شکار کیا ہے سنتے ہی اس بات کے مامون حیران رہگیا اور اپنے دل
مین یقین کیا کہ جب حضرتؑ کے کشف کا تین برس کی عمر مین یہ حال ہے تو آگے
کیا کچھ نہو گا آپکو ہمراہ اپنے گھر لیگیا اور بڑی توقیر و عزت سے پیش آیا اور کہا کہ محمدؑ
بیشک علیؑ رضا کے صاحبزادے ہین ہر دم آپ سے ایسے فضل و کمالات و کشف و
کرامات سرزد ہوتے تھے کہ مامون ہزار جان سے آپ پر فدا ہوتا تھا بدل چاہتا تھا
کہ اپنی دختر کا نکاح آپکے ساتھ کرے اور امر حکومت آپکو سپرد کرے مگر اوسکی قوم
کے لوگ یعنی عباسی اس امر سے مانع ہوے لیکن مامون نے مطلق اونکے کہنے کی پروا
نکرکے جواب دیا کہ مین محمدؑ کو علم شریعت و معرفت مین تمام فضلا و علما اس زمانہ سے
بہتر و برتر جانتا ہون جسکو شک ہو امتحان کرلے چنانچہ عباسیون نے آپکے ساتھ
مباحثہ کرنیکے لیے یحییٰ بن اکثم کو کہ عالم جلیل القدر و سربرآوردہ عالم تھے مقرر کیا
یحییٰ نے آپ سے بہت سوال کئے آپنے تمام مسائل کے کافی و وافی جواب دیے حضار
کو سکتہ تھا ہر ایک حیرت سے آپکے منہ کو تکتا تھا جب آپنے یحییٰ سے ایک مسئلہ دریافت
کیا اوس سے کچھ جواب نہ آیا اور نہایت ہی انصاف سے آپکے جامع الکمالات
ہونے کا اقرار کیا مامون اس بات سے نہایت ہی خوش ہوا اور از بس حسن عقیدت
سے اپنی دختر ام الفضل کا نکاح آپکے ساتھ کردیا آپ نے مامون سے درخواست
مدینہ جانے کی کی اوس نے فوراً آپکو مع اونکی زوجہ کے مدینہ کو بھیجدیا
پھر آپکو معتصم باللہ نے اپنے عہد حکومت مین بغداد طلب کیا آپ بموجب
اولی الامر کے ۲۶ محرم سنہ ۲۲۰ ہجری مین داخل بغداد ہوے چنانچہ وہین بتاریخ
۵ یا ۶ ذی الحجہ روز شنبہ سنہ مذکور کو وفات پائی اور اپنے جد امجد امام موسیٰؑ
کاظمؑ کے پہلو مین دفن ہوے عمر شریف پچیس ۲۵ برس کی تھی شیعہ کہتے ہین
کہ آپکو معتصم باللہ نے زہر دلوایا اہلسنت کے نزدیک بالکل دروغ ہے

مجملاً ذکر حضرت امام علی نقی ابن امام محمد تقی رضی اللہ عنہما کا

آپکا اصلی نام مبارک علی ہے اور لقب نقی و ہادی و عسکری ہے باین سبب آپ کا نام عسکری ہوا کہ آپنے لشکر متوکل باللہ مین سکونت اختیار فرمائی تھی لہذا اس لقب سے ملقب ہوئے نصف شعبان سنہ ۲۱۲ھ یا ۱۳ رجب سنہ ۲۱۴ ہجری کو مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے آپکی والدہ مکرمہ مین مورخین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک ام الفضل دختر مامون اور بعض کے نزدیک سمانہ مغربیہ ہین بعض کے نزدیک شقرا ہین بہرحال آپ بھی اپنے بزرگون کے موصوف بجمیع صفات تھے متوکل باللہ بادشاہ وقت آپکی بہت کچھ عزت و وقعت کرتا تھا نقل ہے کہ ایکدن ایک عورت متوکل باللہ کے پاس آئی اور دعوی کیا کہ مین سیدہ ہون بادشاہ دانا نے اوسکو قرینہ سے جھوٹا سمجھا واسطے امتحان کے حضرت امام علی نقی کو طلب کر کے عرض کی کہ آپ بتائیے یہ عورت سیدہ ہے یا نہین آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی نے گوشت اولاد حسین کا درندون پر حرام کیا ہے اگر سچی ہے تو درندون مین جا کھڑی ہو سنتے ہی اس بات کے عورت ڈر گئی اور اپنی دروغگوئی کا اقرار کرنے لگی نقل ہے کہ چند روز بعد بادشاہ نے بھی اس امر کا امتحان کیا کہ تین درندے خونخوار مردم آزار گرسنہ کہ طلب گوشت مین نالان تھے طلب کر کے ایک بلند مکان کے صحن مین چھوڑ دیے اور دروازہ بند کروا کے آپ اوسکی چھت پر ہو بیٹھا اور ادھر امام صاحب کو اپنے پاس بلایا آپ کواڑ کھولکر صحن مین تشریف لیگئے درندے دیکھ کے آپکو دم ہلانے لگے اور بڑے عجز و محبت کے ساتھ اپنے بدنون کو حضرت کے جسم اطہر سے ملانے لگے حضرت بھی اونپر دست شفقت پھیرتے ہوے بادشاہ پاس تشریف لیگئے تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر اوسیطرح سے تشریف نیچے لائے بادشاہ مشاہدہ اس حال سے حیران رہگیا اور آپکی نہایت درجہ تعظیم و تکریم

کرتا تھا آپنے سرمن رائے مین آٹھ یا دس برس قیام فرمایا اور وہین ۲۵ جمادی الثانی یا رجب روز دوشنبہ کو انتقال کیا اور شارع ابو احمد رشید کی خاص اپنے گھر مین مدفون ہوے عمر شریف چالیس یا بیالیس سال کی ہوئی شیعہ کہتے ہین کہ آپکو معتز یا بعد زہر دیا اہلسنت کے نزدیک تحقیق نہین ہے

بیان ذکر حضرت امام حسن عسکری بن امام علی نقی رضی اللہ عنہ کا

گیارہوان امام حسن عسکری

اصلی اسم مبارک آپکا حسن ہے اور لقب خالص عسکری کنیت ابو محمد ماہ ربیع الآخر روز پنجشنبہ سنہ ۲۳۲ یا ۲۳۱ھ کو شکم ام ولد سوسن سے مدینہ منورہ مین پیدا ہوے اور زمانہ طفولیت سے اپنے والد ماجد کے ہمراہ سر من رائے مین مقیم رہے علم و فضل و جود و کرم کشف و کرامت و حلم مین مثل اپنے بزرگون کے نامی و گرامی تھے اور بادشاہ معتمد باللہ آپ کو نہایت ہی معزز و مکرم رکہتا تھا نقل ہے کہ ایک مرتبہ سر من رائے مین خشک سالی ہوئی انسان و حیوان پر سخت تکلیف گذرنے لگی بادشاہ معتمد باللہ نے لوگون کو حکم دیا کہ شہر سے باہر جا کر نماز استسقا پڑہین اور خدا سے دعا کرین جب مسلمان ایک میدان مین پہونچے او مشغول بدعا ہوے اتفاقاً اوسی مقام پر ایک راہب بہی وارد ہوا جو نہین اوس نے آسمان کی طرف ہاتھ اوٹھایا بکثرت پانی پڑنے لگا دوسرے دن بہی اوس نے ایسا ہی کیا لوگ کرامت راہب کی دیکھکر معتقد ہو گئے بلکہ بعض شک اسلام مین کر کے مرتد ہو گئے اور دین نصارا اختیار کر لیا بادشاہ اس بات سے نہایت ہی اندوہگین ہوا اور اوسیدم حضرت امام کی خدمت مین کہلا بھیجا کہ اے حسن اپنے نانا کی امت کی جلد تر خبر لیجیے ورنہ تمام لوگ گمراہ ہو جاوینگے آپنے جواب مین فرمایا کہ کل انشاءاللہ تعالے ہم بہی شریک جلسہ استسقا ہونگے اور وہین اس امر کا تدارک کرینگے تیسرے روز بادشاہ معہ اپنے خاص و عام لوگون کے وارد میدان ہو کے نماز و دعا مین مشغول ہوا راہب بدستور قدیم آیا جو نہین ہاتھ اوٹھایا اوسیدم ایک ابر کا ٹکڑہ ظاہر ہوا اور برسنے لگا امام برحق نے

کرامت دکہا فرمایا۔ جو کچھ کہ راہب کے ہاتھ مین ہے چھین لو پہر راہب سے کہا کہ اب تو اپنی کرامت دکہا
ہر چند راہب نے ہاتہ اوٹہائے مگر ایک بوند پانی زمین پر نہ آیا بلکہ تمام ابر آسمان سے بالکل
صاف ہوگیا اور سورج نکل آیا دیکھتے ہی اس حال کے برگشتہ لوگ اپنی شامت پر نادم
ہوے اور اوسیدم سب نے توبہ کی بادشاہ نے یہ حال امام الہادی سے دریافت کیا فرمایا
کہ یہ راہب اپنے ہاتہہ مین کسی انبیا کی ہڈی لیکر دعا کرتا تھا پانی برستا تھا یہ امر یقینی ہے
کہ جو کوئی استخوان انبیا اللہ کے آسمان کو دکہاوے مینہ زمین پر پانی آوے بادشاہ نے
استخوان موصوف کا اوسیدم امتحان لیا واقعی وہی صفت اوس مین تہی جیسی کہ حضرت
نے فرمائی بادشاہ اس امر سے نہایت ہی منت شناس و شکر گذار ہوا ہمیشہ آپکے
ساتہہ تعظیماً و تکریماً سلوک کرتا آپنے ربیع الاول یا جمادی الاول روز چہار شنبہ ۲۶۰ھ
کو سرمن رائے مین وفات پائی اور اپنے والد مکرم کے پہلو مین دفن ہوئے عمر شریف اونکی ۲۹
انتیس برس کی ہوئی یہ دعوی شیعون کا کہ آپکو معتمد باللہ نے زہر دیا محض لغو ہے
محققین کی تواریخون مین اسکا کوئی ثبوت نہین ہے اور یہ اعتقاد بہی اونکا بالکل باطل
ہے بلکہ صریح اتہام ہے کہ حسن عسکری کی نسل سے ایک صاحبزادہ باقی ہین اور وہی
امام غائب ہین حق یہ ہے کہ آپکے ایک صاحبزادے بطن ام ولد سے بس یا سوسن
نام سے پیدا ہوے تھے اونکا اسم شریف محمد تہا وہ باتفاق تمام مورخین ثقات بچپن مین
ہی انتقال کر گئے تہے اونکی عمر اور تاریخ وفات مین مورخون کا بڑا اختلاف ہے مگر
اسپر سب متفق البیان ہین کہ آپکی نسل قطعاً باقی نہین اور شیعون کے فرقون مین امام
آخر الزمان کے قائم کرنے مین بڑا تفرقہ پڑا ہے بعضے کہتے ہین کہ ابوالقاسم محمد بن القاسم
بن علی بن حسین بن علی مرتضی آخر الزمان ہین بعض کہتے ہین کہ محمد بن حنیفہ بن علی امام
مہدی ہین علی ہذا اسکا حال مفصل شیعون کے فرقون مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی
اور جو ذکر کہ کتب صحاح ستہ اہلسنت مین درباب امام آخر الزمان کے مرقوم ہے وہ

مہدی ہی زمان وقت موجود پر پیدا ہونگے چنانچہ ہم آپکا بیان کتب صحاح سے ثبت کرتے ہین

مجملا ذکر حضرت امام مہدی آخر الزمان رضی اللہ عنہ کا

اسم شریف آپکا محمد ہوگا اور لقب مہدی و خلیفۃ اللہ اور آپ اولاد فاطمہ زہرا سے ہونگے خصوصًا نسل حضرت امام حسن سے آپکے والد مکرم کا نام عبد اللہ اور والدہ مکرمہ کا نام آمنہ ہوگا جب بکثرت دنیا مین فتنہ و فساد و کفر و الحاد ظاہر ہونگے آپ مدینہ مین پیدا ہونگے جب عمر شریف آپکی چالیس برس کو پہونچے گی مسلمان غلبہ کفار اشرار سے تنگ آکر آپکی تلاش مین نکلینگے آپ بہی یہ خبر سنکر مدینہ سے مکہ مین تشریف لاوینگے اولیاء اللہ اوس زمانہ کے اپنے کشف سے آپکو پہچانینگے اور باصرار تمام مسجد حرام کے اندر لیجا کے آپکے دست مبارک پر بیعت کرینگے اوس وقت ایک آواز آسمان سے بایں مضمون آویگی ہذا خلیفۃ اللہ المہدی فاسمعوا اللہ واطیعوہ غرض آپکا پیدا ہونا قیامت کبریٰ کی علامت ہے اور علامت ظہور آپکی یہ ہے کہ آپ سے پہلے ایک ماہ رمضان مین دو گرہن چاند و سورج کے پڑینگے قد مبارک دراز و فربہ ہوگا اور رنگ روشن آپکی زبان مین لکنت ہوگی اکثر آپ گفتگو کے وقت بہ تنگ ہوکر دست مبارک زانو پر مارینگے اخلاق آپکا مثل اخلاق رسول خلاق کے ہوگا اللہ تعالی آپکو اپنے فضل سے علم لدنی عطا کریگا جس سے آپ دنیا کی پوشیدہ چیزون پر اطلاع پاوینگے آپ سے بکثرت خوارق عادات و کشف و کرامات سرزد ہونگے جب خبر بیعت آپکی دنیا مین مشہور ہوگی چارون طرف سے اہل اسلام آپکے حضور مین حاضر ہونگے اور تمامی اولیاء و ابدال و غوث و قطب اوس زمانہ کے آپکی خدمت مین آکر موجود ہونگے خلاصہ یہ ہے کہ تہوڑی سی ہی مدت مین آپکے پاس جماعت کثیرہ ہوجائیگی اوس وقت آپ خزانہ غیب کو کہ آگے کعبہ شریف کے دفن ہے نکلوائینگے اور مسلمانون پر تقسیم فرماوینگے بعد ازان آپ افواج نصاری سے لڑینگے

اور تیسرے سفر کرمین آپ تمام دشمنان سلام کو فی النار و السقر کرینگے کثرت سے فتوحات
غیبی و تائیدات لاریبی شامل حال خیر مآل آپکے ہونگے بعد آپ قسطنطنیہ پر حملہ فرماوینگے
اور کفار فجار کو قتل کرکے اپنے قبضہ میں لاوینگے خلافت آپکی مطابق شریعت نظام المرسلین
و موافق طریقت خلفاء راشدین کے ہوگی تمام اختلافات مذہبی دور ہو جاوینگے نصاری
یہودی ترسا مجوسی شیعہ رافضی کا دنیا مین نام و نشان بہی باقی نرہیگا تمام آدمی
بموجب الناس علی دین ملوکہم کے مشرف باسلام ہونگے آپکے عدل و احسان سے
خلق مین صلاح و فلاح ہوگی سوائے خوشی کے روئے زمین پر رنج کا نام نرہیگا
آپ ہی کے زمانہ عدالت نشانہ مین دجال ملعون جسکی شدت و ضلالت و استدراج کا
حال کتب صحاح مین شرح مرقوم ہے خروج کریگا اوسکی ہمراہ بہت بڑی فوج
یہود مردود کی ہوگی اور بہت سے اپنے معتقدین کو عراق و صفہان و شام سے
ساتہہ لیکر ارادہ تخریب حرمین شریفین کا کریگا سبب دونوں مقام بزرگ کو سنز نشان
لیے ہوئے فرشتون کی حفاظت مین دیکہیگا شرمندہ وہان سے اولٹے پانوں پہریگا
اور دمشق پر جاکر حملہ کریگا وہان حضرت امام مہدی بہی لشکر جمع کرکے اوس شیطان سے
قصد مقابلہ کا فرمائینگے اوسوقت حضرت عیسی علیہ السلام منارہ شرقی مسجد دمشق پر
نزول کرینگے وہان سے اوتر کر حضرت امام برحق سے ملینگے اور آپکے پیچھے نماز پڑہینگے
پہر دونوں صاحب دجال شریر سے جنگ کرینگے دجال مردود دست مبارک
حضرت عیسی سے قتل ہوگا تمام لشکر اوس کا بہی غارت ہو جائیگا بہت مارے جاینگے
اور بہت سے بہاگ جائینگے دونوں صاحب فتح و نصرت کے ساتہہ میدان جنگ سے واپس
آئینگے اور باقی ماندہ لوگون کو دعوت اسلام فرمائینگے چنانچہ تمام روئے زمین پر سوائے
دین برحق کے کفر کا نشان نہوگا کل آدمیون کی سیرت صحابہ باصفا رسول خدا کے
سیرت سے مطابق ہوگی حضرت امام المتقین اپنے ظہور کے بعد ۲۸ یا ۲۹ برس

خلافت کاملہ مثل خلافت خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کے فرمائینگے پھر دنیا سے عالم بقا
کی طرف تشریف لیجائینگے حضرت عیسیٰؑ آپکی تجہیز و تکفین کرینگے اور آپکے جنازے
کی نماز پڑھینگے پھر تمام امورات دینی و دنیوی حضرت عیسیٰؑ سے متعلق ہونگے الحق
حضرت امام مہدی آخرالزمان جملہ خلفاء کاملین مشہور عالمین سے ہونگے اس مین
کوئی شک نہین آپکا ظہور احادیث مستندہ صحاح ستہ سے ثابت ہے
مومنین کاملین آپکے پیدا ہونیکا یقین کامل رکھین منکر اسکا کافر اور بدنصیب ہے
اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانون کو آپکا زمانہ امامت و بیعت نصیب کرے آمین ثم آمین

التماس اول یہ کہ جس ترتیب سے حالات خلافت و امامت رسالہ ہذا مین درج
کئے گئے ہین مسلمان اسی ترتیب سے ہر خلیفہ و امام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا
اعتقاد رکھین دوم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا سردار و خلیفہ چہارم سید ابرار
سمجھنا چاہئے کیونکہ آپکا مرتبہ دین احمدیؐ مین بعد اصحاب ثلثہؓ کے تمام صحابہؓ باصفا
سے بڑا ہے اور اس مضمون سے جسمین حضرت کی توہین پائی جاتی ہے وہ باعتقاد
شیعون کے لائی گئی ہے نعوذ باللہ من ذالک مسلمانون کو آپکی نسبت ہر طرح سے
حسن ظن چاہئے سوم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیطرف نیک گمان رکھنا ہر مومن
کو ضروری ہے اسلیئے کہ حقوق صحبت نبوی صلعم کے واجباً قابل لحاظ ہین اور جو جنگ
کہ آپسے اور حضرت علیؑ سے ہوئی وہ خطاء اجتہادی تہے اس مین مسلمانون کو کلام
کرنا ضرور نہین اسکا نام بشریت ہے سوائے اسکے حضرت معاویہؓ کا توبہ کرنا موت کے
وقت صحیح تواریخون سے ثابت ہے بہرحال جو کوئی آپسے بدگمان ہوگا اپنی دنیا
و عقبیٰ خراب کریگا چہارم اگرچہ یزید پلید پر لعن کرنا جائز ہے مگر اس فعل عبث مین
کوئی فائدہ متصور نہین مسلمانون کو لازم ہے کہ اپنی زبان و دہان کو ذکر خدا و
رسول صلعم سے تازہ رکھین تاکہ ثواب بیحساب پاوین پنجم جب مسلمان اللہ تعالیٰ کا

اسم پاک سنے جل جلالہ یا جل شانہ کہے اور جب رسول مقبول کا اسم پاک سنے بموجب
صلوا علیہ وسلموا تسلیما کے صلی اللہ علیہ وسلم کہے اور اگر آپکے اسم شریف کے ساتھ
آل و اصحاب کا بھی ذکر ہو تو صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کہے جب حضرت آل یا اصحاب یا
یا ازواج کا اسم گرامی سنے رضی اللہ عنہ کہے اور جب کسی ولی کا نام نامی سنے رحمۃ اللہ
علیہ کہے اور شیعہ جو آئمہ کرام کو علیہ السلام کہتے ہیں وہ اپنے اعتقاد میں آئمہ کو شریک
نبوت بلکہ انبیاء غیر مرسلین جانتے ہیں ایسے اعتقاد فاسد سے مسلمانوں کو اجتناب
لازم ہے ششم اکثر ناواقف لوگ اوٹھتے یا بیٹھتے یا گرتے یا پڑتے یا اور استعانت یا علی
مثل شیعہ ہونگے کہ انکے اعتقاد میں دونوں جہان کے حاجت روا جناب ہی ہیں کہا کرتے
ہیں شرعاً ممنوع ہے کیونکہ اس صورت میں آیہ ان اللہ علی کل شیء قدیر
کی صریح تکذیب ہوتی ہے ہفتم پاک زمانہ میں جو دعا کہ صرف پنجتن پاک کے نام
کی لکھکر دروازوں پر لگاتے ہیں اوسمیں خلفاء ثلثہ کا بھی ذکر ضرور ہے وہ دعا یہ ہے
اللھم لنا الشفعاء الکرام الثمانیۃ نطفی بھا حر الوباء الحاطمۃ المصطفی والخلفاء
الاربعۃ والحسن والحسین والفاطمۃ فقط اب تبرائیوں کے پیران پیر کا حال بیان
ہوتا ہے ناظرین بنظر عبرت ملاحظہ فرماویں +

مجملا ذکر عبداللہ بن سبا یہودی یمنی صنعانی موجد مذہب شیعہ کا

دنیا کے پردہ پر کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جو اپنے اصول مذہبی میں یکرنگی نہ رکھتا ہو
بخلاف مذہب شیعہ کے کہ اسکی حالت اور کیفیت ہر زمانہ میں مثل حرباء کے قسم
قسم کی رنگت بدلتی رہی ہے چنانچہ رفتہ رفتہ باستعانت سلاطین صفویہ کے عراق و
خراسان و ایران میں ایک مستقل مذہب شیعہ کا قرار دیا گیا تفصیل اس اجمال کی یہ
ہے کہ جب خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں بکثرت فتوحات غیبی نصیب

کافہ اسلام ہوئین اور بہتیرا زن و فرزند یہود و نصارا و گبر و ترسا کے لونڈی غلام اہل ایمان
کے بنائے گئے ہرچند کہ کفار اشرار نے کوئی دقیقہ جدال قتال کا لشکر اسلام کے مقابلہ
مین اوٹھا نہ رکھا تھا لیکن تائیدات الٰہی نے بموجب والذین معہ اشداء علی الکفار کے
اونکو ایسا مغلوب کیا کہ بڑے بڑے رستم دلون اور اسفندیار تنون نے سب ان
سے پیٹھہ دکھائی خصوصاً زمانہ عدالت نشانہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما مین ناچارہ قوم
کی آوارہ دشت مذلت و خواری کی تہی اور اہل عیال و مال پامال بہی اور سکا تمام
بکمال غنیمت اسلام کا ہوا تھا بعد مرور زمانہ خلافت حضرت شیخین رض کے حضرت عثمان رض
غنی خلیفہ ثالث کی خلافت مین بطریق مکر و فریب و حیلہ و ریب کے داخل کافہ اسلام
کے ہوئے گونا گون نیرنگیان فتنہ و فساد کی ظاہر کرنا شروع کین ازانجملہ سب کا سرغنہ
عبد اللہ بن سبا تھا اس نے اپنی تمام عمر یہودیت مین گذرانی تہی خوب ہی گرم و
سرد زمانہ کا دیکھے ہوئے تھا اور بکمال علم تلبیس کا ابلیس سے سیکھے ہوئے تھا گرگ
باران دیدہ کو داو بتاتا تھا زمین آسمان کے قلابے ملاتا تہا البا اوقات شریر طبیعت
لوگونکے ساتھہ صحبت رکھتا اور اونکے دلون مین تخم ضلالت کا بوتا جب اس نے
دیکھا کہ میرے افسون و نیرنگ نے اہل فساد کے دلون مین موافق اونکے استعداد کے
رنگ اثر کا جمایا پہلے اسنے اونکو محبت و اخلاص اہلبیت نبوی صلعم پر مضبوط کیا
جب لوگ محبت اہلبیت کا دم بہرنے لگے تب اس نے خلفاء ثلثہ برحق کی
جانب رنگ برنگ کے الزام و اتہام لگانے شروع کئے چنانچہ یہ امر ناشروع
مرغوب بعض ضعیف الایمان کا ہوا اور اسکی نصیحت اور وصیت کا بہی بہتیرون
نے اعتماد و اعتقاد کیا جب اس نے جانا کہ ایک جماعت میرے دام تزویر
مین پہنس گئی پہر تو اس نے یہ بکنا شروع کیا کہ بعد نبی صلعم کے حضرت علی رض
افضل ہین کیونکہ خاص رسول اللہ کے برادر اور داماد اور وصی ہین چنانچہ اونکی

فضیلت مین بہت سی روایات مصنوعہ اور حکایات موضوعہ تصنیف کرکے لوگون سے
بیان کرنا شروع کین جب لوگونکے دلون مین اس امرنے بھی رسوخ پایا تو اسنے خاص
معتقدین مین سے کچھ شاگرد منتخب کرکے یہ تعلیم کیا کہ جناب امیر بلاشک وصی تھے اور
نبی صلعم نے اونکو اپنا نائب و خلیفہ بنص قرآنی کیا تھا چنانچہ انما ولیکم اللہ ورسولہ
کی آیت شریف اونکی شان مین نازل ہوئی تھی مگر جمیع صحابہ خصوصاً عمر بن خطاب
نے از روے زبردستی اور سختی کے وصیت رسول اللہ کو ضایع کرکے سراسر حق تلفی
جناب امیر کی کی ہے اور اسی ضمن مین معاملات قصہ فدک و حصر کہ خطاء اجتہادی
حضرت معاویہ و قضیہ جنگ بے قصد حضرت زبیر و حضرت طلحہ و حضرت عائشہ صدیقہ
کو بیان کرکے اصحاب باصفا سے کہ جنہون نے اپنا تمام عیش و آرام رسول اللہ کی محبت
مین ترک کردیا تھا اور خدا و رسول کو بنص قرآنی خوب ہی رضامند رکھا تھا اسنے
شاگردون کو بدگمان کرتا تھا اور مارے ڈر کے ہنگام تعلیم اپنے معتقدون سے یہ بھی
کہتا جاتا تھا کہ اگر تمکو کسی سے مباحثہ ہو تو تم میرا نام ہرگز نہ لینا کیونکہ مجھکو اپنا نام
نشان منظور نہین ہے صرف تمکو نصیحت کرتا ہون رفتہ رفتہ اس وسوسے سے بہت
بڑا مفسدہ و عربدہ لشکر جناب امیر مین پڑا حتی اکہ لعن طعن نسبت خلفاء راشدین جاری
ہوئی جب یہ خبر عبرت اثر حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کو پہونچی آپنے منبر پر
کھڑے ہوکر خطبہ فرمایا اور گروہ ملعونہ و مطعونہ سے اپنی بیزاری ظاہر کی اور بہت
سے گستاخون کے درے لگائے جب ابن سبا نے دیکھا کہ مین نے لوگون مین
خصوصاً لشکر حضرت امیر مین دام تزویر پھیلا کہ عناد و فساد کا دانہ ڈالکر بہت سے
نادانون کو فریب مین پھنسا لیا تب اپنے خاص الخاص شاگردون سے بعد لینے عہد و
پیمان واثق کے خلوت مین دوسرا راز بیان کیا کہ جناب امیر سے ایسے معاملات
ہوتے ہین کہ امکان انسان سے باہر ہین مثل معجزات و کرامات و خوارق عادات

وعلم غیب واحیاء اموات وبیان حقیقت الٰہیہ وحاضر جوابی وبلاغت عبارت کتابی
وفصاحت الفاظ وزہد وتقویٰ وقوت وشجاعت کہ کسی نے زمانہ مین آنکھون سے دیکھی نہ
کانون سے سُنی فی الحقیقت یہ تمام معجزات مرتضوی ہین یہ امر بھی مرغوب طبع شاگردان
مذکور کا ہوا پھر اوس نے بعد لینے اقرار جدید کے ایک نیا شعبدہ اپنے مریدون کو تعلیم
کیا کہ یہ تمام خواص الوہیت کے ہین جو کہ حضرت امیرؑ سے ظاہر ہوتے ہین بلکہ خاص ذات پاک نے
بدن علیؑ مین حلول کیا بموجب فاعلموا ان علیا ہو لا الٰہ الا ہو جب یہ کلمۃ الشرک جناب
امیرؑ نے سُنا تو آپنے عبد اللہ اور اوسکے تابعین کو حکم آگ مین جلا دینے کا فرمایا عبد اللہ
اور اوسکے مقلدین نے سنتے ہی اس حکم محکم کے پیش جناب امیرؑ توبہ کی حضرت امیرؑ نے
جو کلمات توبہ واستغفار فریق عصیان غریق سے سُنے جان بخشی کر کے کوفہ سے جانب
مدائن جلا وطن فرمایا جونہی یہ خانہ بدوش مدائن مین پہونچے پھر وہی کلمات قبیحہ بکنا
شروع کئے اور اپنے شاگردان معتمد کو آذربیجان عراق وایران کی طرف روانہ کر کے
لوگون کو مذہب شیعگی کا معتقد کیا ہر چند کہ جناب امیرؑ کو بھی ان شریرون کی شرارت
سے کما ینبغی اطلاع تھی لیکن بسبب اشتغال مہام خلافت وخیال اہل شام کی بغاوت
کے اس طرف کچھ توجہ نہ فرمائی یہانتک کہ مذہب مذبذب نے رواج پایا اور بلقب
شیعہ ملقب ہوا پس جناب امیرؑ کے لشکر مین چار فرقہ ہوگئے **اول** شیعۂ مخلصین کہ
وہ پیشوایان اہلسنت والجماعت ہین اور اونہون نے آداب حقوق آل عالی صفات
وآداب حقوق صحابہؓ سراپا کرامات وآداب حقوق ازواج مطہرات کو بخوبی ملحوظ
خاطر رکھکر اپنے ایمانون کی محافظت کی اس فرقہ کے تمام افعال واعمال مطابق
قرآن پاک کے ہین اسی سبب سے اسکو فرقہ اولی بھی کہتے ہین **دوم** شیعۂ تفضیلیہ یہ
فرقہ تمام صحابہؓ باصفا پر حضرت علیؑ کو ترجیح دیتا ہے **سوم** شیعۂ سبّیہ اس فرقہ کو
تبرائی بھی کہتے ہین یہ فرقہ تمام صحابہؓ کرام کو ظالم وغاصب وکافر ومنافق جانتا ہے

چہارم شیعہ تسلیمات یہ فرقہ تبرائیہ پیغمبر کی الوہیت کا قائل ہے
شیعان پاک کی بہت سی باتیں ابن سبا ابلیس آدم سے نہیں سیکھیں
اب ہم اپنے اس دعوی کو شیعوں کی مستند کتاب سے ثابت کرتے ہیں حضرت شیخ الاسلام
سیدنا عبداللہ بن حمزہ زیدی شیعی نے اپنی کتاب الطواق الجہانیہ کی آخر میں
سوید بن غفلہ سے یہ روایت کی ہے انہ قال مررت بقوم ینتقصون ابا بکر
وعمر فاخبرت علیا وقلت لولا انهم یرون انک تضمر ما اعلنوا ما اجترؤا علی ذلک منهم
عبد الله بن سبا وکان اول من اظهر ذلک فقال علی اعوذ بالله یرحمهما الله
ثم نهض واخذ بیدی وادخلنی المسجد فصعد المنبر ثم قبض علی لحیته وهی بیضاء
فجعلت دموعه تتحادر علی لحیته وجعل ینظر للبقاع حتی اجتمع الناس ثم خطب فقال
ما بال اقوام یذکرون اخوی رسول الله صلی الله علیه وسلم ووزیریه وصاحبیه
وسیدی قریش وابوی المسلمین وانا بریء مما یذکرون وعلیه معاقب صحبا رسول
الله صلی الله علیه وسلم بالجد والوفاء والجد فی امر الله یامران وینهیان ویقضیان
ویعاقبان لا یری رسول الله صلی الله علیه وسلم کرایهما رایا ولا یحب کحبهما حبا
لما یری من عزمهما فی امر الله فقبض وهو عنهما راض والمسلمون راضون فما تجاوزا فی امرهما وسیرتهما رای
رسول الله صلی الله علیه وسلم وامره فی حیاته وبعد موته فقبضا علی ذلک رحمهما الله فوالذی فلق الحبة
وبرا النسمة لا یحبهما الا مؤمن فاضل ولا یبغضهما الا شقی مارق وحبهما قربة وبغضهما مروق
ترجمہ روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا کہ گذرا میں تحقیق اوپر قوم کے
کہ عیب کرتی تھی ابوبکرؓ و عمرؓ کی پس خبر دی میں نے علیؑ کو اور کہا میں نے اگر نہ ہوتے یہ لوگ گمان
رکھتے ہیں کہ تو چھپاتا ہے جو کچھ کہ یہ ظاہر کرتے ہیں البتہ جرات نہ کرتے اوپر اس کے ان
سب کا سرغنہ عبداللہ بن سبا ہے اور وہ پہلا اوس شخص کا ہے کہ ظاہر کیا اس
بات کو پس کہا علیؑ نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ خدا کے رحمت کرے خدا اون دونوں پر

پھر کھڑے ہو گئے اور پکڑا ہاتھ میرا اور داخل کیا مجھکو مسجد مین پس چڑھے منبر پر پھر
پکڑی اپنی داڑھی مٹھی مین اور وہ سفید تھی پس شروع ہوئے آنسو بہنا اونکی داڑھی پر
اور نگاہ کی طرف مکانات مسجد کے یہانتک کہ جمع ہوئے آدمی پس خطبہ پڑھا پس کہا
کیا حال ہے اوس قوم کا کہ ذکر کرتے ہین دو سردار اور رسول خدا صلعم کا اور دو وزیر اونکے
کا اور رفیق اونکے کا اور دو سردار قریش کا اور دو باپ مسلمانون کا مین بیزار ہون
اوس چیز سے کہ ذکر کرتے ہین اوس امر کو ہین اونکو عذاب کرونگا دونون اصحاب تھے
رسول خدا صلعم کے ساتھ کوشش اور وفا اور سعی کے حکم خدا مین حکمرانی کرتے تھے
اور جھڑکتے تھے اور فیصلے خصومات کے کرتے تھے اور سزا دیتے تھے نہین دیکھتے تھے
رسول خدا صلعم مثل رائے اونہون کے رائے کسی کی اور دوست نہین رکھتے تھے
مثل دوستی اونہون کے کسی کو بسبب اوسکے کہ دیکھتے تھے اونکو کار خدا مین مستعد پس وفات
پائی حالانکہ اون دونون سے راضی تھے اور تمام مسلمان راضی تھے پس فرق نہ کیا
دونون نے اپنے کام اور دستور مین مصلحت رسول خدا صلعم سے اور اونکے کام سے
یعنی جمیع افعال حضرت شیخین کے مطابق افعال رسول اللہ کے تھے حالت حیات
صلعم مین بھی اور بعد وفات بھی پس دونون نے وفات پائی اوسی حال پر رحمت بھیجو
دونون پر خدا پس قسم اوس شخص کی کہ چیرا دانہ کو اور پیدا کیا جان کو دوست اونہون کا
نہین مگر مومن بلند درجہ اور دشمن اونہون کا نہین مگر بے نصیب خارج دین سے الخ
اور اسی کتاب مین دوسری روایت یہ ہے لعن اللہ من اضمر لہما الا الحسن
الجمیل وسترے ذالک انشاء اللہ تعالی ثم ارسل ابن سبا فسیرہ الی المداین وقال لا تساکنی فی بلدۃ ابدا
ترجمہ لعنت کرے خدا اوس شخص کو جو اپنے جی مین رکھے ان دونون کے حق مین سوائے
نیکی اور خوبی سے اور تو دیکھے گا یہ انشاء اللہ تعالی پھر بھیجا ابن سبا کی طرف کسی کو
پس نکالدیا اوسکو مداین کی جانب اور کہا نہ ٹھہر تو شہر مین ہمیشہ الخ

ان روایتون سے چند فوائد عمدہ ہاتھ آئے **اول** یہ کہ درحقیقت تبرائیونکا سرگروہ
و اوستاد اول عبداللہ بن سبا تھا **دوم** یہ کہ جناب امیرؑ تبرائیون کی شرارت سے
پناہ مانگتے تھے خدا تعالی سے **سوم** یہ کہ جناب امیرؑ حضرت شیخینؓ کے واسطے خدا سے
رحمت چاہتے تھے **چہارم** ریش مبارک جناب امیرؑ کی اتنی درازتھی کہ دست اقدس
اوسپر بخوبی پہیر سکتے تھے (او لے برحال اون بے ریشون پر کہ وہ ڈاڑہی صفاچٹ
کرواکے مخالفت جناب موصوف پر فخر کرتے ہین) **پنجم** جناب امیرؑ نے حضرت
شیخینؓ کو حضرت رسول خداؐ کے بہائی اور رفیق اور وزیر اور سردار قریش اور
مسلمانون کے باپ فرمایا **ششم** جناب امیرؑ نے تبرائیون یعنی ذریت ابن سبا
سے اس درجہ اپنی بیزاری اور ناراضگی ظاہر کی کہ جو کوئی نسبت حضرت شیخینؓ
گستاخی کریگا مین اوسکو عذاب کرونگا **ہفتم** جناب امیرؑ نے حضرت شیخینؓ کو فرمایا
کہ بالیقین یہ دونون پکے باوفا دوست رسول اللہؐ کے تھے خدا کے کام مین کوشش
وسعی و حکومت کرتے تھے **ہشتم** جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ عادلانہ فیصلہ
کیا کرتے تھے اگر کوئی کسی کو ستاتا تھا تو اوسکو موافق شرع شریف کے سزا دیتے
تھے **نہم** یہ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ کی رای جہان آرای کو رسول خدا
نہایت ہی پسند فرماتے تھے یعنی بمقابلہ رائے حضرت شیخینؓ کے اور کسی کی رای
حضرت صلعم کو پسند نہین آتی تہی اس مین جناب امیرؑ و نیز دیگر بنی ہاشم و دیگر اجلہ
صحابہؓ ہرگز شامل نہین **دہم** یہ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ سے زیادہ رسولؐ اللہ
کسی کو اپنا دوست ولی نہین رکھتے تہے اس لیئے کہ اونکو خدا کے کام مین جان
و مال سے مستعد پاتے تہے **یازدہم** جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ اوسی
حالت پر رہے جیسے کہ حیات مبارک رسولؐ صلعم مین تہے **دوازدہم** یہ کہ
جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ سے حضرت رسولؐ خدا نہایت راضی ہو کے

اور تمام مسلمان خوش تھے سیزدہم یہ کہ جناب امیرؑ نے قسمیہ فرمایا کہ جمیع اعمال و
افعال حضرت شیخینؓ کے مصلحت رسول خدا صلعم پر مبنی تھے حالت حیات و بعد از
وفات رسول خدا صلعم کے بھی چہاردہم جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بخدا اسکو کہ حضرت
شیخینؓ کی دوست کا درجہ بلند ہوگا وہ مومن پاک ہے اور اونکا دشمن بے دین کافر
ناپاک ہے پانزدہم یہ کہ جناب امیرؑ نے تبرائیون کے پیران پر لعنت کی اور ان
از راہ عتاب عبداللہ مقہور کو اپنی دار الخلافت سے مدائن کیطرف نکلوا دیا دیکھو ان روایتون
سے تمہاری صفا معلوم ہو گیا کہ درحقیقت بانی مذہب تبرائیونکا ابن سبا یہودی ملعون ہے بقول جناب امیرؑ

مجملاً ذکر فرقہای شیعان پاک کا

جن لوگون نے اپنی جان و مال سے رسول اللہ کی مدد کی اور قسم قسم کی مصیبت و صعوبت
محبت حبیب اللہ مین اپنے اوپر لی آیا اونکا لقب صحابہؓ ہے یا حضرات شیعہ کا
اگر صحابہؓ کا لقب صحابہؓ ہے تو پھر شیعہ کون ہین اور اگر شیعہ کا لقب صحابہؓ ہے
تو صحابہؓ کسکی صفت ہے اگر صحابہؓ اور شیعہ کا ایک ہی لقب ہے تو اس صورت
مین روایت ابن عباسؓ کی جسکو سلیم بن الہلالی شیعہ نے کتاب وفات النبی مین
لکھا ہے مخفی و غلط ٹھہرتی ہے وہ روایت یہ ہے عن امیر المومنین ان الصحابۃ
ارتدوا بعد النبی الا الاربعۃ انفس و فی روایتہ عن صادق الاستہ حسب بقول حضرت امیرؑ
یا بقول حضرت صادق سوا چار یا چھ صحابہؓ کے سب ہی مرتد ہو گئے تو حضرت
امیرؑ کی خلافت پر کسنے بیعت کی اگر کہین کہ انہین مرتدون نے بیعت کی تو حضرت
امیرؑ عیاذاً باللہ امیر المرتدین ٹھہرے اور اگر کہین کہ انہین چار یا چھ صحابہ نے
بیعت کی تو امیر المومنینؑ نہ ٹھہرے کیونکہ امیر مومنان ہونا بغیر اجماع امت کے
ثابت نہین ہو سکتا ہے اگر شیعہ اور ہین اور صحابہؓ اور دوسرا احتمال یہ تمام اصحاب مرتد ہو گئے تھے

تو شیعون کے جناب امیر کی کیون مددگی اگر کہین کہ شیعہ سب ہی تھے تو بہت سے ثبوت
شدت امیر کا اسکو شیعہ نہج البلاغہ مین ...
... قال امیر المومنین انی واللہ لو لقیتہم واحدا وہم طلاع الارض کلہا
ما بالیت ولا استوحشت وانی من ضلالہم الذی ہم فیہ والہدی الذی انا علیہ
لعلی بصیرة من نفسی ویقین من ربی وانی الی لقاء اللہ لمشتاق ولحسن ثوابہ لمنتظر راج
ترجمہ فرمایا حضرت امیر المومنین نے کہ مین ایسا شجاع ہون کہ اگر تمام روے زمین
پر دشمن ہون تنہا سب کا مقابلہ کر سکتا ہون اور ہرگز کسی سے نہ ڈرون اور مشتاق
ہون اور منتظر دیدار خدا اور امیدوار رحمت کا ہون اگر کہین شیعہ ہی تو حضرت رسالت
پناہ کے زمانہ مین موجود تھے تو اس صورت مین تکذیب حدیث جامع اخبار ...
... جناب امیر سے مروی ہے ہوتی ہے فرمایا رسول اللہ نے کہ پیدا ہوگی ایک قوم
... صحابہ کو لقب اوسکا رافضی ہے پس اس حدیث سے ...
کہ شیعہ رسول اللہ کے زمانہ مین نہ تھے اگر ہوتے تو حضور صحابہ کا مثل کفار
کے فی النار کرتے اگر کہین کہ رافضی اور ہین اور شیعہ اور تو ہم کہہ سکتے ہین کہ جو
علامتین حدیث موصوفہ مین ہین وہ سب فرقہ شیعہ مین بعینہ پائی جاتی ہین ...
مجالس المومنین مین مرقوم ہے کہ لقب قدماے اثنا عشری کا رافضی تھا ہان اگر کہین
شیعہ حضرت امیر کے زمانہ مین موجود تھے تو یہ بات صحیح ہے کیونکہ کشی وامالی ابن
معلم مین مرقوم ہے کہ خطبہ پڑھا جناب امیر نے کہ جو کوئی ہمکو حضرت شیخین پر ترجیح دیگا
اوسکو حد افترا کی کہ اسی کوڑے ہین مارونگا اور جو کوئی خلفاء ثلثہ کو بد کہیگا اوسکے
لگاؤنگا پس اس خطبہ سے معلوم ہوا کہ فرقہ شیعہ حضرت امیر ہی کے زمانہ سے نکلا ہے
چنانچہ اسکی تصدیق مجملا کلام الہی سے بھی پائی جاتی ہے سورہ انعام مین ہے ان الذین
فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شیء ترجمہ اون لوگون مین کہ تفرقہ ڈالا انہون

اپنے وصی ہین اور نیز وہ خود نہین اونہین سے کسی پیغمبر پر اور اس فرقہ کے ... سبائیہ
بہتر فرقے ہین اور وہ یہ ہین (۱) سبائیہ یہ فرقہ اصحاب عبد اللہ بن سبا کا ہے
حضرت علیؑ کے معبود ہونے کا معتقد ہے اور بیان کرتا ہے کہ اونمین اللہ حلول ہے اور
اس بات کا بہی قائل ہے کہ حضرت مرتضیٰ شہید نہین ہوئے بلکہ ابن ملجم نے شہید کیا اوسکو
کہ صورت آنحضرت سے متشکل تہا قتل کیا اور یہ اعتقاد بہی رکہتے ہین کہ حضرت مرتضیٰ ابر
مین پوشیدہ ہین رعد اونکی آواز برق اونکا چابک ہے جب آواز گرج کی یہ فرقہ
سنتا ہے کہتا ہے والسلام علیک یا امیر المومنین اور یہ بہی یقین رکہتے ہین کہ حضرت امیر
کچہہ مدت بعد دنیا مین پہر پیدا ہونگے اور اپنے دشمنون کو زیر و زبر کرینگے (۲)
مفضلیہ یہ فرقہ اصحاب مفضل صیرفی کا ہے اعتقاد اس فرقہ کے لوگ مطابق عقیدہ
نصارا کے رکہتے ہین کہ حضرت مرتضیٰ کو خدا کے ساتہ وہ نسبت ہے جیسا کہ حضرت مسیح کو
خدا کے ساتہ نسبت ہے اور یہ بہی جانتے ہین کہ معبود و عبد ایک چیز ہے اور اسکے
بہی معتقد ہین کہ نبوت و رسالت منقطع یعنی ختم نہین ہوئی اسی سبب سے اس فرقہ مین
مدعیان نبوت و رسالت کے بہت سے گذرے ہین (۳) سریغیہ یہ فرقہ اصحاب
سریغ کا ہے اعتقاد رکہتے ہین کہ ذات وحدت نے پانچ شخصون کے جسم مین حلول فرمایا
ہے اول پیغمبر دوم عباس سوم علی چہارم جعفر پنجم عقیل (۴) بزیغیہ یہ فرقہ
اصحاب بزیغ بن یونس کا ہے حضرت جعفر صادق کی الوہیت کے قائل ہین اور اماموں
کی نسبت الوہیت کے قائل نہین ہین مگر اونکے اوپر وحی نازل ہونے اور اونکو
معراج حاصل ہونے کے قائل ہین (۵) کاملیہ یہ فرقہ اصحاب کامل کا ہے معتقد ہین
کہ روح بعد انتقال کے ایک بدن سے دوسرے بدن مین داخل ہوا کرتی ہے
جسکو اہل ہنود آواگون کہتے ہین یہ فرقہ غاصب جانکر تمام اصحاب کرام کی تکفیر کرتا ہے
اور نیز بسبب ترک حقوق کے حضرت علی کی بہی تکفیر کرتا ہے (۶) مغیریہ یہ فرقہ

اصحاب مغیرہ بن سعید عجلی کا ہے اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدای تعالیٰ ایک آدمی نورانی کی صورت پر ہے اور اپنے سر پر نور کا تاج رکھے ہوئے ہے اور دل اوسکا حکمتوں کا چشمہ ہے (۷) جناحیہ یہ فرقہ تناسخ ارواح کا قائل ہے معتقد ہیں کہ اول روح خدا نے جسم حضرت آدم میں حلول کیا بعد اوسکے حضرت شیث و تمام انبیا کے بدن میں بعد اوسکے حضرت پیغمبر آخر الزمان کے بدن میں حضرت مرتضیٰ و حضرت حسنین و محمد بن الحنفیہ کے جسم میں حلول کیا بعد اوسکے عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر کے جسم میں داخل ہوئی اور اسی ترتیب سے نبوت اور امامت کو قیاس کرتے ہیں آخرت کے منکر ہیں محرمات کو حلال جانتے ہیں (۸) بیانیہ یہ فرقہ اصحاب بیان بن سمعان نہدی کا ہے خدای تعالیٰ کو شکل و صورت انسان جانتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ذات وحدت نے اول بدن محمد صلعم میں حلول کیا بعد اوسکے بدن حضرت علی میں بعد اوسکے بدن محمد بن الحنفیہ بعد اوسکے بدن ابو ہاشم بن محمد بن الحنفیہ بعد اوسکے بدن بیان بن سمعان میں خالق و مخلوق کو ذات واحد کہتے ہیں (۹) منصوریہ یہ فرقہ اصحاب ابو منصور عجلی کا ہے معتقد ہیں کہ عالم قدیم ہے اور رسالت ختم نہیں ہوئی اور احکام شریعت ملانوں نے بنائے ہیں اور بہشت و دوزخ کوئی چیز نہیں اور بعد امام محمد باقر کے امامت ابو منصور کے قائل ہیں (۱۰) غمامیہ اس فرقہ کو ربیعیہ بھی کہتے ہیں معتقد ہیں کہ پروردگار عالم فصل بہار میں ابر کا پردہ کرکے زمین پر اوترتا ہے اور تمام دنیا کے گرد اگرد پھر کر پھر آسمان پر چڑھ جاتا ہے تمام پھول پھلوار اور میوہ و سبزہ اوسی کے اثر سے پیدا ہوتے ہیں (۱۱) امویہ یہ فرقہ قائل ہے کہ حضرت مرتضیٰ نبوت و رسالت میں شریک حضرت مصطفیٰ کے ہیں (۱۲) مفوضیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ خدای تعالیٰ نے بعد پیدا کرنے تمام موجودات سیاہ و سپید دنیا کے حضرت رسول اللہ کو سپرد کئے یعنی جو کچھ چاہتے ہیں سو آفرین

خدا کو کچھہ کام نہین اور بعض کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت علیؑ کو سپرد کر دیئے اور بعض قایل ہین کہ دونون صاحب اس کام مین شریک ہین (۱۳) خطابیہ یہ فرقہ اصحاب ابو الخطاب محمد بن بیب الاخداع الاسدی کا ہے اعتقاد رکھتے ہین کہ حضرت علیؑ معبود اکبر ہین اور حضرت جعفر صادقؑ معبود اصغر ہین اور باقی آئمہ فرزندان خدا کے ہین اور قایل ہین کہ انبیاء ماضی نے منصب نبوت کا ابو الخطاب کو سپرد کر دیا اس لیے تمام مخلوقات پر اطاعت ابو الخطاب کی فرض جانتے ہین اس فرقہ مین اپنے ہم مذہب کے واسطے جھوٹی گواہی دینا جائز ہے (۱۴) معمریہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ حضرت امام جعفرؑ نبی ہین اور اونکے بعد ابو الخطاب اور اوسکے بعد معمر کہتے ہین کہ معمر سب انبیا کے بعد ہین جسے اس نے تکلیف شرعی مخلوق سے قطعی دور کردی یعنی صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ کی کوئی ضرورت نہین (۱۵) غرابیہ یہ معتقد ہین کہ خدای تعالی نے حضرت جبرئیلؑ کو حضرت علیؑ کے پاس وحی دیکر بھیجا تھا حضرت جبرئیلؑ نے سہو سے حضرت محمدؐ کو پہونچائی چونکہ حضرت علیؑ کو حضرت محمدؐ کے ساتھہ ایسی مشابہت تھی جیسی کہ کوئی کو کوے کے ساتھہ اس لیئے جبرئیل کو شبہ ہو گیا چنانچہ شاعر اس مذہب کا کہتا ہے بیت

جبرئیل کہ آمد ز بر خالق اکبر ٭ در پیش محمدؐ شد و مقصود علیؑ بود ٭ اس لیے یہ فرقہ حضرت جبرئیل کی نسبت کہتا ہے لعنۃ اللہ علی صاحب الریش (۱۶) ذبابیہ یہ فرقہ حضرت رسول خدا کو نبی اور حضرت علیؑ کو معبود جانتا ہے اور اعتقاد رکھتا ہے کہ حضرت علیؑ کو حضرت محمدؐ صلعم کے ساتھہ ایسی مشابہت تھی جیسے کہ مکھی کو مکھی کے ساتھہ کان محمد اشبہ بعلی من الذباب بالذباب (۱۷) ذمیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ علیؑ معبود نے محمدؐ کو واسطے دعوت خلق کے بھیجا تھا پس محمدؐ نے اپنی طرف دعوت کی اس لیے رسول خدا کی مذمت کرتے ہین (۱۸) اثنینیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ محمدؐ و علیؑ دونوں صاحب معبود ہین بعض اس فرقہ کے کہتے ہین کہ معبود محمدؐ غالب ہے اور

یعنی معبود ہونیکو غالب بتاتے ہین (۱۹) مخمسیہ یہ فرقہ پنجتن کو معبود بتاتا ہے
کہتا ہے کہ پنجتن ہین ایک ہی ہے اگرچہ قالب پانچ ہین اور ان پانچون مین کسی کو کسی
پر ترجیح نہین (۲۰) نصیریہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ خدا نے حضرت علی اور اولاد علی مین
حلول فرمایا (۲۱) اسحاقیہ یہ فرقہ اعتقاد رکہتا ہے کہ زمین کبہی نبی سے خالی نہین
رہتی ہے اور تمام ائمہ مین بہی حلول خدا کے قائل ہین (۲۲) علبائیہ یہ فرقہ
اصحاب علباء بن ذراع اسدی کا ہے معتقد ہین کہ حضرت علی معبود ہین اس نے
محمد کو نبی بنا کر بہیجا تہا اور محمد نے اطاعت حضرت علی کی اپنے اوپر لازم کی (۲۳)
رزامیہ یہ فرقہ سلسلہ امامت کو حضرت علی سے محمد بن الحنفیہ تک بعد اون کے
ابو ہاشم بن ابو الحنفیہ تک بعد اونکے علی ابن عبد اللہ بن عباس تک بعد اونکے
اسمعیل سے منصور دوانقی تک پہچانتے ہین ترک فرائض کرتے ہین محرمات پر حلال
جانکر مرتکب ہوتے ہین اور ابو مسلم مروزی کے ساتھ کہ صاحب دعوت عباسیہ کا تہا حلول
خدای تعالی کا اعتقاد رکہتے ہین (۲۴) مقنعیہ یہ فرقہ بعد حضرت امام حسین کے مقنع
کے معبود ہونے کا قائل ہے یہان تک شیعان غلات کا بیان ہوا کہ یہ معتقد بندگان
خدا کی الوہیت کے ہین اب آگے سنئے (۲۵) کیسانیہ کیسان غلام حسن
مجتبی کا ہے اور شاگرد محمد بن الحنفیہ کا اسکے فرقون کے لوگ اس بات کے قائل
ہین کہ دشمنون کے ڈر سے حضرت صاحب زمان یعنی امام مہدی چہپ رہے ہین
کچھ مدت بعد ظہور کرینگے اب یہ اعتقاد تمام فرقون شیعہ کا ہے بلکہ اسی امید موہوم
پر اپنے دل کی تسلی کرتے ہین (۲۶) کربیہ یہ فرقہ اصحاب ابو کرب ضریر کا ہے
یہ فرقہ بعد امامت حضرت علی کے امامت محمد بن الحنفیہ کے جنکی کنیت ابو القاسم
ہے قائل ہین اور یہ دلیل کرتے ہین کہ حضرت امیر نے بصرہ مین اونکو نشان
دیا تہا اسی جہت سے محمد بن الحنفیہ سزاوار امامت ہوے اور یہ بہی اعتقاد

رکہتے ہین کہ محمد بن الحنفیہ حی لا یموت ہین یعنی قیامت تک زندہ رہینگے اب وہ کوہ رضوی مین پوشیدہ ہین اور وہ پیچہے ایک شیر کا اور ایک اژدہے کا نگہبان ہے اور اس فرقہ کے لوگ انہین کو صاحب زمان جانتے چنانچہ اس مذہب کا شاعر مشہور کثیر وغیرہ ابیات عربی لکہتا ہے وسبط لا یذوق الموت حتی یقود الخیل یقدمہا اللواء۔ یغیب لا یری فیہم زمانا برضوی عندہ عسل وماء (۲۷) قحطیہ یہ فرقہ بادشاہ اسلام سے جنگ کرنیکو جائز جانتا ہے شاید یہی مذہب بادشاہ ایران کا ہے کہ بمقابلہ حامی حرمین شریفین حضرت ظل اللہ سلطان روم کے شاہ روس کی اپنا خاص ولیعہد بہیجکر مع لشکر کے پوری پوری مدد کی تہی ناظرین اخبار جنگ روم وروس کو یاد ہوگا (۲۸) عباسیہ یہ فرقہ علی بن عبد اللہ بن عباس کو بوصیت ابو ہاشم کے امام جانتا ہے اور بعد علی مسطور کے اونکی اولاد مین منصور عباسی تک امامت کا اعتقاد رکہتا ہے (۲۹) طیاریہ یہ فرقہ بعد ابو ہاشم کے عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کو امام جانتا ہے (۳۰) مختاریہ یہ فرقہ بعد حضرت مرتضی کے حضرت حسنین کو بعد اونکے محمد بن الحنفیہ کو امام جانتے ہین یہ فرقہ مخالف کیسانیون کا ہے امامت مین یہانتک کیسانیونکا بیان ہوچکا (۳۱) زیدیہ یہ فرقہ آپکو زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے ساتہ منسوب کرتا ہے اس مذہب کے لوگ اصحاب کبار پر تبرا نہین کرتے ہین مگر یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ خلافت حق مرتضی کا تہا لیکن اونہون نے اپنی خوشی سے اصحاب ثلثہ کو دیدیا اس لئے بیعت خلفاء ثلثہ کی خطا پر نہ تہی کیونکہ معصوم خطا پر راضی نہین ہوتا یہ فرقہ امامت کو خاندان فاطمہ مین درست جانتا ہے یہ مذہب متقدمین زیدیہ کا ہے مگر متاخرین نے بسبب خلط وملط فرقہ معتزلہ وشیعہ کے اپنے مذہب کو بالکل خراب کردیا اب اصول اس مذہب کا مطابق اصول مذہب معتزلہ کے ہے اور فروع موافق مذہب ابو حنیفہ کے

(۳۲) جارودیہ یہ فرقہ اصحاب ابوالجارود زیاد بن ابی زیاد کا ہے بعد رسول اللہ کے حضرت مرتضیٰ کو امام جانتے ہین اور بعد انکے حضرت حسنینؑ کو بترتیب امام کہتے ہین اور بعد انکے امامت انکی اونہین کی ذریت مین شوری ہونیکا اعتقاد رکھتے ہین اور اصحاب باصفا کی تکفیر کرتے ہین (۳۳) جریریہ اس فرقہ کو سلیمانیہ بھی کہتے ہین یہ فرقہ معتقد امامت شوری کا ہے صرف رضامند ہونے دو صلحاء مسلمین سے اپنا اتفاق لیتا ہے یہ فرقہ حضرت شیخینؓ کی امامت کا قائل ہے کہتا ہے کہ امامت حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خطا پر نہ تھی مگر حضرت عثمانؓ و حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ و حضرت عائشہ صدیقہؓ کی تکفیر کرتے ہین (۳۴) تبریہ اس فرقہ کو توبیہ بھی کہتے ہین یہ فرقہ اصحاب مغیرہ بن سعد ملقب بابتر کا تہا معتقد ہین کہ بیعت ابوبکرؓ و عمرؓ خطا پر نہ تھی اسلیے کہ حضرت مرتضیٰؓ نے اوس پر سکوت کیا ما سکت علیہ المعصوم فھو حق مگر بیعت حضرت عثمانؓ مین تذبذب رکھتے ہین اس لیے آپکی خلافت مین سکوت کرتے ہین اور حضرت علیؓ کو اونکی بیعت خلافت کے وقت سے امام جانتے ہین (۳۵) نعیمیہ یہ فرقہ اصحاب نعیم بن الیمان کا ہے تمام اصحابؓ کرام کی نسبت گمان خیر کا رکھتے ہین اور سب کو نیکی سے یاد کرتے ہین مگر صرف حضرت عثمانؓ کی تکفیر کرتے ہین (۳۶) وکینیہ یہ فرقہ اصحاب فضل وکین کا ہے حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ و حضرت عائشہؓ کی تکفیر کرتے ہین مابقی تمام اصحابؓ سے نیک اعتقاد رکھتے ہین (۳۷) خشبیہ یہ فرقہ اصحاب خلف بن عبدالصمد کا ہے اعتقاد رکھتے ہین کہ امامت شوری اولاد فاطمہؓ کو سزاوار ہے اگر دوسرا مدعی امامت ہو تو اوسپر جہاد کرنا چاہیے خشب کے معنی لکڑی کے ہین چونکہ اس فرقہ نے اپنے بادشاہ وقت پر لاٹھیون اور لکڑیون سے حملہ کیا تھا اور سوا اسکے اور ہتیار نرکھتے تھے لہذا باین اسم موسوم ہوے (۳۸) یعقوبیہ یہ فرقہ اصحاب یعقوب کا ہے حضرت شیخینؓ کی امامت کے منکر ہین بلکہ بعض اس مذہب کے تبرا بھی انپر

کرتے ہین (۳۹) **صالحیہ** یہ فرقہ اصحاب حسین بن صالح کا ہے اولاد حضرت فاطمہؑ مین
امامت کو شوری بجانتے ہین اور جو کوئی کہ اون مین سے بصفت علم وشجاعت وسخاوت موصوف
ہو اور جہاد بھی کرے امام ہے اس مذہب مین ایک وقت بلکہ ایک شہر مین چند اماموں کا
ہونا جائز ہے یہانتک فرقوں زیدیہ کا بیان ہوچکا (۴۰) **امامیہ** یہ فرقہ کوئی زمانہ
تکلیف کا خالی امام فاطمی سے نہین جانتا (۴۱) **حسنیہ** یہ فرقہ بعد حضرت مرتضیٰؑ حضرت حسنؑ
مجتبیٰ کو بعد اونکے حسن مثنیٰ کو انکو خاص آل محمدؐ بھی کہتے ہین بعد اونکے اونکے فرزند عبد اللہ
کو امام جانتے ہین اور وہ جھگڑا کہ فیما بین عبد اللہ اور امام جعفر صادقؑ کے ہوا کلینی کے
ابواب الجنان مین موجود ہے بعد اونکے اونکے فرزند محمدؐ کو کہ ملقب بنفس زکیہ تہے بعد اونکے
اونکے بھائی ابراہیم بن عبد اللہ کو ان دونون بھائیون نے منصور دوانقی پر خروج کیا
تھا اور خلایق کو اپنی طرف دعوت کی اور بعد جدال وقتال سخت کے امراء منصور کے ہاتھون
سے شہید ہوے (۴۲) **نفسیہ** یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے کہ نفس زکیہ یعنی محمدؐ بن عبد اللہ
شہید نہین ہوے بعد چند روز کے ظاہر ہونگے (۴۳) **حکمیہ** یہ فرقہ اصحاب ہشام بن الحکم
کا ہے بعد حضرت امام حسنؑ کے حضرت امام حسینؑ کی امامت کے معتقد ہین اور بعد اونکے
علی الترتیب اونکی اولاد کو امام جانتے ہین مگر خدائے تعالیٰ کو مجسم و مصور تصور کرتے ہین
کہتے ہین کہ معبود ائمہ موصوف کا جسم رکھتا ہے (۴۴) **سالمیہ** یہ فرقہ اصحاب ہشام
بن سالم جوالیقی کا ہے یہ فرقہ بالترتیب امامت کا قائل ہے مگر خدائے پاک کو بصورت
انسان بتلاتا ہے (۴۵) **شیطانیہ** یہ فرقہ اصحاب محمدؐ بن نعمان صیرفی کا ہے جس کا
مشہور لقب شیطان الطاق تھا امامت کا امام کاظمؑ تک اعتقاد رکھتے ہین اور خدا کو جسم
و اعضا ثابت کرتے ہین (۴۶) **زراریہ** یہ فرقہ زرارۃ بن اعین کوفی کا ہے امام
جعفرؑ تک امامت کے معتقد ہین صفات ذات الٰہی کو حادث جانتے ہین کہتے ہین کہ خدا تعالیٰ
روز ازل مین نہ علم نہ قدرت نہ سمع نہ بصر نہ حیات کچھہ بھی نہ رکھتا تھا (۴۷) **یونسیہ**

یہ فرقہ اصحاب یونس بن عبد الرحمن قمی کا ہے اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ عرش پر
بیٹھا ہے اوسکو فرشتے اوٹھائے ہوئے ہیں (۴۸) بدائیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ خدا تعالیٰ
بعض کام خلاف مصلحت کے کرتا ہے پھر شرمندہ ہوتا ہے اسپر آیات بینات قرآنی کو جو
بیچ اوصاف و منقبت صحابہؓ باصفا کی شان میں نازل ہوئی ہیں قیاس کرتے ہیں (۴۹)
مفوضہ یہ فرقہ تین طرح پر ہے ایک گروہ کہتا ہے خدا نے بیشک حضرت محمد رسول اللہ
کو پیدا کر کے انکے سپرد کیا پس جو کچھ دنیا میں ہے پیدا کردہ محمد ہے اور دوسرا گروہ معتقد ہے کہ خدا نے
حضرت علیؑ کو تمام جہان کا مالک کر دیا پس جو کچھ ہے جہان میں سب پیدا کردہ علیؑ ہے
تیسرا گروہ کہتا ہے کہ دونوں صاحب اس کام میں شریک ہیں (۵۰) باقریہ یہ فرقہ
امام محمد باقرؑ کو زندہ جانتا ہے ہو حی لا یموت وھو المنتظر (۵۱) حاضریہ یہ فرقہ بعد
امام محمد باقرؑ کے اونکے فرزند احمد زکریا کو زندہ جانتا ہے اور کہتے ہیں کہ حاضرین حاضر غیب
کوہ حاضر میں پوشیدہ رہینگے (۵۲) ناوسیہ یہ فرقہ اصحاب عبد اللہ بن ناوس
بصری کا ہے امام جعفرؑ کے زندہ اور غائب ہونیکے معتقد ہیں کہتے ہیں وہ المہدی الموعود
القائم المنتظر مگر بعض اس فرقہ کے غائب ہونیکے منکر ہیں اعتقاد رکھتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ اکثر لوگوں نے امام موصوف کو بچشم خود دیکھا ہے خلوت میں (۵۳) عماریہ
یہ فرقہ اصحاب عمار کا ہے معتقد ہیں کہ بعد انتقال کرنے امام جعفرؑ کے اونکے صاحبزادے
محمد نام امام ہوئے (۵۴) اسماعیلیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ بعد امام جعفرؑ کے اون کے
صاحبزادے کلان اسمعیلؑ نام امام ہوئے بموجب قول امام جعفرؑ ان ھذا الامر
فی الاکبر ما لم یکن به غایته (۵۵) مبارکیہ یہ فرقہ اصحاب مبارک کا ہے
معتقد ہے کہ بعد اسمعیلؑ اونکے صاحبزادے محمد نام امام ہیں کہتے ہیں ھو القائم
المنتظر المہدی الموعود اعتقاد کرتے ہیں کہ محمد بن اسمعیل قائم مقام ... کے ہیں
(۵۶) باطنیہ یہ فرقہ اولاد اسمعیلؑ کو امام جانتے ہیں معتقد ہیں کہ عمل کتاب کا واجب ہے

باطن مین نہ ظاہر یعنی صرف جی مین خیال کر لینا صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ وغیرہ کا کافی ہے (۵۷) **قرمطیہ** یہ فرقہ باختلاف راویان تبع حمدان بن قرمط کا ہے کہ بانی اس مذہب کا ہے اسمٰعیل بن جعفر کو خاتمۃ الآئمہ وحی لا یموت کہتے ہین اور محرمات کو مباح جانتے ہین (۵۸) **شمطیہ** یہ فرقہ اصحاب یحیی بن ابی شمط کا ہے معتقد ہین کہ بعد امام جعفر صادقؑ اونکے پانچون صاحبزادے بترتیب ذیل امام ہین اول اسمٰعیلؑ بعدہ محمدؑ بعدہ موسیٰ کاظمؑ بعدہ عبداللہ افطح بعدہ اسحاقؑ (۵۹) **میمونیہ** یہ فرقہ اصحاب عبداللہ بن میمون القداح اہوازی کا ہے عمل ظاہری کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر کرنا حرام جانتے ہین اور آخرت کے منکر ہین (۶۰) **خلفیہ** یہ فرقہ معتقد ہے کہ جو کچھ قرآن و حدیث مین ہے مثل روزہ نماز وغیرہ کے صرف اوسکے لغوی معنی سمجھ لینا چاہیئے نہ عمل کرنا اور قیامت و دوزخ و بہشت کا قطعی انکار کرتے ہین (۶۱) **برقعیہ** یہ فرقہ اصحاب محمدؐ بن علی برقعی کا ہے احکام شریعت و قیام قیامت اور بعض انبیاء علیہم السلام کی نبوت کے منکر ہین اور ان پر لعن کرنا واجب جانتے ہین (۶۲) **جنابیہ** یہ فرقہ تبع ابو طاہر جنابی کا ہے خلاف قرآن پاک و حدیث صاحب لولاکؐ کا قتل واجب جانتے ہین اکثر اس فرقہ کے لوگ موقع پاکر حاجیون کو قتل کیا کرتے ہین اور ہمیشہ قسم قسم کی ایذا مسلمانون کو دیا کرتے ہین ایک مرتبہ حجر اسود کو بھی چرا لے گئے تھے تاکہ زوار زیارت سے محروم رہین (۶۳) **سبعیہ** یہ فرقہ معتقد ہے کہ سات انبیا رسولؐ ہین اول آدمؑ دوم نوحؑ سوم ابراہیمؑ چہارم موسیٰؑ پنجم عیسیٰؑ ششم محمدؐ ہفتم مہدی اور اعتقاد رکھتے ہین کہ درمیان دو رسولون کے سات آدمی اور ہوا کیے ہین کہ وہ شریعت دونون کے درمیان مین قائم رکھتے ہین چنانچہ از انجملہ اسمٰعیلؑ بن جعفرؑ ہین کہ اونھون نے درمیان محمدؐ و مہدی کے شریعت کو قائم کیا ہے ان ساتون کا ہر زمانہ مین موجود رہنا واجب و لازم جانتے ہین ابداً (۶۴) **مہدویہ**

اسی فرقہ کے لوگ اکثر بادشاہ ممالک مغربی کے ہوئے اور بہت کچھ تصنیفات و تالیفات بھی
اس مذہب کے لوگون نے کی ہین یہ لوگ سلسلہ امامت کے قائل ہین اول امام اسمٰعیل بعد
اونکے اونکے فرزند محمدؐ رضی بعد اونکے اونکے فرزند احمد وفی بعد اونکے اونکے فرزند حسین تقی
بعد اونکے اونکے فرزند عبداللہ رضی بعد اونکے اونکے فرزند ابوالقاسم مہدی بعد اونکے
اونکے فرزند محمدؐ ملقب بہ مہدی بعد اونکے اونکے فرزند احمد قائم بامر اللہ بعد اونکے اسمٰعیل
بن احمد منصور بقوۃ اللہ بعد اونکے معد بن اسمٰعیل معز الدین اللہ بعد اونکے ابو منصور نزار
بن معد عزیز باللہ بعد اونکے ابو علی منصور بن نزار حاکم بامر اللہ بعد اونکے ابوالحسن علی بن
منصور ظاہر الدین اللہ بعد اونکے معد بن علی بن منصور مستنصر باللہ اسکے بعد فرقہ دربارہ
امامت مختلف الاقوال ہین کہ جسکا بیان نہین ہے بلکہ باہم مخالفین کے بڑا مناقشہ رہا
ہے اس فرقہ مین ایک شخص حسن نام کہ نطفہ حرام سے پیدا ہوا تھا مدعی امامت کا ہو کے
اس طرح کے خطبہ پڑھا کرتا تھا کہ مین نے تم سے تکلیف شرعی معاف کی اور محرمات تم پر
حلال کین جو چاہو سو کرو کچھ گرفت نہین صرف امام وقت کی اطاعت تم پر فرض ہے
اور بعد امام کے اولاد امام کی اطاعت فرض ہوگی اسیطرح سے اوسکی اولاد در اولاد کی
اطاعت فرض ہوگی اسنے تمام کتب خانے اپنے آبا کے جلوا دیے (۶۵) **فطحیہ** جسکو
عماریہ بھی کہتے ہین یہ فرقہ اصحاب عبداللہ بن عمار کا ہے عبداللہ بن جعفر صادقؑ کی امامت
کے قائل ہین جنکا لقب افطح تھا بعد اونکے سلسلہ امامت کو ختم جانتے ہین اس لیے کہ
اونکے کوئی اولاد نہ تھی (۶۶) **قطعیہ** یہ فرقہ اصحاب مفضل بن عمر کا ہے امام موسیٰ
کاظمؑ کی امامت کے قائل ہین اور قطع کرتے ہین امامت کو اونکی موت کے بعد (۶۷)
موسویہ یہ فرقہ امام موسیٰ کاظمؑ کی موت و حیات مین متردد ہے اسلیئے اونکی امامت
مین شبہ کرتا ہے اور اونکے سلسلہ امامت کو جاری نہین جانتا ہے (۶۸) **ممطوریہ**
یہ فرقہ قائل امامت موسیٰ کاظمؑ کا ہے اونکو حی لایموت و مہدی موعود جانتا ہے اس فرقہ

کا لقب ممطوریہ اس سبب سے ہوا کہ ایک مرتبہ اس فرقہ کو فرقہ قطعیہ کے لوگون سے اتفاق مناظرہ کا پڑا یونس بن عبدالرحمن رئیس قطعیہ نے کہا انتم اھون عندنا من اکلاب الممطورۃ اوسوقت سے یہ فرقہ ملقب بلقب ممطوریہ ہوا (۶۹) رجعیہ یہ فرقہ امام موسی کاظم کو مردہ جانتا ہے مگر پھر رجعت کا یعنی اونکے دوبارہ زندہ ہونے کا منتظر و معتقد ہے (۷۰) احمدیہ یہ فرقہ بعد موت امام موسیٰ کاظم کی امامت احمد بن موسیٰ کاظم کے معتقد ہین (۷۱) اثنا عشریہ یہ فرقہ دوازدہ آئمہ کی امامت کا قائل ہے اور منکر فضائل صحابہؓ و ازواج رسول اللہ کا یہ فرقہ مثل فرقہ امامیہ کے تمام فرقون کا عیب پوش ہے جب کسی فرقہ کو فرقون مذکورہ سے مناظرہ یا مباحثہ کا اتفاق پڑتا ہے تو اسی فرقہ مین پناہ گزین ہوتا ہے (۷۲) جعفریہ یہ فرقہ بعد حسن عسکری کے اونکے بھائی امام جعفر بن علی کی امامت کا قائل ہے اور قول مہدی کا منکر ہے یہ سب بہتر فرقے ہوئے اور ایک فرقہ ناجیہ ملاکر کل تہتر فرقے ہوے بموجب حدیث شریف کے **حدیث** ان بنی اسرائیل تفرقت علی اثنین وسبعین ملۃ وستفرق امتی علے ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا ماھی یا رسول اللہ قال الذینھم علی ما انا واصحابی **ترجمہ** تحقیق بنی اسرائیل بہتر فرقے ہوگئے اور میری امت مین تہتر فرقے ہونگے سب دوزخی ہونگے مگر ایک فرقہ پوچھا حضارت نے کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین فرمایا جسپر مین ہون اور میرے اصحابؓ **حدیث** ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ **ترجمہ** بہتر فرقے دوزخ مین ہونگے اور ایک بہشت مین اور وہ جماعت ہے یعنی اہلسنت والجماعت چنانچہ مطابق اسی حدیث کے ایک روایت نہج البلاغت مین جو شیعون کی بڑی مستند کتاب ہے جناب امیرؓ سے منقول ہے والزموا السواد الاعظم فان یداللہ علی الجماعت وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من الغنم للذئب **ترجمہ** اور لازم پکڑو تم جماعت کلان تر کو بالتحقیق

ہاتھ اللہ کا اوپر جماعت کے ہے اور دور رہو تم جدائی سے پس بیشک ایک شخص جدا ہو جماعت سے
سے حصہ شیطان کا ہے جیسا کہ وہ بکری جو جدا ہو ریوڑ سے حصہ بھیڑیے کا ہے یہ روایت شیعوں کی متواتر
صحیح ہے۔ اور شرح نہج البلاغت میں یہ عبارت نسبت حضرت معاویہ کے جناب امیر
سے منقول ہے ما کنت الا رجلا من المہاجرین اوردت کما اوردوا و اصدرت کما اصدروا و ما کان اللہ
لیجمعھم علی الضلال ترجمہ نہ تھا میں مگر ایک آدمی مہاجرین میں سے وارد ہوا میں جیسا
کہ وہ آئے اور پھرا میں جیسا کہ پھرے اور خدا انہیں جمع کریگا اونکو گمراہی پر۔
جناب امیر کے بھی دو قول سے فرقہ سنت جماعت ہی کے ناجی ہونے کی بوجہ احسن
تصدیق ہوتی ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ اب وہ مسائل تا وا جو شیعوں میں بکثرت شائع
ہیں اور اون پر انکو گھمنڈ ہے اونھوں کی ہی معتبر کتابوں سے انتخاب کرکے ہدیہ
ناظرین باتمکین کرتا ہوں تاکہ بنظر عبرت ملاحظہ فرماویں ۔

مجملاً ذکر مسائل شیعیان پاک کا

مسئلہ حق الیقین کے ۲ باب ۱۹ فصل میں خلفاء راشدین و عائشہ صدیقہ و حفصہ
مکرمہ و حضرت طلحہ و زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نسبت لعن کرنا واجب لکھا ہے۔
حالانکہ رسول اللہ نے دشمن خدا ابوجہل کو بھی باوجودیکہ آپ کو اوس سے از حد تکلیف
ایذا پہونچی تھی کبھی نہیں لعن کی اور نہ کبھی کسی کو جناب امیر نے طعن کی مجالس المومنین
کی مجلس اول میں مرقوم ہے کہ لعن بر خلفاء ثلثہ واجب نیست اگرچہ جاہلان شیعہ حکم
بوجوب کنند سخن الشان معتبر نیست اور اسی موقع پر یہ روایت بھی نقل کی ہے
کہ عائشہ از حرب امیر توبہ کرد بریں تقدیر لعن حضرت صدیقہ سے قطعی ممانعت کی
ہے اور مصباح الشریعت کے باب معرفت میں قول حضرت امام صادق یوں منقول ہے
کہ بگذارید یقین را از شک جرأت نکنید بر اعتقاد زور و بہتان در حق اصحاب خیر الانام

و اعتقاد دار بد محبت آنہا و بیان کنید فضائل آنہا او جامع الاخبار کے باب نہم مین ہے قال النبی
صلعم من سب اصحابی فقد کفر ترجمہ فرمایا نبی صلعم نے جسنے برا کہا میرے صحابہ کو پس
تحقیق وہ کافر ہوگیا الحمد للہ کہ یہی اعتقاد ہے اہلسنت کا کہ تمام صحابہ خیر الانام کے ساتھ
اگر اس مقام پر کوئی شیعہ کہے کہ امیر معاویہ نے حضرت علی کے مقابلہ مین خطا کی پائین
تو ہم کہین بلاشک حضرت معاویہ سے بمقابلہ حضرت علی کے خطاء اجتہادی واقع ہوئی جو
قبل از مرض الموت حضرت معاویہ کا توبہ کرنا معتبر تواریخون سے ثابت ہے لہذا ہم حضرت
معاویہ کے ساتھ بھی گمان نیک رکھتے ہین کیونکہ ابھی تک توبہ کے دروازے بند نہین
ہین اس مقام پر ہم ایک صحیح اور مفصل بھی روایت شیعون کی معتبر کتاب سے لکھتے ہین
چنانچہ اوس تفسیر مین جسکو شیعہ حسن عسکری علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہین یہ روایت موجود ہے

ان الله اوحى الى آدم ليفيض على كل واحد من محبي محمد وآل محمد واصحاب
محمد ما لو قسمت على كل عدد ما خلق الله من طول الدهر الى آخرة
وكانوا كفارا لاداهم الى عاقبت محمودة وايمان بالله حتى يستحقوا به الجنة
وان رجلا من مبغض آل محمد واصحابه او واحد منهم يعذب الله عذابا
لو قسم على مثل خلق الله لاهلكهم اجمعين ترجمہ تحقیق وحی کی اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام
کی طرف یہ کہ البتہ محمد اور آل محمد اور اصحاب محمد کے دوستون سے ہر ایک کو اس قدر
فیض دیگا اگر اوسکو ساری مخلوق پر جسکو اللہ تعالی نے ابتداء زمانہ سے انتہا تک پیدا کیا
ہے اور وہ سب کافر ہوں تقسیم کرین البتہ اونکو عاقبت نیک اور ایمان کو پہنچاوے
تاکہ اوسکے سبب سے جنت کے مستحق ہو جاوین اور البتہ جو دشمنی رکھتا ہے آل محمد اور اصحاب
محمد سے یا ایک سے بھی اون مین سے البتہ عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالی اوسقدر کہ اگر
اوسکو مخلوق خدا کی برابر تقسیم کرین تو سب کو ہلاک کردے فقط دیکھو حضرت امام حسن عسکری
کی روایت سے صاف ظاہر ہوگیا کہ محبت آل اور اصحاب کی برابر رکھنا ضرور ہے

اور بغض اور دشمنی دونون مین سے ایک کے ہی باعث ہلاکت کا ہے

نے مقام محبت مین او واحد منہم نہ فرمایا بلکہ مقام بغض مین کلمہ احد منہم کو بڑھایا تاکہ اہل

ایمان کو معلوم ہو جاوے کہ محبت سب کی ہی رکھنا چاہیئے چنانچہ یہی مذہب ہمارا ہے اور

اون مین سے ایک کی ہی دشمنی سبب عذاب کا ہے چنانچہ یہی مذہب خاص محبان اہلبیت

کا ہے **مسئلہ** شیعون کے نزدیک متعہ سے بڑھکر کوئی عبادت نہین ہے اس لیئے

اس عبادت کے بگان شیعان پاک صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ سے بھی بہت زیادہ

اس بات مین کتب معتبر شیعون مین بکثرت اقوال ثقات مذہب

چند روایت لکھی جاتی ہین **اول** خلاصۃ المنہج کے شرح مین بتفسیر آیہ کریمہ

فما استمتعتم بہ منھن کے لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جو شخص دنیا سے جاوے

اور اوس نے متعہ نکیا ہو وہ قیامت کے دن بدمنظر اور بدہیبت اوٹھیگا مانند اوس

آدمی کے نکٹا ہو **دوم** اسی کتاب مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جو کوئی ایک بار

متعہ کرے درجہ حسینؑ کا پاوے اور جو دو بار متعہ کرے درجہ حسنؑ کا پاوے اور جو تین بار

متعہ کرے درجہ علیؑ کا پاوے اور جو کوئی چار بار متعہ کرے میرا درجہ پاوے پھر فرمایا کہ

جسدم فاعل و مفعول متعہ کرکے باہم بیٹھتے ہین اون پہ فرشتے نازل ہوتے ہین اور

اونکی پاسبانی کرتے ہین یہانتک کہ وہ اپنا جلسہ برخاست کرین اور جو کچھ کہ باہم گفتگو

کرتے ہین وہ کلمات تہلیل و تسبیح بنجاتے ہین اور جب ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہین

تمام گناہ اونگلیون کے پورون سے نکل پڑتے ہین اور جب ایک دوسرے کا بوسہ لین حق

تعالیٰ ہر بوسہ پر ثواب حج و عمرہ کا لکھدیتا ہے اور جب خلوت کرین تو ہر لذت شہوت

پر حسنات پاوین مانند کوہ ہاے بلند کے اور جب فارغ ہو کر غسل کے واسطے مشغول

ہون خداے تعالیٰ فرشتون سے فرماتا ہے کہ دیکھو میرے ان دونون بندون کو کہ یہ

اعتقاد رکھتے ہین کہ مین انکا پروردگار ہون گواہ ہو جاؤ کہ مینے قطعی انکو بخشدیا اور جو پانی کہ

بالون سے ٹپکتا ہے ہر ایک بال پر نیکی لکھی جاتی ہے اور برائی دور کیجاتی ہے اور درجہ بلند ہوتے ہین پس امیر المومنین اٹھے اور کہا یا رسول اللہ ایسے شخص کی جزا کیا ہے فرمایا کہ جب مرد متمتع و عورت متمتعہ غسل سے فارغ ہوتے ہین اونکے ہر ایک قطرہ آب غسل سے اللہ تعالی فرشتے پیدا کرتا ہے اور وہ اوسکی تسبیح اور تقدیس کرتے ہین اور ثواب اوسکا فاعل ومفعول کے واسطے قیامت تک ہوتا ہے سوم اسی کتاب مین ہے کہ ایکدن رسول خدا اوٹھے اور بہت بڑا خطبہ پڑہا بعد اوسکے فرمایا کہ اے آدمیون جانو کہ اللہ مرے پاس بہائی جبرئیل علیہ السلام ایک تحفہ پروردگار سے لائے وہ متعہ ہے مومنہ عورات کا مجسے پہلے یہ تحفہ کسی پیغمبر کو عطا نہین ہوا پہر فرمایا کہ کوئی اہل مجلس سے ہے کہ میری مخالفت کرکے اوسکو باطل کرے بسبب بغض کے میرے ساتھ پس مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اہل دوزخ سے ہے لعنت خدا کی ویہر جو مخالفت میری کرے گویا کہ اوس نے انکار نبوت میری کا کیا اور جسنے انکار نبوت کا کیا اوس نے انکار خدا کا کیا وہ دوزخی ہے اس موضوعات بے اصل سے مطلب شیعون کا نسبت حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت ومنافقت کا ثابت کرنا ہے نعوذ باللہ چہارم تہذیب الاحکام کی کتاب النکاح مین ہے کہ جو کچھہ عورت ممتوعہ کو دیا جاتا ہے اجرت ہے کقولہ تعالی فاتوھن اجورھن[له] اس کو عوام خرچی کہتے ہین پنجم اسی کتاب مین ہے کہ تعداد اجرت اور تعین ایام کی طرفین کی رضامندی پر موقوف ہے قال امیر المومنین لا یکون متعۃ الا بامرین باجل مسمی واجر مسمی ششم استبصار کے ۲ باب مین ہے کہ فاحشہ عورت سے بہی متعہ جائز ہے سال عمار وانا عندہ من الرجل یتزوج الفاجرۃ متعۃ قال لا باس ہفتم اسی کتاب کے باب یجوز الجمع بین اکثر من اربعۃ فی المتعۃ زرارہ سے منقول ہے کہ چاہو جتنی عورتون سے متعہ کرلو جائز ہے فالقلت ما یحل من المتعۃ قال کم شئت

له [illegible] ۱۲

ہشتم تہذیب الاحکام کی کتاب النکاح میں ہے کہ متعہ میں ضرور شاہدوں [illegible]
نہیں ہے ولیس فی المتعۃ اشہاد ولا اعلان نہم اسی کتاب کے باب شروط متعہ میں
ہے کہ متعہ سے جو اولاد ہو اوسکو حق وراثت نہیں ہوتا ہے الا المزوجۃ فی المتعۃ نفی التوارث
وانما یحتاج ثبوت التوارث الی الشرط دہم استبصار کی کتاب [illegible] میں
میں ہے عورت ممتوعہ کو پردہ کی قید نہ لگائی جائے [illegible]
عنده امرأة متعة محصنة قال لا انما هو على الشيء الدائم [illegible] یازدہم
تہذیب الاحکام کی کتاب النکاح میں زرارہ و ابی جعفر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنا
متعہ کیا کسی مرد سے پھر دوسرے سے پھر تیسرے سے [illegible]
کیا تھا غرضکہ مکرر سہ کرر متعہ کر لینا جائز ہے دوازدہم تہذیب کے باب النکاح میں
کہ متعہ میں طلاق ولعان وظہار نہیں ہے سیزدہم استبصار میں ہے کہ متعہ کی عدت
یکماہ ۵ ایوم کی ہے چہاردہم مصائب النواصب جلد رابعہ طایفہ سادس عشرین ہے
کہ متعہ دوری بھی جائز ہے یعنی چند آدمی باہم متفق ہوکر ایک عورت سے متعہ کریں
اور اپنی اپنی باری سے تا ختم سال اوس سے صحبت کرتے رہیں درست ہے مگر یہ حکم
خاص اوس عورت کے واسطے ہے جسکا حیض بند ہو گیا ہو پانزدہم [illegible]
باب المطلب اول میں ہے کہ متعہ میں جماع کی باریاں ٹھہرالینا کہ اتنی مرتبہ صحبت کرینگے
جائز ہے الخ اسیطرح سے بہت کچھ روایات مخالف نصوص قرآنی کتب شیعوں میں مرقوم
ہیں اس مختصر میں گنجایش بیان کی نہیں ہے **جواب** اگرچہ یہ تمام خیالات واہیات
شیعوں کے جو در باب متعہ کے رکھتے ہیں آیہ تزویج فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع
سے باطل ہوتے ہیں مگر ہم اسکا جواب شیعوں کی معتبر کتابوں سے ثبت کرتے ہیں **اول**
من لا یحضره الفقیہ کے کتاب النکاح باب المتعہ میں ہے عن ابی عبد اللہ سال فی
الرجل یتزوج بکرۃ متعۃ قال یکرہ للعیب علی اهلها یعنی باکرہ کے ساتھ متعہ کرنا اوس کے

خاندان کو بٹا لگا تلسیح اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ متعہ در اصل برا ہے اگر برا نہوتا
تو باکرہ کے ساتھہ متعہ کرنا کیون عیب ہوتا اور کیون اوسکے خاندان کو دہبا لگتا دوم
خلاصۃ المنہج ۲ جزو تفسیر آیہ کریمہ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم مین لکہا ہے
باید کہ غرض اصلی از مباشرت طلب بقاء نسل باشد نہ مجرد لذت شہوت چہ حکمت ست از
تعلق شہوت و مشروعیت نکاح اولمہ بیت الخ اس تفسیر کی بہی سیاق عبارت سے بخوبی
معلوم ہوتا ہے کہ مشروعیت نکاح کی بنص قرآنی بقاء نسل و اولاد کے لیے ہے نہ فقط واسطے
حظ النفس کے اور متعہ مین سوا حظ نفس کے کہ یقیناً زنا ہے کوئی فائدہ مقصود نہین ہوتا
ہے سوم بڑا تعجب ہے کہ جب متعہ مین ایسے فضائل تہے کہ ادنی سے مومن کو اعلی درجہ
کو پہنچاوے یعنی کہ خاتم المرسلین صلعم کے ہمرتبہ ہوجاوے اور آئمہ علیہم طاہرین اور اونکی اولاد
کہ مین ایسی نعمت عظمی و دولت کبری سے محروم رہین کتب سیر مین مرقوم ہے کہ حضرت
امام حسن علیہ اکثر نکاح کرتے پہر طلاق دیتے تہے حضرت علی ع آدمیون کو منع فرماتے کہ کوئی
اپنی لڑکی کا حسن ع کے ساتھہ نکاح نکرے کیونکہ وہ طلاق دیدیتے ہین چنانچہ مجالس المومنین
کی مجلس ششم مین مسطور ہے کہ اگر متعہ روا بودے امام برحق چرا التفات بنکاح و طلاق فرمودے
اس دلیل سے بہی ثابت ہوا کہ متعہ قطعی حرام ہے اگر حرام نہوتا تو امام صاحب کیون نکاح
کرتے اور کیون طلاق دیتے متعہ مین توبہت کچھہ آسانی تہی چہارم بروایات مستندہ
صحاح ستہ اہل سنت کے ثابت ہے کہ رسول صلعم نے بعد دینے اجازت تین روز کے
جنگ اوطاس مین متعہ کو قیامت تک کے لیے حرام فرمایا جس کسی کو یہ حکم پہونچا عامل ہوا
اور جسکو نہ پہونچا جاہل رہا چنانچہ بسبب لاعلمی کے اکثر جگہون مین یہ امر شنیع شایع تہا
جب زمانہ خلافت حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کا پہونچا آپنے سنا کہ بعض جگہہ رسم
متعہ کی مروج ہے پس آپنے تہدیداً و تنبیہاً فرمایا کہ رسول برحق نے متعہ کو قطعی حرام کیا
ہے جو کوئی آیندہ مرتکب اس خباثت کا ہوگا تو مین اوسکو حد زنا مارونگا پہر آپنے بہت

کچھ دلائل متعہ کے حرام ہونے پر بیان فرمائیے وہ کتب معتبرہ اہل اسلام مین بلکہ
مگر تو ہم ہی جسکا جی چاہے دیکھے لیکن فما استمتعتم کے لغوی معنی فائدہ گرفتن سے ہین
و اصطلاحی معنی وطی و دخول کے اور دلیل اسپر کلمہ فا کہ تعقیب کے واسطے ہے دلیل ہے
کیونکہ تعقیب فرع ہوتا ہے اصل جملہ ماسبق کا پس جملہ سابق مین بیان مہر و نکاح کا
ہے اسلئے بدلیل کلمہ فا معنی استمتعتم کے وطی و دخول کے ہوے نہ عورتون سے
متعہ کرنیکے چنانچہ شیعون کی معتبر تفسیر مجمع البیان مین بھی یہی معنی لکھے ہین مگر شیعہ
اپنے حظ النفس کے واسطے فما استمتعتم کے معنی عورتون سے متعہ کے لیتے ہین اور کسی
مقام پر تمام کلام الٰہی مین فما استمتعتم کے معنی متعہ کے استعمال نہین کرتے ہین
جیسے فاستمتعوا بخلاقہم فاستمتعتم بخلاقکم کما استمتع الذین من قبلکم بخلاقہم وغیرہ ہین
اسکے جواب مین ہم اس آیت شریف کو پیش کرتے ہین قال اللہ تعالی والذین ہم
لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر
ملومین فمن ابتغی وراء ذالک فاولئک ہم العادون ترجمہ جو لوگ کہ وہ واسطے اپنی
شرمگاہونکے حفاظت کرنے والے مگر اپنی بیبیون یا وہ چیز کہ ملکیت ہے اونکے ہاتھون
کی غیر ملامت کی گئی پس جسنے زیادتی کی (یعنی سوائے زوجہ اور مملوکہ زرخرید کے اور
عورت سے صحبت کی) پس وہ لوگ حد سے گذرنے والے ہین شیعون کو چاہیے کہ اس
آیت کو ناسخ آیہ فما استمتعتم کا سمجھین کیونکہ حفاظت شرمگاہونکی بغیر نکاح ممکن نہین ہے
اور مشروعیت نکاح کی بچند شرائط مشروط ہوتی ہے اول چار عورتون سے زیادہ
نکاح کرنا حرام ہو دوم اولاد کو وراثت ترکہ ضرور ملے سوم زمانہ عدت تین حیض گذرنے
سے کم نہو چہارم ظہار و لعان و ایلاء و طلاق ہو سکتا ہو پنجم پابند پردہ نشینی کی ہو
ششم عورت ایک مرد سے زیادہ شوہر نہین کرسکتی ہے حائضہ ہو یا غیر حائضہ
ہفتم عورت تا زیست بغیر طلاق مرد سے جدا نہین ہوسکتی ہے ہشتم نکاح مین

جواز باکرہ وغیر باکرہ باعث افتخار خاندان ہونا باعث عیب کا انھین زوجہ پر اطاعت
وثوق و حفاظت حقوق زوج کے لازمی ہون ویسا ہی زوج پر رعایت حقوق
زوجہ کے بھی مثل کھانا کپڑا دینے مدامی لازمی ہو فرضاً علی ہذا القیاس اسیطرح سے
بہت سے شرائط نکاح کے بنص قرآنی ثابت ہین اور متعہ مین تمام شرائط برعکس نصوص
فرقانی ہین اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ متعہ حقیقت مین زنا ہے کیونکہ متعہ اور
زنا اور اجرت اور خرچی مین ذرہ برابر فرق نہین پایا جاتا ہے اسی سبب سے علامہ شیخ
علی جو شیعون کے بڑے مجتہد ہین اپنی کتاب حقائق الحق کے بیان حد زنا مین اجازت
بالوطی کو باطل لکھتے ہین اور منع فرمانا رسولؐ مقبول کا متعہ کو صحیح حدیثون سے ثابت
ہے چنانچہ استبصار کے باب تحلیل متع مین یہ حدیث حضرت علیؑ سے منقول ہے
قال حرم رسول اللہ لحوم الحمر الاہلیة ونکاح المتعة ترجمہ کہا حضرت علیؑ نے
حرام کیا رسولؐ اللہ نے گوشت گھر و گدہے کا اور نکاح متعہ کا لیکن اس حدیث
کو راوی نے تقیہ پر محمول کیا ہے مگر سیاق عبارت سے یہ نہین معلوم ہوتا ہے
کہ یہ تقیہ رسولؐ اللہ کا ہے یا راوی کا یہ طرہ بھی خالی ابلہ فریبی سے نہین ہے کیونکہ
حضرت علیؑ تو حضرت عمرؓ کے مشورے مین اکثر شریک رہتے تھے اور اونکے ہر حال
مین مدد و معاون ہوتے تھے پس راوی نے اس خیال سے تقیہ کی قید لگائی کہ
کہین حضرت علیؑ کی روایت حضرت عمرؓ کی رائے سے نہ مطابقت و موافقت کر جائے
اور سب سے بڑھکر ہماری یہ حجت لاجواب ہے کہ حضرت امیرؑ نے کیون نہ اپنے
زمانہ خلافت مین متعہ جاری کیا اور کیون نہ حضرت امام حسنؑ نے اپنے زمانہ خلافت
مین حکم جواز کا دیا اور کتاب فقہ الرضا مین یہ حدیث مرقوم ہے اعلم یا اخی النبی
سئلت الامام علیه السلام عن المتعة فقلت جعلت لک وجی فداك ردی جدك
امیر المومنین ان النبی صلی اللہ علیه وسلم حلل المتعة یوم فتح مکة وحرمها عام خیبر ونهی عنها

فقال صدقوا في الروايات انها والله منهية حرام ما مورٍ بها الا انهم غلطوا
في وجوه الحديث الى ان قال وانما حللها ان النبي صلى الله عليه وسلم لشباب
العرب كانوا معه فتشكوا اليه عزوبتهم فاطلق ولامتنا لهم في تلك الحالات
كيلا يقيمون في الحرام واما من تمتع وهو قادر على التزويج او على الشرى للامة
وهو بالحضرت او مقيماً في مصرٍ من امصار من غير ازعاجٍ ولا اختلاف من بلدٍ
الى بلد فقد تعدى على حرم المسلمين واستباح لنفسه ما قد حرم الله عليه
من فروج الحرائر بغير ما قد امر الله في كتابه والله يقول ومن يتعد
حدود الله فاولئك هم الظالمون وقال فقد ظلم نفسه يا بني المتعة
الا عند الاضطرار والضرورة المضطر ممن امكن له غيرها فليس له ان يتمتع
ومثلها مثل قول الله تبارك وتعالى حرمت عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير
الى قوله فمن اضطر غير باغ ولا عاد فلا اثم عليه ان الله غفور رحيم

ترجمہ راوی کہتا ہے کہ اے برادر پوچھا مین نے امام رضا علیہ السلام سے کہ اے
حضرت روح میری آپ پر قربان یہ فرمایئے کہ متعہ کی نسبت آپ کیا فرماتے ہین کہ
روایت کیا ہے آپکے دادا امیر المومنین علی علیہ السلام نے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے حلال کیا متعہ کو فتح مکہ کے روز اور حرام کیا خیبر مین اور ممنوع کردیا اوسکو
امام نے کہا سچ فرمایا امیر المومنین نے خدا کی قسم متعہ حرام ہے البتہ اجازت دیگئی تھی
قبل مین پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حلال نہین
فرمایا تھا مگر جوانان عرب کے واسطے کہ جو مسافرت مین رسول خدا کے ساتھ ہوتے موجود
اور شکایت اپنی تکلیف کی کرتے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت متعہ
کی نہین دی مگر ایسے لوگون کے واسطے تاکہ حرام سے بچین لیکن جس شخص نے متعہ کیا
اوس حالت مین کہ قادر ہے نکاح پر یا خریدنے لونڈی پر یا اپنے مکان پر موجود ہے

یا کسی شہر مین مقیم ہے پس بیشک اوس نے مباح کیا اپنے نفس پر اوس چیز کو جسکو حرام کیا خدا تعالی نے اوسکے واسطے اور فرمایا خدا تعالی نے جس شخص نے تجاوز کیا اللہ کی حدون سے داخل ہوا وہ ظالمین مین سب بیٹے سیرے نہین تھا جواز متعہ کا مگر وقت اضطرار اور ضرورت کے جیسا کہ جائز ہے وقت ضرورت کے گوشت سور کا اور مردار اور خون دیکھو اس حدیث سے بھی متعہ قطعی حرام ثابت ہوا اور مستند کتاب محاسن برقی شیعہ مین یہ حدیث مرقوم ہے قال لابن عباس انک رجل تائۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المتعۃ ترجمہ فرمایا امیر المومنین نے واسطے ابن عباس کے کہ بالتحقیق تو ایک مرد عیاش ہے تحقیق رسول اللہ نے منع کر دیا ہے متعہ سے۔ دیکھو اگر متعہ حرام نہوتا تو جناب امیر ابن عباس کے حلال کہنے پر کیون خفا ہوتے اور کیون اونکو عیاش کہتے تحفۃ المومنین سے یہ دونون حدیثین نقل کی گئین نقل ملیح تذکرۃ الغوثیہ مین میان غوث علی شاہ صاحب صوفی سیاح تحریر فرماتے ہین کہ مین اتفاق سے لکھنو پہونچا وہان اکثر لوگ میرے پاس آتے تھے از انجملہ ایک نوجوان کسی شیعہ صاحب کا صاحبزادہ بھی روزمرہ اپنے معمولی وقت پر آیا کرتا تھا اوسکو مجھسے حسن عقیدت تھی اور مجھکو بھی اوس سعید ازلی سے گونہ محبت اتفاق سے وہ حمیدہ خصال تین روز تک میرے پاس نہ آیا بسا اوقات مجھکو اوسکا خیال رہتا تھا ناگہان چوتھے روز وہ سعادت کیش خود ہی آنکلا جب مین نے اوس سے سبب دریافت کیا اوس نے خوش ہوکر یہ جواب دیا کہ حضرت شاہ صاحب بندہ کی شادی ہے بفضل خدا صورت خانہ آبادی ہے جب سے غیر حاضر ہوا ہون مائیون بٹھا ہون اوبٹنا ملوایا جاتا ہے تیل چڑھایا جاتا ہے پرسون مانچھ کی رسم تھی کل حنابندی کی ہوم آج منڈوا ہے اور کل برات جناب کا بھی اس کار خیر مین شریک ہونا عین ثواب بلکہ سراسر برکت ہوگا مین نے جب از بس مصر دیکھا ناچار اوس سعادتمند سے اقرار کر لیا کہ فقیر ضرور ہی شامل ہوگا۔ دوسرے دن اوسکے والد بزرگوار تشریف لائے اور فرمایا کہ قبلہ

جلد چلیئے نوشہ مع برات کے دولھن کے دروازے پر پہونچا مین حسب عدہ او سید مسیر حسب آراستہ دستہ کے ہمراہ ہو لیا جب جلسۂ برات مین داخل ہوا دیکھا کہ صیغہ کی تیاریان ہو رہی ہین کیطرف مجتہد صاحب ماشاءاللہ کتاب الصیغہ و الاجرت کہولے ہوے استخارہ دیکھکر سعد اکبر کی ساعت بتلارہے تھے اور دست چپ کی سمت وکیل و شاہد حساب کتاب اجرت الیعنی مہر معجل کا ہ لگارہے تھے جب ان ضروری امور سے فراغت پائی صیغہ آغاز ہوا اسی اثنا مین دولھن عزیزہ کی آتون جی معظمہ مکرمہ پارسا عفیفہ خاص عصمت سرا سے نکلکر محل محفل مین جلوہ گر ہوئین اور بصد ناز و نیاز زبان صدق ترجمان سے فرمایا کہ یا ایہا المومنین اس موقع پر لونڈی کو کچھ امر حق عرض کرنا ہے ذرا دو بدو آنکھ ملائیے اور امر مشروع و مستحسن کے جان و دل سے سننے پر کان لگائیے حاضرین جلسہ سنتے ہی اس بات کے ہکا بکا رہگئے بعض گستاخ دست بستہ عرض کی کہ آتون جی صاحبہ مخدومہ ارشاد کیجیے کہ آپکا عندیہ دلی کیا ہے آتون جی نے فرمایا کہ وہ نوید ہمیون جاوید یہ ہے کہ بطفیل مولیٰ مشکلکشا علیؑ اس دوشیزہ ناکدخدا عفیفہ پارسا کو کہ جسکا اسدم عقد صیغہ باندھا جاتا ہے پانچ مہینے کا حمل ہے کوئی بیدین اوسکو حرام پر محمول نکرے اس مومنہ صالحہ نے بسبب غلبہ الشباب جنون و نیز منتظر ثواب بحباب المتاع مسنون کرا ہنا متعہ بسبانی اجر فی سبیل اللہ ایک خوشرو نوجوان مومن پاک سے کرلیا تھا اقضا عنداللہ یہ نونہال گلشن امید ثمرۂ حلال طیبہ سے بارور ہوگئی اب ببرکت امام ضامن ضامن نوشہ کے پدر بزرگوار کو ایک تقریب مین دو مبارکباد ہین ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار سنتے ہی اس گل دیگر شگفت کے کل مومنین صورت تصویر بلبل سکوت مین رہ گئے اس خیال سے کہ اگر کچھ چون و چرا کرمین تو اصول دین مین بٹا لگتا ہے بلکہ الزام مخالفت آیہ کریمۂ فما استمتعتم کا لازم آتا ہے مگر نوشہ کی رگ غیرت حرکت مین آئی سنتے ہی اس خبر وحشت اثر کے ندامت سے عرق عرق ہوگیا فوراً سہرہ کنگن توڑ رومال کٹار پھینک جامہ قبعہ پھاڑ طرہ کلغی

پٹک صورت دیوانگان پری بخواب دیدہ مختل شتاب نور روزنسے اوٹھکر یا مہر جا کھڑا ہوا جب اوسکے والد ماجد نے اپنے نور چشم سرور دل کی یہ حالت دیکھی فرمایا کہ اے طفلک نادان یہ کیا حماقت ہے کہ تو خیر کو شر سے بدلتا ہے اور حق کو چھوڑکر باطل کی پیروی کرتا ہے لڑکے غیرت مند بیدار بخت نے جواب دیا کہ لعنت حق اس مذہب باطل پست پر جو شر کا نام خیر رکھیں اور حرام کام کو حلال کہین باپ نے عتاب کرکے کہا کہ اے احمق کیا تو سُنی ناصبی ہو گیا لڑکے نے بیتاب ہو کر جواب دیا کہ پہلے تو نہ تھا مگر الحمد للہ اب بالیقین بفضل رب العالمین بے شک و شبہ اہل سنت والجماعت ہو گیا یہ کہا اور بیان شنیے امام غائب کی طرح مفقود ہوا تمام اہل برات بہی یہ کیفیت عجیبہ مشاہدہ کرکے چھوہوگئے

بیت حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ٭ روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد ٭ شاہ صاحب ممدوح فرماتے ہین کہ مین یہ تماشا دیکھکر اپنے جی مین نہایت ہی پریشان ہوا اور اپنے کئے ہوئے پشیمان چند روز بعد وہ سعادت نشان پہر میرے پاس بصدق ارادت آیا اور تصدیق دل و اقرار زبان کلمہ طیبہ پڑہکر مذہب حقہ اہلسنت پر ایمان کامل لایا بیت چاہتا ہے جسکو بلاتا ہے یون ٭ شربت اسلام پلاتا ہے یون ٭ اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور غرضکہ شیعہ لوگ اس گمان سے کہ متعہ مشہورہ حضرت فاروقؓ منع کیا گیا ہے بہت کچھ ساعی ہین کہ حتی الوسع رسم فواحش کے مومنین اور مومنات مین جاری ہوتا کہ مخالفت سے رائے جہان آرائے امیر المومنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے پلہ سئیات کا فسق و فجور مومنین اور مومنات کا بہاری ہو اس وساوس شیطانی نے و ہواجس نفسانی نے شیعون مین اسدرجہ ترقی حاصل کی ہے کہ ایسی ویسی عورت اور مرد کا تو ذکر ہی کیا ہے بلکہ بڑے بڑے مجتہد العصر اس بلا مین مبتلا ہوتے ہین نعوذ باللہ من شرور انفسہم مسئلہ شیعون کے نزدیک پانون پر مسح کرنا جائز ہے برخلاف قول و فعل رسول اللہ صلعم کے کہ آپنے بغیر قدم مبارک دہوئے کبھی وضو نہین فرمایا

اور ایسے ہی آپ نے اپنے اصحاب باصفا کو تعلیم کیا اور اختلاف قرأت کا جو فیما بین ہے بسبب
جدل مرکب اہل تعصب کے ہے ورنہ پانون کا دہونا تو بقاعدہ صرفی بھی ثابت ہے کیونکہ
بعض کے نزدیک ارجلکم مفتوح بالفتح اور بعض کے نزدیک مجرور بجر اس توجیہ سے
بھی ارجلکم مفعول فاغسلوا کا ہے بسبب جوار جر کے اور عطف بعید کے واو سے بھی ارجلکم
کا مفعول فاغسلوا ہونا ثابت ہوتا ہے پس اس صورت مین پانون کا دہونا بھی فرض
ٹھہرا سوا اسکے معتبر کتب شیعہ مین پانون کا دہونا لکھا ہے **اول** استبصار کے باب
وجوب المسح علی الرجلین مین مرقوم ہے الوضو بالمسح ولا یجب فیہ الا ذلک
ومن غسل فلا باس یعنی وضو مین پانون کا مسح واجب ہے اور جو شخص کہ پانون دہوئے
تو کچھ ڈر کی بات نہین اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ پانون دہونا درست ہے
دوم اسی کتاب کے اسی باب مین ہے کہ رسول اللہ صلعم با امیر المومنین تعلیم وضو نمود
کہ اعضاء وضو دو بار و مسح سر یکبار کافی ست و در غسل قدمین خلال در انگشتان ہر دو
پا باید نمود اس مضمون سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ پانون دہونا ضرور ہے **سوم**
اسی کتاب کے باب وجوب الترتیب مین ہے ان نسیت مسح الراس حتی اغسل
رجلیک فامسح الراس ثم اغسل رجلیک یعنی مین وضو مین مسح سر کا کرنا بھول گیا یہانتک
کہ پانون بھی دہو ڈالے جب یاد آئی تو مسح سر کا کرکے از سر نو پھر پانون دہوئے
اس فعل مکرر سے بھی بخوبی واضح ہوا کہ پانون کا دہونا یقینی ہے اور بعض شیعہ جو ازراہ
تعصب کے کہتے ہین کہ پانون دہونے سے وضو نہین ہوتا ہے محض دروغ ہے **مسئلہ**
شیعہ خلاف حکم فاغسلوا وجوہکم کے اپنا منہ دہوتے ہین یعنی جتنا چہرہ انگشت نر و انگشت
وسطہ کے درمیان مین آوے مثل ہنود کے ایک ہاتھ سے دہونا افضل جانتے ہین
اور دست کو پیشانی سے زنخدان تک کھینچتے ہین حالانکہ یہ فعل مخالف افعال آئمہ
ہدی کے ہے کیونکہ آئمہ سے کبھی کسی نے اس طرح سے اپنا چہرہ نہین دہویا **مسئلہ**

شیعہ خلاف نص ایدیکم کے ہاتھونکو کلائی کی طرف سے دہونے کو بہتر جانتے ہین حالانکہ یہ
فعل بھی اونکا محض خلاف افعال آئمہ کے پایا جاتا ہے ایسے مسائل کے موضوع کرنے مین
شیعون نے فائدہ مخالفت اہلسنت والجماعت کا دیکھا ہے سوا اسکے دوسری
بات نہین ہے مسئلہ استبصار کے باب اتیان النساء فیما دون الفرج مین مرقوم ہے
سالت اباعبداللہ عن الرجل یاتی المراۃ فی دبرھا فقال لا باس یعنی مین نے
پوچھا اباعبداللہ سے ایک مرد کا حال کہ وہ اپنی عورت کی مقعد مین داخل کرتا تھا
کہا کچھ ڈر نہین اور خلاصۃ المنہج کے ۱۰ جزو مین تفسیر آیہ کریمہ نساءکم حرث لکم
فاتوا حرثکم انی شئتم کی اس طرح سے لکھی ہے کہ زنان شما کشت اند پس بیائید
بکشت زار خود ہر گونہ کہ خواہید خواہ روئے زنان بجانب شما باشد خواہ پشت یا غیر آن
شاید لفظ غیر آن سے مراد مفسر کی دہن سے ہو کیونکہ سوائے منہ کے اور کوئی جگہ
قابل دخول نہین ہے اور استبصار مین مذکور ہے اذا اتی الرجل المراۃ فی الدبر ھا
ولم ینزل فلا غسل علیھما فان انزل فعلیہ الغسل ولا غسل علیھا
یعنی جسوقت داخل کرے مرد عورت کی دبر مین اور انزال نہوا پس دونون پر غسل
نہین اور اگر انزال ہوا تو مرد پر غسل ہے عورت پر غسل نہین **جواب** خالق اکبر نے
ہیئت جماع عورت کو مزرعہ سے تشبیہ دی ہے اور مرد کو مزارع سے اور نطفہ کو
تخم سے اور اولاد کو ثمر سے سوا اسکے اور کوئی علت غائی متصور نہین ہوتی ہے
کیونکہ کلمہ انی شئتم ظرف زمانی ہے یعنی جسوقت چاہو اپنی بیبیون سے صحبت کرو اور
اگر ظرف مکانی ہے تو یون معنی ہونگے کہ جس مکان مین چاہو اپنی بیبیون سے قربت
کرو یا مراد کلمہ طیبہ سے ہیئت جماع ہے جسکو ہندی زبان مین آسن کہتے ہین بہرحال
اصلی مطلب آیہ شریف کا فرج سے ہے نہ دبر سے چنانچہ دوسری آیت دعوی
بیدلیل شیعون کی تکذیب کرتی ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوا ھن حتی

يطهرن فاذا تطهرن فأتوهن من حيث امركم الله ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين

ترجمہ کنارہ کرو تم عورتون سے حیض کی حالت مین اور نہ قریب ہو تم اونہون سے یہانتک کہ پاک ہون پس جبکہ وہ پاک ہون پس آؤ تم اوس طور سے کہ حکم کیا تم کو خدا تعالی نے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والون کو اور بہت دوست رکھتا ہے پاکی کرنے والون کو اس آیت شریف سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ اگر حکم دخول فی الدبر کا ہوتا تو حالت حیض مین کیون مردون کو حکم تاکیدی کنارہ کشی عورتون سے ہوتا کیونکہ حیض مقعد مین نہین ہوتا غرضکہ شیعان پاک نے اپنے حظ النفس کے واسطے مثل متعہ دخول فی الدبر کو بھی جائز کر لیا ہے استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

مسئلہ شیعہ نوروز کو کہ دن عید مجوس کا ہے فرض ترین عید مومنین سے تصور کرتے ہین حتی کہ نماز بھی پڑھنا واجب جانتے ہین وجہ تسمیہ نوروز کی یہ ہے کہ گبران عجم نے واسطے حظ النفس کے کہ پہلا دن بہار کا اور گذرنے آفتاب کا نقطہ معدل النہار پر اور داخل ہونے بیت الشرف یعنی برج حمل مین بحساب شمارات کے نوروز وضع کیا ہے اسی دن سے شروع سال شمسی کا ہوتا ہے حقیقت مین یہ رسم محض مشرکان و جاہلان اہل ایران کی ہے مگر شیعون کا اس عید پلید کے معمول مین دعوی یہ ہے کہ اسدن جناب امیر نے تخت خلافت پر جلوس فرمایا ہے اس لیے یہ عید کرتے ہین **جواب** اگر یہ عمل صحیح ہے تو شمار یوم ولادت و یوم معراج و یوم وفات سید العالمین صلعم اور یوم ولادت و وفات آئمہ ع طاہرین کا بھی اسی حساب سے چاہیے حساب قمری کہ نص قرآنی ثابت ہے داخل شریعت مین کرنا کیا ضرور ہے سوائے اسدن کے کسی تاریخ اور کتاب شیعون مین حساب شمسی نہین دیکھا گیا اس سے ثابت ہوا کہ یہ فعل شیعون کا موافق فعل مجوسان ایران کے ہے

مسئلہ شیعون نے ایک عید با شجاع بھی ایجاد کی ہے **جواب** حقیقت اس عید ناسعید کی یہ ہے کہ جب ابو لولو بد اطوار نے امیر المومنین

حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ برحق کو کہ ۲۸ ذوالحجہ کی تھی دغا سے شہید کیا خوف جان سے فرار ہو کر
مجوسان کاشان کے پاس پناہ لیگیا مجوسان کاشان نے یہ خبر سنکر نہایت ہی خوشی کی
اس لیئے کہ حضرت فاروقؓ نے تمام ملک عجم کو اپنی شجاع فشی سے درہم برہم کر دیا تھا
اور بڑے بڑے سرداروں عجم کی بیبیوں اور بچوں کو ادنے ادنے عرب کا لونڈی و غلام
بنا دیا تھا پس اسی خوشی میں کہ اب زمانہ خلافت حضرت فاروقؓ کا گذر گیا مجوسان کاشان نے
نہم ربیع الاول کو ایک جشن ترتیب دیا شیعوں نے بھی بسبب بغض قلبی کے کہ نسبت حضرت
فاروقؓ کے رکھتے ہیں تقلید مجوسان کی کر کے بالالحاظ اس امر کے کہ ۹ ربیع الاول باختلاف
روایات تاریخ وفات سرور کائنات کی بھی ہے اسی جشن مذکور کا نام عید بابا شجاع کر کے
اپنے اصول مذہب میں داخل کیا حالانکہ مصائب النواصب کے باب خامس میں یہ عبارت
برخلاف عمل شیعوں کے مرقوم ہے کہ بر اعمال عید مذکور علماء امامیہ فتوی نداده اند بلکہ حلال
آں را بیش خود بر سبیل خلاف تجویز کردہ اند **مسئلہ** شیعہ ۲۸ ذوالحجہ کو عید غدیر کرتے
ہیں سبب اسکا یہ ہے کہ تاریخ مذکور کو حضرت عثمان غنیؓ نے شہادت پائی ہے پس یہ
خوشی شیعوں کی بسبب سستی بنیان خلافت صحابہؓ ثلثہ رضی اللہ عنہم کے ہے اور شیعہ
کہتے ہیں کہ تاریخ جلوس حضرت امیرالمومنین کی ہے تو ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ تاریخ تزویج
حضرت زہرا بنت سید الانبیا کہ باعث افتخار حضرت شیر خدا کا ہے بدرجہا افضل عید غدیر
سے ہے اس تاریخ موصوفہ میں شیعہ کیوں نہیں عید کرتے **مسئلہ** عوام شیعوں نے
بمقابلہ جہاد کے تعزیہ داری کو اور بمقابلہ جوانمردی کے مصائب حسینؑ میں گریہ وزاری
کو اور بمقابلہ مساجد اللہ کے امام باڑوں کو اور بمقابلہ شادی نعمت اسلام کے غم والم
و ماتم کے اکھاڑوں کو اور بمقابلہ تسبیح و تہلیل کے تبرا کو اور بمقابلہ درود و بجل سے اہل ایمان
کے حق میں بددعا کو اور بمقابلہ زیارت حرمین کے زیارت روضہ حسینؑ کو ایجاد کیا ہے
جواب حالانکہ اس مخترعات بے معنی سے بہت بڑا فساد اسلام میں پڑا ہے **مسئلہ**

عام شیعہ تعزیہ داری وگریہ زاری کو علامت ایمان تصور کرتے ہین اور معاون اسکے بدعت
سیئہ کو محبان اہلبیت سے جانتے ہین اگر محرم مین ہجر کھچڑا کھلاتے یا ہندی شیر و شکر کا
شربت پلاتے یا نقال شیر مال چکھاتے یا مطرب حلوا تیجا بٹاتے اوسکو عمدہ اور سب ثوابون
سے بڑھکر جانتے ہین اور اوسکو تبرک سمجھتے ہین حرام و حلال کی تمیز ضرور نہین جواب
ہرچند کہ تعزیہ داری کی مخالفت معتبر کتب شیعہ مین بھی موجود ہے مگر اس بدعت کو عمدہ ترین
دیگر فرائض سے جانتے ہین اول کتاب من لایحضرہ الفقیہ کے باب نوادر مین امیر المومنین
سے منقول ہے من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج من الاسلام یعنی فرمایا حضرت
علی نے کہ جسنے از سر نو قبر بنائی یا تصویر کھینچی پس تحقیق وہ اسلام سے خارج ہوا دوسرے
کلینی کی کتاب الجنائز مین حضرت زین العابدین سے روایت ہے انما تحتاج المرأة الی النوح
مثل دمعها ولا ینبغی لها ان یقول هجرا فاذا جاء الیل فلا یوذی الملائکة بالنوح
یعنی حاجت ہوتی ہے عورتون کو نوحہ کی آنسوؤن کے ساتھ اور نہین لائق کہ کلمات کفر بیہودہ زبان پر
لاوین اور جسوقت کہ رات ہو فرشتون کو نوحہ سے ایذا نہ دین دیکھوان دونون روایتون سے
کیسی مخالفت تعزیہ و نوحہ کی پائی جاتی ہے اگر یہ امر مشروع ہوتا تو کیون علماء سلف
شیعون کے آئمہ دین سے ایسی روایتین بیان کرتے جس سے اس امر نامشروع کا
ممنوع ہونا ثابت ہو اس سے معلوم ہوا کہ یہ اختراعات نادان افغان خلف کی ہے مسئلہ
شیعہ کہتے ہین کہ محرم غم کا مہینا ہے اس مین پان کہانا نچاہئیے جواب ہم کہتے ہین کہ گوشت
بہ نسبت پان کے بدرجہا قیمتی و لطیف ہے محرم مین نہ کہانا چاہئیے کیونکہ پان سے گوشت مین
زیادہ مزہ ہے ہان اگر بجائے پان کے برگ بکاین اور بجائے کتھے کے ایلوا اور بجای
چونے کے راکھ اور بجائے سپاری کے کچلا اور بجائے تنباکو کے برگ گلہو ندہ اور بجای
دانہ الائچی کے ستیاناسی کے بیج کہاتے تو ہم جانتے کہ سچے محب حسین ہین اور اگر عشرہ
بھر تک شیعہ کہانے اور پینے کی صورت مثل تشنگان و گرسنگان میدان کربلا کے نہ دیکھتے

تو بھی ہم کہتے کہ یکے محب حسینؑ ہین ع برعکس نہند نام زنگی کافور۔ سچ یہ ہے کہ جو عمدہ سامان
کھانے اور پینے کے محرم مین ہوتے ہین وہ کسی مہینے مین نہین ہوتے ہین جیسے جاڑون عید
رات شبرات پانچوان مسئلہ شیعون کے نزدیک محرم مین سیاہ لباس پہننا شعار ماتم سے ہے
و لاشک کہ سیہ پوشی رسم کفار عالم سے ہے چنانچہ معتبر کتاب من لا یحضرہ الفقیہ باب ما یصلی
فیہ شیعون مین سے سئل الصادق عن الصلوٰۃ یلبس السواد فقال لا یصلی
فیہا فانہا لباس اہل النار وقال امیر المومنین فیما علم اصحابہ لا تلبسوا
السواد فانہا لباس فرعون یعنی سوال کئے گئے امام صادقؑ کہ کوئی سیاہ
کپڑے پہن کر نماز پڑھے فرمایا کہ نہین نماز ہوتی سیاہ کپڑے پہن کے اس لیے
کہ سیاہ پوشی لباس اہل نار کا ہے اور فرمایا امیر المومنینؑ نے سیاہ پوشی کے بابت
مین کہ سکھلایا رسول اللہ نے اپنے اصحاب کو نہ پہنو تم سیاہ لباس کیونکہ سیاہ پوشی لباس
فرعون کا ہے دیکھو حضرت صادقؑ نے سیاہ لباس پہننے والون کو اہل نار فرمایا ہے
اور حضرت امیر المومنینؑ نے کالے کپڑے پہننے والون کو فرعون بتایا ہے مگر ہیہات
خوئے بد در طبیعتے کہ نشست ٭ نرود جز بوقت مرگ از دست ٭ مسئلہ شیعون کے نزدیک
تقیہ کرنا ایک ضروریات دین سے ہے چنانچہ کشف الغمہ کے ۲ باب ۳ فصل احوال آئمہ و
والاہت مین حضرت امام رضاؑ سے روایت ہے لا دین لمن لا ورع لہ ولا ایمان لمن
لا تقیۃ لہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم فقیل لہ یا ابن رسول اللہ الی متی قال الی
وقت یوم وہو خروج قائمنا فمن ترک التقیۃ قبل خروج قائمنا فلیس منا
یعنی نہین دین اوس شخص مین جو پرہیزگار نہین اور نہین ایمان اوس شخص مین کہ تقیہ نہین پوچھا
امامؑ سے کہ کب تک تقیہ چاہیئے فرمایا نکلنے امام آخر الزمانؑ تک پس جو شخص کہ تقیہ کو ترک
کرے آگے نکلنے امام زمان سے وہ ہمسے نہین یعنی دائرہ شیعگی سے خارج ہے اور جامع الاخبار
کے ۲ باب فصل اول مین یہ حدیث مرقوم ہے) قال النبی تارک التقیۃ کتارک الصلوٰۃ

ترجمہ یعنی تقیہ کا ترک کرنے والا بے نمازی کے برابر ہے جواب پس بموجب اس
روایت اور حدیث کے شیعون کو فرض ہوا کہ ابدالآباد تک زندان تقیہ مین گرفتار رہین جب
اس قید سخت مین شیعون کو پیچیدگیان نظر آئین تو بند خلاصی کے واسطے اور ہی دام تزویر
پھیلایا وہ حیلہ منہج الفاضلین کے خطبہ کی عبارت سے ظاہر ہے کہ تقیہ سابق بواسطے قلت
احباب و انصار و اعوان و خلان اہل ایمان و ضعف قلت اخیار و کثرت اعداء فجار واجب
بود اکنون بسبب کثرت اعوان و انصار و خلان اہل ایمان و ضعف و قلت اشرار منافقان
نکردہ شد کیا خوب عقل چہ کیفیت کہ پیش مردان بیاید جو زمانہ کہ خاص ترقی اسلام کا تھا
شیعان پاک کی قلت تھی اب کہ زمانہ تنزل کا ہے ذریت ابن سبا کی کثرت ہے
غرض شیعونکی تقیہ سے صرف یہ ہے کہ کہین الزام متابعت و موافقت خلفاء عظام کا نسبت
آئمہ کرام کے نہ عائد ہو جاوے ہم پوچھتے ہین کہ جب تقیہ اصول دین سے تھا تو سید المرسلین
نے باوجود کثرت کفار اور قلت مسلمانان کے اور حضرت امام حسین اور حضرت ام سلمہ
اور اونکے صاحبزادون نے کیون نہ تقیہ کیا اور ورع یعنی پرہیزگاری کے یہ معنی شیعہ
لیتے ہین کہ متقی بموجب حدیث مذکورہ کے وہ ہے کہ جو سوائے شیعہ کے کسی کے ہاتھ کا کھانا
پینا وغیرہ نہ کھاتے پیوے اور نہ دہوبی کے دہوئے ہوے کپڑے کو بغیر غوطہ دیئے
ہوئے استعمال مین لاوے نمک بھی بسبب میل کے ناپاک سمجھا جاتا ہے اس مشکل کے
آسان کرنیکے واسطے علماء متاخرین شیعون نے ایک حیلہ نکال لیا ہے کہ اگر کلمہ گو خواہ
ناصبی ہی کیون نہو کوئی چیز کسی قوم سے لاکر دیوے تو وہ چیز خواہ کھانے کی ہو خواہ
پینے کی اوسپر حلال ہو جاویگی گو اوسکا علم بھی شیعہ کو ہو گیا ہو کہ فلان ہندو یا یہود سے
لاکر دیگی ہے پس بموجب حدیث کے تمام شیعہ ہندوستان کے بے دین ٹھہرے شیعون پر
فرض ہے کہ ایران کو ہجرت کر جاوین ورنہ محافظت دین ہند مین غیر ممکن ہے خصوصاً
اون متعصبون کے دین کی تو کسیطرح سے حفاظت ہو ہی نہین سکتی ہے شیعون غلات

ہین سے ہین کیونکہ اونکے نزدیک اتفاقی یہ معنی ہین کہ اگر پاک سنی کا کپڑا بھی بدن سے لگجاوے
تو وہ شیعہ ناپاک ہوجاوے جبتک غسل نکرے کسی کام کا نہین ہے **مسئلہ** حلیۃ المتقین کے
۱۰ باب ۱۱ فصل مین ہے کہ حلف بدروغ حالت تقیہ مین گناہ و کفارہ نہین رکھتا اور مین
لایحضرہ الفقیہ کے باب وصایا مین ہے کہ مصلحتاً جھوٹ بولنا جائز ہے اور اسی کتاب کے
دوسرے مقام پر ہے کہ مومن کے دل مین کچھ چیز ہو اور قسم کسی اور چیز کی کھاوے
قسم کا علاقہ دل کی چیز سے ہوگا اور استبصار کے باب ایمان مین ہے صلاح دینی اور
دنیوی کے واسطے مومن کو خلاف قسم کھانا درست ہے اور قاسم پر کفارہ لازم نہین آتا
جواب جبکہ اصول ملت مین حلف دروغی و دروغگوئی صلاح کار دین اور دنیا
کے واسطے جائز ہے اونکے قول و فعل بھی معاملات دینی اور دنیوی مین ساقط عن الاعتبار
ہین **مسئلہ** جامع عباسی کے ۴ باب ۲ فصل مین ہے کہ اگر سنی شیعہ بھی ہوجاوے تو بھی
حکم اصلی کافر کا رکھتا ہے کیونکہ اوسپر قضا روزہ نہین **مسئلہ** کتاب زاد المعاد کے ۲ باب ۲ فصل
مین ہے کہ اگر شیعہ میت سنی پر بضرورت نماز پڑھے بعد ہر تکبیر کے موتہ کو نفرین اور لعنت
کرے اور جامع عباسی کے باب الصلوٰۃ مین ہے کہ اگر شیعہ میت مخالف کے ہمراہ ہو تو یہ
دعا پڑھے اللھم املاء جوفه نارًا وقبره نارًا وسلط عليه الحيات والعقارب
ترجمہ یعنی اے اللہ اس میت کا پیٹ آگ سے بھر اور قبر بھی اس کی آگ سے بھر اور اسپر
سانپ اور بچھو مقرر کر **مسئلہ** حق الیقین کے باب ۶ فصل ۸ مین امام جعفرؑ سے
منقول ہے کہ جب امام قائم یعنی حضرت مہدی ظاہر ہونگے تو کافرون سے پہلے سنیون
اور اونکے عالمون کو قتل کرینگے **مسئلہ** شیعونکے نزدیک اہلسنت کو ایذا دینا باعث نجات
و ثواب کا ہے خواہ بضرب سنان خواہ بحرب لسان چنانچہ اکثر معاملات لکھنؤ کے عدد
مین کوفہ کی برابر ہی شاہد ہین نوابی کے زمانہ مین تو ادنی سا غلام بھی اہلسنت کے لیے
یزید پلید سے بڑھکر تھا معرکہ مولوی اسیر علی شاہ صاحب کا کہ اظہر من الشمس ہے

ہمارے وعوے صادق کی شہادت دیتا ہے دیکھو لکہنؤون سے مولانا صاحب مرحوم نے سانحہ کربلا کیا حق ہے کہ یہ معرکہ بہی میدان کربلا کا نمونہ ہے سواے اسکے اور ایک عجیب واقعہ قابل اظہار ہے اہلسنت بنظر عبرت ملاحظہ فرماوین وہ یہ ہے کہ شمس الاخبار مدراس مطبوعہ ۵ ماہ مئی کے معتبر اخبار پانیر سے یہ حادثہ غریبہ نقل کیا ہے کہ حال مین ضلع منگیر .... ایک قریہ مین شیعون نے بڑی بیرحمی سے ایک سنی مسلمان کا خون کیا قریہ مذکور ... کے نام سے مشہور ہے اور وہان چند صد شیعہ بود و باش رکھتے ہین انکے سوا سات یا آٹھ ہندو پنڈت بہی وہان رہتے ہین شیعہ لوگ سنیون سے سخت عناد و خصومت رکھتے ہین اور انکے گوشت تک کہ بہوکے اور لہو کے پیاسے ہین ... یہ خصیصہ ہے کہ ... کرنا نہین تو ابتک حال مین انہون نے تین یا چار سنیون کا خون کیا ایک ہفتہ گذرا ... سال کی عمر کا ایک مسلمان لڑکا جو اپنی پیٹھ پر کچھ بوجھ لیجا رہا تہا شام ہوتے قریب اس قریہ مین پہونچا اسکو یہ کچھ خبر نہ تہی کہ وہ صرف شیعون کا مسکن ہے اور کوئی سنی وہان نہین رہتا ہے غرض اس نے اپنی پیٹھ سے بوجھ اوتار کر ایک مسجد مین نماز پڑھی اوس وقت ایک آدمی نے پوچھا کہ آیا تم مسلمان ہو لڑکے نے جواب دیا کہ ہان مین مسلمان ہون پہر اوس نے پوچھا کہ تمنے کچھ کہایا یا نہین لڑکے نے جواب دیا کہ نہین تب وہ آدمی بیچارے مسافر لڑکے کو اپنے گہر بلا لیگیا اور گہر کے اندر ایک کوٹھری مین اوسکو بٹہا دیا تہوڑی دیر بعد چند آدمی وہان آموجود ہوے اوس وقت اس مسلمان لڑکے نے معلوم کیا کہ وے سب شیعہ ہین اور مجھکو ہلاک کیا چاہتے ہین پہلے اون بدذاتون نے لڑکے کی آنکھ مین سرمہ لگایا پہر ہاتہون مین مہندی رچی پہر اوسکے سینہ و گردن سے کپڑا ہٹا کر چھریون سے گودنا شروع کیا جو خون کہ زخمون سے جاری ہوتا تہا اوسکو پیالون مین لیکر شیر مادر کیطرح سے پی جاتے تہے جب لڑکا سخت مجروح ہوا ظالمون نے کہا کہ اگر تجھکو کہنا ہے تو کہہ لڑکے مظلوم نے کہا کہ مین چاند اور ستارے دیکھا چاہتا ہون کہ با ... لانے

جھروکے سے دیکھ لے لڑکے نے کہا کہ مین کوٹھری سے باہر نکلکر دیکھنا چاہتا ہون اوسوقت
وہ ظالمون لڑکے کو باہر لیگئے وہ ستمکش با آواز بلند شور مچانے لگا کہ آیا اس قریہ مین کوئی مسلمان
بھی ہے جو بچاوے ناحق بیگناہ رفاضی قتل کئے ڈالتے ہین یہ فریاد پردرد سنکر ہرا چند پنڈت
وہان آموجود ہوے شیعون نے بخوف گرفتاری پنڈتون کو پچاس روپیہ رشوت دیکر
منالیا پنڈت روپیہ وصول کیکے لڑکے کو مکان کے باہر لیگئے اور مشن ہاسپٹل مین
روانہ کیا مگر چار دن بعد وہ لڑکا مرگیا اس خوفناک جرم کی علت مین پانچ ملعون گرفتار
کئے گئے یقین ہے کہ انکو معقول سزا دیجائیگی سنیون کو سننے اس ماجرے سے سخت
جوش پیدا ہوا اسیطرح سے قبل ازین واقعہ قریہ مذکور مین شیعون نے بہت سے سنیون کو
ہلاک کیا ہے اور یہ قریہ شہر یا پور متصل اسلام آباد و سری نگر کی سڑک کلان پر واقع ہے
کشمیر کے جانے والے خوب جانتے ہین کہ وہان کے شیعہ سنیون کو ہلاک کرکے گوشت
کہا جاتے ہین اغلب ہے کہ اظہار ان کے وقت تھوڑا سا مبالغہ ہوا اس قریہ مین بہت بڑھکر
سفاکی ہوتی ہے جب کوئی مظلوم ظالمون کے پنجہ ظلم مین گرفتار ہو جاتا ہے اوس کو
موذی قاتل یزید خصائل بڑی بے رحمی سے قتل کر ڈالتے ہین پندرہ برس پہلے بھی شیعون
نے ایسے ہی ایک سنی کو موقع پاکر ہلاک کیا تھا جب سنیون نے یہ ستم دیکھا مشتعل ہوکر
تمام مکان شیعون ظلم کے آتش لگاکر سوختہ کر دیے تہے مخبر پانیر کی یہ رائے ہے کہ اگر
گورنمنٹ انگریزی اس مقدمہ مین دخل نہ دیگی تو ایک فساد برپا ہوگا اور سنی لوگ
کہ جنکا شعلہ غضب واقعہ مذکورہ کے باعث بھڑکا ہوا ہے بڑا فساد برپا کرینگے فقط اے
بھائیو اہلسنت والجماعت ذرا تو اپنی مظلومیت پر نظر کرو کہ تم متعصبون کے ہاتھون سے
کیسی ایذائین پاتے ہو پھر بھی محرم مین یزیدیون کا دس روز اتباع ضروری کرتے ہو
حق یہ ہے کہ نہ آل پاک نے ایسا کیا اور نہ صحابہؓ صاحب لولاک نے اگر کتب فریقین کو
اسباب مین ملاحظہ کرو تو جانو کہ حق کس کی طرف سے ہے بیت

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو * از شمار یک تن نشد اسرار جو * مسئلہ شیعون کی معتبر کتب مین کفار سے
سود لینا عموماً اور اہلسنت کا مال کھانا خصوصاً حلال ہے اور اسکے اباحت مین بخلاف نص
قرآنی بہت کچھ حیلے نکالے ہین بعض نے لفظ سود کو لفظ شیقہ سے بدل دیا ہے اور بعض نے
بیع وشری کا نام رہن شرعی کیا ہے غرضکہ مجتہدون کی شادی اور حسین آباد کی آبادی
تو سود ہی کی توکل پر موقوف ہے مسئلہ کوئی شبہ نہین ہے کہ علماء اربعہ اہلسنت
کے مقلد افعال و معتقد اقوال آئمہ ہدی کے ہین چنانچہ معتبر کتب شیعہ اسپر گواہ ہین استقصا و اقت
کی بحث خامس مطلب ثانی مین مرقوم ہے کہ ابی حنیفہ تلمیذ حضرت امام جعفر صادق کا ہے
اور احمد حنبل تلمیذ شافعی کا اور شافعی تلمیذ محمد ابن الحسن کا اور محمد ابن الحسن تلمیذ ابی حنیفہ کا
اور مالک تلمیذ جعفر بن محمد کا ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اسیطرح سے علامہ ابن مطہر حلی نے
اپنی کتاب منہج الکرامۃ مین لکھا ہے شیعہ علماء اربعہ کو معتقد اور مسلک تقیہ آئمہ ہدی کا نہین
جانتے ہین تا کہ فائدہ اختلاف کا ظاہر ہو اور محاسن برقی معتبر کتاب شیعون مین سے کہ
ایکروز حضرت امام جعفر صادق نے ابی حنیفہ سے فرمایا کہ من می بینم ترا کہ تو زندہ خواہی
کرد سنت جد را بعد متروک شدن آن و ہدایت خواہی کرد مردم را و خدا مددگار تو باد
اور حلیۃ المتقین کے ۳ باب ۲ فصل مین ہے کہ حضرت صادق ابی حنیفہ را از آذوق سیری
منع میکرد و باز ابی حنیفہ طعام سیر نخورد تا از دنیا برفت اور ابن مطہر شیخ حلی شیعون کے
امام اعظم نے شرح تجرید مین یہ دو روایتین نقل کی ہین روی ابو المحاسن الحسن
بن علی باسناد الی البختری قال دخل ابو حنیفة علی ابی عبد اللہ علیہ السلام فلما
نظر الیہ الصادق قال کانی انظر الیک وانت تحیی سنة جدی بعدما اندرست وتکون مفزعا لکل ملہوف
وغیاثا لکل مہموم بک یسلک المتحیرون اذا وقفوا وتہدیہم الی واضح الطریق اذا تحیروا
فلک من اللہ العون والتوفیق حتی یسلک الربانیون بک الطریق +
ترجمہ کہا داخل ہوئے ابو حنیفہ عبد اللہ امام جعفر صادق پاس پس جب نگاہ کی طرف
انکے امام نے فرمایا کہ ایسا دیکھتا ہون مین تجھکو کہ تو زندہ کریگا سنت جد میری کو بعد اوسکے

گذشت گئی ہوا اور ہوگا اور گریز گاہ ہر شاطر و ہر فریادرس و ہر محزون کا سبب تیرے جاوینگے
حیرت زدہ لوگ جبکہ کہڑے سے بچا دین راہ دکہلاتے تو اونکو طریق واضح جبکہ متحیر ہون پس
تجہکو دو توفیق ہین تو جادین خدا طلب لوگ تیرے سبب سے راہ مین اسی قسمین ہین یہ عبارت
ہے کہ جب ابوحنیفہ خلیفہ وقت ابو جعفر منصور عباسی کے پاس پہونچے اوس وقت بادشاہ
کے پاس عیسی بن موسی بیٹھا تھا دیکہتے ہی ابوحنیفہ کو بادشاہ سے کہا کہ یا امیر المومنین ہذا عالم
الدنیا الیوم ترجمہ آج کے دن یہ تمام دنیا کا عالم ہے جب بادشاہ نے یہ بات عیسی سے سنی ابوحنیفہ
سے کہا یا النعمان عمن اخذت العلم ترجمہ اے ابوحنیفہ کس سے تمنے علم حاصل کیا کہا عن صحابۃ
علی عن علی و عن صحابۃ عبد اللہ بن عباس عن ابن عباس بادشاہ نے کہا لقد استوثقت
فی نفسک یا فتے ترجمہ البتہ تمنے مضبوط حاصل کی تو نے اے جوانمرد دوسری روایت یہ ہے

ان ابا حنیفۃ کان جالسا فی المسجد الحرام وحوله ازدحام کثیر من کل الآفاق
قد اجتمعوا یسالونه من کل جانب فیجیبهم وکانت المسائل فی کمه فیخرجها فیفتی ولها
فوقف علیه الامام ابو عبد الله ففطن به ابو حنیفة فقام ثم قال یا ابن رسول الله لو شعرت بك اول
ما وقفت لا رانی الله جالسا وانت قائم فقال له ابو عبد الله اجلس یا حنیفة واجب الناس فعلی هذا ادرکت آبائی

ترجمہ تحقیق ابوحنیفہ خانہ کعبہ مین بیٹھا تھا اور گرد اوسکے اژدہام بہت تھا اور ہر طرف کے
آدمی جمع تھے پوچھتے تہے اوسکو ہر طرف سے پس وہ جواب دیتا تھا اونہون کو تہے سوال آستین
اوسکی مین پس باہر کرتا تھا اور اونکو دیتا تھا پس آ کہڑے ہوئے اوسکے سر پر امام جعفر صادق
پس آگاہ ہوا ابوحنیفہ اون سے پہر کہا اون سے اے پسر رسول اللہ اگر مجہکو خبر ہوتی آپکے
کہڑے ہونیکے تو آگے آپکے کہڑا ہوجاتا مین نہ دیکہے مجہکو خدا تعالی بیٹہا ہوا اور تم کہڑے
رہو پس فرمایا امام جعفر صادق نے بیٹہ اے ابوحنیفہ اور جواب دے آدمیونکو پس ایسے ہی
شغل مین پایا ہے مینے اپنے باپون کو۔ دیکہو ان دونون روایتون سے کیسی فضیلت ابوحنیفہ
کی ثابت ہوتی ہے اب سنیے حضرت ابوحنیفہ امام اعظم رحمۃ اللہ کے سند اجتہاد حاصل کرنیکا حال

ابن مطہر حلی نے نہج الحق ومنہج الکرامت مین لکھا ہے کہ ابو حنیفہ کو اجازت فتوی دینے کی
حضرت امام محمد باقر و حضرت زید شہید و حضرت امام جعفر صادق نے دی ہے
تو اسے برحال اون لوگون کے جو حضرت ابو حنیفہ کی تقلید سے انکار کرین اور انکی جناب مین
انحراف ظاہری و سوء ادبی باطنی رکھین اور پھر بھی آپکو مدعی سلام کہین افسوس انکی
ضعف الایمانی پر اگر شیعہ کہین کہ ابو حنیفہ نے اکثر مسائل مین ائمہ کا اختلاف کیا ہے تو
اسکا جواب مجالس المومنین مین موجود ہے کہ ابن عباس نے سند اجتہاد و تحصیل
علوم کی جناب امیر سے حاصل کی اور اکثر مسائل مین جناب امیر کی مخالفت کیا تھا پس
جب شاگرد خاص جناب امیر کا یہ حال ہو تو ابو حنیفہ مورد طعن نہین ہو سکتے ہین سوا اسکے
اس قسم کے معاملات دیگر شاگردون ائمہ کی بکثرت کلینی وغیرہ معتبر کتب شیعہ مین
مرقوم ہین مسئلہ شیعہ خلاف علماء اربعہ اہلسنت پر طعن کرتے ہین اور اختلاف اپنے
ائمہ پر نظر نہین کرتے جواب کتاب علل الشرائع کی دو جلد باب علت مین ابی عبد اللہ
سے منقول ہے سئل عن اختلاف اصحابنا فقال فعلت ذالك بكم لو اجتمعتم على امر
واحد لاخذ برقابكم یعنی فرمایا حضرت ابی عبد اللہ نے کہ شیعون مین مین نے اختلاف ڈالا ہے
اگر مجتمع ایک کام پر ہوتے گرفتار ہو جاتے اور اسی کتاب مین مذکور ہے کہ امام ابی جعفر
نے تین سائلون کے ایک مسئلہ مین تین جواب مخالف یکے بعد دیگرے دیے جسکو زیادہ
اختلافی مسائل شیعہ کے دیکھنے ہون وہ بحار الانوار کے باب کتمان الدین عن غیر اہلہ کو ملاحظہ
کرے کہ ایک مسئلہ مین نوبت ۷۰ تک جواب کی پہونچی ہے چنانچہ اسی کتاب مین حضرت
امام جعفر صادق سے منقول ہے عن ابی عبد اللہ قال انی لاتکلم علی سبعین
وجها لی فی كلها المخرج ترجمہ یعنی امام جعفر فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو
رکھتا ہون جس کروٹ چاہون پلٹ جاؤن اور صاحب فوائد مدینہ نے لکھا ہے کہ استبصار
اور تہذیب الاحکام مین پانچہزار ۵۰۰۰ سے زیادہ حدیث مختلفہ مرقوم ہین اور جیسے

ختلافات اامون کی طرف سے ہے نہ راویون کی طرف سے مسئلہ شیعہ حضرت ابوہریرہؓ وغیرہ
راویان اہلسنت پر طعن کرتے ہین جواب حالانکہ بے شبہ و شک حضرت ابوہریرہؓ صحابہ
رسول اللہ سے ہین اور استاد حضرت امام باقرؑ کے امام صاحب موصوف نے آپ ہی
سے سند حدیث کی حاصل کی تھی چنانچہ کشف الغمہ اور کتاب علل الشرائع کے باب علت
ہین ہے کہ اگر مرجی و قدری و خارجی کسی حدیث کو آئمہ طاہرین کے ساتھ نسبت کرین
تو تم تکذیب مت کرو اوسکی کیونکہ نہین جانتے تم کوئی چیز شاید کہ حق پس تکذیب ہوگی
حق تعالیٰ عرش کی مسئلہ لعنت بدترین نشان غضب الٰہی کا ہے اسی سبب اہلسنت
کسی کافر کو بھی لعنت نہین کرتے حالانکہ کافر بنص قرآنی مستوجب لعنت کا ہوتا ہے اور
نہ کبھی قاتلان حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کو لعنت کرتے ہین مگر عبادت شیعون کی اسی
منحصر ہے کہ اپنی چند روزہ زندگی گالی گلوج مین صرف کرتے ہین ع سرکسے راسر
کارے ساختند جواب حلیۃ المتقین کے باب ۱۰ فصل ۸ مین حضرت امام محمد باقرؑ سے
منقول ہے فرمود کہ لعن وقتیکہ از دہان بیرون می آید میگردد اگر صاحبش را مے یابد
آنجا قرار میگیرد و گرنہ بر گوئندہ اش برمیگردد افسوس کہ شیعہ اپنے امام صاحب کے
قول کی بھی تعمیل نہین کرتے ہین اور بزرگان دین کی نسبت ادل فول بکتے ہین
بیت گر نہ بیند بروز شپر چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ ۔ اسیطرح یہ اور ہے کہ صوفیہ
واخباریہ باہمدگر لعن وطعن کرتے ہین مسئلہ شیعون کے نزدیک دعوت اسلام ممنوع ہے
چنانچہ اصول کلینی کی کتاب التوحید باب الہدایت مین حضرت امام جعفر صادقؑ سے
روایت ہے کفوا عن الناس ولا تدعوا احداً الی امرکم یعنی باز رہو تم آدمیون سے
اور مت بلاؤ کسیکو اپنے دین مین مسئلہ جامع عباسی مین ہے کہ ستر عورت صرف
قبل و دبر و خصیتین کا کافی ہے اور تحریر الاحکام کی کتاب الصلوٰۃ مقصد اول
فصل رابع مین ہے الرجل ستر القبل والدبر یعنی مرد کا پردہ ایک لنگوٹی سے ہوتا ہے

فقط حلقۂ مقعد اور آلۂ تناسل بطریق لفافہ حریر پوشیدہ ہونا کافی ہے اس کتاب کے مصنف
نے روایت مشہور صحیحین کو ضعیف لکھا ہے مسئلہ جامع عباسی میں ہے کہ اگر مکان
نجس خشک باشد و نجاست او سرایت نکند نماز دران صحیح است مگر جائے سجدہ کہ اگر
آن نجس باشد نماز صحیح نیست ہر چند کہ خشک شدہ باشد اسی سبب شیعہ صرف پاک سجدہ گاہ
پر اکتفا کرتے ہیں مسئلہ نص صحیح ثابت ہے کہ اوقات نماز کے پانچ ہیں سوا
روز عرفات کے کہ اس دن واقعی تین ہی وقت میں نماز پنجگانہ ادا کیجاتی ہیں کیونکہ
در صورت تاخیر ارکان حج میں خلل پیدا ہوتا ہے پس تداخل اوقات یوم عرفات
کا اقوال و افعال رسول اللہ صلعم سے ثابت ہوتا ہے مگر شیعوں نے اپنے نفس کی
آسائش کے لیے صرف تین ہی وقت ہمیشہ کے لیے فرض کر لیے ہیں چنانچہ استبصار
کے باب مواقیت الصلوٰۃ میں ہے اذا زالت الشمس دخل الوقتان الظہر و العصر فاذا
غابت الشمس دخل الوقتان المغرب و العشاء ترجمہ جس وقت زائل ہوا آفتاب داخل ہوا وقت ظہر
عصر کا اور جس وقت ڈوبا آفتاب داخل ہوا وقت مغرب و عشا کا مسئلہ شیعہ اذان میں
پڑھتے ہیں محمد و آلہ خیر البریۃ دو بار اور بعض اشہد ان علیا ولی اللہ دو بار اور
بعض اشہد ان امیر المومنین حقا دو بار حالانکہ انہیں کی کتابوں میں سخت
ممانعت ہے من لا یحضرہ الفقیہ کے باب اذان میں ہے مفوضہ اخزاہم اللہ در اذان
زیادہ کردہ اند این الفاظ را کہ دران در اصل اذان نیست مسئلہ اکیلا ایک جماعت
کی بنص قرآنی واجب ہے مگر شیعوں نے اپنی طرف سے ایسے شرائط مثل اہل الجہاد
لگائے ہیں کہ مدت العمر میں بھی کبھی کسی شیعہ کو جماعت میسر نہیں ہوتی ہے بلکہ ترک
اس امر خطیر کا باعث ویرانی مساجد اللہ کا ہوا ہے مولف میں زمانہ طالب علمی
میں چند برس لکھنؤ میں رہا بچشم خود دیکھا کہ مساجد شیعان پاک ہیں یا کسی امیر کی پالکی
پینس رکھی ہے یا کوئی پتنگ باز کنکوے بناتا ہے یا منبر پاس بیٹھا ہوا چنڈو باز

حقہ اوڑاتا ہے یا کوئی کبوتر بازصحن مین کبوترون کو دانہ چگاتا ہے ہان امام باڑون کو البتہ الیاحزین پایا کہ اونکی آراستگی اور پیراستگی کے مقابلہ مین زیب و زینت مشہور بندرابن کے مندرون کی بھی گرد ہے اور اونکے سجاوٹون کے مقابلہ مین کرہی بازار پوجاریون کی بہی سرد ہے مسئلہ نماز جمعہ کے واسطے خاص سورۃ جمعہ نازل ہوئی ہے مگر شیعون کے نزدیک حرام ہے چنانچہ مصائب النواصب مین ہے فی نماز الجمعۃ اقوال ثلثۃ احدھا التحریم وھو قول المرتضیٰ ترجمہ نماز جمعہ مین تین قول ہین ایک اونکا حرام ہونا جمعہ کا اور وہ قول مرتضیٰ کا ہے مسئلہ شیعون کے نزدیک خاک کربلا کو کہ ملقب بخاک شفع ہے بامید حصول شفع یا بغرض آسانی سختی نزع کے کہانا درست ہے چنانچہ حلیۃ المتقین مین مرقوم ہے حالانکہ کتاب علل الشرائع کی ۲ جلد باب علت نہی عن اکل الطین مین ابی عبداللہ سے یون منقول ہے الطین حرام اکلہ کلحم الخنزیر من اکلہ ثم مات فیہ لم اصل علیہ ترجمہ یعنی مٹی کا کہانا حرام ہے مثل بدجانور کے جسنے کہایا اوسکو پہر مرگیا اوس پر نماز نہین ہے مسئلہ شیعہ میت کو نجس یعین جانتے ہین اور بعض اہلسنت کا تخیر یہ کہتے ہین اگر کسی کا تابوت سے کپڑا لگجاتا ہے تو اوس شیعہ پر غسل واجب ہوجاتا ہے چنانچہ ذخیرہ آخرت مولفہ طالب علی شیعہ مین بحوالہ کلینی مرقوم ہے اور استبصار کی کتاب الطہارت باب الثوب مین ہے کہ اگر کسی شیعہ کا کپڑا میت سے چہوجائے اوسپر غسل واجب ہوجائے مگر گدہے مردہ کے چہوجانے سے غسل واجب نہین ہوتا ہے عبارت استبصار کی یہہ ہے کہ اگر ملبوس کسے ببدن میت آدم برسد غسل ملبوس لازم آید اگر بر حمار مردہ برسد مضائقہ ندارد اس سے معلوم ہوا کہ میت مومن کی گدہے مردہ سے بہی بدتر ہے مولف نے بچشم خود دیکہا ہے کہ لکہنو مین شہدے میت مومن و مومنات کی نہایت ہی مٹی خراب کرتے ہین ایسی بے ادبی میت کے ساتھ کسی ملت و مذہب مین روا نہین ہے

مسئلہ شیعونکے نزدیک سجدہ تلاوت کے واسطے ستر عورت وطہارت حکمی و رعایت سمت کعبہ ضرور نہین ہے چنانچہ جامع عباسی مین ہے کہ در سجدہ تلاوت در حال سجدہ پاک بودن از حدث وجنب و رو بقبلہ کردن و ستر عورت نمودن لازم نیست مسئلہ استبصار کے باب جنب الحائض یقرء القرآن مین ہے لا باس ان تتلوا الحائضہ و الجنب القرآن ترجمہ یعنی پڑھنا قرآن کا ناپاک عورت اور ناپاک مرد کو جائز ہے اور کتاب مختصر نافع مین ہے کہ قرآن بستہ کیا ہوا ناپاک شیعہ کو ہاتھ مین لینا مکروہ ہے غرضکہ شیعونکے نزدیک عمل لا یمسہ الا المطہرون کا صحیح نہین مسئلہ من لا یحضرہ الفقیہ کے باب ارتیاد المکان الحدث مین ہے کہ بقدر آیۃ الکرسی پاخانہ مین قرآن پڑھنا جائز ہے مسئلہ من لا یحضرہ الفقیہ باب وقت الذی یحل فیہ الافطار مین ہے قال رسول اللہ اذا غاب القرص افطر الصیام و دخل وقت الصلوۃ یعنی فرمایا رسول اللہ نے کہ جب چہپا جرم آفتاب کا کہولو روزہ اور اوسی وقت نماز پڑہو یہ حدیث شیعونکے مطابق آیہ کریمہ اتموا الصیام الی اللیل کے ہے ترجمہ تمام کرو روزہ جب دن تمام ہو مگر شیعہ واسطے مخالفت اہلسنت کے معنی الی اللیل کے رات کے لیتے ہین حالانکہ کلمہ الی جب درمیان غیر جنس کے داخل ہوتا ہے تو دونون جنسون مین مغائرت ومفارقت پیدا کرتا ہے بہ قاعدہ صرف جسکا جی چاہے شرح مائۃ عامل وغیرہ مین دیکھ لے مگر سمجھنے کو لیاقت چاہیئے غرضکہ شیعہ بہ سبب تعصب کے یہود ونصاریٰ کے روزکی مشابہت کو اولی جانتے ہین اور صریح مخالفت حکم خدا ورسول کی کرتے ہین مسئلہ جامع الاخبار کے باب ۸۵ فصل ۲ مین ہے قال رسول اللہ من صیام یوم عاشورۃ کتب اللہ لہ عبادۃ ستین سنۃ بصیامہا وقیامہا یعنی جسنے عاشورہ محرم کا روزہ رکھا اللہ نے اوسکے لیے ساٹھ برس کے روزون اور قیام کی عبادت کا ثواب لکھا اور اسیطرح سے استبصار مین روزہ عاشورہ محرم کو عمل رسول مقبول سے تسلیم کیا ہے

مگر زاد المعاد کے ۱۶ باب ۳۳ فصل مین روزہ عاشورہ محرم کو ممنوع لکھا ہے چنانچہ اب اسی پر شیعون کا عمل ہے بلکہ متعصب بجاے روزہ کے فاقہ کو فرض بجانتے ہین حالانکہ یہ فعل عبث بدلائل عقلی و نقلی محض ناروا ہے مسئلہ جامع عباسی کے ۹ باب ۳ فصل مین ہے کہ کافر سے سود لینا درست ہے اور اسپر علمار شیعہ کا فتوی ہے اسی تاویل پر شیعہ اہلسنت کو نسوب تبکفیر کر کے سود لیتے ہین نعوذ باللہ من عمل الشیطان مسئلہ شیعون کے نزدیک ہی اگرچہ نکاح صحیح ہے مگر واسطے مخالفت اہلسنت کے صیغہ کو عمدہ تر سنت جانتے ہین اور عوام فرض و واجب سے زیادہ تر مسئلہ جامع الاخبار کے ۲ باب ۶ فصل مین ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اولادی الصالحین للہ والطالحین لی ترجمہ یعنی پیغمبر خدا نے حدیث فرمائی کہ اللہ کے واسطے میری صالح اولاد کی بزرگی کرو اور اگر بری ہو تو میری خاطر سے اوسکی عزت کرو والحمد للہ یہی مذہب ہے اہلسنت کا جسکی تصدیق دوسری حدیث سے ہوتی ہے جو اسی باب کے اسی کتاب شیعون مین مرقوم ہے قال النبی صلی اللہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ یعنی جو شخص کہ آل نبی صلعم کی محبت مین مرا وہ مرا سنت جماعت کے طریقہ پر مگر شیعہ نسبت آل پاک کے بہت کچھ گستاخ ہین خصوصا حضرت سید عبد القادر جیلانی و سید جلال بخاری وغیرہم کہ سید صحیح النسب ہین نہایت ہی درجہ کی سوء اعتقادی رکھتے ہین بلکہ اون اولیا اللہ کی نسبت ترک ادب کلمات بکتے ہین حالانکہ کرامات اولیا حق ہے اور بہت سے اولیا اللہ سے بڑی بڑی کرامتین جو کتب سیر مین بکثرت مرقوم ہین ظاہر ہوئی ہین مگر شیعہ بہ سبب سوء اعتقادی و حسد ظاہری و باطنی کے سواے آئمہ کرام کے کسی ولی اللہ کی کرامت کو کرامت نہین جانتے ہین ع حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست مسئلہ شیعون کو مسئلہ رجعت پر بہت بڑا ناز ہے بلکہ اس قدر فخر ہے کہ جامہ مین پھولے نہین سماتے چنانچہ اس مسئلہ کی نسبت لکھا ہے کہ یہ

آن بعضی خیرے
ورنہ چہ بینی غبارے

عقیدہ خاص مذہب اثنا عشریہ کا ہے سواے اس فرقہ کے تمام فریق اس عقیدہ نا
پاک نیک سے بے نصیب محروم ہین اسپر طرہ یہ ہے کہ خود ہی شیعہ مقر ہین کہ موجد
اس مذہب کا عبداللہ بن سبا ہے چنانچہ ترجمہ تاریخ طبری مین کہ مترجم بھی اونکا
شیعہ ہے صاف لکھا ہے کہ عبداللہ ابن سبا یہودی تھا صنعا کا کہ تابع دنیا اسلمان
ہوا تھا اور بوجہ فتنہ پردازی زمانہ خلافت حضرت عثمانؓ مین مصر کی جانب نکال دیا
گیا تھا سنہ ۳۵ ہجری مین اوس نے مذہب رجعت کو ایجاد کیا اور لوگون کو سمجھایا کہ
عیسائیون کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ پھر اس جہان مین آوینگے پس اہل اسلام اونسے
زیادہ حقدار ہین اس بات کے کہنے اور سمجھنے کے کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پھر اس جہان مین واپس آوینگے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الذی فرض علیک
القرآن لرادک الی معاد ترجمہ یعنی جس خدا نے کہ تجھپر فرض کیا قرآن کو البتہ پھیرنے والا
ہے تجھکو جگہہ پھر آنے کے پس معلوم ہوا کہ شیعان پاک اس مسئلہ مین خاص اپنے پیر ابن سبا
کی سنت پر عمل کرتے ہین تحفۃ المومنین مسئلہ خلاصۃ المذہب کی کتاب الصوم مین
ہے کہ غلام اگرچہ حرام ہے مگر فاعل مفعول کا روزہ اس فعل سے نہین ٹوٹتا مسئلہ
جامع عباسی کے ۱۱ باب ۴ قسم مین ہے کہ دخول اغیار کے واسطے خاص اپنی کنیز کی
فرج حلال کردینا جائز ہے مسئلہ تہذیب الاحکام کے شروع باب النکاح مین
ہے کہ اگر کنیز محللہ کے کسی غیر سے اولاد پیدا ہو جاوے ہے اور مالک اوس اولاد کا
آقا ہے نہ داخل کرنے والا عن ابی عبد اللہ فی الرجل یحل فرج جاریۃ لاخیہ قال لا باس بذلک
قلت فان اولدھا قال یضم اللہ ولدہ یرد الجاریۃ علی مولاہ امام حسین کی روایت ہے اوس آدمی کے بارے مین کہ
حلال کرتا تھا فرج جاریہ کی اپنے بھائی کے واسطے فرمایا کچھ اس مین ڈر کی بات نہین ہے
کہا مین نے پس تحقیق بیٹا اوسکا پس فرمایا ملیگا اوسی کو بیٹا اوسکا ساتھ پھیر دینے جاریہ
کے اوسکے آقا پر مسئلہ استبصار کے باب الحکم ولد الجاریۃ محللہ مین مرقوم ہے

سئالت ابا عبد اللہ عن عاریۃ فرج قال لا باس بہ ترجمہ پوچھا کسی نے حضرت امام حسین کو کہ عاریت
دینا فرج کا کیسا ہے فرمایا کچھہ ڈر کی بات نہین معاذ اللہ ایسے مسائل لاطائل کسی مذہب
وملت مین روا نہین مگر امت ابن سبا نے اپنی ترقی قوم کے واسطے حکم جواز اس فعل شنیع فاحش
کا دیا ہے مسئلہ حلیۃ المتقین کے ۴ باب ۴ فصل مین حضرت موسیٰ کاظم سے روایت ہے
کہ عورت کی فرج کا بوسہ لب بلب لگا کر لینا درست ہے آخ تھو اور اسی موقع پر حضرت
امام صادق سے روایت ہے کہ عورت کو سراپا برہنہ کر کے دیکھنا بہترین لذات جہان
سے ہے بلکہ اس سے بڑھکر دنیا کے پردہ پر کوئی مزیدار چیز نہین ہے اسیطرح سے کلینی کی کتاب
النکاح باب النوادر مین ہے مسئلہ استبصار کی کتاب الطہارت باب قبل مس الفرج مین
لکھا ہے کہ مرد کو حالت نماز مین اپنے عضو تناسل سے بطریق لعب شغل کرنا جائز ہے
سئالت ابا عبد اللہ عن الرجل یلعب بذکرہ فی الصلوٰۃ المکتوبۃ فقال لا باس اور اسیطرح کا حکم کتاب مذکور
مین عورت کے لیے ہے کہ اگر عورت نیچے یا اوپر اپنی فرج کے مس کرے جائز ہے سئالت ابا عبد اللہ
عن المراۃ تمس علی فرجہا او اسفل من ذالک وہی قائمۃ تصلی بعد وضوء فقال لا باس بہ انما بذالک
من جسدہ مسئلہ تہذیب الاحکام طوسی مین ہے کہ اگر مصلی حالت نماز مین سر ذکر محاذی فرج عورت
جمیلہ لیجاوے حتے کہ مذی بھی سیلان کر کے پنڈلی تک پہونچے نماز صحیح ہے شیعون کو
نماز مین بھی ایسی مزیدار باتین سوجھین اور کوئی موقع ہاتھہ نہ لگا مسئلہ من لایحضرہ الفقیہ کے
باب نوادر المیراث مین ہے کہ عورت کا جائداد منقولہ و غیر منقولہ مین کچھہ حق نہین ہے فالارض
والعقار فلا میراث لہن مسئلہ شیعونکے نزدیک جلد خوک کا کہ بالاتفاق نجس العین ہے
اگر ڈول بنایا جاوے جائز ہے چنانچہ من لایحضرہ الفقیہ کے کتاب الطہارت باب المیاہ مین ہے
سئل الصادق علیہ السلام من جلد الخنزیر یجعل دلواً فقال لا باس بہ مسئلہ شیعونکے نزدیک
پانی آبدست و استنجا کا طاہر بلکہ مطہر ہے اگرچہ ہو من پاک کا اوس مین بھر جاوے
تو ناپاک نہین ہوتا چنانچہ تحریر الاحکام و من لایحضرہ الفقیہ مین مرقوم ہے خرج

من الخلاء فاستنجی بالماء فیقع ثوبہ فی ذالک الماء الذی استنجی بہ قال لاباس بہ ولیس علیک شی ئے

ترجمہ مثلاً کوئی شخص پائخانہ سے پس استنجا کیا پانی سے پس گرا اوسکا کپڑا اوس مین پانی آیا وہ شخص کہ آبدست لیا پس کہا کچھ ڈر کی بات نہین اور اوسکا دہونا بھی ضرور نہین سبحان اللہ کیا خوب آبدست و استنجا کا آب مستعمل مومن کے کپڑون کو ناپاک نہین کرتا اور آب دریا و چاہ و تالاب وغیرہ کا اگر گاؤ دستی ہی کیون نہ ہووے بغیر تین غوطے دیے ٹھیکرے یا طشت مین پاک نہین کرتا ہ مسئلہ شیعون کے نزدیک پانی مستعمل وضو کا پاک ہے کافی کلینی کی کتاب الطہارت باب المیاہ مین ہے الماء الذی یتوضأ بہ الرجل فی شئی اللطیف فلا باس یاخذہ غیرہ فلیتوضأ بہ

ترجمہ وہ پانی کہ وضو کرتا ہے اوس سے آدمی کسی چیز پاک مین پس کچھ ڈر کی بات نہین کہ لے اوسکو غیر اوسکا پس وضو کرے ساتھہ اوسکے مسئلہ شیعون کے نزدیک غسل جنب کا مستعمل پانی طاہر ہے اور اوسکا استعمال مین لانا بھی جائز ہے چنانچہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین ہے مسئلہ علل الشرایع مین ہے اگر کوئی آدمی پانون اپنا زانون تک اور ہاتھہ اپنا ٹہنیون تک گوہ کے چہ بچہ مین ڈال دے جب خود بخود ازالہ جرم نجاست ہو جاوے بغیر دہوئے مومن پاک کو نماز پڑہنا جائز ہے مسئلہ ابو القاسم نجم الدین معتبر فقیہ شیعہ نے اپنی کتاب شرایع الاحکام مین لکہا ہے کہ حالت نماز مین اکل و شرب جائز ہے مسئلہ من لا یحضرہ الفقیہ کی کتاب الطہارت باب المیاہ مین ہے اگر ایک موری سے پانی نکلے اور دوسری موری سے پیشاب جب دونون دہارون کا ملان ہو جاوے طاہر بلکہ مطہر ہے سئل عن میزاب البول و میزاب الماء فاختلطا ثم اصابک ثوب منہ لم یکن فیہما بیجا بسا مسئلہ تحفۃ العوام مین ہے کہ پاک چیز ناپاک جگہ پر لگنے سے پاک کرتی ہے جیسے جگہہ جائے ضرور و پیشاب کی ڈہیلے یا لتہ سے تین بار پونچہنے سے پاک ہوتی ہے اور صاحب تجرید العقائد نے ڈہیلے سے استنجا خشک کرنے کو بڑی تحقیقات سے ثابت کیا ہے مگر ابن سبا نے اپنی امت کو نہایت مخالفت اہلسنت پر تعلیم کیا ہے کہ اگر پانی میسر نہو تو تہوک سے پاک کر لینا

[illegible] ۱۲

مگر موافقت اہلسنت کی ہرگز نکرنا بقول شیعہ اگرچہ کلمۂ حق گفتن اولی ست چونکہ این قول
سنیان ست نباید کرد **مسئلہ** تحفۃ العوام مین ہے اگر گوہ گیلا یا سوکھا کنوئین مین گرے
تو پچاس ڈول کھینچے جاوین اگر چھینٹ نجاست باہر نکالکر دس ڈول کھینچے : اگر پیشاب
مرد کا گرے چالیس ڈول کھینچے - اگر پیشاب لڑکے کا جبتک بالغ نہو گرے سات ڈول
کھینچے اگر دودھ پیتا ہو تو ایک ڈول کھینچے **مسئلہ** تحفۃ العوام کے آداب صحبت مین ہے
کہ توبہ توبہ رسول مقبول نے جناب امیر سے فرمایا کہ پہلے عورت سے خوش طبعی کر پھر
فلان فلان دن اور فلان فلان وقت چنین و چنان کر معاذ اللہ من ذالک حق یہ ہے
کہ شیعون نے دین کو تماشہ بنیون کے مذاق کا سیرگاہ بنایا ہے اور باوجود دعوی
معصومیت صریح رسول خدا و سید الاوصیا پر اتہام عیاشی کا لگایا ہے **بیت**
بے فروعت محکم آمد نے اصول :: شرم بادت از خدا و از رسول **مسئلہ** جامع عباسی
کے باب ۴ فصل مین ہے کہ جب دو حدیث مخالف ہون شیعون کی کتاب مین تو اوسپر
عمل کرے جو مذہب اہلسنت کے موافق نہو اگرچہ موضوعی ہی کیون نہو **مسئلہ**
تہذیب الاحکام کے مسائل الصلوٰۃ مین ہے کہ اگر مقتدی حالت نماز مین اپنے بدن یا کپڑے
پر گوہ انسان یا سگ یا گربہ یا منی یا خون لگا ہوا دیکھے نماز صحیح ہے **مسئلہ** نص قرآن
پاک و احادیث صاحب لولاک متحقق ہے کہ کلمۂ طیبہ صرف اسقدر ہے لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ مگر شیعون کے نزدیک کلمہ پاک جب پورا ہوتا ہے کہ اوس مین علی ولی اللہ
وصی محمد رسول اللہ کی دم لگائی جاتی ہے ورنہ صرف کلمہ کو ادہورا جانتے ہین نہین
معلوم کہ شیعہ اپنے جی مین لفظ ولی کے کیا معنی سمجھتے ہین قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
دوست کے معنی مین لفظ ولی کو استعمال کرتے ہین سوائے اسکے اور خیال اونکے ذہن
مین نہین ہے ہم کہتے ہین کہ یہ گمان اونکا محض وہم ہے بلکہ لفظ ولی کے معنی دشمن کے بھی
آتے ہین اس بات کو ہم معتبر تفسیرون شیعون سے ثابت کرتے ہین چنانچہ خلاصۃ المنہج کے

۸ پارہ سورہ اعراف مین ہے ولاتتبعوا من دونه اولیاء ترجمہ و پیروی مکنید بجز
از خدائے دوستان مراد بتانند کہ کفار ایشان را دوست میگرفتند یا شیاطین کہ خلق را
راہ گمراہی مے افگنند اور عمدۃ البیان عمار علی مین تفسیر آیہ موصوفہ کی یون لکھی ہے
اور نہ پیروی کرو تم سوا اوس خدا کے دوستون کی کہ وہ بت ہین اور کفار اونکو دوست
رکھتے ہین یا یہ کہ شیاطین کی پیروی مت کرو کہ وہ لوگون کو گمراہ کرتے ہین اگرچہ
اس تفسیر مین بہی معنی لفظ ولی کے بت ہی لیے گئے ہین مگر سیاق عبارت سے صاف
یہ مطلب سمجھا جاتا ہے کہ سوائے خدا کے دوستون کی کہ وہ پیغمبر ہین یا اولیا پیروی مت
کرو بلکہ بتون کی پیروی کرو کہ کفار اونکو دوست رکھتے ہین کیا مفسر صاحب وقت تحریر
تفسیر بھنگ پیکر بیٹھے تھے کہ جسکی موج مین جو چاہا سو لہرین لینے لگے بیت چہ
خوش گفت ست جامی در کریما ❊ کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا۔ جب
اخباریون نے عمدۃ البیان مین یہ مضمون لکھا ہوا دیکھا باتباع اپنے مفسر کے فوراً تصاویر
مثل حضرت اصغر و حضرت امام حسینؑ و حضرت عباسؑ علمبردار کھینچا کر چوکھٹون مین جڑوا کر حسین آباد
کے امام باڑہ مین لٹکا دین اور لگے اونکو جھک جھک کر سلام کرنے اور مجرا بجا لانے اور
تعزیون مین شیرون اور براقون اور پتلیون کی صورتین بلکہ قسم قسم کی صورتین بنانا
یہ تو ایک معمولی فرض محرم الحرام کا ہے مسئلہ شیعون کے نزدیک جس امر واقعی
کے اظہار مین توہین مذہب شیعگی کی ہوتی ہو اوس سے چشم پوشی کرنا عین عبادت ہے
چنانچہ ہمراہیان حضرت امام حسینؑ مین سے سوائے حضرت عباسؑ علمبردار و حضرت
قاسمؑ کے کسی اور شہداء کربلا کا نام تک بھی زبان پر نہین آتا ہے اور نہ میان انیس و دبیر
وغیرہم کے مرثیون اور نہ کتاب دہ مجلس کی روایتون مین اونکا کچھ ذکر دیکھا جاتا ہے
گویا معرکہ کربلا مین بجز حضرت عباسؑ و حضرت قاسمؑ کے اور کوئی صاحب حضرت
امام حسینؑ کے ساتھ تھے ہی نہین اس اغماض کا باعث یہ ہے کہ تمام شہداء کے

نام صحابۂ عظام کے ناموں پر ہیں مثل حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و نیز دیگر
صحابۂ کرام کے پس شیعہ نہایت ہی گھبراتے ہیں کہ اگر سوائے دو صاحبوں کے تیسرے
صاحب کی شجاعت و جوانمردی و اعانت و ہمدردی کا اظہار نام لیکر کرینگے تو اہلسنت
دستاویز پاکر اوس سے ہم شیعوں پر حجت لاوینگے کہ یہ نام تو وہی ہیں جن پر تم سعادۃ اللہ
ہر دم تبرا کیا کرتے ہو اوسوقت سوائے خجالت و ندامت کے شیعوں کو کیا چارہ ہوگا
لطیفہ اگر سنی شیعہ سے جان و مال طلب کرے چاہیے تو دیدے اور اگر شہدائے کربلا
کے نام دریافت کرے کبھی بھولکر بھی نلے مجربت وہ اسماء مبارک یہ ہیں (۱) حضرت حر
بن یزید الریاحی (۲) مصعب برادر حر (۳) علی ابن حر (۴) عروہ غلام علی پسر حر رحمہم اللہ
تعالیٰ (۵) زہیر ابن حسان (۶) عبداللہ بن عمر کلبی (۷) بریر صاحب زہد و العرفان (۸)
وہب کلبی نو کتخدا (۹) عمر بن خالد (۱۰) خالد بن عمر (۱۱) سعد بن حنظلہ (۱۲) عمر ابن عبداللہ
(۱۳) حماد انس (۱۴) وقاص و شریح عبید (۱۵) مسلم عوسجہ اسدی (۱۶) پسر مسلم (۱۷) ہلال
ابن نافع (۱۸) عبدالرحمان بن عبداللہ (۱۹) یحییٰ ابن السلیم (۲۰) عبداللہ بن عمرہ (۲۱)
مالک بن انس (۲۲) عمر بن مطاع (۲۳) قیس بن منبہ (۲۴) ہاشم بن عتبہ وقاص برادر
چچازاد عمر سعد و فضل علی سعہ نہ تن دیگر اصحاب سے (۲۵) حبیب مظاہر (۲۶) حر باحریر (۲۷)
یزید مہاجر جعفی (۲۸) انیس معقل اصبحی (۲۹) عابس شبیث (۳۰) حجاج بن مسروق جعفی موذن
(۳۱) سیلف بن حارث و مالک (۳۲) غلام ترکی حضرت زین العابدینؑ (۳۳) مالک
بن انس (۳۴) حنظلہ ابن سعد (۳۵) یزید بن زیاد (۳۶) عبداللہ بن سعد (۳۷) جنادہ
ابن حارث (۳۸) عمر بن جنادہ (۳۹) مرد معروف بابن ابی مرہ (۴۰) محمد ابن مقداد
و عبداللہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین (۴۱) عبداللہ ابن مسلم (۴۲) جعفر ابن عقیل (۴۳) عبدالرحمان
ابن عقیل (۴۴) محمد ابن جعفر طیار (۴۵) عون بن عبداللہ بن جعفر (۴۶) عبداللہ بن حسن
(۴۷) قاسم ابن امام حسنؑ (۴۸) ابوبکر ابن علی (۴۹) عمر ابن علی (۵۰) عثمان ابن علی

(۵۱) جعفر ابن علی (۵۲) عبداللہ ابن علی (۵۳) عباس ابن علی (۵۴) علی اکبر ابن امام حسینؑ (۵۵) علی اصغر ابن امام حسینؑ (۵۶) امام حسین رضوان علیہم اجمعین یہ کل صاحب ۹۶ ہین جو میدان کربلا مین شہید ہوے یہ اسمار مبارک وہ ہین جو کہ حملہ حیدری مطبع طلسم منظری آگرہ کے صفحہ ۱۶۰ سے صفحہ ۲۲۰ تک مین مرقوم ہین تنبیہ ۱۰۱

یا تو وہ ہین جو بعد شہدائے موصوفہ بالا اہلبیتؑ سے باقی رہے مثل بچون اور بیبیون کے یا مورخ کو اونکے نام بہم نہین پہونچے اب تبرائی اسمار موصوفہ دیکھین اور اپنے گریبانون مین سر ڈالین اور آنکھین پہاڑ کر انصاف کی نگاہ سے دیکھین کہ یہ وہی نام ہین یا نہین کہ جن پر معاذ اللہ چلتے پہرتے بیٹھتے اوٹھتے کہاتے پیتے روتے ہنستے سوتے جاگتے سوتے تبرا کیا کرتے ہین ولے برحال ائمہؑ جنہون نے اپنی اولاد کے نام ایسے رکہے کہ اون بیچارون پر شیعیان علیؑ ہمیشہ تبرا کیا کرتے ہین اور اوسپر طرہ یہ ہے کہ پہر بھی محبت کا دم بہرتے ہین ؏ این کار از تو آید و مردان چنین کنند مسئلہ شیعہ آٹھوین تاریخ محرم کی حاضری حضرت عباسؑ علمبردار کو منجملہ دیگر فرائض کے واجبات سے جانتے ہین اہتمام اس غائبانہ کارروائی کا یہ ہے کہ تاریخ مذکور کو شیعہ خلوت مین جمع ہو کر ایک مجلس بصد تکلف ترتیب دیتے ہین اوس وقت متفق البیان ہو کر معاذ اللہ اصحابؓ عالی صفات و ازواجؓ مطہرات رحمت العالمینؐ پر تبرا کہتے ہین اور اسی مد مین اون اہلسنت کو بھی جو بفضل خدا رد روافض لکھتے ہین شریک کرتے ہین ہم یقین کہتے ہین کہ شیعون نے اس فہرست زشت مین ضرور ہی ہمارا بھی نام درج کیا ہوگا اگر مقابلہ ہمارے پیشتر شیخ جی دیوبندی کو جو بزعم شیعان مولوی بہی ہین اس کار خیر مین شامل کرین تو قند مکرر و حلواے تر کا مذاق دیگا اسلئے کہ موجد اس سلسلہ مجادلہ کے وہ ہین نہ ہم سوتی بہڑ جگاتے نہ شیعہ اوسکے ڈنک زہر آلود سے گلی کوچون مین بلبلاتے ابہی کیا ہوا ہے اور بہی نمونے دکھائے جائینگے مولف بہت روکتا ہون نہین ہی نہین

مگر خاطر تند رکتا نہین۔ ذرا چھری تلے دم لیجیے زیادہ شور و شغب نہ کیجیے دیکھئے شیخ جی صاحب کیسی آپکی قلعی بگڑواتے ہین عجائب روشنی طبع تو برین بباید گریست خلاصہ یہ ہے کہ بہت کچھ مسائل لاطائل معتبر کتب شیعوں مین مرقوم ہین جنکے اظہار مین شرم آتی ہے حق یہ ہے کہ ایسے واہیات مسائل کسی ملت و مذہب مین جائز نہین ہین اب سنئے امت ابن سبا کے عقائد پر مکائد کا حال۔

مجملاً ذکر عقائد شیعیان پاک کا

اول کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب ان الائمۃ یعلمون متی یموتون مین مرقوم ہے کہ آئمہؑ کو اپنی موت کا حال معلوم رہتا ہے کہ فلان روز فلان تاریخ کو مرینگے حالانکہ بنص قرآنی ثابت ہے کہ علم موت و حیات کا مخصوص بذات خدا ہے کقولہ تعالےٰ هو الذی یحیی و یمیت ترجمہ وہ اللہ وہ ہے کہ مارتا ہے اور جلاتا ہے سواے اسکے اگر آئمہؑ کو علم موت و حیات کا ہوتا تو وہ تقیہ کیون کرتے اور خوف جان سے کیون کسی سے ڈرتے ان وجوہات مدلل سے یقیناً معلوم ہوا کہ آئمہؑ کو علم موت و حیات کا ہرگز نہ تھا دوم کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب ان الائمۃ یعلمون ما کان و ما یکون مین مرقوم ہے کہ آئمہؑ کو علم حضرت خضر و حضرت موسیٰ علیہما السلام سے زیادہ تھا حالانکہ یہ بات بھی محض خلاف ہے اسلیئے کہ سورۂ کہف مین قصہ زیادہ علمی حضرت خضرؑ و حضرت موسیٰؑ کا موجود ہے سوم کتاب عیون الرضا مین ابن بابویہ نے لکھا ہے کہ امیر المومنینؑ حضرت آدم علیہ السلام سے افضل ہین حالانکہ خداے تعالیٰ حضرت آدمؑ کی شان مین فرماتا ہے انی جاعل فی الارض خلیفۃ ترجمہ تحقیق مینے بنایا زمین مین اپنا نائب (یعنی حضرت آدمؑ کو) اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت آدم ابو البشر علیہ السلام سب سے افضل ہین نہ آئمہؑ چہارم حق الیقین کے ہم باب مقصد مین ہے کہ آئمہ جمیع ملائک سے افضل ہین غرض اسمین افترا صریح سے صرف

مفتریون کی یہ ہے کہ کسیطرح سے آئمہؑ کو حضرت جبرئیلؑ پر ترجیح دین تاکہ لوگ سمجھین کہ جب
جناب امیرؑ و دیگر آئمہؑ حضرت جبرئیلؑ و دیگر ملائکہؑ سے افضل ہین تو بمقابلہ البشر کے افضل تر
ہوے لہذا اسی دلیل سے آئمہؑ استحقاق نیابت کا رکہتے تہے حالانکہ یہ بات بہی نص قرآنی
مصحف لغو ہے اس لیے کہ خدا سے تعالی نے جا بجا اپنے کلام پاک مین ملائکہ کی تعریف
فرمائی بلکہ اونپر ایمان لانیکی ایسی قید لگائی ہے جیسی کہ اپنی اور اپنی کتابون اور اپنے
رسولون کے اوپر ایمان لانیکی قید لگائی ہے کقولہ تعالی کل امن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ
اگر آئمہؑ کچہ بہی فضل رکہتے ہوتے تو خدا سے تعالی بجاے ملائکہ کے آئمہؑ فرماتا
پنجم مذہب اہلسنت والجماعت کا یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ابو البشر و صفی اللہ
تہے اور حسد و بغض و اصرار و نافرمانی خدا سے پاک کقولہ تعالی ثم اجتباہ ربہ وهدی فتلقی آدم من ربہ
کلمات فتاب علیہ انہ هو التواب الرحیم ان اللہ اصطفی آدم و نوحا وآل ابراهیم وآل عمران علی العالمین
ترجمہ پہر قبول کیا اوسکو یعنی حضرت آدم کو رب اوسکے نے اور ہدایت کی پس سیکہ لیے
آدمؑ نے رب اپنے سے کلمے پس رجوع کی اوسپر اوسکی تحقیق شان یہ ہے کہ وہ توبہ کا
قبول کرنے والا ہے رحم والا تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیمؑ
اور آل عمران کو جہان والون پر مگر شیعہ بہ نسبت حضرت آدم علیہ السلام کے نہایت ہی
بے ادب و گستاخ ہین اور اونکو بغض و حسد و نافرمانی و گمراہی مین منسوب کرتے ہین
بلکہ نعوذ باللہ شیطان سے بڑہکر اونکو گمراہ جانتے ہین کہتے ہین کہ توبہ توبہ آدمؑ نے مراتب
آئمہؑ پر حسد کیا اس لیے خدا نے غضبناک ہوکر معاذ اللہ اونکو ملعون ابدی بنادیا چنانچہ
محمد بن بابویہ نے علی بن موسی الرضا سے عیون اخبار الرضا مین یہ روایت بڑے فخر
سے نقل کی ہے انہ قال ان آدم لما اکرمه الله تعالی باسجاد الملئکة له وادخاله الجنة قال
فی نفسه انا اکرم الخلق فنادی الله عزوجل ارفع راسك یا آدم فانظر الی ساق عرش فرفع
آدم راسه فوجد فیه مکتوب لا اله الا الله محمد رسول الله وعلی

نور اللہ امیر المومنین وفاطمة سیدة النساء العالمین والحسن والحسین سیدا شباب
اہل الجنة فقال آدم یا رب من ہؤلاء فقال عزوجل ہؤلاء من ذریتک وہم خیر منک
ومن جمیع خلقی ولولاہم ما خلقتک وما خلقت الجنة والنار ولا السماء والارض فایاک ان
تنظر الیہم بعین الحسد فاخرجک عن جواری فنظر الیہم بعین الحسد فسلط علیہ الشیطان حتی اکل من الشجرة التی

ترجمہ یہ ہے کہ آدمؑ کو جس وقت بزرگ کیا خدا نے بسبب سجدہ کرنے فرشتوں کے
اور داخل کرنے بہشت کے پس کہا آدمؑ نے اپنے جی مین کہ مین بزرگ ترین تمام خلق
کا ہون پس ندا کی خدائے عزوجل نے کہ اے آدمؑ تو اپنا سر اوٹھا کر میرے
عرش کیطرف دیکھ پس آدم نے اپنا سر اوٹھایا پس پایا اوس جگہ لکھا ہوا لا الہ الا اللہ محمد
پس کہا آدمؑ نے اے رب یہ کون لوگ ہین پس فرمایا عزوجل نے کہ یہ تیری ذریت
مین سے ہین اور تجھسے بہتر بلکہ تمام خلق میری سے اگر نہ پیدا کرتا مین انکو نہ پیدا کرتا
مین جنت و دوزخ و آسمان و زمین تو آگاہ ہو تو انکو بچشم حسد ہرگز نہ دیکھنا پس مین
تجھکو اپنی ہمسائگی سے نکال دونگا پس آدمؑ نے انکی طرف بچشم حسد نظر کی پس مسلط
کیا اوسپر شیطان کو یہانتک کہ کھایا اوس درخت سے کہ منع کیا تھا خدا تعالی نے
اوس سے اور اسیطرح سے یہ روایت معانی الاخبار معتبر کتاب شیعہ مین مفضل بن عمر سے
ابی عبد اللہ سے بڑی طول وطویل نقل کی ہے جسکا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے
یہ جتلایا کہ معاذ اللہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام و شیطان کو مخذول کیا اہل بصیرت
بنظر عبرت ان روایتون موضوعہ مریدان ابن سبا کو ملاحظہ فرماوین کہ حضرت آدمؑ
صفی اللہ سے کیسی بد اعتقادی رکھتے ہین اور برملا حضرت ابو البشرؑ کی توہین و تحقیر کرتے
ہین افسوس جسکا پتلا خدائے پاک اپنے ید قدرت سے بناوے اور اوسکو فرشتون
معصوم سے سجدہ کرائے اور اوس مین اپنی روح ڈالے اور اوسکی پشت سے انبیا
و اولیا نکالے اور اوسکو تمام بشر کا باپ بنائے اور اوسپر صحیفے نازل فرمائے

اور شیعہ ایسے معصوم نبی برحق کی شان مین روایات ترک ادب جنکو سنکر کفار بھی
واقعون مین اونکی [illegible] سے اپنی مستند کتب مین فخریہ نقل کرین
اور اوسپر طرہ یہ کہ باوصف اقرار ذریت ہونے کے بہ نسبت آئمہ کے دعوی معصومیت
کرتے پہرین جب باعتقاد شیعان معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضرت ابو البشر
شیطان رجیم سے بڑھکر خوار و گنہگار رہے تو اونکی ذریت بالخصوص آئمہ جو بگمان شیعان
ہمیشہ ہمراہ عالم سے بالاتر ہین بلکہ استغفر اللہ خدا کے برابر کیونکر معصوم ہو سکتے ہین ثم
شیعہ نسبت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے نعوذ باللہ الزام تین جہوٹ بولنے
کا قائم کرتے ہین چنانچہ مجمع البیان طبرسی مین یہ عبارت بہ صراحت بڑے شد ومد
سے مرقوم ہے ان ابراھیم کذب ثلثۃ کذبات ترجمہ یعنی ابراہیم نے تین جہوٹ بولے
جیسے کہ چاہئے اول اپنی بی بی کو بہن بتایا دوم جب کفار اشرار نے اپنی ہمراہ
لیجانے کے لیے شرک مین کہا بلا علالت آپکو بیمار بنایا سوم جناب نے خود بت توڑے
اور نام بڑے بت کا لگایا۔ حالانکہ یہ تاویل حضرت ابراہیم کی کہ بنص قرآنی معصوم
ہین محض [illegible] وقت پر مبنی تھے ہرگز اوس مین جہوٹ کو دخل نہین ہے اسلیے
کہ حضرت ابراہیم کی تاویل اول سے خاص اخوت اسلامی مراد تھی بموجب کل
مومن اخوۃ اور تاویل دوم سے مراد بیماری روحی تھی بموجب انی سقیم اور تاویل
سوم سے مراد تجہیل کرنا کفار نابکار کا تھا بموجب بل فعلہ کبیرھم [illegible] اس صورت مین کیونکر
ممکن ہے کہ اطلاق کذب کا نبی معصوم پر عائد کیا جاوے بلکہ اس افترا سے فائدہ
بعثت محض عبث ٹھہرتا ہے جب معاذ اللہ حضرت آدم صفی اللہ و حضرت ابراہیم
خلیل اللہ علیہما السلام بعقیدہ شیعان گمراہ و کاذب ٹھہرے تو آئمہ کیونکر معصوم
ہو سکتے ہین تف ایسے عقیدہ پہ اور نفرین ایسی تہمت پر بیت گر مسلمانی ہمین است
کہ حافظ دارد وائے گر از پس امروز بود فردائے ہفتم کلینی مین ابن ابی یعفور سے

ابا عبد اللہؑ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے خدا کی نافرمانی کی اسلیے کہ تکلیف پر صابر نہوے اور کافرون کے ڈر سے بھاگ نکلے اس سبب سے خدا نے اونپر عتاب شدید فرمایا حالانکہ یہ امر کسیطرح سے نافرمانی و بے صبری پر محمول نہین ہوسکتا ہے اس وجہ سے کہ حضرت یونسؑ کو قرائن سے بخوبی معلوم ہوچکا تھا کہ کفار اشرار ہرگز ایمان نہ لاوینگے پس آپنے اونکے حق مین بددعا کی جب آپ کو ثابت ہوا کہ بالیقین اون پر عذاب الٰہی نازل ہوگا چونکہ عذاب کے آنے مین دیری ہوئی بمقتضای بشریت ڈرے کہ مبادا ظالم ایذا پہونچاوین اور کہین کہ کیون ہم پر اتنک عذاب نہ آیا ناچار آپ بلا انتظار حکم خدا کے مقام خوف سے دریا کی طرف چلے گئے چونکہ مرتبہ انبیاؑ ازبس عالی ہے لہذا تنبیہاً آپ پر اس قدر عتاب ہوا کہ مچھلی نگل گئی جب آپنے اوسکے پیٹ مین نہایت ہی خشوع و خضوع سے یہ دعا کی

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ترجمہ نہین ہے کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق تھا مین ظالمون مین سے جون ہی آپنے یہ دعا کی فوراً دریاے رحمت جوش مین آگیا پھر پروردگار نے اپنے فضل سے اونکو اوسی منصب پر مقرر فرمایا آپکی ہدایت سے ایک لاکھ سے زیادہ کافر مسلمان ہوے دیکھو نافرمانی و بے صبری کہان رہی غرض شیعہ اسیطرح سے انبیاء معصوم سے بد اعتقادی رکھتے ہین بلکہ اکثر مرسلین کو تارک وحی کہتے ہین مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہم کے باقی آیندہ

بیت

دل بردی و دین و جان شیرین ٭ دین طرفہ کہ باز در کمینی

ہشتم

اب اس سے بڑھکر اور بھی ستم سنیے کہ اکثر فرقے شیعون کے خداے پاک کی نسبت معاذ اللہ جسم و جان و بینی و کان و چہرہ و دندان و لب و دہان و کلہ و زبان و دست و پا و حواس خمسہ و موی سیاہ تا بن گوش و جوف و تحت و فوق و قیام و قعود و سکونت و عرض و طول و عمق و مکان وغیرہم ثابت کرتے ہین چنانچہ اعتقادات

مذکورہ بالا کا مشرب شیخ قیس شعبی حال کافی کلینی مین موجود ہے حالانکہ ایسے عقائد بہ کمال
بکثرت کتب نصاریٰ مین موجود ہین اور انکی باتون عقائد مین کچھ فرق نہین ہے بلکہ
دونون کا معبود البتہ ایسا ہے کہ آتا جاتا چلتا پھرتا سوتا جاگتا اترتا چڑھتا ہو ہرگز بارا
تو ایسے خدا کو دوست رکھنا ہے جیسا کہ ان کتب مین ملائکہ کا اطفال ان کا
خواہش ہو ابطال افترا کی بھی تو یہ ضمیمہ کتب شیعہ سے ہی کیجاتی ہے چنانچہ
نہج البلاغت مین قول جناب امیر کا اس طرح سے منقول ہے قال اللہ تعالیٰ لا یوصف بشیء
الا بعاض ولا بالجوارح ولا عضاء ترجمہ فرمایا امیر المومنین نے تحقیق شان یہ ہے کہ خدا سے پاک
کسی چیز کے ساتھ نہین وصف کیا جاتا ہے نہ اجزا سے اور نہ جوارح سے اور نہ
اعضا سے (یعنی ہاتھ پانون جو ہین بندہ بشر کے مطلق نہین رکھتا ہے) یہ روایت
مطابق آیہ کریمہ کے ہے لیس کمثلہ شی ترجمہ نہین ہے مثل اوسکے کوئی چیز شیعہ ہم
بالکل دیدار خدا کے منکر ہین چنانچہ تحفۃ العوام کے صفحہ ۳ مین مرقوم ہے کہ خدا دیکھنے مین
نہین آتا نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور حق الیقین کے باب ۳ بحث ۴ مین ہے کہ صانع
عالم دیدنی نیست و بدیدہ نیز ادراک آن نتوان کرد نہ در دنیا و نہ در آخرت حالانکہ
اس اعتقاد پر فساد کی تکذیب کلام الٰہی سے ہوتی ہے کقولہ تعالیٰ وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربہا
ناظرۃ ترجمہ بہت سے منہ اوسدن تروتازہ ہونگے طرف رب اپنے کے دیکھنے
والے الحمدللہ یہی عقیدہ اہلسنت کا ہے پس بموجب وعدہ صادق رب اکبر کے ضرور
یہ نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ اہلسنت کو نصیب ہوگی انشاءاللہ تعالیٰ اس آیت شریف
کے مطابق شیعون کی بھی مستند کتب مین روایات موجود ہین اول من لا یحضر الفقیہ
کی کتاب الصلوۃ مین ہے کقولہ تعالیٰ اشکر لہ کما شکر لی واقبل الیہ بفضلی واریہ وجہی
ترجمہ جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے شکر کرونگا مین اوسکا جسنے شکر کیا میرا اور پیش آونگا
مین فضل اپنے سے اور اوسکو اپنا جمال دکھاؤنگا دوم ابن بابویہ نے اپنے رسالے

اعتقادات مین لکھا ہے سألت اباعبد الله فقلت اخبرني عن الله عز وجل هل يراه المؤمنون يوم

ترجمہ پوچھا مین نے حضرت امام حسینؑ سے پس کہا کیا خبر دے تو مجھکو الله عز وجل سے
آیا دیکھینگے اوسکو ایمان والے فرمایا ہان پس بموجب آیہ کریمہ و روایات شیعونکے منکرین
دیدار مصداق اس آیت شریف کے ٹھہرے يوم يكشف عن ساق ويدعون الى السجود

فلا يستطيعون خاشعة ابصارهم ترهقهم ذلة وقد كانوا يدعون الى السجود وهم سالمون

ترجمہ جسدن کھولی جاتی ہے پنڈلی اور بلائے جاوینگے سجدے کو پھر نکر سکینگے نیچی ہونگی اونکی
آنکھین چڑھی آتی ہے اون پر ذلت اور پہلے اونکو بلاتے تہے سجدے کو اور وہ چنگے تہے
یعنی حشر کے دن ہر امت جسکو پوجتی تہی اوسکے ساتھ جاویگی مثلاً بت پرست بتون کے
ساتھ ہونگے اور تعزیہ پرست تعزیون کے ساتھ ہونگے اور مسلمان جو خالص خدا کی
بندگی کرتے تہے اور منتظر دیدار خالق اکبر کے رہتے تہے کھڑے رہجاوینگے پھر پروردگار
آویگا جس صورت مین کہ نہ پہچانین فرماویگا مین تمہارا رب ہون میرے ساتھ آؤ تب
مسلمان کہینگے جب ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لینگے فرماویگا تم اوسکا کچھ نشان جانتے
ہو کہینگے ہان پھر ظاہر ہوگا اونکی پہچان کے موافق اور پنڈلی کھولیگا تو سجدہ مین گرینگے
اور جو سچی نیت سے سجدہ نہ کرتا تہا اوسکی پیٹھ نہ مڑیگی اولٹا گر پڑیگا یہ اونکا اعتقاد توحید
آزمانے کو کہ صورت پوجنے سے ایسے بیزار ہین یا منافقین سزاوار آیہ موصوفہ کے ہین
قد خسر الذين كذبوا بلقاء الله ترجمہ تحقیق ٹوٹا پایا اون لوگون نے کہ جھٹلایا ملاقات خدا
کو یعنی منکر دیدار خدا کے ہوئے پس لاریب فیہ وہ لوگ ہمیشہ ٹوٹے مین رہینگے اے
ابن سبا کے مریدو ذرا اپنے عقیدہ کی طرف غور کرو کہ تم راہ راست چھوڑکر کس
کجروی مین پڑے ہو نہ خدا کی آیتین مانتے ہو اور نہ اپنے آئمہ کی روایتین سچی جانتے
ہو بیت ؎ دو گونہ رنج و عذابست جان مجنون را ؎ بلاے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ
وہم شیعہ ضلالت کا خالق شیطان لعین کو جانتے ہین چنانچہ مجمع البیان کے جزو پنجم مین

تفسیر آیہ کریمہ یرید الشیطان ان یضلہم ضلالا بعیدا کی یہ لکھی ہے کہ خالق ضلالت کا شیطان ہے حالانکہ تکذیب اس عقیدہ کی کلام الٰہی مین موجود ہے کقولہ تعالیٰ من یھد اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ترجمہ جسکو ہدایت کرتا ہے خدا پس اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو گمراہ کرتا ہے وہ پس اوسکا کوئی ہدایت کرنیوالا نہین۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ درحقیقت خالق ہدایت وضلالت کا خداتعالیٰ ہی ہے اور اسی طرح سے مسئلہ خیر وشر کا اعتقاد رکھتے ہین یہ عقیدہ شیعون کا موافق عقیدہ گبران ایران کے ہے کہ وہ یزدان کو خالق خیر اور اہرمن کو خالق شر جانتے ہین یہ رسم اونکی جدید نہین ہے بلکہ قدیمی ہے ہان یون اعتقاد رکہنا درست ہے کہ خدا خیر سے خوش ہے اور شر سے بیزار اور انسان کاسب اوسکا ہے بارادہ خدا اور شیطان رغبت دلانے والا ہے فعال شر کا اور اوسپر اعانت کرنے والا نہ خالق شر یہی مذہب ہے اہلسنت کا یازدہم خلاصۃ المنہج کے شروع جزو اول مین تفسیر آیہ ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب یہ لکہی ہے کہ مراد ازان ایمان آوردن بمہدی آخرالزمان ست حالانکہ فساد اس اعتقاد کا آیہ ذالک الکتاب لاریب فیہ سے اہل بصیرت پر مخفی نہین ہے کیونکہ ہدی للمتقین خاص صفت کتاب اللہ کی ہے نہ صفت مہدی مظنونہ شیعان کے کہ آجتک شیعون کے ڈر کے مارے سرداب سرمن راے مین اصل ہدایت کو بغل مین دبائے چہپے بیٹھے ہین پس کیونکر وہ مصداق ہدی للمتقین کے ہوسکتے ہین غرض ایسی تاویل دور از عقل سے صرف شیعون کی یہ ہے کہ تمام فضائل کارگذاریان اہلسنت کی جو مطابق کتاب اللہ کے ہے شروع زمانہ اسلام سے ظاہر ہوتی چلی آتی ہین معاذ اللہ باطل ہین مگر مصرعہ دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست دوازدہم شیعون کے نزدیک زیارت مزار مقدس حضرت امام حسنؑ کی کچہہ بہی وقعت وعزت نہین رکہتی ہے مگر زیارت قبر حضرت امام حسینؑ مین از بس بلکہ زیادہ از حد مبالغہ کیا جاتا

اور اس بات مین بڑے غلو کے ساتھہ احادیث نقل کیجاتی ہین چنانچہ تہذیب الاحکام کے باب فضل زیارت ابی عبد اللہ الحسین مین یہ حدیث منقول ہے من زار قبر ابی عبد اللہ بشط الفرات زار اللہ فوق عرشہ ترجمہ یعنی جس شخص نے زیارت قبر حسین ساتھہ دریای فرات کی کی (فرات سے بسبب اتصال کے مراد روضہ مبارک حضرت امام حسین ہے) گویا اوس شخص نے زیارت خدا کی کی عرش پر دوسری کتاب امالی ابن بابویہ مین یہ حدیث مرقوم ہے من زار قبر الحسین وعرفہ بحقہ رفع اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ترجمہ یعنی جس شخص نے زیارت کی قبر امام حسین کی اور پہچانا اوسکو جیسا کہ حق ہے اوسکے پہچاننے کا ہے دور کردیئے خدائے تعالی نے تمام گناہ اگلے اور پچھلے اوسکے اور تہذیب الاحکام حد حرم الحسین وفضل کربلا مین لکھا ہوا ہے خلق اللہ کربلا قبل ان یخلق الکعبۃ باربعۃ وعشرین الف عام وقدسہا وبارک علیہا ترجمہ یعنی پیدا کیا خدائے تعالی نے کربلا کو آگے کعبہ سے چوبیس ہزار برس پہلے اور اوسکو مقدس کیا اور برکت دی اوسپر (یعنی کعبہ شریف پر) پھر اسی کتاب کے باب فضل زیارت ابی عبد اللہ مین روایت ہے من زار قبر ابی عبد اللہ یوم عرفۃ کتب اللہ لہ الف الف حجۃ مع مہدی آخر الزمان والف الف عمرۃ مع رسول اللہ ترجمہ یعنی جس شخص نے زیارت قبر حسین کی دن عرفہ کے کی پس ثواب اوسکو ہزار ہزار حج کا ہے ہمراہ مہدی آخر الزمان کے اور ثواب ہزار ہزار عمرہ کا ہمراہ رسول اللہ کے غرض اس عقیدہ باطل سے اہل نفاق پرفساد کی یہ خاص ہے کہ خانہ خدا ویران ہوجائے اور جماعت مسلمانون مین جو ایام حج مین رقم کثیرہ خرچ کرکے نہایت مشقت اوٹھا کے ملکون سے جمع ہوتے ہین تفرقہ پڑجائے سوائے اسکے ثواب زیارت قبر حسین اور ثواب زیارت کربلا ورمعنی نہین رکھتا ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا جواب اب ہم اس گمان غلط شیعون کی بھی تردید انہین کی صحیح کتابون سے کرتے ہین اول جامع الاخبار کے باب ۲ فصل ۷ مین یہ حدیث

نبوی منقول ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اتی مکۃ حاجاً ولم یزرنی فی المدینۃ فقد جفانی
ومن جفانی فقد جفوتہ یوم القیامۃ ترجمہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جسنے حج خانہ کعبہ کا اور لیکن
اوسنے مدینہ کی زیارت نکی پس تحقیق اوسنے جفا کی مجہپر اور جسنے کہ جفا کی مجہپر پس
تحقیق مین جفا کرونگا اوسپر قیامت کے دن کو دوم کافی کلینی کے باب زیارت مین
قول جناب امیرؑ کا یون منقول ہے الکعبۃ حرم اللہ والمدینۃ حرم الرسول والکوفۃ حرمی
ترجمہ کعبہ کو حرمت دی خدا نے اور مدینہ کو حرمت دی رسول اللہ نے اور کوفہ
کو حرمت دی مینے دیکھو ان دونون حدیثون سے بطلان عقائد مریدان ابن سبا کا
ہوتا ہے پس جو بد اعتقاد از راہ فساد کے ترجیح خانہ کعبہ و مدینہ طیبہ پر کربلا کو دیگا وہ
منکر حدیث رسول اللہ و قول جناب امیرؑ کا یقیناً سمجھا جائیگا بیت کو بکوا نہ مرد
در کربلا مرد تا نیفتی چون حسینؑ اندر بلا سیزدہم بنص قرآنی ثابت ہے کہ جمیع انبیا
اللہ صغیرہ و کبیرہ گناہ و نسیان و دروغ و بہتان عمداً و سہواً سے مطلق طاہر او مبرا
ہین مگر کتب شیعہ مین خلاف اسکے مرقوم ہے چنانچہ عیون اخبار الرضا کے باب ۱۵ مین
یہ عبارت مرقوم ہے کہ بعد نبوت کے اگر کوئی خطا رسول اللہ سے صادر ہوتی تھی تو
خدا تعالی فوراً اوسکے عتاب و تادیب سے آپکو متنبہ کرکے انہون سے اوسکو محو کر دیتا تھا
اور استبصار کی کتاب الصلوٰۃ مین تحریر ہے کہ انبیا سے سہو و نسیان بھی ہوتا ہے چنانچہ
اسکے حوالہ مین یہ عبارت مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا نے دو رکعت نماز ظہر
پڑھکر ختم کر دی جب کسی نے آپکو اطلاع دی تب باقی ماندہ نماز پھر پڑھی حالانکہ یہ
فعل حضرت کا خاص واسطے تعلیم امت کے تھا کہ جب کسی کو سہو ہو تو اسطرح سے
اپنی نماز پوری کر لیا کرے پس یہ اتہام معصوم مطلق کی نسبت لگانا خالی از خبث
باطنی سے نہین ہے چہاردہم شیعہ معتقد ہین کہ مرتبہ شیعان علیؑ کا مرتبہ جمیع انبیا
اللہ سے از روے فضیلت کے بہت بڑکر ہے چنانچہ خلاصۃ المنہج مطبوعہ ایران کے

۲۳ جزو تفسیر آیہ کریمہ وان من شیعتہ لابراھیم کی یہ لکھی ہے کہ ابراھیم از پیروان
نوح ست پھر اس سے آگے لکھا ہے کہ ابراھیم گفت کہ خداوندا مرا از شیعان علی ابن
ابی طالب گردان خدای تعالی دعاء او را قبول کرد و وی را داخل شیعان امیر المومنین
نمود و رسول خود را خبر داد ازین آیۃ الخ مطلب اس تمہید پلید سے صرف شیعون کا
یہ ہے کہ معاذ اللہ مرتبہ شیعان علی کا مرتبہ تمام انبیاء اللہ سے افضل ہے حالانکہ نسق
عبارت آیہ کریمہ سے صاف صاف ظاہر ہے کہ حضرت علی و شیعان حضرت علی کو آیہ
موصوفہ سے کچھ بھی علاقہ نہین ہے یہ سب سمجھ کا پھیر ہے بلکہ اسیکا نام غلو و تعصب
و افراط و تفریط ہے خدا کی پناہ ایسے افراط محبت سے کہ نوبت الحاد کی پہونچا دی
چنانچہ ایسے عقیدہ غنیدہ کی نسبت قول صحیح جناب امیر المومنین کا نہج البلاغت مین
کلام المعراج مین یون منقول ہے سیہلک فی صنفان محب مفرط یذھب بہ الحب الی غیر
الحق و مبغض مفرط یذھب بہ البغض الی غیر الحق وخیر الناس منی حالا النمط الاوسط
ترجمہ جناب امیر المومنین نے فرمایا کہ دو گروہ میرے لیے بالضرور ہلاک ہون گے
ایک وہ کہ افراط کرے میری محبت مین اوس درجہ کہ وہ اوسکو ناحق کیطرف کھینچے
دوسرا وہ کہ افراط کرے میری بغض مین اوس قدر کہ وہ اوسکو ناحق کی طرف کھینچے
بلکہ بہترین آدمیون کا وہ شخص ہے کہ افراط و تفریط مین متوسط ہو اس قول معقول و
مقبول طرفین مین جناب امیر المومنین نے تین گروہون کے عقائد بیان فرمائے
اول گروہ افضیون کا کہ وہ محبت مین بسا مبالغہ کرتے ہین حتی کہ معاذ اللہ جناب
امیر کو خدا سے و رسول سے بھی بڑھکر جانتے ہین دوم گروہ خارجیون کا کہ وہ ظالم
نعوذ باللہ عداوت و نفاق حضرت امیر المومنین مین بکثرت افراط کرتے ہین سوم
گروہ اہلسنت و الجماعت کا کہ وہ بفضل خدا افراط و تفریط مین متوسط ہے الحمد للہ
یہی مذہب پاک ہمارا ہے پانزدہم شیعہ عصمت و علم و معجزات مین ائمہ کرام کو

ہمرتبہ خاتم المرسلین جانتے ہین اور معراج وکلمہ مین شریک حالانکہ قول جناب امیرؑ کا کافی کلینی کی کتاب التوحید فی الکون والمکان مین حضرت امام جعفر صادقؑ سے یون منقول ہے قال امیرالمومنین انما انا عبد من عبید الرسول ترجمہ فرمایا حضرت علیؑ نے بجز اسکے نہین کہ مین ایک غلامون رسولؐ سے ہون دیکھو جناب امیرؑ ہی اپنی زبان مبارک ترجمان سے اقرار غلامی کا کرتے ہین پھر کیونکہ ہوسکتا ہے کہ غلام ہمرتبہ بادشاہ دوجہان کا ہو ہان یہ امر بجا ہے کہ جو کچھ مناصب ومراتب وفضیلت ومناقب جناب امیرؑ نے پائے وہ سب بسبب کتخدائی حضرت زہراؑ اکے پائے ورنہ حضرت رسولخدا کی مثل جناب امیرؑ کے اور بہی تو تین بہائی تھے اونکو یہ مرتبہ کیون نملا اگر دامادی مساوات واشتراک پیدا کرتی ہے تو حضرت عثمانؓ ذی النورین زیادہ تر مستحق ہونے چاہئے شانزدہم جلاء العیون کے باب اافصل ۵ مین ہے کہ وقت وفات حضرت رسولؐ خداصلعم حضرت جبرئیلؑ حاضر تھے کہا کہ اے رسولؐ خدا یہ آخری میرا آنا ہے زمین پر جب آپ میرے صاحب دنیا پر تھے تو مجھکو بہی آپ سے تعلق تھا اب مجھکو آنیکی حاجت نہین ہے طرفہ یہ ہے کہ اسی کتاب کے باب ۲ فصل ۱۲ مین یہ عبارت بعبارت مرقوم ہے کہ بعد رسولؐ اللہ کے جبرئیلؑ حضور مین سیدة النساؑ کے حاضر ہوا کرتے تہے اور اونکو حالات آئندہ کی خبر دیا کرتے تھے اور اون خبرونکو جناب مظہر العجائب اور حضرت حسنینؑ لکھا کرتے تھے چنانچہ اسی وحی من اللہ کا نام مصحف فاطمہؑ ہے اور حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۱۶ مین ہے کہ مصحف فاطمہؑ امام غائب کے پاس ہے اور اوس مین حالات قیامت تک بادشاہون کے لکھے ہوے ہین اور اسیطرح سے کافی کلینی کی کتاب الحجة باب فی ذکر الصحیفہ والجفر الجامع مین ہے ہفدہم جلاء العیون کے باب افصل ۵ مین ہے کہ جبرئیلؑ ودیگر ملائکہ یازدہ ائمہ کے تجہیز وتکفین مین شریک ہوا کرتے تھے ہیژدہم ملا باقر مجلسی نے

اپنے رسالے رجعت کے آٹھوین حدیث مین واسطے ابطال فضیلت حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کے احوال مہدی مین لکھا ہے کہ جو کفر و شرک و ظلم و گناہ معاذ اللہ ابتداے عالم سے ہوا ہے اور جو کچھ کہ قیامت تک ہوگا وہ تو بہ توبہ حضرت شیخین کی گردن پر رکھا جاویگا غرض اس مضمون ابلہ فریب سے وجوب امامت علی اللہ و معصومیت آئمہ کا ثابت کرنا ہے اور حضرت شیخین کی عدالت و ہدایت خلق اللہ و نیابت و حمایت رسول اللہ مین بٹا لگانا ہے نوزدہم شیعہ حضرت عباس بن عبد المطلب الہاشمی عم رسول اللہ و حضرت عقیل بن ابی طالب برادر حقیقی حضرت امیر کرم اللہ وجہہ سے نہایت ہی سوء اعتقادی رکھتے ہین چنانچہ مجالس المومنین کی ۱۱ مجلس مین نسبت حضرت عباس کے ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اکرمے داشتے و تعظیم و تبجیل اونمودی و فرمودے کہ عباس بمنزلہ پدر منست چونکہ حضرت عباس حضرت عمر و حضرت ام کلثوم کے نکاح مین وکیل تھے اس تعصب کے سبب سے یہ مضمون آگے لکھا ہے کہ ازین وکالت فضول حضرت امیر عباس را مانند دیگر یاران فداے راسخ در محبت و اخلاص نیدا نست کیا خوب جنکی تعظیم و تکریم رسول اللہ کرین اونکو حضرت امیر نظر سے گرا دین اوپر انوار الہدی کے صفحہ ۲۵۲ مین مرقوم ہے کہ حضرت عقیل جناب امیر سے رنجیدہ ہوکر امیر معاویہ سے جاملے اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جناب امیر نے اپنے حقیقی بھائی کے روٹھ جانے اور معاذ اللہ کافر سے بیعت کرنے کی کچھ پروا نکی ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ـ بلکہ ان دونون بزرگون کی نسبت علماء شیعہ نے بہت کچھ کلمات ترک ادب بکے ہین بلکہ صاف صاف گالیان سنائی ہین چنانچہ علامہ طبرسی معتبر علماء شیعہ نے کتاب احتجاج مین حضرت علی سے یہ روایت کی ہے

ذھب من کنت اعتضد بھم علی دین اللہ من اھلبیتی و لقیت بین حضرین قریبۃ العھد بجاھلیۃ عقیل و العباس

ترجمہ وہ لوگ میری اہلبیت کے جاتے رہے جنکی قوت کا خدا کے دین مین مجھکو بھروسہ تھا

اب صرف دو خوار و ذلیل قریب زمانہ جاہلیت کے رہے ہین وہ عقیلؓ و عباسؓ ہین باتین اور
ملا باقر مجلسی مجتہد معتمد شیعہ نے کتاب حیات القلوب مین حضرت علیؓ سے یہ روایت
کی ہے کہ ابو جعفر طوسی بسند معتبر روایت کردہ از امام صادقؑ کہ نفیلہ مادر عباسؓ
کنیز مادر زبیرؓ و ابو طالب و عبد اللہ ابنای عبد المطلب بود عبد المطلب با او مقاربت
کرد کہ عباسؓ ازان بہم رسید زبیرؓ با عبد المطلب دعوی کرد و بہ پدر خواہش بر آمد کہ این
کنیز از مادر ما بما میراث رسیدہ است تو بے رخصت ما او مقاربت کردی و این
فرزند کہ بہم رسید (یعنی حضرت عباسؓ) بندہ ماست پس عبد المطلب اکابر قریش
را نزد وے فرستاد تا آنکہ زبیرؓ راضی شد کہ دست از عباسؓ بردارد بشرطیکہ
نامہ نوشتہ شود کہ عباسؓ و فرزندانش در مجلسیکہ ما و فرزندان ما نشستہ باشند نشینند
و در ہیچ امرے با ما شریک نشوند و حصہ نبرند باین مضمون نامہ نوشتہ شد و اکابر
قریش بر و مہر کردند و این نامہ نزد ائمہ علیہ السلام بود پھر اسی کتاب مین بسند صحیح
مرقوم ہے کہ حضرت امام زین العابدینؑ فرمود کہ در حق عبد اللہ و پدرش (یعنی حضرت
عباسؓ) این آیت نازل شد من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی ترجمہ جو اس دنیا
مین اندھا ہے وہ آخرت مین بھی اندھا ہے الخ استغفر اللہ تشیع بھی عجیب مذہب ہے
کہ جسکے تیر ملامت سے کوئی بھی نہ بچا صحابہؓ کو تو پہلے ہی سے معاذ اللہ کافر و مرتد و
مشرک و منافق و ظالم بنا چکے تھے صرف اہلبیتؓ بچے تھے سو انکو بھی گالی گلوج
سے باقی نچھوڑا خدایا مذہب ابن سبا زندقہ ہے یا الحاد یا مشرب تشیع منافقہ ہے
یا ارتداد کہ جسکے بانی نے نہ خدا و رسولؐ کو چھوڑا نہ دیگر انبیاء و صحابہؓ خاتم المرسلینؐ
کو باقی رکھا کسیکو گمراہ بنایا کسی کو کافر بتایا صرف اہلبیت باقی بچے تھے سو انکی
بھی خبر لی ڈالی غرض جو سامنے آیا اوسیکو تبرا سنایا بیت ایک ہم ہی تیری چال
سے پستے نہیں صنم ۔ پامال کبک بھی تو ہوئی کوہسار مین ۔ اب ہم صرف صحابہؓ

بیت صلاح کار کجا و من خراب کجا ۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔

رسالت مآب کے برا بھلا کہنے پر کیا شکوہ کرین اس فرقہ حیا دشمن سے تو کسی کو تبرے سے خالی نہین چھوڑا بیت گھائل تری نگہ کا بنوع دگر ہر ایک ٭ زخمی کچھ ایک بندہ درگاہ ہی نہین - یا ایہا المومنین ذرا اپنے مسائل و عقائد پر نظر کرو اور داد انصاف کی دو کہ اسیکا نام ایمان ہے بیت اداسے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا ٭ بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا - خدا حضرات شیعہ کو ذرا عقل و انصاف عطا فرماوے اور تھوڑی سی شرم و غیرت عنایت کرے کہ وہ ان اقوال کے نتائج پر غور کرین اور جو جو غلط بیان اونہین پڑھ رہی ہین اون پر نظر کرین یا رخدایا یہ کیسے دوست اہلبیتؑ کے ہین اور کیسے اونکی فضیلت اور بزرگی کے قائل ہین کہ ایسی باتین اونکی طرف منسوب کرتے ہین کہ محبت کے پردہ مین اونکی صاف صاف برائیان ثابت ہوتی ہین خدا کے لیے کوئی انصاف کی آنکھ سے نظر کرے کہ وہ کیا کیا تہمتین خدا و رسولؐ و انبیارؑ و آلؑ و صحابہؓ پر رکھتے ہین اور کوئی پنبہ غفلت گوش ہوش سے نکالکر سنے کہ فرقہ ابن سبا کیسی کیسی برائیان اہلبیتؑ اطہار کی بیان فرماتے ہین ان مین کہانی خندق تو ہے ہی نہین جو چاہا اول فول بکڈالا نعوذ باللہ من ھفواتھم وسوء عقیدتھم اللھم احفظنا من شرور انفسھم ومن سیأت اعمالھم آیات بینات

مجملاً ذکر مطعونات شیعون کا

شیعہ بحیلہ محبت حضرت علیؓ کے عداوت صحابہؓ رسالت مآبؐ مین بہت کچھ گستاخ ہین اور بطلان خلافت حقہ خلفاء الراشدینؓ پر بکثرت تاویلین لاطائل اختراع کیا کرتے ہین اور قسم قسم کے مطاعن مختلفہ بے اصل اپنی کتب مین نقل کرتے ہین جنکا کوئی اثر کتب اہلسنت مین پیدا نہین ہے لہذا چند مطاعن ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہین طعن اول یہ کہ ابو بکرؓ نے واسطے بیعت لینے کے ارادہ جلانے

خانہ سیدۃ النسا کا کیا چنانچہ حق الیقین کی ۳ طعن ہین کہ عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ کیون تو آدمی نہین بھیجتا ہے کہ علیؑ اور اوسکے چند آدمیون کو پکڑ لاوے پھر لکھا ہے کہ عمرؓ غضب مین آیا اور اہلبیتؑ کے دروازہ پر لکڑیان جمع کر آگ منگا کر لگا دی

جواب یہ افترا صریح ہے کوئی جاہل بھی تو یقین نہین کر سکتا ہے اس لیے کہ حضرت شیخینؓ کو بسبب بیعت کرنے تمام مہاجرینؓ و انصار کے وہ شوکت و صولت حاصل تھی کہ اگر کوہ قاف کی طرف بھی نظر بھر کر دیکھتے تو وہ بھی غبار منثور ہنجاتا اور اگر لشکر جن پر بھی غضب فرماتے تو وہ بھی آتش ہیبت سے جلکر خاک سیاہ ہو جاتا پھر معدودے چند کس شمار مین تھے کہ مخل انتظام امر خلافت ہوے ہون جب اس اوہام بے اصل پر اہلسنت کا یہ اعتراض ہوتا ہے کہ شیعون کے اس عقائد پر کہ ملک سے جناب امیرؑ غالب علی الکل غالب نہ ٹھہرے اوسوقت شیعہ یہ جواب دیکر جان بچاتے ہین کہ رسول اللہ نے جناب امیرؑ کو وصیت کی تھی کہ خلفاء ثلثہؓ جتنا چاہین جبر کرین دم نمار نا جب اس دلیل مجہول پر بھی یہ اعتراض لازم آتا ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے تو باوجود کثرت کفار و قلت مسلمانان کے ہمیشہ جہاد کئے کیونکر ہو سکتا ہے کہ اپنے وصی کو کہ درحقیقت باعتقاد شیعان نبیؐ بھی تھے ایسا حکم کیا ہو جس کا نتیجہ جبانت سمجھا جاوے اوسوقت حضرات شیعہ تقیہ علیہ السلام کو سپر بنا کر میدان سے پیٹھ دکھاتے ہین یہ امر مبنی اسپر ہے کہ فقط جناب امیرؑ ہی حضرت اصحاب ثلثہؓ سے نہین ڈرتے تھے بلکہ عیاذاً باللہ حضرت رسول خدا بھی ڈرا کرتے تھے پھر اسی طعن مین ہے کہ فاطمہؑ نے فریاد کی عمرؓ نے سر غلاف شمشیر کا پہلوی آنحضرتؐ پر مارا اور تازیانہ ذراع شریف پر حضرت امیرؑ نے تلوار کھینچی عمرؓ نے ہاتھ سے چھین لی پھر جناب امیرؑ کے گلے مین رسی ڈالکر گھسیٹتا ہوا گھر سے باہر لایا اور قنفذ در کو بزور بازو اوکھاڑ کر پہلوے فاطمہؑ پر مارا کہ اوسکے صدمہ سے استخوان مبارک ٹوٹ گئی

اور وہ فرزند جنکا نام رسول اللہ نے شکم مین محسن رکھا تھا ساقط ہوا پھر تازیانہ شانہ
مبارک پر مارا کہ استخوان ٹوٹ گئی اور اسی صدمہ سے شہید ہوئین ہنگام تکفین
اونکے شانہ پر بہی گرہ اوس ضرب کی پائی جاتی تہی پہر صاحب احتجاج نے لکہا ہے
کہ حضرت فاطمہ اپنے شوہر اور اوس مجمع کے درمیان مین حائل تھین اور نہین
چھوڑتی تہین کہ ابو الحسن کو پکڑ کر باہر لیجاوین جب دروازہ کے قریب پہونچے
چاہا کہ حضرت کو اینچ کھسیٹکر اندر سے باہر لیچلین حضرت فاطمہ منع کرتی تھین مگر
وہ کسیطرح حضرت سے ہاتھہ نہین اوٹھاتے تھے حضرت فاطمہ ایک ہاتھہ مین حضرت
کا دامن پکڑے تہین اور دوسرے ہاتھہ مین چوکھٹ در کی جواب ایہا الناس
بنظر عبرت مفتریون کی افترا کو ملاحظہ کرو کہ اونکے مجتہد کیسی روایات بدتر و حکایات
منکر نسبت اہلبیت اطہر کے نقل کرتے ہین جنکا ذلیل ترین خلائق مین سے بھی
کوئی یقین نہین کر سکتا ہے کہ حضرت اسد اللہ الغالب علی کل غالب نے ایسی رسوائی
کو جنکی شان مین لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذو الفقار فخریہ بولا جاتا ہے کیونکر اپنے اوپر
گوارا کیا ہوگا اور حضرت سیدۃ النساء نے اوس مجمع کثیرہ نامحرمون مین توبہ توبہ
بحالت کذائی کسطرح سے اپنی عصمت کو ہاتھہ سے دیا ہوگا اس تفضیح صریح کی مثال
ایسی ہے جیسے تحصیلدار چپراسی کو واسطے پکڑنے بیگاری کے بھیجے اور وہ چپراسی کسی
ارذل کو کھینچ کے لیچلے اوسوقت اوسکی عورت شور و غل مچا کر کے تماشائیون کے
انبوہ مین بصورت پریشان گھس پڑے اور ایک ہاتھہ سے چپراسی کا دامن اور دوسرے
ہاتھہ سے اپنے مرد کی کمر پکڑ کر کھڑی ہو جاوے اور فریاد زاری کرے کہ اپنے مالک کا
پانون گھر سے باہر نہ نکلنے دونگی اگرچہ جان پر بن جائے مگر چپراسی باوجود اصرار
و انکار عورت کے اوسکے خاوند کو زبردستی پکڑ کر حاکم پاس لیجاوے وہ جاہے سو
خدمت لے بیگاری کا کچھہ بس نہ چلے اے شیعو انصاف کرو کہ اپنے کا نام محبت اہلبیت ہے

جیسا کہ بکثرت تمہاری کتب معتبرہ مین مرقوم ہے اس عار کو کوئی گنوار بھی اپنے بزرگون کی
نسبت تسلیم نہین کر سکتا ہے اسپر طرہ یہ ہے کہ تم باوصف اقرار ذلت وجبانت اونکی
نسبت دعوی لافتی وشجاعت کا کرتے ہو ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
اب سنیئے جواب اسکا کہ حضرت رسول خدا نے بچہ کا نام شکم مخدرہ حضرت زہرا مین
محسن رکھا تھا یہ دعوی شیعون کا بنص قرآنی باطل ہے اس لیے کہ علم ارحام
مخصوص بذات الٰہی ہے کقولہ تعالیٰ ویعلم ما فی الارحام یعنی جانتا ہے اوس چیز کو کہ جو رحمون
مین ہے اگر کہین کہ حضرت کو اوسپر علم لدنی حاصل تھا کہ بالضرور لڑکا پیدا ہوگا تعجب کہ
حضرت رسول خدا کو یہ علم کیون نہوا کہ بچہ اندر میعاد کے ہی ناتمام ساقط ہو جائیگا پھر مضغہ
گوشت بیجان کے نام رکھنے سے کیا فائدہ ہوا صحیح مذہب اکثر مورخین کا یہ ہے کہ حضرت
محسن پیدا ہوئے تھے چند روز زندہ رہکر انتقال فرما گئے اور نسبت مصائب حضرت
امیر و حضرت زہرا کے ہمارا یہ جواب ہے کہ ایسی مصیبت سخت مین بنی ہاشم و حضرت
مقداد و سلمان فارسی و عمار یاسر و ابوذر غفاری و شیعان جان نثار نے کیون نہ
مدد کی افسوس جان فدائی محبان اہلبیت پر کہ باوجود گذرنے ایسے معاملات دور از قیاس
کے نزدیک سے کھڑے ہوے تماشا دیکھتے رہے اور اس سے بڑھکر جناب امیر کے
حال زار پر اور بھی افسوس آتا ہے کہ باوجود حکم آیہ کریمہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ
کے ایسی خواری کو کیونکر اپنے اوپر پسند کیا جس سے اونکے وصف لافتی مین بٹا
لگا ایسے وقت مین تو واجب تھا کہ ایران کو ہجرت کر جاتے کقولہ تعالیٰ یا عبادی الذین
امنوا ان ارضی واسعۃ فایای فاعبدون ترجمہ اے بندو وہ لوگ جو ایمان لائے
تحقیق زمین میری کشادہ ہے پس مجھی کو عبادت کرو دوم قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا
ترجمہ کہا اون لوگون نے (یعنی فرشتون نے) آیا نہین تھی زمین اللہ کی کشادہ پس
ہجرت کرتے تم اوسمین سوم ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ

[illegible]

ترجمہ اور جو شخص کہ ہجرت کرتا ہے خدا کی راہ مین پائیگا زمین مین چلنے کی جگہ بہت کشادہ
دیکھو خدا تعالی فرماتا ہے کہ جب تم پر ظالم ظلم کرین تو تم اوس سرزمین کو چھوڑ دو
اور اپنے ایمان اور عزت کی حفاظت کرکے اور کسی جگہہ جا کر بسو آپکا ایمان تو تقیہ مین
گذرا عزت رہی تہی سو بھی خاک مین ملتی پہر بھی آپکی شان مین لافتی و مشکلکشا بلکہ
ہر دو جہان کے حاجت روا بولا ہی جاتا ہے اب ہم اس خرافات کی تردید کتب شیعہ
سے ہی کرتے ہین چنانچہ حق الیقین کے ۵ باب ۱ فصل صفات جناب امیرؑ مین یہ
عبارت منقول ہے شجاعیکہ ہرگز نگریختہ واز ہیچ لشکر نترسیدہ وہرگز خصمے در برابرش
نیامدہ کہ از دست او نجات یافتہ باشد اور نہج البلاغت مین قول جناب امیرؑ کا یون
منقول ہے قال امیر المومنین انی واللہ لو لقیتہم واحدا وہم ملأ الارض کلہا ما بالیت ولا
استوحشت وانی من ضلالتہم التی ہم فیہا والہدی الذی انا علیہ لعلی بصیرۃ
من نفسی ویقین من ربی وانی الی لقاء اللہ وحسن ثوابہ لمنتظر راج
ترجمہ تحقیق مجہکو قسم ہے خدا کی اگر ملاقات کرون مین ان لوگون کی تنہا اور وہ
لوگ تمام روئے زمین مین بہرے ہون مجہہ پروا نکرون مین اور وحشت نہ کہاؤن مین
اور مین تحقیق گمراہی سے ان لوگون کے کہ ہین اوسمین اور وہ ہدایت کہ مین اوسپر
ہون باخبر ہون مین اپنی جان سے اور یقین رکہتا ہون مین اپنے پروردگار سے
اور مین اللہ سے ملنے کا اور اوسکے ثواب کا منتظر اور امیدوار ہون پس جو شخص یکہ و تن
تنہا باوجود کثرت اعدا یکہ روئے زمین کو چہپا لیوین جنگ کرے اور کبہی کسی
سے نڈرے اور وحشتناک نہو اور مشتاق لقاء اللہ کا ہو اور منتظر ثواب اور امیدوار
کرامت خدا کا ہو کیونکر ممکن ہے کہ ایسے یکتائے روزگار حلال مشکلات جہان پر
ایسے مصائب دور از عقل گذرے ہون ان دونون روایتون سے صاف معلوم
ہوگیا کہ وہ روایات بیہودہ جو سابق مین مذکور ہوئین اختراع متاخرین شیعہ کا ہے

ورنہ متقدمین کی کتب مین بھی اسکا کچھ اثر ضرور ہوتا اور ان دونون روایتون سے
شیعون کی اوس گمان غلط کی بخوبی تکذیب ہوتی ہے جو کہتے ہین کہ جناب امیرؑ سے
جبرا بیعت لیگئی چنانچہ احقاق الحق کے مسئلہ خامس بحث رابعہ مین مرقوم ہے اور
منہج الفاضلین کے باب ۴ فصل امین ہے کہ مقداد و زبیر و سلمان و ابوذر سے بھی جبر
بیعت لیگئی دیکھو ان روایات موضوعہ کو تقیہ سے مطلق لگاؤ نہین ہے کیونکہ درصورت
تقیہ جبر کیسا اور درصورت جبر تقیہ کیسا ہر دو حالت مین نقیض واقع ہے سوائے اسکے
یہ اور بھی شان شجاعت اور تہوری جناب امیرؑ و دیگر شیعان سے بعید ہے کہ
ان حضرات نے ذلت کو عزت پر مقدم رکھا اور کچھ بھی اپنی ذوالفقار کا جسنے جبرئیلؑ
کے پر کاٹے اور جعفر جن کو قتل کیا جوہر نہ دکھلایا ایسے وقت مین تو قدرت یداللہی
کو کام فرمانا واجب تھا اور جرائت شہیدان کربلا کا نمونہ دکھلانا مناسب تھا ورنہ
خلعت غالبؑ علی کل غالب کا آپکے قد اقدس پر نازیبا معلوم ہوتا ہے بیعت
اگر دونی بہ قد زشت دیبا بود زیبا ہے نگر و زشت زیبا۔ واضح ہو کہ جناب امیرؑ
کی بیعت مین مورخین کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ آپنے بعد رحلت آنحضرت
صلعم کے تیسرے دن صدیق اکبر کی بیعت کی اور بعض کا قول ہے کہ بعد رحلت
حضرت زہرا کے کہ رحلت رسول اللہ سے چھ ماہ بعد واقع ہوئی آپنے بیعت کی غرض
بیعت کرنا جناب امیرؑ کا صحیح تواریخون سے اسطرح سے مرقوم ہے کہ جناب امیرؑ نے
صدیق اکبر کو اپنے مکان پر طلب کرکے یہ شکایت کی کہ اے ابوبکر تم جانتے ہو کہ
مین زمانہ رسول اللہ مین مثل دیگر عظمائے صحابہ کے اصحاب شوری سے تھا
کیا وجہ جو داخل بیعت نہ کیا گیا خلیفہ برحق نے عذر معقول پیش کیا جناب امیرؑ نے
قبول فرمایا پس اسیدم بہ خوشی تمام بیعت کی طعن دوم یہ کہ ابوبکرؓ و عمرؓ
نے ارادہ قتل علیؑ ابن ابی طالب کا کیا تھا چنانچہ حق الیقین مین ہے کہ ابوبکر و عمر نے

خالد کو مقرر کیا تا کہ حالت نماز مین جناب امیر کا سر کاٹ لے جناب امیر جب مسجد مین
آئے ازراہ تقیہ ابوبکر کے پیچھے نماز ادا کی خالد انکے پہلو مین تلوار لئے ہوے کھڑا تھا
ابوبکر نے خالد کو منع کیا حضرت نے کہا کہ اے خالد کیا تھا خالد نے کہا کہ مجھکو ابوبکر
و عمر نے حکم دیا تھا کہ آپکو گردن ماروں اگر سدھم ابوبکر مجھکو منع نکرتا تو ضرور آپکو مار ڈالتا
سنتے ہی اس بات کے جناب امیر کو غصہ آیا خالد کو اوٹھا کر زمین پر دے مارا عمر نے
کہا کہ بخدای کعبہ سوگند تو اوسے مار ڈال جب آدمیون نے قسم دلائی تب حضرت
نے اوس سے ہاتھ اوٹھایا پھر لپک کر عمر کا گریبان پکڑ لیا الخ جواب اگرچہ یہ
خرافات قابل جواب نہین ہے مگر طعن اول کی روایت بیعت مین تطبیق دینے
سے یقینی تکذیب اس افترای صریح کی ہوتی ہے اس موضوعات واہیات سے
صرف وجوب تقیہ کا ثابت کرنا ہے ورنہ ارادۂ قتل و اصل کچھ بھی اثر نہین رکھتا
افسوس است ابن سبا پر کہ شرفاے عرب کی شان مین ایسی روایات بیہودہ
نقل کرتے ہین جو اجلاف ایران کی ذات پر بھی صادق نہین آتی ہین معاذ اللہ منہ
اور غصہ فرمانا جناب امیر کا محض مخالف حلم جناب موصوف کا ہے کیونکہ صفت
آپکے حلم کی جلاء العیون کے ۳ باب ۲ فصل مین یون مرقوم ہے کہ فرمایا جناب امیر نے
ابن ملجم کے حق مین کہ اگر کوئی دیکھنا چاہے میرے قاتل کو وہ دیکھے اس مرد کو بعض
نے حاضرین مین سے عرض کی کہ اے امیر المومنین اسکو کیون نہین قتل کر ڈالتے
فرمایا تعجب ہے مجھکو تمھارے اس کہنے پر آیا قتل کرون مین اوسکو جسنے ہنوز مجھکو قتل
نہین کیا پھر آپنے وقت شہادت تحسین کر کے فرمایا کہ عفو اولی من القصاص
جیسا کہ کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب الاشارۃ مین مرقوم ہے در صورت غصہ
فرمانیکے آپ حلیم نہ ٹھہرے اور قول عفو اولی بھی جناب کا لغو ٹھہرا طعن سوم
یہ کہ ابوبکر نے مخالفت جیش اسامہ بن زید کی چنانچہ حق الیقین کی ۲ طعن مین یہ

عبارت ہے کہ حضرت رسول خدا نے قریب زمانہ اپنی وفات کے اسامہ کو امیر لشکر
کرکے غزوہ روم کے واسطے مقرر فرمایا تھا تاکہ وہ رومیوں سے اپنے باپ کے خون
ناحق کا بدلہ لے اور موضع موتہ کو کہ وہاں اوسکے باپ زید کو شہید کیا تھا غارت کرے
اور شیخین و دیگر مہاجرین و انصار کو اوسکا محکوم بنایا تھا اور لعنت کی تھی اوس پر
جو مخالفت لشکر اسامہ کی کرے اور مکرر تاکید فرمادیا تھا کہ جو کوئی اوسکے ساتھ
نجاویگا خدا اوسپر لعنت کریگا اور غرض اس سے یہ تھی کہ مدینہ منافقون سے خالی
ہوجاوین بعد حضرت کے خلافت امیر المومنین کو پہنچے پس اسامہ بعد رشادت بعالم
خاتم رسالت بعد تکرار و مبالغہ آنحضرت کے شیخین و جماعت و دیگر صحابہ مدینہ سے
باہر گئے اور جرف مین لشکرگاہ بنایا دوسرے دن اسامہ حضرت رسول خدا کی بیماری کی
حالت سنکر واپس آیا اوسکی ہمراہ شیخین نے بھی مدینہ کو مراجعت کی اوسی دن
نے رحلت فرمائی الخ اس معاملہ مین شیعون کے تین اعتراض ہین اول
کہ اسامہ امیر تھے اور حضرت شیخین تابع اسامہ خلیفہ تھے پس ضرور ہے کہ حضرت
شیخین بھی خلیفہ نہون واجب تھا کہ دوسرے خلیفہ کی اطاعت کرتے جواب
اس افترا کا یہ ہے کہ اسامہ باقرار مجتہدین شیعہ خلیفہ تھے اس لیے کہ جب حضرت
رسول خدا نے اسامہ کو واسطے تدارک اہل روم اور بدلہ لینے اونکے والد کے امیر
لشکر کیا تو اونکی خلافت مین کیا شبہ رہا یقیناً خلیفہ ٹھہرے اور ہمراہ کرنا رسولخدا
کا حضرت شیخین کو مصلحتاً بسبب تجربہ واسطے تربیت و غمخواری و حمایت و
ہوشیاری و نیز دیگر وجوہات محتملہ کے تہا نہ صرف مطلب رسول اللہ کا تابع کرنیکے
تھا اور یہ جملہ معترضہ مفتریون کا کہ رسول خدا کی یہ غرض تھی کہ مدینہ منافقون سے
خالی ہوجاوے بوجہ نفاق ہے اسکا پتہ اکثر تواریخون معتبرہ مین نہین پایا جاتا پس شیعونکے
اس اعتراض سے یہ عمدہ دستاویز ہاتھ آئی کہ حضرت شیخین خود مدعی خلافت

شیعون ہوسے بلکہ بعد ہی حضرت ابوبکر کو حضرت رسول الثقلین نے اونکو نماز مین امام
امت بنایا اور خود بھی امام الانبیا نے اقتدا فرمائی یہ تمام فضیلت بلا شرکت غیری
بفضل الہی حضرت صدیق اکبر کے ہاتھ آئی چنانچہ اسی بنا پر جمہور صحابہ مہاجرین
وانصار واہل بدر نے اونکو اپنا خلیفہ مقرر کیا اور بلا شک وشبہ سب نے اونکی بیعت
کی جنمین تمام بنی ہاشم بھی داخل ہے خواہ اوسی دن خواہ بعد اور اسامہ نے بھی
اپنے لشکر کے باوجود حصول شوکت وصولت وعظمت وقوت کے بخوشی تمام بیعت
کی خلیفہ برحق نے اسامہ کو بموجب حکم رسول خدا اوسی خدمت پر بدستور مقرر فرمایا
پس اس دلیل معقول سے تمام اعتراض شیعون کے کالعدم ہوگئے اسلیے حضرت
اسامہ کے بیعت کرنے پر کسی مجتہد شیعہ نے الزام جبر واکراہ کا ہنوز نہین دیا ہے
دوم یہ کہ حضرت شیخین نے مخالفت لشکر اسامہ کی کی اور جسنے مخالفت کی وہ ملعون ہے
جواب اس تاویل لاطائل کا یہ ہے کہ صحیح کتب اہلسنت مین صرف اسقدر
لشکر اسامہ کا ذکر ہے جملہ لعن اللہ من تخلف عنہ کا کوئی اثر نہین پایا جاتا و بصورت
تسلیم اس الزام سراسر اتہام سے جناب امیر و دیگر بنی ہاشم و حضرت ابوذر و مقداد
وعمار وسلمان بھی بری نہین ہوسکتے ہین اس لیے کہ اوسدم یہ سب بزرگ بھی تو
حاضر تھے تخصیص حضرت صدیق اکبر کی کیا ہے سواے اسکے جب بقول شیعیان
حضرت اسامہ خود ہی واپس آئے مخالفت کہان رہی سوم یہ کہ حضرت شیخین
نے رسول خدا کے حکم سے انحراف کیا جو منحرف ہوتا ہے وہ مومن نہین ہے جواب
اس کا یہ ہے کہ جب باقرار شیعیان حضرت شیخین مدینہ سے باہر ہمراہ لشکر اسامہ
چلے گئے پھر انحراف کہان ۔ طعن چہارم یعنی قصہ قرطاس اصل یہ ہے
اہلسنت کی معتبر کتب مین صرف اسقدر ہے کہ رسول خدا نے شدت بیماری
مین کسی وقت فرمایا کاغذ لاؤ تو مین تمکو لکھدون تاکہ پھر تم کبھی گمراہ نہو جب

حضار حضرت سے باہم قیل و قال کرنے لگے بعض کہتا کاغذ و قلمدان لانا چاہیے
بعض کہتا کہ حضرت کو اس وقت لکھنے مین تکلیف ہوگی بعض کہتا کہ حضرت کو غلبہ مرض سے
ہذیان ہوتا ہے بعض کہتا کہ اس معاملہ کو حضرت سے پھر دریافت کرنا ضرور ہے
جب حضرت صلعم نے صحابہ کو جھگڑتے دیکھا بنظر مصلحت فرمایا کہ ارے بھائیو
خاموش ہو اسوقت ہمکو شدت درد سے کمال ہی تکلیف ہے جھگڑنے
سے کیا فائدہ ہمکو کتاب اللہ کافی ہے باوجود منع کرنے حضرت عمرؓ کے پھر بھی بعض
نے حضرت سے کیفیت پرچہ قرطاس کی دریافت کی حضرت نے فرمایا کہ تم سب
نزع کے وقت میرے پاس سے ہٹ جاؤ پس کتابت موقوف رہی شیعون نے
بسبب عناد قلبی کے کہ بہ نسبت حضرت فاروق اعظمؓ رکھتے ہین صرف اتنی ہی سی
بات کا بتنگڑ بنادیا اور قسم قسم کے الزام و اتہام آپکی جانب عائد کیے جنکا یقین
جاہل بھی نہین کرسکتے اول یہ کہ عمرؓ نے حکم رسول اللہ کی تعمیل نکی جواب
اسکا یہ ہے کہ اگر حضرت عمرؓ نے تعمیل نکی تو جناب امیرؓ پر فرض تھا کہ جھٹ پٹ
کاغذ و قلمدان لیکر رسولؐ خدا کے حضور مین حاضر ہوجاتے اور عرض کرتے کہ
جو کچھ ارشاد ہو قلمبند کرلیا جاوے کیا امر مانع تھا جو آپ بھی ردوبدل صحابہ
مین شریک رہے کیا سبب تھا کہ باوجود علم و یقین اسبات کے کہ ضرور یہی
سند مستند میری نیابت کی لکھی جاویگی آپنے توجہ نہ فرمائی اور مطلق
حکم رسولؐ اللہ کا خیال نہ کیا حالانکہ جانتے تھے کہ قول پیغمبرؐ کا وحی ہے اس
صورت مین جناب امیرؓ سب سے بڑھکر نافرمان ٹھہرے اس لیے کہ آپ تو
اکثر کتابت وحی بھی کیا کرتے تھے غرض شیعون کی اس افترا سے صرف یہ سمجھے
کہ اکثر وحی الٰہی مطابق رائے مصلحت پیرای حضرت عمرؓ کے نازل ہوتی تھی
اور آپ ہمیشہ حضور مین رسولؐ خدا صلعم کے مشیر خوش تدبیر بھی تھے اوس سے

مخالفت کیجاتی ورنہ معترضین کے الزام بیجا کے مضمون ہی صاف ظاہر ہے
کہ حضرت عمرؓ نے ہرگز مخالفت و عدول حکمی نہین کی اسلیئے یہ فرمانا حضرت عمرؓ
کا کہ ہمکو کتاب اللہ کافی ہے اس مصلحت سے تھا کہ رسول اللہ کو بسبب جھگڑے صحابہ
کے تکلیف نہو یہ امر ہرگز داخل نافرمانی نہین بلکہ حقیقت آپکی محض براے مصلحت
تھی اور یہ فرمانا بھی حضرتؐ کا کہ میرے سامنے سے چلے جاؤ عتاباً نہ تھا اور اگر تھا
تو اس تہدید سے جناب امیرؑ نیز دیگر بنی ہاشم کہ اوسوقت موجود تھے بری نہین
ہوسکتے ہین تخصیص حضرت عمرؓ کی کیا ہے اس پر ہم ایک مثال بیان کرتے ہین وہ
شیعون کی بھی تفاسیر مین موجود ہے کہ ایک مرتبہ ناقہ حضرت صدیقہ کا راہ مین
رہگیا تھا منافقین نے موقع سخن پاکر حضرت عائشہؓ پر زبان طعن کھولی جب حضرتؐ نے
سنا آپکو کمال ہی درجہ کا رنج ہوا جناب امیرؑ نے واسطے رفع رنج رسول کریمؐ کے عرض کی
یا رسول اللہ عائشہؓ کو طلاق دیدیجیے رسول مقبولؐ نے تامل فرمایا آیہ تطہیر
حضرت صدیقہؓ کی شان مین نازل ہوئی منافقین پشیمان ہوئے اور بہ فضل
رحمان احترام و اکرام حضرت ام المومنینؓ کا زیادہ ہوا اسی قبیل سے اس معاملہ کو
بھی قیاس کرنا چاہیئے کہ حضرت امیرؑ نے واسطے رفع رنج حضرتؐ سے عرض کی کہ
حضور عائشہ کو طلاق دیدین ویسے ہی حضرت عمرؓ نے بھی واسطے رفع رنج حضرتؐ کے
کہ غلبہ مرض الموت سے بیتاب تھے حضار سے جو درباب قرطاس نزاع کرتے تھے
کہا کہ ہمکو کتاب اللہ کافی ہے تو گناہ کیا کیا قطع نظر یہ خطاب تو عام ہے خصوصیت
حضرت عمرؓ کی کیا تھی اوس مجمع مین تو جناب امیرؑ و حضرت حسنینؑ و دیگر بنی ہاشم
بھی تھے پس باعتقاد شیعان یہ صاحب بھی مرتکب معصیت ٹھہرے بلکہ
تخصیص اس الزام بیجا کی نسبت جناب امیرؑ وغیرہ کے سب سے بڑھکر لازم
آتی ہے بوجوہ چند اول آپ کاتب وحی بھی تھے دوم حالت بیماری مین آپ ہی

حضرت کے تیار ہو رہے تھے ہم آپ ہی کی نیابت کا جھگڑا اٹھا جب شیعہ متاخرین نے
دیکھا کہ الوان قدح جناب امیر و غیرہم ہی اسی قدح میں داخل ہو گئے تو انہوں نے حضرت
عمر پر اس طعن کو اپنی تصنیفات سے نکالنا شروع کیا چنانچہ خواجہ نصیر الدین نے
باوجود تعصب تجرید الاعتقاد میں کچھ ذکر بھی قرطاس کا نہیں لکھا تو اریخ جانبین سے
ثابت ہے کہ قصہ قرطاس پنجشنبہ کو واقع ہوا اور رسول صلعم نے دو شنبہ کو رحلت
فرمائی اس مدت کے درمیان میں اکثر اوقات حضرت کو افاقہ بھی ہوا مگر آپ نے پھر
قرطاس کا کچھ ذکر نہ فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ ذکر قرطاس بالوحی نہ تھا اگر بالوحی ہوتا
تو حضرت ضرور ہی ابلاغ فرماتے کقولہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ ترجمہ اے رسول پہونچا تو اس چیز کو کہ نازل کی طرف
تیرے رب تیرے سے اور اگر نہ پہونچاوے تو پس نہ پہونچائی تو نے رسالت اوسکی
اسکا جواب شیعوں کے پاس سوائے اسکے کہ تقیہ یعنی معذوری خدا و رسول و جناب
امیر کا حیلہ پیش کریں اور کچھ نہیں ہے ہم اس حیلہ کی بھی تردید دوسری آیہ
کریمہ سے کرتے ہیں کقولہ تعالیٰ یا ایھا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین
ترجمہ اے نبی ڈر اللہ سے نہیں اور نہ اطاعت کر تو کافروں اور منافقوں کی کچھ
اس آیت سے صاف معلوم ہو گیا کہ جو کچھ خاطر اقدس میں گذرا وہ بالوحی نہ تھا
بلکہ کوئی امر انسانی تھا جسکی تبلیغ کی ضرورت نہ تھی ورنہ رسول اللہ بالضرور ابلاغ
فرمان الٰہی فرماتے پس انہیں وجوہات معقولہ کے سبب جمیع صحابہ نے قول حضرت
عمر کا تسلیم کیا چونکہ از انجملہ بعضی کو متاخرین شیعہ کو یہ خدشہ گذرا کہ رسول اللہ کا اس مقصد سے یہ مراد تھی
کہ خلافت جناب امیر کا نام لکھدیں چنانچہ حق الیقین کے طعن اول مطاعن عمر میں مرقوم ہے یا یہ کہ امر کہ
مشتمل بر مصالحہ امت بنویسد تا بعد از وفات آنحضرت آنکہ خلیفہ و جانشین عالم عادل و معصوم معین کنند کہ عالم
باشد بجمیع مصالح امت و عموم مسائل دین و خطا و ہر روا نباشد الخ یہ وہم ہی شیعوں کا محض

خلاف ہے اسلیے کہ اونکی معتبر کتب مین مرقوم ہے کہ رسول مقبول نے بروز غدیر
ستر ہزار آدمیون کے روبرو خطبہ پڑہا اور جناب امیر کو اپنا جانشین بھی بنایا اور سب
تمام حاضرین نے بیعت کی پس جس بات کو ستر ہزار آدمی جانتے ہون پہر اوسی
معاملہ مین پرچہ لکھنے کی حضرت کو کیا ضرورت تھی ہان اگر یہ کہا جاوے کہ حضرت
کو پرچہ قرطاس لکھوانا درباب خلافت حضرت صدیق اکبر یا حضرت عمر کے
منظور تھا تو بجاے خود ہے اسلیے کہ مجمع البیان شیعہ مین تفسیر آیہ کریمہ واذ اسر النبی
الی بعض ازواجہ حدیثا کی یہ لکھی ہے کہ رسول اللہ نے حفصہ سے فرمایا کہ بعد میرے
ابوبکر و تیرا باپ یعنی عمر مالک امت ہونگے اور بادشاہی کرینگے حفصہ یہ راز سنکر
خوش ہوگئے اور عائشہ سے یہ بہید کہدیا اسیطرح سے خلاصۃ المنہج کے مضمون
سے مترشح ہوتا ہے دیکہو اس راز پوشیدہ کو کہ سواے حضرت رسول خدا و حضرت
حفصہ و حضرت عائشہ کے اور کوئی نہین جانتا تھا اگر حضرت کو لکھوانا خلافت کا
بنام حضرت شیخین منظور تہا تو بعید نہ تھا یا حضرت کا مقصود اوس وصیت لکھنے کا
جسکا مذکور ذکر خلافت مین ہو انسبت حضرت امیر و دیگر بنی ہاشم کے یہ تھا کہ جب
حضرت شیخین خلیفہ ہون تو تم اون سے خلافت پر جہگڑا نکرنا تاکہ انتظام اسلام مین
خلل واقع نہو یہ امر بہی قرین قیاس ہوسکتا ہے دوم یہ کہ شیعہ کہتے ہین کہ حضرت
عمر نے بے ادبی کی کہ کلمہ ہذیان کو حضرت کی طرف منسوب کیا جواب اسکا
یہ ہے کہ اول تو اس افترا کا کچھہ بہی اثر کتب اہلسنت مین نہین ہے بغرض تسلیم
حاضرین بالخصوص جناب امیر و دیگر بنی ہاشم پر واجب تہا کہ حضرت عمر کو اس خطا
پر قتل کر ڈالتے شیعون کے اس الزام بے اصل سے جناب امیر و دیگر بنی ہاشم
و باقی ماندہ چار چہہ اصحاب گنہگار ٹھہرے اس صریح اتہام سے یہ بات باعتقاد
شیعیان پیدا ہوئی کہ جناب امیر شجاع نہ تہے اور حضرت رسول خدا کے ہی زمانہ مین

حضرت عمرؓ سے ڈرتے تھے سوم یہ کہ شیعہ کہتے ہین کہ عمرؓ نے رفع صوت کی رسول اللہ
کے حضور مین یعنی چلا کر بولے حالانکہ بموجب آیہ کریمہ رفع صوت ممنوع ہے کقولہ تعالیٰ
یاایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ترجمہ یعنی اے ایمان والے لوگو بلند کرو
تم آواز اپنے نبی کی آواز پر اس وجہ سے حضرت کو غصہ آیا اور سب کو اپنے آگے سے
نکال دیا الخ جواب اسکا یہ ہے کہ ہرگز ثابت نہین ہے کہ حضرت عمرؓ نے رفع
صوت کی بلکہ جن صاحبون نے رفع صوت بھی کی تھی تو اون پر بھی کچھ عتاب آنہین آیا
اسلئے کہ خاص نبی کی آواز پر عام کو آواز بلند کرنا ممنوع ہے نہ یہ کہ آپسمین باواز
بلند باتین نکرین اور یہ فرمانا رحمت العالمین کا کہ اسوقت میرے پاس سے ہٹ جاؤ
ازراہ وصیت و نصیحت کے تھا یا واسطے رفع تکرار صحابہؓ یا بسبب نازک مزاجی علالت
کے ہرگز دلیل خشم نہین اگر ہے تو جناب امیرؓ بھی اس الزام سے باہر نہین ہوسکتے
ہین طعن پنجم یہ کہ عثمانؓ بن عفان نے بے ادبی کی کہ کچھ حصہ قرآن کا جلوا دیا
اب قرآن ناقص باقی رہگیا اور جو قرآن کہ کامل ہے وہ امام آخر الزمان کے پاس
موجود ہے چنانچہ حق الیقین کے طعن سوم مطاعن حضرت ابوبکرؓ احوال حضرت
علیؓ مین مرقوم ہے کہ آنحضرتؐ نے گھر مین بیٹھکر قرآن جمع کیا جب مسجد مین لیکر
آئے عمرؓ نے کہا کہ ہمکو حاجت تمہارے جمع کئے ہوے قرآن کی نہین ہے حضرتؑ نے
فرمایا کہ تم دوبارہ اس قرآن کو نہ دیکھو گے جبتک کہ میرا فرزند مہدی ظاہر نہ کرے
یہ کہکر گھر کو لوٹ گئے اور اسی کتاب کے طعن ہفتم مطاعن عثمانؓ مین یون مرقوم
ہے کہ عثمانؓ نے چاہا کہ قرآن کو جمع کرے زید بن ثابت کو حکم جمع کرنے قرآن
کا دیا اور جو تالیف دیگر کہ عبداللہ بن مسعود و دیگر صحابہؓ کے پاس موجود تھے جبرا
چھین کر جلوا دیئے بعض کا یہ قول ہے کہ دیگ مین جوش کرکے جلوا دیئے تا
کسیکو اوسپر اطلاع نہو پھر اسی کتاب مین ہے کہ اب جو باقی ہے وہ مصحف عثمانی ہے

اور منہج الفاضلین کے سہم باب ۵ فصل مین ہے کہ عثمان نے بعض آیات قرآن کو نکلوا کر جلوا
دیا۔ اور اصول کلینی کی کتاب الحجۃ باب فیہ نکت ونتف مین بکثرت روایات متعلق
نقصان قرآن آئمہ سے منقول ہین بخوف طوالت مختصر بیان کیا گیا غرض تمام
شیعہ یقیناً قرآن پاک کو ناقص جانتے ہین جواب اس بہتان عظیم کا یہ ہے کہ
یہ قرآن لاریب فیہ وہی ہے جسکی حفاظت کاملہ کا وعدہ خدا تعالی نے فرمایا بیشبہ
اوسکو حضرت ذی النورین نے اپنے عہد خلافت مین بڑی کوشش سے باتفاق
جناب امیر و دیگر مشاہیر صحابہ رسول اللہ جمع کیا اور اون ماسوا ہی قرآنون کو جو
بعض کے پاس بے ترتیب و غلط تھے لیکر محو کردیے تاکہ سب کے پاس صحیح قرآن
ہوجاوین اور کوئی مخالف اوس مین مثل دیگر کتب سماویہ کے تحریف و تبدیل
نکرسکے۔ پس حق یہ ہے کہ اگر حضرت عثمان قرآن پاک کو صحیح الترتیب نکردیتے تو
بالضرور مثل توریت وانجیل و زبور وغیرہ کے محرف و مختلف ہوجاتا پس یہ امر
جلیل القدر بہترین حسنات حضرت عثمان سے ہے اور قیامت تک اہل ایمان
مین جاری رہیگا لہذا یہ بہت بڑا داغ جگرسوز اہل نفاق کے دلون پر ہے بہ بیت
بمیر تا برہی ای حسود کین رنجی ست * که از مشقت او جز بمرگ نتوان رست۔ اگر
کہین کہ آیات فضائل امیر المومنین واہلبیت کو حضرت عثمان نے نکال ڈالا تو یہ
بھی محض غلط ہے اسلیے کہ سورۂ ہل اتی و آیہ مباہلہ و دیگر آیات بینات شان مین
جناب امیر واہلبیت کے موجود ہین چنانچہ تفاسیر فریقین سے ثابت ہے اگر کہین کہ
آیات خلافت کو معدوم کردیا تو یہ بات بھی صحیح نہین اس لیے کہ آیات خلافت
بھی قرآن مین موجود ہین جیسا کہ تفاسیر فریقین سے ذکر اصحاب و ذکر خلافت مین
بیان کی گئین پس اون آیات محکمات سے صاف ظاہر ہے کہ واقعی یہ نعمت
عظمے النصیب خلفاء الراشدین کے ہوئی کہ منجملہ مہاجرین اصحاب بدر و شریک

... اوراق ... یاد کا ... قرآن میں کوئی آیت ...
... سے اگر یہ بھی ہوتا تو شیعہ راضی کا بہت بنا و ...
جواب اسکا ... قرآن ... جلوا دیا یہ بے ادبی کی ہم کہتے ہیں
عثمانؓ نے قرآن کو جلوا دیا اور نہ بے ادبی کی بلکہ جو کچھ جلایا گیا وہ ماسوا
قرآن تھا اور یہ ... بے ادبی ہرگز نہیں اگر بے ادبی ہے تو اس سے بڑھ کر
بکثرت بے ادبیاں معتبر کتب شیعہ میں آئمہ سے منقول ہیں چنانچہ ... زید
بن جہم ہلالی نے امام جعفر صادقؑ سے یہ روایت کی ہے انہ قرأ ولا تکونوا کالتی
نقضت غزلها من بعد قوة انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون ائمة
هي ازکی من ائمتکم فقلت جعلت فداک ائمة قال ای واللہ قلت انما هي اربی
قال وما اربی واومی بیدہ فطرحها انه اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ جس
آیت میں حضرت امام جعفرؑ نے امۃ کی جگہ ائمہ پڑھا تو زید مذکور نے عرض کی کہ
اے حضرت کیا یہاں ائمہ ہے فرمایا ہاں زید کہتا ہے کہ پھر میں نے عرض کی کہ لوگ
تو اربی پڑھتے ہیں اور آپ نے ازکی پڑھا فرمایا اربی کیا چیز ہے پھر قرآن کو اپنے
ہاتھ میں لیکر زمین پر پٹک دیا واضح ہو کہ شیعوں نے اپنے مطلب کے موافق تکونوا کی بجائے
یکونوا اور امۃ کی بجائے ائمہ اور اربی کے بجائے ازکی اور من امۃ کی بجائے
من ائمتکم بنالیا ہے ورنہ قرآن میں اس طرح سے ہے ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها
من بعد قوة انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون ... ترجمہ اور نہ ہو تم جیسے وہ عورت
کہ توڑا اپنا سوت محنت کے پیچھے ٹکڑے ٹکڑے کر ٹھہراؤ اپنی قسمیں پیٹھنے کا بہانہ
ایک دوسرے میں اسواسطے کہ ایک فرقہ ہو کر زیادہ وہ چڑھا ہو دوسرے فرقے سے
دیکھو اس کا نام بے ادبی ہے جو امام صاحب موصوف نے کلام پاک کے ساتھ کی
اگر حضرت عثمانؓ نے اوراق مشکوکہ و مشتبہ کو بنظر مصلحت محو کرا دیا تو یہ بات کسی

طرح سے داخل بے ادبی نہین ہوسکتی ہے اگر آپ ایسا نکرتے تو بیشک شیعہ قرآن مین
شامل ہو و نصار استحریف و تبدیل کرڈالتے پس اسلام مین ضرور تفرقہ پڑجاتا
جیساکہ علماے شیعہ مین تفرقہ پڑا ہے بعض علماے ہین کہ یہی قرآن صحیح ہے بعض کہتے ہین
کہ یہ کتاب عثمانی محض غلط ہے بیت اگر ہمین سچ تو فضیلت ہو صحابہ کی ثبوت ہو
اور کہین جھوٹ تو ایمان سے خارج ہون ہم ع اینہار تو آید و چنینہا تو کنی دوم
شیعہ ناپاک کو مرد ہو خواہ عورت قرآن پاک کی تلاوت کرنا جائز ہے جیساکہ استبصار
مین مرقوم ہے لاباس ان تتلوا الحائض والجنب القرآن اور من لا یحضرہ الفقیہ مین ہے کہ قرآن بقدر
آیت الکرسی پاخانہ مین پڑہنا درست ہے دیکھو یہ کیسی بہت بڑی بے ادبیان کلام
ربانی کے ساتھ مگر کانے دوسرے کی پھلی اونکھتی ہے اور اپنے ٹینٹ پر نظر نہین
کرتے بیت چشم سے تو دیکھو صاحب ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے سوم
اے شیعو کل کی تو بات ہے معرکہ اجودھیا کہ کچھ کم معرکہ کربلا سے نہ تھا یاد کرو کہ
جب کفار اشرار نے کلام الہی جلائے اور غریب مسلمانون نے اوراق سوختہ حکام
لکھنو کو کہ اعداد مین کروڑ سے کم و زیادہ نہین ہے دکھائے سب نے آنکھون پر پٹی باندہ
لی اور کانون مین گودڑ ٹھونس لیا نہ کسی نے مظلومون بیکسون کی دادرسی کی
اور نہ انکو کسی نے مدد دی بلکہ خلاف اسلام کفر کے حامی بنگئے آخر قرآن کی ایسی
مار پڑی کہ طبقہ الٹ گیا اور سارا کارخانہ پلٹ گیا پھر بھی خوف خدا نہین ہے افسوس
قوم ناحق شناس پر کہ بجاے حضرت عثمانؓ خیرخواہ امت شفیع امتان کو
بسبب احراق اوراق مشکوکہ محرق قرآن ٹھہراوین اور اپنی بے ادبیون پر نظر نہ
فرماوین ع خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ ست۔ واضح ہو کہ یہ قصہ کتب صحیحہ مین
صرف اس قدر ہے کہ جب قرآن پاک کی قراتون مین اس حد کو اختلاف پڑا کہ
اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ کو پڑہنے لگے اور اختلاف قراتون کا بہانہ پکڑنے لگے

اور بعض مصنوعات اپنی مثل مصحف ابی کعب کے قرائتین شاذہ ہین اور اکثر آیتین منسوخ
التلاوہ ہین اور بعض الفاظ تفسیری ہین کہ جنکو جناب رسالتمآب وقت تلاوت بیان
فرماتے تھے لوگ داخل قرآن سمجھتے تھے اسیطرح حضرت ابن مسعودؓ کا حال تھا
کہ برخلاف اجماع و تواتر کے قنوت کو داخل قرآن جانتے تھے اور سورہ
معوذتین کو قرآن سے خارج کرتے تھے جیساکہ استاد کلینی نے تفسیر البیان مین
ابی بکر حضرمی سے یہ روایت کی ہے قال قلت لابی جعفر ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین
من المصحف قال کان ابی یقول انما فعل ذلک ابن مسعود برایہ و ھما من القرآن
ترجمہ راوی کہتا ہے کہ مینے حضرت امام جعفرؑ سے پوچھا کہ ابن مسعودؓ معوذتین یعنے
قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس کو اپنے قرآن سے نکالتے تھے کہا اونکے
کہ میرا باپ کہتا تھا کہ یہ فعل ابن مسعودؓ کا اپنی رائے سے تھا معوذتین البتہ قرآن مین
سے ہین ایسے وجوہات سے حضرت عثمانؓ غنی خیرخواہ امتؐ بمشورہ جناب امیرؑ
و حضرت حذیفہؓ بن الیمان و دیگر صحابہ کبار مصمم ارادہ فرمایا کہ ایک مصحف مین قرآن
جمع ہو جاوے اور خلاف تمام عرب و عجم کا اوٹھ جاوے اس بات کو سبنے پسند کیا
چنانچہ ابی کعبؓ نے اپنا مصحف اور سب مصحف بخوشی تمام حوالہ حضرت عثمانؓ کیا مگر ابن مسعودؓ
نے اپنا مصحف نہ دیا اس بات پر غلامان حضرت عثمانؓ سے کسیقدر شکررنجی بہی ہوئی
و وہ اخراج قرأت شاذہ وغیرہ پر راضی ہوے اور نہ ادخال معوذتین پر جب حضرت
عثمانؓ نے یہ تنازعہ کا حال سنا ابن مسعودؓ سے بہت کچھ معذرت کی اور تمام نقصان
ناکملی قرآن کے سمجھائے ابن مسعود اسپر بہی راضی نہوے اگر اس عذر واجبی اور
وجہ لازمی کو ابن مسعودؓ نے قبول نہ کیا تو حضرت عثمانؓ کی نسبت طعن کیا ہے
یہ امر ہرگز باعث الزام نہین ہو سکتا ہے کیونکہ ایسے معاملات عالم سیاست
مین کثیر الوقوع ہین خصوصا جبکہ دین مین رخنہ پڑنے لگے یا خلاف جمہور صحابہ اجمعین

جناب امیر بھی شریک ہون کوئی شریعت پر اڑنے لگے تو بہ زور کیا ترمیم سنت پیغمبر
اور دین کے واسطے تھی اب باقرار معتمد مجتہد شیعہ سیاست زمانہ تو داخل سنت پیغمبر ہو گیا
یہین ہم تو ہم یہی کہتے ہین کہ جناب امیر نے خلاف حدیث لا تعذبوا بعذاب اللہ ایک لوطی کو آگ مین
جلایا اور ابو موسیٰ کا گھر لٹوا کر پھنکوایا اور حضرت طلحہ و حضرت زبیر کی ہتک عزت
کی اور اپنے بھائی حقیقی حضرت عقیل ابن ابی طالب کو ایسا تنگ کیا کہ وہ جنگ
صفین مین رنجیدہ خاطر ہو کر حضرت معاویہ سے جا ملے ہم حضرات شیعہ سے پوچھتے
ہین کیا یہ لوگ صحابی نہ تھے جنکے حقوق صحبت پر جناب امیر نے رعایت
نہ کی اگر اسوزی خلافت پناہ کی قرآن سوزی سے ظاہر ہے تو جان سوزی امامت
دستگاہ کی انسان سوزی سے روشن و باہر ہے پھر بھی زمین و آسمان کا فرق ہے
کہ وہان ماسوائے قرآن جلا تو یہان نفس انسان ع سخن شناس نہ دلبرا خطا
اینجاست - اب ہم بدلائل عقلی و نقلی ثابت کرتے ہین کہ درحقیقت یہ قرآن صحیح الترتیب
ہے اس مین مطلق تبدیل ترتیب کو دخل نہین ہے اول یہ کہ اگر یہ قرآن معاذ اللہ
بے ترتیب ہوتا تو جناب امیر کہ سچے متقی تھے ہرگز تلاوت نہ فرماتے اور نہ اپنی
اولاد امجاد کو ایسے قرآن کی تلاوت کی تاکید فرماتے بلکہ اپنے زمانہ خلافت مین قطعی
منع کر دیتے کہ کوئی اس قرآن بے ترتیب کو نہ پڑھے پس رواج دینا و تلاوت
کرنا جناب امیر کا صحت ترتیب پر دال ہے دوم اگر اس قرآن مین کچھ شک
ہوتا تو ائمہ ہرگز اپنے دست پاک سے نقلین نہ کرتے چنانچہ اکثر مقامون پر قرآن
ائمہ کے نقل کیے ہوئے ہنوز موجود ہین سوم اگر اس قرآن مین کچھ بھی شبہ ہوتا
تو ائمہ و مجتہدین شیعہ مطلق تفاسیر نہ لکھتے مثل تفسیر حسن عسکری و مجمع البیان و منہج الصادقین
و خلاصۃ المنہج و عمدۃ البیان وغیرہ کے چہارم امام مہدی نے یہی قرآن مرتبہ
جناب امیر کو جسکا نتیجہ خاص ہدایت تمام امت ہے غائب نہ کیا کیونکہ کام انبیا و اولیا کا

ہدایت کرنیکا ہے نہ بندگان خدا کو گمراہ کرنیکا پنجم اگر مجتہدین شیعہ کو صحت قرآن پر
یقین کامل نہوتا تو وہ نادم ہو کر ہرگز اس طعن کو اپنی کتب معتبرہ سے نہ نکالڈالتے جیسا
کہ خواجہ نصیر طوسی نے اس طعن کو اپنی تجرید العقائد مین نہین لکھا ششم
مجمع البیان طبرسی مین ہے ذکر الاجل المرتضی علم الہدی ذو المجد ابو القاسم علی
بن الحسین الموسوی ان القرآن کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
مجموعا مولفا علی ما ہو علیہ الآن واستدل علی ذالک بان القرآن کان یدرس و
یحفظ جمیعہ فی ذالک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ فی حفظہم وانہ کان یعرض
علی النبی صلعم ویتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ کعبد اللہ بن مسعود وابی کعب
وغیرہما ختم القرآن علی النبی صلعم عدۃ ختمات وکل ذالک یادنی تامل یدل علی
انہ کان مجموعا مرتبا غیر منثور ولا مبثوث وذکر ان من خالف الامامیۃ و
الحشویۃ لا یعتد بخلافہم فان الخلاف مضاف الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا
اخبارا ضعیفۃ ظنوا صحتہا لا یرجع بمثلہا عن المعلوم المقطوع علی صحتہ
ترجمہ ذکر کیا علی بن الحسین الموسوی نے کہ قرآن تھا حضرت پیغمبر صلعم کے وقت
مین جمع اور ترتیب کے ساتھ اس طور پر جیسا کہ اب موجود ہے اور دلیل لایا اس
بات پر اس طرح سے کہ حضرت پیغمبر صلعم کے وقت مین قرآن پڑھا جاتا تھا تمام و کمال
اور ایک جماعت صحابہ کے مثل ابن مسعود و ابن کعب وغیرہ ختم کیے بہت ختم روبرو
حضرت کے اور ادنی تامل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ قرآن
مرتب تھا پراگندہ نہ تھا اور ذکر کیا اوسنے کہ جن امامیہ یا حشویہ نے کچھ اس قرآن موجود
مین خلاف کیا اوسکا اعتبار نہین اس واسطے کہ وہ خلاف اون لوگون کا ہے جنہون نے
اخبار ضعیفہ نقل کیے ہین اور اونکو صحیح سمجھے پس معلوم یقینی کو چھوڑ کر اون کا قول
معتبر نہوگا ہفتم حق الیقین کے ۵ باب ۵ مقصد مین ہے کہ بہترین معجزات آنحضرت

صحابہ کا قرآن مجید ہے روز قیامت تک باقی رہیگا ہشتم مصائب النواصب کے جلد
رابع طائفہ امامیہ مین ہے کہ تغیر ہونا قرآن مین قول جمہور امامیہ کا نہین ہے مگر تھوڑون
نے اوس سے کہا ہے اور وہ لائق اعتماد کے نہین ہے نہم تفسیر مجمع البیان کے خطبہ مین
مذکور ہے کہ یہی قرآن صحیح ہے لہذا اے ابن سبا کے مریدو تعصب کے سر پر خاک
ڈالو اور اس قرآن کو سچا سمجھو ورنہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاؤ گے اور تمھارے
ایسے عقائد پر مکائد سے تمام امام اور مجتہدین بیدین سمجھے جاوینگے مصرعہ
تیشہ بر پائے خود زند ابلہ مطعن ششم تجرید العقائد مین خواجہ نصیر نے لکھا ہے
کہ عثمانؓ سے اصحاب رسولؐ اللہ اس وجہ ناراض تھے کہ قتل کر ڈالے گئے
اور لاش اونکی پڑی رہی بعد تین روز کے دفن ہوئے متاخرین نے اس پر
بھی چند اہانت اضافہ کی ہین چنانچہ حق الیقین کے مطعن مین مرقوم ہے کہ
اہل مدینہ نے عثمانؓ کی لاش کو نہ غسل دیا نہ نماز پڑھی نہ دفن کیا جناب امیرؑ اس
فعل سے خوش ہوئے **جواب** اس بہتان عظیم کا بچند دلائل معقولہ یہ ہے اول
تواریخ طرفین سے ثابت ہے کہ حضرت عثمانؓ غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے عزیزون اور قریبون
کو بموجب ذوی القربیٰ مالا مال کر دیا تھا اس سبب سے اونکے رشتہ دارون مثل حضرت
طلحہؓ و حضرت زبیرؓ و حضرت امیر معاویہؓ و حضرت عمرو بن العاصؓ وغیرہم جماعہ کثیرہ
اور اونکے غلام صدہا زرخرید و جان نثار سے بقصد قصاص خون حضرت عثمانؓ کا
کیا تھا اس سے مدینہ مین فتنہ عظیم برپا ہوا پس کیونکر ممکن ہے کہ جس کے بکثرت
رشتہ دار و غلامان جان نثار ہون اوسکی لاش تین روز تک بے گور و کفن پڑی
رہے ولو فرضنا اگر ایسا ہی ہوا ہو تو اس مین حضرت عثمانؓ کی توہین کیا ہے یہ
حادثہ معرکہ کربلا سے بڑھکر نہین ہے ذرا شہدائے کربلا کی اہانت و اہلبیتؑ کی ذلت
کو غور فرماوین جسکو معاذ اللہ شیعہ بڑے آب و تاب سے ہر سال مرثیون مین

فخریہ پہنچواتے ہین بلکہ بہت کچھ جہوٹ اپنی طرف سے ملا کر عوام کو سنواتے ہین
اس کا نام اہانت ہے دوم جامع عباسی کے دفن باب مین ہے کہ جنت البقیع
نخلستان مہاجرین کا تہا حضرت رسالت پناہ نے واسطے مصالح مسلمانون
کے خاص کیا تہا جب حضرت عثمانؓ بہی اوسے مقام بزرگ مین کہ مدفن ازواج
مطہرات و اولاد امجاد و اکثر صحابہ باصفا و شہداء راہ خدا کا ہے دفن ہوئے پہر
یہ الزام کیسا اگر بگمان غلط شیعون کے حضرت عثمانؓ سے جناب امیرؑ و دیگر صحابہ
بیزار تہے تو کیون آپکے جنازہ کو مقام مقدس مین جو مخصوص واسطے مصالح مسلمانون
کے خاص کیا گیا تہا دفن کرنے دیا اس صورت مین جناب امیرؑ و دیگر صحابہ توبہ
توبہ گنہگار ٹہہرے اگر کہین کہ جناب امیرؑ تو صحابہ ثلثہ سے ہمیشہ ڈرا کرتے تہے
اس لیے روک ٹوک نکی کیا خوب نامردون سے تو ہر شخص ڈرتا ہے مردون سے ڈرنا
شاہ مردان کی ہی شان ہے ہم کہتے ہین کہ فضیلت حضرت عثمانؓ ذی النورین
کی جناب امیرؑ و دیگر صحابہ پر بخوبی متحقق تہے اس سبب سے جنت البقیع ہی مین سب نے
دفن کرنا مناسب سمجہا چنانچہ ہمارے دعوی کی تصدیق جامع عباسی معتبر کتاب
شیعہ کے مضمون مذکورہ بالا سے ہوتی ہے سوم تواریخون معتبرہ مین ہے کہ شہادت
حضرت عثمانؓ اول فتنہ ہے مدینہ مین جو واقع ہوئی روز جمعہ کو بعد نماز عصر واقع
ہوئی اور اوسی شب کو بدستور شہداء بے غسل و کفن باجامۂ خون آلودہ جماعت
کثیرہ صحابہ و بنی ہاشم نے بامامت حضرت جبیر بن مطعمؓ نماز ادا کرکے جنازہ کو جنت البقیع
دفن کیا دیکھو تواریخون سے بہی ثابت نہین ہوتا کہ لاش حضرت عثمانؓ غنی
رضی اللہ عنہ کی تین روز تک پڑی رہی ہو اگر یہی فرض کیا جاوے تو اس مین
حضرت عثمانؓ شہید کا قصور کیا ہے بلکہ خطا اون حضرات کی ہے جو اس حادثہ جانگداز
کے وقت موجود تہے اس الزام سراسر اتہام مین تو جناب امیرؑ و حضرت حسنینؑ

و دیگر بنی ہاشم بھی تو شامل ہین صحیح قصہ تواریخون مین صرف اسی قدر ہے کہ حضرت
عثمان غنی نے اپنی خلافت مین محمد بن ابوبکر کو بمشورہ حضرت علی حاکم مصر کا کیا تھا
مروان نے از راہ حسد کے اوسکے نکلوانے کی فکر کی بلکہ ایسا فریب دیا کہ اوسکو اسقدر
ناگوار گذرا غرض محمد بن ابوبکر ایک گروہ کوفیون اور مصریون کا جمع کرکے مدینہ
مین لایا اور مروان کو حضرت عثمان سے طلب کیا مگر حضرت نے اس مصلحت سے
مروان کو نہ دیا کہ مبادا مسلمانون مین کشت و خون واقع ہو تب بلوائیون نے رنجیدہ
ہوکر حضرت عثمان خلیفہ دوران پر ہجوم کیا ہر چند کہ جناب امیر نے اوس بلوہ کے
دور کرنے مین سعی موفورہ فرمائی مگر سودمند نہ پڑی بسبب قلت جماعت یاران و
کثرت دشمنان کے پھر اوسی دم حضرت عبد اللہ بن عمر و زید بن ثابت چند
آدمی اپنی ہمراہ لیکر پہونچے اور حضرت عثمان سے اجازت جنگ کی طلب کی
خلیفہ برحق نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ مین تلوار سے شہید کیا
جاؤنگا پس نہین چاہتا ہون کہ مدینہ طیبہ مین خونریزی واقع ہو اور مسلمان اور
کلمہ گو قتل کئے جاوین ہر چند کہ آپ راضی برضا تھے مگر جناب امیر بسبب حقوق
صحبت و قرابت اپنی اور رسول اللہ کے بلوہ کے دفع کرنے مین زیادہ تر کوشش
فرماتے تھے اور نیز حضرت امام حسن و حضرت امام حسین اور قنبر غلام جناب امیر
اور حضرت زبیر و حضرت ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین محافظت دروازہ کی
کرتے تھے اور برابر حضرت عثمان کو کھانا پانی پہونچاتے تھے اور بلوائیون کے اینٹون
اور پتھرون کے مینہ برستے تھے چنانچہ اوسی ہنگامہ مین حضرت امام حسن کے پارچہ
پوشیدنی بسبب لگنی اینٹون کے خون آلودہ ہوگئے اور قنبر زخمی ہوئے جب
بلوائیون نے دیکھا کہ بنی ہاشم و دیگر صحابہ معظم و آل اکرم نگہبان در خلافت خلیفہ
برحق ہین اونکے مقابل مین کچھ جرأت نہین پڑتی تب اونہون نے مایوس ہوکر

براہ کید پس پشت خانہ جنت کاشانہ حضرت عثمانؓ کے نقب لگائی اور اندر آ کر اوس وقت حضرت عثمانؓ تلاوت کلام الٰہی مین مشغول تھے دشمنون نے حضرت کو شہید کیا خون حضرت ذی النورین کا اس آیہ کریمہ پر پڑا فسیکفیکہم اللہ وھو السمیع العلیم بیان کرتے ہین کہ وہ قرآن پاک ہنوز مدینہ شریفہ مین موجود ہے دیکھو ان وجوہات بینہ سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ جنکی مدد جناب امیرؑ و حضرت حسنینؑ و صحابہ کرتے اونکی لاش تین روز کسطرح سے بے گور و کفن پڑی رہی ہو سوائے اسکے عبا ہاتھ تھا شیعان جناب امیرؑ و حضرت حسنینؑ نے تا دم واپسین قید تقیہ سے خلاصی حاصل کی تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ تین روز کے واسطے بند تقیہ سے آزادی اختیار کی ہو یہ محض افترا ہے چہارم یہ کہنا شیعون کا بھی محض لغو ہے کہ جناب امیرؑ شہادت حضرت عثمانؓ سے خوش ہوئے کیونکہ اس دعوی بے اصل کی تکذیب تو جناب امیرؑ ہی کے قول سے ہوتی ہے چنانچہ نہج البلاغت من کلام علیہ السلام لما

اجتمع الناس الیہ والشکوی مین ہے فدخل علی علیہ السلام علی عثمان فقال ان الناس ورائی وقد استفسر بینک وبینہم ما ادری ما اقول لک ما اعرف شیئا تجھلہ ولا ادلک علی امر لا تعرفہ انک تعلم ما نعلم ما سبقناک الی الشیء فنخبرک عنہ ولا خلونا لشیء فنبلغکہ وقد رایت کما راینا وسمعت کما سمعنا وصحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما صحبنا وما ابن ابی قحافۃ ولا ابن الخطاب ما ولی بعمل الحق منک وانت اقرب الی رسول اللہ وشیجۃ رحم منہما وقد نلت من صہرہ ما لم ینالا

ترجمہ یعنی جناب امیرؑ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور کہا کہ آدمی میرے پیچھے پڑے ہین اور تحقیق مجھکو سفیر کیا ہے مین تجھے کیا کہتا ہون نہین جانتا ہون کوئی چیز کہ تو اوس سے انجان ہو اور مین نہین پہچانتا ہون اوس چیز کو تو نہ پہچانتا ہو

اوس چیز کو مین جانتا ہون نہین سبقت کرتا مین اوس چیز پر کہ تجھکو اوس سے خبر ہو
دون مین اور نہین پایا مین نے اوس چیز کو کہ تجھکو پہونچاؤن مین تو نے دیکھا ہے
جو کچھ کہ دیکھا مین نے اور تو نے سنا ہے جو کچھ سنا ہے مین نے تو صحبت
رسولؐ اللہ کی پائے ہوئے ہے اوس قسم سے کہ مین صحبت پائے ہوئے ہون
ابوبکرؓ و عمرؓ کچھ تجھسے بہتر نہ تھے عمل مین حق تیرا قریب تر ہے اونہون سے قرابت
رسولؐ اللہ مین اور تجھکو پہونچا ہے دامادی و خویشی سے جو اونکو نہین پہونچا تھا
دیکھو اگر جناب امیرؑ حضرت عثمانؓ اپنے خلیفہ برحق کی شہادت سے خوش ہوتے
تو ہرگز اپنی زبان صدق ترجمان سے کلمات افسوس و خیرخواہی و ہمدردی عثمانؓ
و توصیف و تعریف کے نہ نکالتے اس قول سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جناب
امیرؑ نے ضرور ہی رفع بلوہ مین کوشش بلیغ فرمائی مگر سودمند نہ ہوئی جیسا کہ
نہج البلاغت مین ہے کہ بدلہ نہ لینا جناب امیرؑ کا قاتلان عثمانؓ سے محض بسبب
ناچاری تھا ورنہ آپ ضرور ہی قاتلون کو سزا دیتے قول جناب امیرؑ کا یہ ہے
قال له بعض اصحابه لو عاقبت قوما اجلبوا على عثمانؓ فقال يا اخوتاه انى لست اجهل ما تعلمون
ولكن كيف لى بقوم والمجلبون على شوكتهم يملكوننا ولا نملكهم وهاهم هولاء قد ثارت معهم
عبدانكم والتفت اليهم اعرابكم وهم خلالكم يسومونكم ما شاؤا ترجمہ کہا واسطے اوسکے (یعنی حضرت
علیؑ کو) بعض اوسکے یارون نے کاش سزا دی تو اوس قوم کو جنہون نے غوغا کیا
عثمانؓ پر فرمایا اے بھائیو مین بیخبر نہین ہون اوس حال سے کہ تم خبر رکھتے ہو ولیکن
کیونکر قدرت ہو مجھکو اون پر حالانکہ غوغائی اپنی شوکت پر مختار ہین اور ہم اونپر
مختار نہین اور انکے ساتھ جوش کیا ہے تمہارے غلامون نے اور جمع ہوے
اونکی طرف جنگل کے لوگ اور یہ درمیان تمہارے ہین تکلیف کرتے ہین تمہارے
تئین جو کچھ کہ چاہتے ہین دیکھو اس روایت سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ حتے الامکان

جناب امیرؓ نے بہادری سے مدد کی بھی حضرت عثمانؓ میں کمی نہ کی کہ جب [illegible] حالت
نے آپ کو وصیت قتل ہوئی جیسا کہ حق الیقین میں ہے کہ عثمانؓ ابن [illegible]
ہے کہ اوس زمانہ میں ملقب بہ عثمانی تھا جو آپ کا ثواب [illegible] بعض میں [illegible]
ہے کہ جو جناب امیرؓ نے اپنی اولاد کے نام مثل حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و
حضرت عثمانؓ کے رکھے بیٹوں صاحب معرکہ کربلا میں شہید ہوئے ہیں چونکہ شیعہ
ان ناموں سے سخت نفرت رکھتے ہیں لہذا صرف حضرت امام حسینؓ و حضرت
عباسؓ و حضرت قاسمؓ پر اکتفا کرتے ہیں بلکہ اظہار شجاعت دیگر شہدائے کربلا میں
کرو تو کبھی تو ہم نام اصحاب ثلثہ و دیگر صحابہ رکھے ہیں اپنی بھی اولاد کے [illegible]
ہیں نہ سنے کبھی سوائے اون کے ہیں ہم جانتے ہیں کہ کسی شہدائے کربلا کا نام سوائے انہیں کے
مرثیوں میں سے ان ناموں [illegible] مرثیوں میں دیکھا نہ [illegible] حضرت امام حسنؓ
و دیگر ائمہ نے بھی اپنی اولاد کے نام صحابہ ہی کے ناموں پر رکھے جیسا کہ سوالات
میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی طعن ہفتم شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ جنگ احد
میں بھاگ نکلے اور معرکہ بدر و بیعت الرضوان و تبوک میں حاضر نہ تھے جواب
اس کا واقعی یہ ہے کہ جنگ احد میں فرار ہونا صرف حضرت عثمان غنیؓ سے ہی نہیں ہوا
بلکہ سوائے تیس ۳۰ صحابہؓ کے کہ منجملہ انکے سولہ مہاجرینؓ اور باقی انصار تھے سب ہی
تو بھاگ نکلے تھے اس میں بنی ہاشم و غیر بنی ہاشم سب برابر ہیں مگر شیعہ از راہ بد اعتقادی
کے کہ نسبت صحابہؓ کے رکھتے ہیں سب کو معذوروں میں شمار کرتے ہیں حالانکہ
معتبر تواریخوں سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ و
حضرت طلحہؓ و حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ و حضرت سعد بن وقاصؓ وغیرہم
اوس حادثہ ناگہانی کے وقت ثابت قدم رہے ہیں لیکن شیعہ از راہ تعصب انکو
بھی فراریوں میں شامل کرتے ہیں اگر شیعوں کا ہی قول مجمول تسلیم کیا جائے

تو یہ بھی گناہ حد کے درجہ کو نہ پہنچا کیونکہ گناہ کبیرہ وہ ہے اور کبیرہ وہ جس پر قرآنی آیت یا حدیث میں تو یہ جرم صغیرہ
ہوتا ہے اور اس لغزش خاص کو تو مستعمل حقیقی نے اپنے فضل عام سے قطعی معاف
فرمایا کقولہ تعالیٰ ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان ببعض
ما کسبوا ولقد عفی اللہ عنہم ان اللہ غفور حلیم ترجمہ تحقیق اون لوگوں نے کہ
روگردانی کی تم میں سے اوس دن کہ لڑنے کو آئے دو گروہ خیریت کہ ڈگمگایا اونکو
شیطان نے بسبب شامت بعض اوس چیز کے کہ عمل میں لائے تھے پر آئندہ معاف
کیا خدا نے اونہوں سے تحقیق اللہ بخشنے والا بردبار ہے دیکھو مفتری لوگ جس گناہ کو
کہ خدا تعالیٰ معاف فرماوے پھر کسی کی کیا مجال ہے جو صحابہ رسالتمآب کی
شان میں بدگمانی کرے اور اونکی نسبت ترک ادب کلمات کہے حق یہ ہے کہ جسکو
علم تواریخ سے بہرہ حاصل ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ جب لشکر کو اپنے افسر کے
قتل کی خبر پہنچتی ہے تو اوسکے پانوں میدان معرکہ سے ضرور ہی اوکھڑ جاتے
ہیں چنانچہ یہی معاملہ احد میں پیش ہوا کہ جب کفار اشرار نے لشکر اسلام پر یورش
سخت کی اور شیطان نے بصورت انسان متمثل ہو کر باواز بلند پکار کر کہا کہ حضرت
رسول خدا شہید ہو گئے جوں ہی یہ خبر وحشت اثر صحابہ نے سنی حیران پریشان
ہو کر میدان سے قدم ہٹا دیے یہ لغزش صحابہ کی مثل لغزش حضرت موسیٰ و
حضرت یونس علی نبینا وعلیہما السلام کی بسبب بشریت کے تھی جب معصوم مقتضائے
بشریت سے بری نہیں ہیں تو غیر معصوم ہرگز مورد طعن نہیں ہو سکتے ہیں اور
جنگ بدر میں حضرت عثمان ذی النورین کے حاضر نہ ہونے کا سبب یہ تھا کہ حضرت
رسول خدا نے اونکو اپنے جگر گوشہ حضرت رقیہ کی تیمارداری کے واسطے مقرر کیا
تھا کیونکہ حضرت رقیہ اون روزوں میں نہایت ہی علیل تھیں۔ اور غزوہ تبوک
میں حاضر نہ ہونیکا باعث یہ تھا کہ حضرت رسول خدا نے خاص اپنی اہلبیت پاک کی

نگہبانی کے واسطے اونکو پیدا فرمایا تھا پس ان دونون صورتون مین حضرت عثمان غنی کا نہ حاضر ہونا حاضر ہونے سے بہتر تھا اس لیئے کہ مقصود اصلی اطاعت رسول ہے سو اس سے بڑھکر اور کونسی اطاعت ہوگی اور بیعت الرضوان مین موجود نہونے کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلعم نے حضرت عثمان کو قاصد بناکر کفار قریش کے پاس مکہ معظمہ روانہ فرمایا تھا جیسا کہ آیات بینات مین مذکور ہوا جسکو خدا نے ذرہ برابر بھی عقل عطا کی ہے وہ یقین کرسکتا ہے کہ وجہ تسمیہ بیعت الرضوان کی بفضل الٰہی آپ ہی باعث ہین کیونکہ آپکے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو رسول اللہ درخت سمرہ کے تلے بیٹھکر بیعت لیتے حق یہ ہے کہ اوس وقت نازک مین کہ طوفان بے تمیزی کفار اشرار کا مکہ معظمہ مین حد کے درجہ سے گذرا تھا بلکہ ہر ایک شریر صورت فرعون بے سامان کے اہل اسلام کی ایذا رسانی مین کمی نہین کرتا تھا پیغام پیغمبر برحق کا دلیرانہ لیجانا آپ ہی کا کام تھا کیا اوس جلسہ نفیسہ مین امامت دستگاہ موجود نہ تھے جو اس نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ دارین کو دوسرون کے حصہ مین چھوڑا اور سدھم لازم تھا کہ اسد اللہی دکھلاتے ذوالفقار کو میان سے باہر نکالتے عرش سے اوتری ہوئی تلوار کے جوہر دکھلاتے مرحب و انتر کی طرح کفار مکہ کے پاس جاکر ایک ایک وار مین دو دو ٹکڑے کرتے آخر وہ تلوار جسنے جبرئیل امین کے پر کاٹے اور وہ ذوالفقار جسنے جعفر جنی کے دو ٹکڑے کرکے کس دن کیلیے تھی اور وہ شجاعت و مردانگی جو روز بدر و حنین مین کفار کو دکھلائی اور وہ قوت جو جنگ خیبر مین ظاہر فرمائی کس دن کے واسطے رکھ چھوڑی تھی برائے خدا اور رسول کوئی اس فرقے عقل کے دشمن سے پوچھے کہ اس سے بڑھکر حضرت شیر خدا کے حق مین اور کیا ہتک ہوگی کہ دوسرے بحکم رسول اللہ جانبازی و عہدہ کارسازی پر مستعد ہون اور اسد اللہ الغالب مظہر العجائب و الغرائب امام المشارق و المغارب شیر خدا سر اڑا لیا

سید الاصفیا سید الاوصیا امیر المومنین علی ابن ابیطالب دشمنون کو ایک نگاہ مین
ہلاک کرنے والے جنون کو ایک ہی دو دستی مین زیر و زبر کر ڈالنے والے جنکی ذات پاک
خدا کی قدرت کی نشانی جنکا وجود باجود اللہ کے جلال و عظمت کا نمونہ جنکے نام سے
کفار ہم لرزان جنکی صورت سے شجاعان عرب ترسان کہیے علی خدا کے شیر رسول کے بھائی
بتول کے شوہر نامدار حسنین کے پدر بزرگوار ابیات

وصی نبی جفت پاک بتول	فزاینده شمع دین رسول
فشاننده جان براه خدا	نماینده کفر از دین جدا
درآرنده عمرو و مرحب ز پای	برآرنده باب خیبر ز جای
رہاننده موسی از رود نیل	رہاننده گل ز نار خلیل
بپاس رساننده فلک نوح	کشاینده باب ہای فتوح
ہوا خواه او جبرئیل امین	بفرمان او آسمان و زمین
نه کس جز نبی ہمتراز وی او	قوی دست قدرت ز بازوی او

باین ہمہ شجاعت و ہیبت باین جلال و عظمت غلبہ کفار مکہ کا سنکر دہ جاوین
اور اوس مقام خطرناک کی طرف قدم نہ بڑھاوین نشان جوانمردی تو یہ تھا کہ
اوس محک امتحان ایمان کے وقت آپ رسول اللہ سے کہتے کہ یا رسول اللہ یہ کام
میرے سپرد کیجیے اور مجھکو پیغام لیجانے کی اجازت دیجیے کیونکہ مین وصی ہون
مین ولی ہون مجھسا شیر زمانہ مین نہین مجھسا دلیر اپنے بیگانہ مین نہین کیونکر آپ ایسے
ناتجربہ کار بے اعتبار کو بھیجتے ہین کہ نہ کبھی معرکہ مین حاضر ہوا نہ کسی سے مقابلہ کیا
اگر کفار سے ساز کر لیا تو اور بھی مشکل ہوگی جب یہ معروضہ پذیرائی نہ پاتا تو یہ سمجھا
جاتا کہ جناب امیر بغیر اذن رسول خدا کسطرح سے جا سکتے تھے یا یہ بات ہوگی کہ جناب
امیر اس مصیبت سخت سے جان بچا کر کسی گوشہ عافیت مین جا بیٹھے ہونگے معاذ اللہ

فرقہ شیعہ کا بھی عجیب مذہب ہے کہ ظاہر مین اصحاب رسالت مآب پر طعن کرتے ہین اور باطن مین وہ سب طعن ہجو و مذمت جناب امیر کی نکلتی ہے جب اکثر علماء شیعہ نے دیکھا کہ یہ طعن بھی حقیقت مین لچر ہے اپنی کتب سے نکال ڈالے چنانچہ تجرید العقائد مین یہ طعن نہین ہے لیکن ابن سبا کے مرید جدید نے پھر اس تخم کہنہ کو از سر نو تازہ کیا چنانچہ ویساہی اوس کا جواب پایا **بیت** فرعت محکم آمد چون اصول شرم بادت از خدا و از رسول **طعن ہشتم** شیعہ کہتے ہین کہ عائشہ نے جناب امیر سے جنگ کی حالانکہ وہ امام وقت تھے پس امام وقت سے جنگ کرنا کفر ہے **جواب** اس بہتان عظیم کا یہ ہے کہ تواریخ معتبرہ مین یہ قصہ یون مرقوم ہے کہ جب شہادت حضرت عثمان کی مدینہ طیبہ مین واقع ہوئی اوس وقت حضرت عائشہ ام المومنین مکہ معظمہ مین تشریف رکھتی تھین اتفاقاً حضرت طلحہ و حضرت زبیر اہل بلوہ کے خوف سے بھاگ کر پاس حضرت صدیقہ کے پہونچے اور واقعہ شہادت حضرت عثمان کو بیان کیا جب کیفیت اس حادثہ جانگزا کی حضرت صدیقہ نے سنی مدینہ کو جانا مصلحت نہ دیکھا بصرہ کیطرف تشریف لیگئین وہان فوج کثیر جمع ہوگئی اور سب نے متفق البیان ہوکر حضرت صدیقہ سے عرض کی کہ حضرت رسول خدا نے صرف خبر غلط قتل حضرت عثمان کی سنکر زیر درخت سمرہ بیعت لی تھی اور اوس کا نام بیعت الرضوان رکھا تھا پس اب تو خبر شہادت بالکل صحیح ہے کیا وجہ ہے جو ہم قاتلان خلیفہ برحق کے خون ناحق کا عوض نلین بلکہ ضرور ہے کہ ہم اتباع بیعت الرضوان کا کرین بعد اوسکے حضرت علی سے سب نے درخواست کی کہ آپ قاتلان حضرت عثمان کو مدینہ سے نکال دین حضرت علی نے اونکا نکالنا فتنہ تصور کیا اور لشکر عائشہ صدیقہ سے اندیشہ کرکے فوج کشی کی ناگاہ بے قصد و رضا جناب امیر و حضرت صدیقہ باغوائے بعض مفسدون کے طرفین سے لشکر مین جدال و قتال واقع ہوگئی اسی کا نام جنگ جمل ہے جب

جناب امیرؑ و حضرت صدیقہؓ سے بہ اِلِ فتنہ پردازی و حیلہ سازی مفسدون کی [illegible]
فوراً باہم صلح کی دیکھو جب رنج خوشی سے بدل گیا تو نسبت حضرت [illegible]
کا کیسا اور اگر کفر ہے تو اسکا جواب بھی وہی ہوگا جو حضرت معاویہؓ کی مقتضا سے
بشریت ہو گیا تاہم فرق ہے کہ باہم جناب امیر المومنینؑ [illegible]
ہوئی مگر باہم اور آئمہ زادوں کے کینے تا بہ نسبت دور نہوئے [illegible]
سوائے دوازدہ آئمہ کے دعویٰ امامت کرتے [illegible]
نعوذ باللہ یہ بزرگ بھی باعتقاد شیعان کافر ٹھہرتے ہین کیونکہ انہین باہم [illegible]
رنج درباب امامت ہوئے ہین جسکا جی چاہے مجالس المومنینؑ وغیرہ کتب شیعہ دیکھ
لے مع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا. روایت ہے جب باہم حضرت
علیؑ و حضرت عائشہؓ کے صلح ہوئی جناب امیر المومنینؑ کو بڑی تعظیم و تکریم سے
اپنے گھر لیگئے گویا فیمابین کچھ بھی رنج نہ تھا بلکہ طرفین سے اپنی اپنی بے قصوری کا اظہار
کرکے باہم معذرت چاہی چنانچہ مجالس المومنین نور اللہ شوشتری مین ہے کہ عائشہ
پیش جناب امیرؑ توبہ کرد پس توبہ کرنا حضرت صدیقہ کا عین دلیل ایمان کی ہے نہ
نہ دلیل کفر کی سوائے اسکے آیات بینات قرآنی بھی آپکی [illegible] پاکی کی شاہد ہین اون
آیتون کی تفسیر شیعون کی خلاصۃ المنہج وغیرہ مین مرقوم ہے پھر تہمت کفر کیسی
کوئی سزاوار آیۂ تطہیر کو کافرہ سمجھے وہ بدنصیب ازلی خود ہی منافق ہے طعن
شیعہ کہتے ہین کہ عائشہ وقت رحلت رسولؐ خدا اپنے گھر مین موجود نہ تھین بلکہ
پہلے ہی کہین چلی گئی تہین جواب اس اتہام صریح کا یہ ہے کہ نصوص قرآنی و احادیث
صحیحہ کے بخوبی ثابت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ [illegible] محبوبہ خاص حبیب اللہ
کی تہین بہ نسبت دیگر ازواج مطہرات کی بسا اوقات حضور پرنور مقدم شریف سے
خانہ جنت آشیانہ حضرت صدیقہؓ برحق کو منور فرماتے تہے اکثر وحی آلہی بھی خانہ حضرت

نہ گھر حفصہ کے بہی حضرت پر نازل ہوتی تہی ہجرت بہی کی تو حضرت سودہ نے خانہ حضرت
عائشہ کو ہبہ کی اور حضرت نے رحلت بہی فرمائی تو خانہ حضرت صدیقہ ہی میں فرمائی
اور یہ بات حضرت صدیقہ خاص اونہوں نے حجرہ مقدسہ میں دفن ہوئے یہ کیونکر
ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا مسکن خاص چہوڑکر اور کہیں تین دن پہلے رحلت رسول خدا
سے جا رہی ہوں لیکہیں ہوں سوا اسکے شیعہ تو خود ہی اپنی معتبر کتاب میں مضمون
نقل لکہتے ہیں چنانچہ جلاء العیون باب اول فصل ۵ میں ہے کہ عائشہ در ان حجرہ بود مطلع
نشد بر آن کردن بسبب آنکہ جبرئیل پنہانی اورا گرفتہ بود دیکہو اس مضمون سے صاف معلوم
ہوگیا کہ حضرت صدیقہ وقت رحلت سرور عالم بالیقین موجود تہیں اس مضمون سے
اس قول مؤلف انوار الہدی کی بہی بخوبی تکذیب ہوئی جیسا کہ صفحہ ۹۴ میں مؤلف
نے لکہا ہے کہ ازواج دو روز پیشتر سے وقت وفات رسول خدا سے علحدہ
تہیں حالانکہ خود ہی کاذب نے آگے اس مضمون کے لکہا ہے کہ اوس روز عائشہ و
حفصہ تہوڑی دیر کے لیے بطلب حبیب آئیں اس عبارت کے معنی دو دو فکر حافظہ
نباشد کے ظاہر ہوتے ہیں اگر شیعہ کہیں کہ حجرہ شریف جسمیں روضہ مبارک حضرت سرور
عالم کا ہے وہ خانہ حضرت عائشہ صدیقہ نہ تہا تو اس بات کو ہم بہی شیعوں کی ہی معتبر
تفسیر خلاصۃ المنہج سے ثابت کرتے ہیں واذ غدوت من اہلک تبوئ المؤمنین ترجمہ
یاد کن اے محمد کہ چون بامداد بیرون شدی از منزل خود کہ خانہ عائشہ بود آنماہ شوال
بود سال از ہجرت گذشتہ فرود می آوردی مومنان را مگر تفسیر عمدۃ البیان
میں مفسر متعصب نے بجائے خانہ عائشہ کے خانہ اہلبیت کا لفظ لکہا ہے ناظرین اس
تیرہ صدی کی نشانی کو بچشم عبرت ملاحظہ فرماویں کہ کس درجہ کا غلو شیعوں میں
جوں جوں قیامت قریب ہوتی جاتی ہے بڑہتا جاتا ہے بلکہ ہر ایک متعصب ساعت
بساعت ہٹ دہرمی کی راہ میں اڑتا جاتا ہے طعن دہم شیعہ حدیث متفق علیہ

حرب کحربی وسلمک سلمی متفق علیہ کو اہلسنت پر اپنی سمجھ کے موافق حجت لاتے ہین
حالانکہ یہ صریح خدشہ و وسوسہ ہے جسکو جنونی اونکے دلون مین القا کیا ہے جواب جو معنی حدیث
کے شیعون نے موضوع کئے ہین وہ بچند دلائل محض لغو ہین اول یہ کلام مجاز ہے
بسبب حذف حرف تشبیہ کے اس صورت مین لفظ حربک کے معنی کانہ حربی ہوئی
سو بھی یہ تشبیہ مجازی ہے نہ حقیقی اس سے ثابت ہوا کہ جناب امیر سے حرب کرنا صحیح
تھا نہ کفر اسلیئے کہ مساوات مشبہ اور مشبہ بہ کا تمام احکام مین صرف حرف تشبیہ سے
لازم نہین آتا بلکہ اس لفظ کو رسول مقبول نے بہت سے صحابہ و نیز قبائل متعددہ کے
حق مین استعمال فرمایا ہے مثل قبیلہ اسلم غفار و جہینہ و مزینہ اگرچہ اس قسم کی بکثرت
احادیث خاص کلینی و نہج البلاغت وغیرہ معتبر کتب شیعہ مین موجود ہین از انجملہ ہم
صرف ایک حدیث بطریق نمونہ کے دکھلاتے ہین جسکی عبارت سے یہ بات ثابت ہوتی
ہے کہ اولیاء اللہ کی اہانت کرنا گویا خدا سے لڑنا ہے حدیث عن ابان بن تغلب عن
ابی جعفر قال لما اسری بالنبی قال یا رب ما حال المومن عندک قال یا محمد من
اہان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربہ وانا اسرع شیء الی نصرۃ اولیائی الی اخر الحدیث الطویل
ترجمہ کہا جس وقت سیر کی نبی صلعم نے (یعنی جب رسول اللہ معراج کو تشریف لیگئے)
عرض کی کہ بارخدایا کیا حال ہوگا ایمان والے کا تیرے حضور مین ارشاد ہوا کہ اے
محمد جسنے میرے دوستون کی اہانت کی پس تحقیق نکلا وہ میری لڑائی کے واسطے
اور مین جلدی کرنے والا تمام چیز کا ہون بطرف مدد دوستون اپنے کے الخ دوم
شیعہ جو الزام حرب کا نسبت حضرت ام المومنین صدیقہ و حضرت زبیر و حضرت طلحہ
و نیز دیگر صحابہ ہمراہیان کے قائم کرتے ہین وہ محض اتہام ہے اس لیے کہ یہ جنگ
بالقصد نہ تھی بلکہ مستند تواریخون سے یہ ثابت ہے کہ حضرات موصوفہ بالا کو قصاص
لینا قاتلان حضرت عثمان سے مقصود تھا نہ جنگ کرنا جناب امیر سے چونکہ جناب امیر

بھی اوس گروہ مین شامل تھے لہذا اتفاقیہ جنگ واقع ہوگئی سو اوسکا انجام بھی بفضل خدا
بخیر ہوا جیسا کہ مجالس المومنین مین مرقوم ہے سوا اسکے تواریخ طرفین سے ثابت ہے
کہ قبل ازین باہم حضرت صدیقہ وجناب امیرؑ کے کبھی کسیطرح کی کوئی عداوت بھی
نہ تھی تا کہ کہا جاوے کہ فلان عداوت کی وجہ سے جنگ ہوئی سوم اگر فرض کیا
جاوے کہ محاربہ جناب امیرؑ محاربہ رسولؐ ہے تو یہ بات بھی ٹھیک نہین اس لیے کہ
درحقیقت انکار نبوت ورسالت کفر ہے نہ فقط حرب کرنا اگر کوئی نادان بہ طلب مال
ومنال نبی اللہ سے حرب کرے البتہ فسق ہے نہ کفر بدلیل آیہ کریمہ کہ بالاتفاق
قطاع الطریق کے حق مین واقع ہوئی کقولہ تعالی انما جزاء الذین یحاربون اللہ
ورسوله ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا ترجمہ خبر نیست کہ بدلہ اون لوگونکا
جو لڑتے ہین ساتھ اللہ اور اوسکے رسولؐ کے اور کوشش کرتے ہین زمین مین ازروے
فساد کے یہ کہ قتل کرو تم اونکو یا سولی دو تم اونکو اسیطرح سے سود خوارون کے حق مین آیت
نازل ہوئی ہے کقوله تعالی فاذنوا بحرب من اللہ ورسوله ترجمہ پس اختیار کرو تم لڑائی اللہ او
اوسکے رسولؐ سے دیکھو دونون آیتون سے خدا ورسولؐ سے لڑنا ثابت ہوا بالاجماع
قطاع الطریق وسود خوار عصیان غریق کافر نہین ہوتے مگر جو بد اعمال ان دونون
افعال کو حلال سمجھے بیشک کافر ہے جب خدا ورسولؐ سے لڑنا بنص صحیح کفر نہین ہے
تو صرف رسولؐ سے لڑنا ہرگز کفر نہین ہوسکتا ہے کیونکہ حدیث مین فقط رسولؐ ہی
کا ذکر ہے سو بھی تشبیہی ہان اگر ازراہ انکار نبوت واہانت رسالت کے جنگ کرے
البتہ کفر ہے پس معاملہ حضرت ام المومنینؓ وجناب امیرؑ کا بعینہ ایسا ہے جیسا کہ فیمابین
معاملہ حضرت موسیؑ وحضرت ہارونؑ کا یا مثل اولاد حضرت یعقوبؑ کے کہ باہم کسقدر
کی رنجش واقع ہوئی کہ جسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا ہے بلکہ بھائیون نے اپنے بھائی
یوسفؑ کے مار ڈالنے مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا مگر بفضل خدا رفع ہوا اس صورت مین

اس صورت مین معاذ اللہ ثم معاذ اللہ یہ سب بزرگ موصوفہ بالا بہی باعتقاد شیعان کافر
ٹھہرتے ہین اے شیعو ذرا محبوبہ مقبولہ رسول خدا کے عتاب اور جناب علی مرتضیٰ کے
مناصب کو خیال کرو کہ باہم دونون بزرگون کے کیا مناسبت تھی اگر انصاف کی
نظر سے دیکھو تو یہان نسبت مادری و پسری ہے اور وہان صرف نسبت برادری ہی
تھی پس حال ملال مادر و پسر کا مستغنی بیان سے ہے خدا اوس منہ پر خاک ڈالے جو
جناب امیرؑ کی مادر کی شان ذیشان مین بے ادب حرف زبان سے نکالے **مصرعہ**
گر حفظ مراتب نکنی زندیقی **طعن یازدہم** شیعہ کہتے ہین کہ کوئی اصحاب جنازہ حضرت
رسالتمآب پر نعوذ باللہ حاضر نہوا جواب اس افترا کا شیعون کی ہی کتاب سے لکھا
جاتا ہے چنانچہ جلاء العیون مین یہ عبارت ہے کہ وقت نماز جنازہ حضرت رسول خدا
ابوبکرؓ نے چاہا کہ پیش امام ہو امیر المومنینؑ نے ہٹا دیا اور خود امامت کی بعد اوسکے
اجازت دی صحابہؓ کو تو دس دس آدمی داخل ہوتے اور درود بھیجتے تھے یہان تک کہ
اہل مدینہ و اطراف مدینہ حضرت پر درود بھیجتے تے اس روایت سے صاف صاف
معلوم ہوگیا کہ تمام اصحابؓ رسول اللہ کے جنازہ پر حاضر تھے بلکہ کوئی بہی مدینہ کے
لوگون مین سے باقی نرہا تھا حتی کہ کوسون تک کے لوگ گرد و نواح مدینہ سے بہی آکر
شریک ہوگئے تہے اے شیعو خدا تمکو شرماوے ایسے مجہول ہوئی کیون کہتے
ہو جسکے جواب مین تم پشیمانی اوٹھاتے ہو **طعن دوازدہم** شیعہ کہتے ہین کہ حضرت
زہراؑ کے جنازہ پر بہی تمام اصحابؓ بالخصوص حضرت شیخینؓ مین سے کوئی نہ آیا پس
بمجبوری جناب امیرؑ و حضرت حسنینؑ نے جنازہ کو شب مین دفن کیا جواب اس
بہتان کا بہی شیعون کی ہی کتاب سے دیا جاتا ہے معتبر کتاب علل الشرایع کی جلد اول
باب العلت التی من اجلہا دفنت فاطمہؑ باللیل ولم تدفن بالنہار مین یہ مضمون مرقوم ہے
کہ عمرؓ نے چاہا کہ قبر فاطمہؑ کی کہود کر نماز جنازہ پڑہے جناب امیرؑ کو غصہ آیا مستعد

جنگ ہوئے پس مہاجرین و انصار جمع ہو گئے اور جناب امیرؑ کی شناسائی کو بشر
اختیار کیا اب یہ فساد شیخ ہوا دیکھو شیعو صاحب علل الشرائع جو تمہارا بہت ہی بڑا مجتہد ہے
کیا لکھتا ہے کہ وقت دفن حضرت فاطمہ زہرا کے تمام صحابہ رسول اللہ موجود تھے

طعن سیزدہم شیعہ کہتے ہین کہ معاویہؓ نے حضرت امیرؑ سے جنگ کی لہذا وہ بھی
کافر ہو گئے **جواب** اس کا ہم تحقیقی اور الزامی بھی انشاء اللہ تعالیٰ تحریر کرینگے پہلے
تھوڑے سے حالات تواریخی در باب امارت و بادشاہت حضرت امیر معاویہؓ گوش گذار
شیعان متعصب کیے جاتے ہین تاکہ آپکی حسن لیاقت و خوبی امارت ملاحظہ کر کے اہل
نفاق اپنے سینے کو کوٹین اور اونکے دلون سے داغ حسرت ابدالآباد تک نہ چھوٹین نام
معاویہؓ بن ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی الاموی
کنیت ابو عبد الرحمن وہ اور اونکے والد ماجد فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور جنگ حنین
مین حاضر ہوئے یہ ہر دو صاحب اون لوگون سے تھے جنکی تالیف قلوب کیجاتی
تھی پھر اسلام مین اچھے ہو گئے اور حضرت رسول خدا کے ہمنشینون مین سے تھے
اور اون سے ایک سو تریسٹھ ۱۶۳ حدیثین مروی ہین روایت کین ہین اون سے صحابہ مین سے
ابن عباس اور ابن عمر اور ابن زبیر اور ابن درداء اور جریر بجلی اور نعمان بن بشیر
وغیرہ نے اور تابعین سے ابن مسیب و حمید بن عبد الرحمن وغیرہم نے اور حضرت معاویہؓ متصف
تھے زہد کے اور بردباری کے ساتھ اور اونکی فضیلت مین بھی بہت سی حدیثین ہین
جو ثابت ہین کم ہین ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے عبد الرحمن
ابن ابی عمیرہ صحابی سے اونھون نے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے
حضرت معاویہؓ کے حق مین یہ دعا فرمائی کہ یا الٰہی کر تو معاویہ کو راہ نما اور راہ یافتہ اور
امام احمد نے اپنی مسند مین عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہ سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ اے اللہ معاویہؓ کو کتابت

وحساب سکھا اور اوسکو عذاب سے بچا اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں اور طبرانی نے اپنی کبیر میں عبد الملک بن عمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہؓ فرماتے تھے مجھکو ہمیشہ خلافت کی طمع رہی جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اے معاویہؓ جب تو ملک کا مالک ہو تو لوگوں کے ساتھ سلوک کیجیو اور حضرت معاویہؓ دراز قد گورے چٹے خوبصورت ہیبتناک آدمی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرف دیکھکر فرماتے تھے کہ یہ شخص عرب کا کسریٰ ہے اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت معاویہؓ کی امارت کو برا نہ جانو اگر تمنے اوسکو ہاتھ سے کھو دیا تو بیشک لوگوں کے سروں کو اونکے کندھوں سے گرتے ہوئے دیکھوگے اور مقبری کا قول ہے کہ تم ہرقل اور کسریٰ کی زیر کی کو دیکھتے ہو اور حضرت معاویہؓ کو چھوڑے دیتے ہو اور آپ بردباری میں ضرب المثل تھے ابن عون کہتے ہیں کہ آدمی حضرت معاویہؓ سے کہتا تھا کہ واللہ یا تو تم خود ہمارے ساتھ سیدھے ہو جاؤگے یا ہم تمکو سیدھا کر لینگے آپ کہتے کس چیز سے سیدھا کروگے وہ کہتا لکڑی کے بل آپ کہتے ہاں تو ہم ضرور سیدھے ہو جائینگے جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لشکر جانب شام روانہ کیا حضرت معاویہؓ بھی اپنے بھائی یزید بن ابو سفیان کے ہمراہ گئے جب اونکے بھائی یزیدؓ نے انتقال کیا حضرت صدیق اکبر نے دمشق پر انہیں کو اپنا خلیفہ مقرر کیا اور حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے بھی ان کو بدستور بحال رکھا اور انھوں نے تمام ملک شام اونکے واسطے اکٹھا کر دیا کعب الاحبار کا قول ہے کہ اس امت کا ایسا بادشاہ کوئی ہرگز نہوگا جیسے امیر معاویہؓ ہوئے اور ذہبی کا قول ہے کہ حضرت معاویہؓ بیس برس امیر رہے اور بیس برس خلیفہ رہے اور رُوئے زمین پر کوئی اونسے جھگڑنے والا نہ تھا اور سنہ ۴۳ہجری میں رخج وغیرہ بلاد سجستان اور وداں اقلیم قیہ اور کوز اسی مالک سوڈان سے فتح کیا اور سنہ ۴۹ہجری میں قیقان اور سنہ ۵۰ میں قہستان فتح ہوا

اسیطرح سے آپکے بہت اوصاف حمیدہ کتب اہل ایمان مین درج ہین اگر مخالف یہ طعن کرین کہ جب حضرت معاویہؓ نے بمقابلہ حضرت امیر المومنینؑ جنگ کی اور امارت حضرت حسنؑ سے چھین لی تو پھر اہلسنت تو بہ توبہ کیون اونپر لعن نہین کرتے ہین

جواب تحقیقی یہ ہے کہ اہلسنت مومن مرتکب کبیرہ کو اس لیے لعن نہین کرتے ہین کہ خدا تعالی نے اپنے کلام حق مین جابجا اس امر شنیع کی ممانعت فرمائی ہے ازانجملہ یہہ ہے واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات ترجمہ اور طلب بخشش کر تو اپنے گناہ کے واسطے اور ایمان والون اور ایمان والیون کے واسطے دیکھو بموجب آیہ شریف کے گنہگار کے لیے حکم استغفار کا ہے بالاتفاق دوم آیت والذین جاؤ من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا ترجمہ اور وہ لوگ کہ آئے پیچھے اونکے کہتے ہین اے رب ہمارے بخش تو واسطے ہمارے اور واسطے بھائیون ہمارے کے وہ لوگ کہ سبقت کی اونھون نے ہمارے تئین ساتھ ایمان کے اور نکر تو بیچ دلون ہمارے کے کینہ اون لوگون کا جو ایمان لائے اے رب تحقیق تو ہے مہربان رحم والا دیکھو اس آیت مین بھی ترک عداوت وطلب مغفرت مومن کے حق مین پائی جاتی ہے محض بسبب ایمان بغیر عمل صالح کے اب جواب الزامی سنیے جناب امیر المومنین اپنے اصحابؓ کو برا کہنے اہل شام سے جبکہ وہ آپ سے صفین مین جنگ کرتے تھے منع فرماتے تھے اول کشف الغمہ ونہج البلاغت مین یہ قول جناب امیرؑ کا درج ہے قال امیر المومنین فانی اکرہ لکم ان تکونوا سبابین ترجمہ فرمایا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے پس تحقیق مین بہت ہی برا جانتا ہون تمہارے واسطے یہ کہ ہو تم برا کہنے والے دوم نہج البلاغت مین ہے مگر شیعہ اس آیت سے بہت چشم پوشی کرتے ہین سمع امیر المومنین لعن اہل الشام من اصحابہ خطب فقال اصبحنا نقاتل اخواننا فی الاسلام علی ما دخل فیہ من الزیغ والاعوجاج والشبہۃ والتاویل

ترجمہ سنا امیر المومنینؑ نے لعن کرنا اہل شام کو اپنے یارون سے خطبہ پڑہا اور فرمایا
کہ ہلاک ہوے ہم کہ قتل کرین ہم بہائیون اپنے کو سلام مین یا جو کچہہ داخل ہوا ہے
اسلام مین بے راے اور کجروی اور شبہ اور تاویل سے اس روایت سے چند فوائد
حاصل ہوے اول جناب امیرؑ نے لعن کرنے اہل شام سے اپنے صحابؓ کو منع فرمایا
دوم اہل شام کو بسبب حقوق سلام کے اپنا بہائی فرمایا سوم باوجود جنگ
کرنے کے اون مسلمانون کو منسوب بتکفیر جیسا کہ شیعہ معتقد ہین نہ فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ
ان لوگون کو ہماری خلافت پر شبہ ہوا ہے اگر ہم بہی معاذ اللہ خلاف حکم خدا و حضرت
امیرؑ کے نسبت حضرت معاویہؓ رضی اللہ عنہ کے سوء ادبی کرین تو بیشک مثل رفاض کے
دنیا مین اہل ایمان کی نظر سے گرجاوین اور آخرت مین قسم قسم کے عذاب پاوین سوا
اسکے بزرگون کے درمیان مین باعتبار امورات دنیاوی اکثر ایسے آزردگی واقع ہوئی
ہین مگر اون بزرگون کے مراتب و مناصب مین کچہہ کمی نہین کیجاتی ہے چنانچہ یوسف
علیہ السلام اور اونکے بہائیون کا تنازع جسکی شہادت مین قرآن نازل ہے ہمارے
دعوی کی تصدیق کرتا ہے ہمکو بجز تعظیم و تکریم اون سب بزرگون کے چارہ نہین ہے
اسیطرح سے شیعہ بہی اون منازعات و معاملات سے جو باہم آئمہؑ اور آئمہ زادون کے
سرزد ہوے چشم پوشی کرتے ہین اور اون سب کا بہ سبب نسبت رکہنے محبت حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے نیک گمان رکہتے ہین بلکہ معصوم جانتے ہین لہذا ہم چند معاملات
متنازعہ فیما بین آئمہؑ کے واقع ہوے معتبر کتب شیعون سے نقل کرتے ہین اول
بحر المناقب کی مناقب اخطب خوارزم مین سبب تسمیہ ابو تراب بہ نسبت حضرت
علی مرتضیٰؑ یون منقول ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا حضرت زہراؑ کے گہر تشریف لیگئے
اور پوچہا کہ ہمارا ابن عم کہان گیا ہے حضرت زہراؑ نے عرض کی کہ مجہپر غضبناک ہوکر
باہر چلے گئے ہین اور یہان قیلولہ نہین کیا جب حضرتؐ مسجد مین تشریف لیگئے دیکہا

کہ حضرت علی زمین پر کروٹ لیے ہوئے سوتے ہین اور منہ اور سر آپکا خاک آلودہ ہے
فرمایا قم یا ابا تراب قم یا ابا تراب یعنی اوٹھ اے مٹی کے باپ اوٹھ اے مٹی کے باپ
یہ حدیث متفق فریقین ہے اس لیے کہ صحیح بخاری شریف مین بھی آئی ہے دیکھو غضبناک
ہونا جناب امیرؑ کا منافی شان حضرت سیدہ کا نہین ہوسکتا ہے دوم صاحب
فصول وغیرہ علمای شیعہ نے ابو مخنف لوط بن یحیی کہ معتبرین مورخین شیعہ سے
ہین یہ روایت حضرت حسینؑ سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا حسینؑ نے مین ہمیشہ
برا جانتا ہون اوسکو جو کچھ کہ میرے بھائی حسنؑ نے کیا میرے ساتھ صلح کرنے
معاویہ سے اگر میرا بھائی تلوار سے میری ناک کاٹ لیتا تو مجھکو اتنا ناگوار نہ گذرتا
دیکھو اسیوجہ سے شیعہ حضرت امام حسنؑ سے انحراف باطنی رکھتے ہین مگر ظاہرا بلحاظ
وکلاہر دو صاحب کو معصوم کہتے ہین بقول شخصے دل مین اینٹین بغل مین مدار
سوم مجالس المومنین مین ہے کہ محمد بن الحنفیہ پسر حضرت علیؑ نے دعوی امامت
کا اپنے واسطے کیا اور منکر امامت امام زین العابدینؑ پسر امام حسینؑ کا ہوا اور بابت
امامت کے ہر دو صاحب مین اس قدر قضیہ ہوا کہ نوبت محاکمہ کی حجر الاسود تک
پہونچی حجر اسود نے حضرت زین العابدینؑ کی امامت پر شہادت دی تاہم محمد بن الحنفیہ
تا بزیست دعوی امامت سے دست بردار نہوے اور مختار ثقفی کو کہ نہایت طالب جاہ و
مناصب دنیاوی تھا ہو کہ شیعان کوفہ کو خطوط اونکی رفاقت اور حضرت زین العابدینؑ
کی مخالفت کے واسطے بھیجے تھے اپنا نائب کرکے واسطے کینہ خواہی خون حضرت
امام حسینؑ کے مقرر کیا تھا اوس نے امرای شام کے سر اور تیس ہزار دینار سعہ فتحنامہ
کے خدمت مین محمد بن الحنفیہ کے روانہ کئے محمد بن الحنفیہ نے وقت رحلت کے
اپنے فرزند ابو ہاشم کو دربارہ امامت وصیت کی دیکھو باوجود ایسے عناد و فساد
کے بھی شیعہ حضرت محمد بن الحنفیہ اور انکے صاحبزادے کو معصوم جانتے ہین

اور کوئی کلمہ ترک ادب اونکی شان مین نہین کہتے ہین چنانچہ بکثرت فضائل معتبر کتب
شیعہ مین ہر دو صاحب کے حق مین مرقوم ہین چہارم مختار ثقفی کہ بالاجماع منکر امامت
امام زین العابدین کا تھا اور بہت سے اوس سے اعمال ناقصہ و افعال رافضہ سرزد ہوے
ازانجملہ یہ کہ پسر صلبی حضرت علی کو کہ عبد اللہ نام رکھتے تہے کوفہ مین قتل کر ڈالا باوجود
ایسے جور و تعدی و دیگر بد اعمالون و بد افعالون کے ملا نور اللہ شستری نے علامہ حلی
سے یہ روایت نقل کی ہے کہ در حسن عقیدت او شیعہ را سخنے نیست غایت الامر چون
بر بعضے از اعمال او اعتراض داشتہ اند او را بذم و شتم تناول نمودہ اند و حضرت امام
محمد باقر برانمعنی اطلاع یافتہ شیعہ را از تعرض مختار منع نمود کہ او کشندگان ما را کشت و
سبقتہا بما فرستاد الخ دیکہو باوصف اقرار ظلم و ستم شیعہ مختار کی بہی فضیلت کے
قائل ہین اور باوجود ایسی خطا فاش کے اوسکے معاملہ جفا سے چشم پوشی کرتے ہین پنجم
مجالس المؤمنین مین ملا نور اللہ شستری نے ابو بکر حضرمی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ زید
شہید نے خاص اپنے واسطے دعوی امامت کیا اور خروج کیا تلوار لیکر اور کہا کہ امام وہ
ہے ہم اہلبیت مین سے کہ آشکارا تلوار لیکر خروج کرے نہ وہ کہ اپنی امامت کو پوشیدہ رکہے
اور امامت امام محمد باقر سے قطعی انکار کیا اور سلسلہ امامت کا بہی برابر اونکی اولاد مین
جاری رہا مگر شیعہ زید شہید اور اونکی اولاد سے کسیطرحکا گمان بد نہین رکہتے ہین بلکہ سب کو
واجب المحبت جانتے ہین ششم درمیان امام حسن عسکری و امام جعفر کے بابت
امامت لعن و طعن و نسبت باہمدگر فسق و ارتکاب کبائر کے واقع ہوے چنانچہ کتب شیعہ
مین بہی مرقوم ہے ہفتم پانچون صاحبزادون حضرت امام جعفر صادق یعنی محمد و اسحاق
و عبد اللہ و موسی و اسماعیل مین امامت پر بہت کچہ مخالفت ہوئی چنانچہ عبد اللہ افطح نے
کہ بڑے و حقیقی اسمعیل کے تہے اور اسمعیل اولاد اکبر امام جعفر کے تہے جو اپنے والد ماجد کے
روبرو انتقال کر گئے تہے بعد رحلت امام جعفر اپنے بہائی اسمعیل کے وراثت کا دعوی کیا

اور مدعی امامت کے بھی تھے اور اپنے والد ماجد کی بھی تجہیز و تکفین اونہون نے ہی کی
اور انگشتری بھی امام جعفر کی اونہون نے ہی لی حضرت امام جعفر نے حضرت عبداللہ ہی
کو وصی اپنی اشیون کا کیا تھا محمد نے اس سبب سے دعوی امامت کیا کہ حضرت امام محمد باقر
نے حضرت امام جعفر سے فرمایا تھا کہ تیرے گہر مین ایک فرزند ہوگا نام اوسکا محمد ہوگا وہ
امام ہوگا یہی سند ہے اونکی امامت کی اسیطرح سے سمجھیہ امامت اسمعیل و رجائیہ
امامت اسحاق و موسویہ امامت موسیٰ کے قائل ہین اور بعد امام علی رضا کے امام محمد تقی
کم عمر تہے اکثر شیعہ نے اونکی امامت سے انکار کیا ہے اور بعد امام تقی موسیٰ بن محمد نے
دعوی امامت کیا اور بہت سی جماعت نے اونکی متابعت کی اور بعد حضرت علی نقی
کے جعفر بن علی نے دعوی امامت کیا اور اون لوگون کا لقب کہ قائل امامت حسن عسکری
کے تہے جعفریہ ہوا جب حضرت امام حسن عسکری نے وفات پائی امام جعفر کی امامت کو
تقویت ہوئی اور اونہون نے اپنے دعوی مین بیان کیا کہ حسن بن علی نے کوئی اولاد
نہین چھوڑی اور امام کے واسطے شرط ہے کہ با اولاد ہو پس قائلین امام عسکری نے بھی
حضرت جعفر ہی کی امامت پر رجوع کی ازانجملہ حسن بن علی بن فضال ہے جو معتمدین
مجتہدین شیعہ سے ہے بعد جعفر بن علی کے اونکے پسر علی بن جعفر و دختر بنت جعفر نے
شراکت مین دعوی امامت کیا علیٰ ہذا القیاس جسکو زیادہ اختلاف امامت آئمہ دیکھنا
منظور ہو وہ مجالس المومنین و کلینی وغیرہ معتبر کتب شیعہ مین دیکھ لے اس مختصر مین گنجایش
بیان کی نہین ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔ پہر کیا وجہ ہے جو ہم
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے معاملات بشریت سے کہ معصوم بہی نہ تہے درگذر کرین
اور اونکے حقوق صحبت و قرابت کو کہ رسول اللہ کے ساتھہ رکہتے تہے ملحوظ نہ کرین اگر
شیعہ انصاف کرین تو بموجب اصول اونکے وے آئمہ و آئمہ زادے جنہین درباب
امامت بڑے بڑے عناد و فساد برپا ہوے معاذ اللہ کافر ٹھہرتے ہین جیسا کہ اصول

[illegible]

کافی کلینی کی کتاب الحجۃ من ابواب امامت مین روایت ہے جسکا یہ ترجمہ ہے کہ جو کوئی دعوی امامت کہے اور وہ دوازدہ آئمہؑ سے نہو منہ اوسکا کالا ہوگا قیامت کے دن اگرچہ سید علوی ہو اولاد علیؑ ابن ابی طالب ہی کیون نہو وہ کافر ہے دیکھو تمہارے ایسے عقائد ناقص سے سُرے جمیع بزرگان موصوفہ بالا جنکو تم معصوم بھی جانتے ہو کافر ٹھہرے پس تم پر فرض ہے کہ بموجب اصول اپنے کے اون پر بھی تبرا کیا کرو تاکہ ثواب بحساب اخروی پاؤ۔ اب اسکے ذیل مین تھوڑا سا ذکر ابن سبا کے مریدان صادق ومعتقدان واثق کے تعصبات کاسدہ اونکے حرکات ناشایستہ وسکنات ناپایستہ کے لکھا جاتا ہے جسمین رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ ضرور ہی عبرت پکڑیگا بلکہ اس قوم خود دشمن ناحق شناس سے بالکل نفرت سچ تو یہ ہے کہ فی زماننا اس فرقہ کا وہ حال ہے جیسا کہ رسولؐ اللہ کے زمانہ مین یہود کا تھا اور صاحب کیون نہو کہ در اصل مورث اعلی تو اس قوم بد اندیش کا ابن سبا ہی تو ہے کل شیءٍ یرجع الی اصلہ ع اصل بد از خطا خطا نہ کند ۶ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ۞

مجملاً ذکر بعض اون تعصبات کا جسکے شیعہ معتقد ہین

تعصب اول یہ ہے کہ جب اہل سنت والجماعت کسی معاملہ متنازعہ فیہ مین کوئی آیت یا حدیث پیش کرتے ہین شیعہ قطعی انکار کر جاتے ہین اور اوسکے جواب مین اپنے مجتہدون کی روایات موضوعہ اور حکایات مصنوعہ کو حجت نامقبول اور دلیل نامعقول لاتے ہین ہرچند کہ یہ قاعدہ عربی وشہادت رجالی کے صحیح نہون

تعصب دوم یہ کہ حضرت خاتم المرسلینؐ اور حضرت امیر المومنینؑ کو مراتب مین برابر جانتے ہین حالانکہ فضیلت حضرت سرور عالمؐ کی تمام مخلوقات پر متواتر

معتبر کتب شیعہ مین مرقوم ہے تعصب سوم یہ کہ جو کوئی اپنے دل مین حضرت علی
کی محبت رکہتا ہے گو یہودی ہو یا نصارا یا مجوسی ہو یا ترسا قطعی بہشتی ہے اور جو کوئی
کہ اصحاب رسول اللہ کی محبت اپنے دل مین رکہتا ہے گو متقی ہو یا زاہد نمازی ہو
یا عابد یقینی دوزخی ہے اگرچہ محبت اہلبیت کی بہی رکہتا ہو حالانکہ یہ امر خلاف نص
قرآنی ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے ومن یعمل من الصلحت وھو مومن فلا
کفران لسعیہ وانا لہ کاتبون ط ترجمہ اور جو شخص کہ کام کرے نیکیون
سے اور وہ ایمان والا ہے پس نہین ناشکری ہے واسطے کوشش اوسکی کے اور
تحقیق ہم واسطے اوسکے لکہنے والے جب محبت رسول خدا صلعم کی بغیر ایمان کے
کفار کے حق مین مفید نہین تو محبت حضرت علی کی مشرکون بیدینون کے حق مین
کیونکر کارآمد ہو سکتی ہے ع برعکس نہند نام زنگی کافور تعصب چہارم یہ
کہ محبت حضرت امیر کی جسکے دل مین ہوتی ہے اوسکو کوئی گناہ کبیرہ مثل فسق و
فجور کے ضرر رسان نہین حالانکہ اللہ تعالی یون فرماتا ہے من یعمل سوءا یجز بہ
ترجمہ اور جو شخص کام کرتا ہے بد بدلا دیا جاتا ہے اوس کا و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ
ترجمہ اور جو شخص کہ عمل کرے برابر ذرہ کے بد دیکہے گا اوسکو تعصب پنجم شیعہ
بسبب عناد دلی و فساد قلبی کے امت مرحومہ محمدیہ کو امت ملعونہ کہتے ہین حالانکہ
رب الکرامت موصوفہ کی صفت اس طرح پر قرآن مجید مین فرماتا ہے کنتم خیر
امۃ اخرجت للناس ترجمہ ہو تم نیک امت نکالی گئی واسطے آدمیون کے و
کذالک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ترجمہ
اور ایسے ہی بنایا ہمنے تم کو امت اوسط تاکہ ہو تم گواہ آدمیون پر اور نیز روایت مستندہ
صحیحہ حضرت امام حسن عسکری جسکو ابن بابویہ نے تفسیر مین بسند صحیح نقل کیا ہے
کچھہ خیال نہین کرتے ع مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی تعصب ششم یہ ہے

کہ قرآن منزل من اللہ کو کتاب عثمانی جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یقیناً کلام الٰہی کو حضرت ذو النورین نے تحریف و بے ترتیب کیا ہے اس لیے خلیفہ ثالث پر تبرا کرتے ہیں حالانکہ اسی قرآن کو کہ جسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے جمیع آئمہ کرام بہ نیت عبادت حالت نماز و غیر نماز میں تلاوت کیا کرتے تھے بلکہ اکثر آئمہ نے اسی فرقان حمید کی تفاسیر بھی لکھی ہیں چنانچہ تفسیر حسن عسکری و تفسیر مجمع البیان وغیرہ کہ منجملہ تفاسیر شیعوں کے ہیں ہمارے دعوے صادق کے شاہد ہیں پس اس صورت میں آئمہ بھی تبرے سے بری نہیں ہو سکتے کیونکہ جب جامع قرآن پاک نعوذ باللہ مستحق تبرا ہیں تو عامل اوسکے بدرجہا مستحق تبرا کے ٹھہرے واہ کیا مذہب محبان اہلبیت کا ہے کہ اپنے اماموں پر بھی تبرا کرنے سے نہیں شرماتے **تعصب ہفتم** حضرت عمرؓ پر لعن کرنے کو ذکر خدا سے بڑھکر جانتے ہیں حالانکہ کسی مذہب میں برا کہنا بروں کے لیے بھی درست نہیں چہ جائکہ ذکر خدا سے کہ نزدیک ہر مومن و کافر کے افضل اعمال و اکمل افعال ہے کیونکہ بہتر ہو سکتا ہے بموجب ارشاد رب اکبر کے ولذکر اللہ اکبر **ترجمہ** اور البتہ ذکر اللہ کا بہت بڑا ہے **تعصب ہشتم** کتب شیعوں میں ہے کہ لعن کرنا حضرت شیخین پر ہر صبح کو برابر ستر حسنات کے ہے اور لعن کرنا ابوجہل و فرعون اور نمرود پر برابر حسنات نیم دانگ کے بھی نہیں شمار کرتے ہیں **تعصب نہم** شیعہ حضرت رقیہ و حضرت ام کلثوم کو بسبب نکاح ہونے ہمراہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اولاد رسول اللہ سے خارج کرتے ہیں حالانکہ شیخ الطائفہ ابوجعفر طوسی شیعی اپنی کتاب تہذیب میں حضرت امام جعفر صادق سے یوں روایت کرتا ہے کان یقول

فی الدعاء اللھم صل علی رقیۃ بنت نبیک اللھم صل علی ام کلثوم بنت نبیک

ترجمہ حضرت امام جعفر صادق اپنی دعا میں کہا کرتے تھے کہ اے اللہ رحمت کر اوپر رقیہ بیٹی نبی اپنی کے اور اے اللہ رحمت کر اوپر ام کلثوم بیٹی نبی اپنی کے اسی طرح سے کلینی و شرح تفصیل و نہج البلاغہ

تعصب دہم شیعہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کو منافقوں سے شمار کرتے ہین حالانکہ
خدا ے پاک نے حیات میں صاحب لولاک ہی مین ہی تمیز مومن و منافق فرما دی تھی جیسے آیہ
شریف ما کان اللہ لیذر المومنین علیٰ ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب
ترجمہ نہین ہے اللہ تاکہ چھوڑے ایمان والون کو اوپر اوسکے کہ تم اوسپر ہو یہان تک کہ تمیز
کرے ناپاک کو پاک سے علاوہ بر آن حضرت خاتم المرسلین نے بنفس نفیس حالت
علالت مین حضرت صدیق اکبر کے پیچھے نماز پڑہی اور حضرت علیؓ اور حضرت ابوذرؓ
و سلمانؓ فارسی و مقدادؓ و عمار یاسرؓ وغیرہ نے بھی ہمیشہ حضرت شیخینؓ کے پیچھے نماز پڑہی بلکہ
حضرت علیؓ نے خاص اپنی صاحبزادی حضرت عمرؓ کو دی حالانکہ یہ امر مسلمہ فریقین ہے
کہ منافق کے پیچھے نماز درست نہین ہے اور مشرک یا منافق کے ساتھ ہونے کا نکاح
بھی صحیح نہین ہے فرمایا رب جلیل نے ولا تنکحوا المشرکین حتیٰ یؤمنوا ترجمہ
نہ نکاح کرو تم مشرکین کے ساتھ یہان تک کہ ایمان لاوین **تعصب یازدہم** شیعہ
کہتے ہین کہ جتنے **کلمات** مدحت کلام خدا مین بحق مومنین و صالحین کے واقع ہوئی ہین
اون سے مراد ائمہ کرام ہین اور جتنے **کلمات** مذمت کہ بحق منافقین و فاسقین وارد
ہوے ہین اون سے مراد صحابہؓ عظام ہین معاذ اللہ **تعصب دوازدہم** شیعہ معتقد ہین کہ
جو آیات بینات کہ بحق مہاجرینؓ و انصارؓ نازل ہوئے ہین سب بمعنی اونکے شامل
حروف متشابہات کے **تعصب سیزدہم** شیعہ کہتے ہین کہ اہلسنت اہلبیت سے بغض
رکھتے ہین حالانکہ اہلسنت مثل فرائض دیگر محبت اہلبیتؓ کو فرض جانتے ہین چنانچہ نماز
پنجگانہ و نماز جمعہ و دیگر واجبات و نوافل و تفاسیر و کتب حدیث و فقہ وغیرہ ہمارے
دعوے مدلل کی تائید کرتے ہین کوئی علماے اہلسنت کا ایسا نہین جسنے اہلبیت کی
بکثرت تعریف و توصیف بیان نکی ہو جسکا جی چاہے تمام کتب اہل حق مین دیکھ لے
تعصب چہاردہم شیعہ کہتے ہین کہ جو شخص ولا تعالے بعد تک نماز مین پڑہے گا

اوسکی نماز فاسد ہوگی حالانکہ اللہ تعالے اپنے کلام حق مین فرماتا
ہے وانہ تعالی جد ربنا ترجمہ اور یہ کہ اونچی ہے
شان ہمارے رب کی اور نہج البلاغت مین قول حضرت علیؑ کا یون
منقول ہے الحمد للہ الفاشی حمدہ الغالب جندہ المتعالی جدہ
تعصب پانزدہم شیعہ کہتے ہین کہ اہلسنت یہود و نصارا سے
بدتر ہین سبحان اللہ جو لوگ خدا اور رسولؐ اور ملائکہ اور قرآن
وجمیع کتب سماویہ و روز آخرت و محبت آلؑ و صحابؓ و ذریت رسولؐ
پاک پر ایمان کامل رکھتے ہین اور تمام عبادات جانی و مالی مثل
صوم وصلواۃ وحج و زکواۃ و ورد و وظائف و درود و تلاوت مین
شاغل رہتے ہین وہ تو یہود و نصاری سے بدتر ٹھہرے اور
جو لوگ کہ ہر کام مین عبداللہ بن سبا یہودی منافق کا اتباع
کرتے ہین وہ مومنین سے بہتر ٹھہرے پس یہ آیہ کریمہ مطابق
حال اس گروہ کے ہے کقولہ تعالے الم تر الی الذین اوتوا
نصیبا من الکتاب یومنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ھؤلاء
اھدی من الذین امنوا سبیلا ترجمہ فرمایا اللہ جل ترے
آیا نہین دیکھا تو نے طرف اون لوگون دیے گئے حصہ کے
کتاب سے ایمان لاتے ہین ساتھ جبت اور طاغوت کے
اور کہتے ہین واسطے اون لوگون کے کہ کفر کیا یہہ لوگ
ہدایت پر ہین اون لوگون سے کہ ایمان لائے راہ کی **تعصب شانزدہم**
شیعہ اپنی اون روایات صحیحہ کو جو مذہب اہلسنت سے مطابقت
رکھتے ہین متروک العمل جانتے ہین مثل روایت وضو ٹوٹ جانے مذی

اور منی کے نکلنے سے و روایت سجدۂ سہو کرنے جسکو ابو جعفر طوسی نے صحیح کیا ہے اور روایت
غسل چشمہ کلان مین جسکو ابن معلم نے صحیح کیا ہے اور روایت استنجا کرنا کلوخ سے
جسکو صاحب جامع و تحفۃ العوام نے صحیح کیا ہے وغیرہ اکثر روایات کلینی جو مذہب
اہلسنت سے موافق ہوتی ہین اون سب کو ساقط عن العمل کہتے حالانکہ وہ سب بلا
شک و شبہ منجملہ سنت ہاے نبوی صلعم ہین تعصب ہشتدہم اکثر کتب
شیعہ مین مرقوم ہے کہ ناصبی یعنی اہلسنت یہود و نصارا سے زیادہ تر نجس و ناپاک ہین
اگر کپڑا یا بدن مس کر جاوے او سکا دہونا ضروری جانتے ہین جیسا کہ کتب فقہ شیعہ
مین مذکور ہے تعصب ہیزدہم بجاے بسم اللہ کے ہر کام مین شروع کرنے کو
لعن حضرت شیخین سے مبارک جانتے ہین حالانکہ خدا تعالی اونکی شان مین رضی اللہ
عنہم و رضوا عنہ فرماتا ہے تعصب نوزدہم کہتے ہین کہ طلاق دینا ازواج
مطہرات کا حضرت رسول خدا نے حضرت علی کے اختیار مین کیا تہا حالانکہ
خدا تعالی نے مالک طلاق امہات المومنین کا رسول اللہ کو بہی نہین کیا تہا جیسا
کہ فرمایا خداے کریم نے لا یحل لك النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من
ازواج ولو اعجبك حسنهن ترجمہ نہین حلال ہین واسطے تیرے عورتین پیچھے
سے اور نہ یہ کہ بدلے تو ساتھ اونکے بیبیون سے اور اگرچہ نہایت تعجب مین ڈالے
تجھکو حسن اونکا یہ فضیلت ازواج مطہرات کو اس سبب سے حاصل ہوئی
کہ اونہون نے عرض دنیا سے قطعی دست بردار ہوکر آخرت کو اختیار
فرمایا تھا اسی سے رب اکبر نے صاف صاف فرما دیا کہ یہ سب بیبیان رسول اللہ
سے کبہی جدا نہ ہونگی نہ دنیا مین تلخی طلاق کی چکھین گی اور نہ عقبے مین علحدہ رہینگی
یہ چند سے تعصبات حضرات شیعہ کے اس غرض سے قلمبند ہوے تاکہ مسلمانونکو
اون کے خیالات فاسدہ سے عبرت ہو اور اونکی صحبت ناقصہ سے نفرت

ع رسانیدن امر حق طاعت است ؛

مجملاً ذکر بعض استفسارات کا محبان اہلبیتؑ سے

سوال اول وہ کلام الٰہی جسکو حضرت امیر المومنینؑ کرم اللہ وجہہ نے جمع فرمایا تھا کہاں ہے اگر کہیں کہ گم گیا تو نسبت حضرت امیرؑ کی ہدایت کے گم کرنیکا بہت بڑا الزام آتا ہے اگر کہیں کہ امام غائب کے پاس موجود ہے تو اس صورت میں امام غائب بھی گنہگار ٹھہرتے ہیں کیونکہ اونھوں نے عمداً حضرت امیرؑ کے زمانہ سے لیکر اپنے زمانہ خروج تک بندگان خدا کو گمراہ رکھا اس اعتقاد سے تمام ائمہ اور مجتہد شیعان پاک کے بیدین سمجھے جاتے ہیں دوم یہ کلام حق جسکو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمع فرمایا ہے اور اہلسنت نے اوسکو اپنی تیلی کا تار بنایا ہے اہل تشیع کیوں پڑھتے ہیں اور کیوں اپنی اولاد کو پڑھواتے ہیں اور کیوں ثواب مردونکو اپنے بخشتے ہیں اور کیوں اون سے پڑھوا کے ثواب بخشواتے ہیں اگر کہیں کہ یہ قرآن پاک صحیح ہے تو پھر انکار فضائل صحابہؓ رسول اللہ صلعم کہ بکثرت خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کیوں کرتے ہیں اگر کہیں کہ ترتیب غلط ہے تو قرآن کے غلط پڑھنے سے گنہگار ہوتے ہیں بلکہ اصرار و تکرار گناہ سے کافر ٹھہرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے شیعوں کے پاس اصول مذہب کی کوئی دلیل نہیں ہے جس سے اپنے مخالفینؓ کے مباحثہ میں ثابت قدم رہ سکیں سوم جبکہ باعتقاد محبان اہلبیتؑ کے نعوذ باللہ تمام اصحابؓ کبار و صغار جنکے فضائل قرآن پاک کی آیتوں اور نیز شیعوں کی معتبر کتب کی روایتوں سے ثابت ہیں کافر یا مرتد یا منافق ہو گئے تھے تو پھر آئمہ ہدیٰ نے کیوں اونکے ناموں پر اپنی اولاد امجاد کے نام رکھے چنانچہ معتبر تواریخ فریقین سے ثابت ہے کہ جناب امیرؑ نے جو صاحبزادہ کہ بطن لیلیٰ بنت مسعود سے پیدا ہوا اونکا نام ابوبکر رکھا

اور ایک صاحبزادہ کا نام عمرؓ جو بطن حبیبہ بنت ربیعہ سے تولد ہوئے تہے رکھا اور ایک
صاحبزادہ کا نام عثمانؓ جو بطن ام البنین بنت حزام بن خالد سے تہی رکھا اور ایک دختر
کا نام ام المومنینؓ زوجہ رسول خدا صلعم کے نام پر جنکو حضرت میمونہؓ کہتے ہین رکھا علی ہذا
اسیطرح سے آپنے اور صاحبزادیون کے نام بھی مثل حضرت رقیہؓ و حضرت ام کلثومؓ
کہ ازواج حضرت ذی النورینؓ کی تہین رکھے اور حضرت حسنؓ رضی اللہ عنہ نے بھی
اپنے صاحبزادون کے نام حضرت ابوبکرؓ کے نام پر کہ بی بی منکوحہ کے شکم محترم سے
تہے رکھے اور عمرؓ اور عبداللہؓ کے نام انکے بطون بابرکات سے پیدا ہوئے اور تینون صاحب
ہمراہ حضرت امام حسینؓ رضی اللہ عنہ کے معرکہ کربلا مین شہید ہوئے تہے اور اسیطرح
سے آپکے ایک صاحبزادے کا نام حضرت طلحہؓ کے نام پر تہا جو بطن ام اسحاقؓ سے
تولد ہوئے تہے اور حضرت امام زین العابدینؓ کے بھی ایک صاحبزادے کا نام
عمرؓ تہا اور حضرت امام موسی کاظم نے بھی اپنے صاحبزادون کے نام حضرت ابوبکرؓ
و حضرت عمرؓ و حضرت عبدالرحمنؓ و حضرت عبداللہؓ کے نام پر نام رکھے اور حضرت امام
رضا نے اپنی نور چشمی کا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نام پر نام رکھا اور حضرت
امام علی نقی نے بھی اپنی دختر کا نام عائشہ رکھا انکو عالیہ بھی کہتے ہین پس علی ہذا اے
ابن سبا کے مرید و جواب دو کہ سبب باعتقاد تمہارے عیاذاً باللہ صحابہؓ بالعموم
سزاوار فضیلت و کرامت کے نہ تہے تو کیون آئمہ کرام نے اونکے نامون پر اپنی
اولاد کے نام رکھے چہارم ایسے مومن و جوانمرد کو کہ جسکے مقابلہ مین تمام جہان عاجز
ہوا اور تنہا وہ عالم پر غالب ہو آیا اوسکو اپنے لڑکے منافق اور غاصب اور مرتد اور
خائن کے ساتھ بیاہ دینا جائز ہے یا نہین اور یہ بھی فرمائی کہ دختر مومنہ شیعی کا نکاح
سنی ناصبی سے ہوسکتا ہے یا نہین آیات بینات پنجم جبکہ جناب امیرؓ نے از راہ
تقیہ کے صحابہؓ ثلثہ کی بیعت کی تہی تو پہر حضرت امیر معاویہؓ کی سے کیون جدال و قتال

کی اس مرتبہ تقیہ نکرنا کیا معنی رکھتا ہے **ششم** معتبر کتب شیعون سے بخوبی ثابت ہے کہ حضرت امیرؑ نے خلفاء ثلثہ کی بیعت کی اس صورت مین قول جناب امیرؑ کا محض لغو ٹھہرتا ہے

قال امیر المومنین انی واللہ لو لقیتہم واحدا وہم ملاء الارض کلہا ما بالیت ولا استوحشت وانی من ضلالتہم التی ہم فیہا والہدی الذی انا علیہ لعلی بصیرۃ من نفسی ویقین من ربی والی لقاء اللہ حسن ثوابہ لمنتظر راج الخ

کذا فی النہج البلاغت **ہفتم** حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب نے ہمیشہ تقیہ کیا حضرت امام حسینؑ ونیز حضرت مسلمؑ وصاحبزادگان حضرت مسلمؑ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیون نہ تقیہ کیا حتی کہ شہید ہوگئے اس سے صاف ظاہر ہے کہ شہیدان موصوف نے حضرت شیر خدا کی مخالفت کی **ہشتم** جناب امیرؑ نے خولہ بنت جعفر یمامیہ کو جو عہد خلافت حضرت صدیق اکبرؓ مین حضرت خالدؓ بن ولید کے ہاتھون سے گرفتار ہو کر آئی تہین اور محمد بن الحنفیہؓ اونکے بطن سے پیدا ہوے جب یہ جہاد صحیح نہین تہا تو کیون اونکو ہمبستر فرمایا اور غنیمت ناجائز مین کیون تصرف کیا اگر کہین کہ اعتاق یعنی آزاد کرکے نکاح کر لیا تہا تو عتاق املاک غیر مین جائز نہین **نہم** حضرت شہربانو بنت یزدجرد شاہ فارس جو حضرت عمرؓ فاروق کے زمانہ خلافت مین مقید ہو کر آئی تہین چنانچہ اونکو خلیفہ برحق نے حضرت امام حسینؑ کے حوالہ کیا جب یہ خلافت اور غنیمت درست اور حلال نہ تھی تو امام معصوم نے کیون عطیہ نادرست اور حرام مین تصرف کیا پس یہ تصرف ناروا منافی عصمت جملہ آئمہ ہدی کا ٹھہرتا ہے مزید بران کساد بازاری آنغرب کہ خود اسید سیکو باندی ہی ہوتی ہے بلکہ صحیح النسب نہین ہوسکتے اگر کہین کہ حضرت امام حسینؑ حقدار تہے تو بموجودگی حضرت علیؑ و حضرت حسنؑ کے کیونکہ حضرت حسینؑ مستحق ہوسکتے تہے **دہم** سلیم بن قیس ہلالی کے کتاب وفات النبی مین ابن عباسؓ سے روایت ہے

عن امیر المومنین ان الصحابۃ ارتدوا بعد النبی الا اربعۃ وفی روایۃ عن صادق الا ستۃ

بقول حضرت امیر المومنین صرف چار صحابہ مومن رہے اور بقول امام صادق
چھ ان دونوں روایتوں میں سے کونسی روایت سچی سمجھی جاوے اگر حضرت امیر
کا قول صحیح ہے تو حضرت صادق جھوٹے ٹھہرتے ہیں اور اگر حضرت صادق کا
قول صحیح ہے تو حضرت امیر عالم علم لدنی نہیں سمجھے جاتے بلکہ ان دونوں روایتوں
سے حضرت امیر کا امیر المومنین ہونا بھی نہیں ثابت ہوتا ہے کیونکہ امیر المومنین
بغیر اجماع کے ہو نہیں سکتا اگر کہیں کہ باجماع انہیں صحابہ کے جناب امیر المومنین
ہوئے تو اس صورت میں جناب امیر اپنے ہی قول کی رو سے امیر المرتدین
ہیں اور قول امام کا بھی اسی اعتقاد فاسد کی صداقت کرتا ہے اس موقع پر یہ بات بھی
قابل دریافت ہے کہ چار صحابہ یعنی حضرت مقداد و حضرت سلمان فارسی و حضرت
ابوذر غفاری و حضرت عمار یاسر کہ منجملہ اصحاب مہاجرین سے ہیں تو بتلایئے کہ صحابہ
انصار کونسے ہیں جنکی بدرجہا صفت قرآن پاک میں مذکور ہے یازدہم
کتب شیعوں میں فضیلت متعہ کی بکثرت مرقوم ہے حتی کہ اوسنے مومن کو
درجہ اعلی امامت اور رسالت پر پہونچا دیتا ہے درصورت نکاح و بصیغہ ترک
عبادات افضل و طاعت اکمل کا لازم آتا ہے اور آئمہ کرام خاطی و عاصی ٹھہرتے
ہیں کیونکہ شیعوں کی کتب معتبرہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ کبھی کسی امام نے متعہ نہیں
کیا اور ہر ایک شیعہ بذریعہ متعہ ہمرتبہ آئمہ مہدیین و خاتم النبیین ٹھہرا حاصل
تا فرق مدارج نہ کنی زندیقی دوازدہم حضرت امام حسن نے خلافت کیوں
سپرد حضرت معاویہ کے کی حضرت امام حسین کو کیوں نہ حوالہ کی آیا امام حسین
قابلیت امامت کی نہیں رکھتے تھے یا باہم عداوت تھی یا بسبب مشورہ صحابہ
کے ایسا کیا اگر لیاقت نہ تھی تو امام نہ ٹھہرے اور اگر عداوت تھی تو معصوم نہ ٹھہرے

اور اگر شورہ سے سپرد کی تو یہی حجت ہماری خلفاء ثلثہؓ کی خلافت پر ہے سیزدہم
معتبر کتب شیعون سے ثابت ہے کہ میت مومنین نجس العین ہوتی ہے بموجب شعر
نجس العین کے بود طاہر بہ سگ خوک ست میت و کافر و پس میت آئمہ کرامؑ کی
نسبت کیا حکم کرتے ہین علماء شیعہ چہاردہم چہاردہم کہ حضرت رسولؐ خدا نے دعوی
توحید خدا اور اپنے رسولؐ ہونیکا کیا تھا آیا او سدہم دعوی اپنے نائب کی نیابت کا کہ
بعد ہمارے حضرت علیؑ ہونگے کیا یا نہین اگر کیا ہے تو شیعہ اپنی کتب معتبر سے ہمکو
ثابت کردین پانزدہم صحابہ خصوصًا خلفاء ثلثہؓ زمانہ پیغمبر خدا مین کافر یا منافق
تھے یا بعد وفات آنحضرتؐ کے کافر یا منافق ہوئے اگر زمانہ حیات پیغمبرؐ مین تھے
جیسا کہ کتب شیعہ مین مرقوم ہے کہ پیغمبرؐ نے ابوبکرؓ کو ہمراہ اپنے سفر ہجرت مین اسلیے
لیا تھا تاکہ کفار قریش کو نشان ندین تو پیغمبرؐ آیہ کریمہ یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین
کو کیون نہ عمل مین لائے معاذ اللہ اس صورت مین پیغمبر برحق باعتقاد شیعان گنہگار
ٹھہرے اور پیغمبرؐ کا کوئی یار غار و حامی و مددگار بھی نہین پایا جاتا بتلائیے تو وہ
کون لوگ ہین جنہون کی شان مین خدا تعالی نے بصفت مہاجرینؓ والانصار
کے آیات بینات مثل والسابقون الاولون من المہاجرینؓ والانصار والذین
اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ الخ وغیرہ نازل فرمائین اور وہ کون
لوگ ہین جنہون نے دین محمدیؐ کو مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک
پھیلایا اگر بعد وفات پیغمبرؐ کے کافر و منافق ہوے جیسا کہ سلیم بن قیس الہلالی
نے کتاب وفات النبی مین ابن عباس سے روایت کیا ہے عن امیر المومنین ان الصحابۃ
ارتد بعد النبی الا اربعۃ انفس و فی روایۃ صادقؑ الا ستۃ
ان دونون کلامون مین تناقض وارد ہے بہرکیف جناب امیرؑ آیہ کریمہ وقاتلوھم
حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین للہ کو کیون نہ عمل مین لائے کیونکہ ترک قتال و مصالحہ

منافقین و مرتدین کے ساتھ بخوف فتنہ و فساد جائز نہیں ہے بلکہ ترک قتال بسبب
غلبہ کفار عین فتنہ و فساد ہے لقولہ تعالیٰ وقاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ پس بدول کمی سے جناب
امیر نعوذ باللہ خطا کا ٹھہرے اگر کہیں کہ جو سبب کہ بست پیغمبر خدا ترک قتال
واقع ہوا تو لازم آتا ہے کہ پیغمبر خدا نے تعمیل آیہ موصوفہ کی نہ فرمائی بلکہ صورت
تعلیل آیہ محکم است کو امر الٰہی و نعمت اتمامی سے محروم رکھا ہے بسبب اتباع
اہل باطل کے توبہ توبہ مخالفت پیغمبر خدا الٰہی آیہ کریمہ یا ایہا النبی حرض المومنین
علی القتال سے لازم آتی ہے اظہر من الشمس ہے کہ جس زمانہ میں ایک مسلمان
دس کافروں سے مقابلہ کرتا تھا حضرت اوسکو تاکید شدید بموجب آیہ معروفہ
ترغیب و تحریص جہاد کی فرماتے تھے پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ خلاف حکم اکملت لکم
دینکم واتممت علیکم نعمتی کے یقیناً ترک تبلیغ احکام الٰہی جس میں صریح جبانت
و خیانت و تجویز عناد و فساد کی لازم آتی ہے فرماویں شان رسالت و نبوت
سے کمال ہی بعید ہے اگر کہیں کہ سبب سکوت کا تقیہ تھا تو جناب امیر نے حضرت
ابوبکر سے بیعت کرنے میں کیوں توقف کیا اور حضرت معاویہ سے کیوں لڑے
اور حضرت امام حسین یزید پلید سے کیوں لڑے اس صورت میں قول جناب
امیر کا جو نہج البلاغت میں مرقوم ہے علامۃ الایمان ایثارک الصدق
حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک جھوٹا ٹھہرا اگر کہیں ترک عجلت محمود ہے اس لیے توقف
کیا دیکھو امورات خیر میں ہرگز تاخیر لازم نہیں ہے لقولہ تعالیٰ اولئک یسارعون فی
الخیرات وھم لھا سابقون ہ بقول شخصے ع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست
اگر کہیں کہ دیر کرنا جناب امیر کا بامر الٰہی تھا پس معلوم ہوا کہ اس وقت تک
امامت جناب امیر کی مستحق نہ تھی اس لیے کہ جناب امیر نے پیغمبر برحق
سے سنا تھا کہ خلافت بلافصل حق حضرت ابوبکر کا ہے بعد اونکے حق حضرت عمر کا

بعد اونکے حق حضرت عثمانؓ کا بعد اونکے حق حضرت علیؓ کا جیسا کہ مجمع البحرین مین
امام رضاؑ سے منقول ہے وہ راوی ہین امام موسی کاظمؑ سے وہ راوی ہین امام
جعفر صادقؑ سے وہ راوی ہین امام محمد باقرؑ سے وہ راوی ہین امام زین العابدینؑ
سے وہ راوی ہین شہید کربلا سے وہ راوی ہین امیر المومنینؑ سے اسیطرحسے اثبات
خلافت حقہ خلفاء ثلثہ کا معتبر تفاسیر شیعہ مثل مجمع البیان طبرسی وخلاصۃ المنہج کاشانی
وتفسیر قمی وجرجانی وحسن عسکری وغیرہ سے پایا جاتا ہے اگر خلافت بلا فصل حق
جناب امیرؓ کا ہوتا تو ہرگز سکوت نہ فرماتے جیسا کہ بمقابلہ حضرت امیر معاویہؓ
کے سکوت نہ فرمایا اس لیے کہ اس مرتبہ حق جناب امیرؓ ہی کیجانب متحقق تھا
اگر کہین کہ بسبب قلت اعوان وانصارؓ کے ترک قتال صحابہؓ ثلثہ سے فرمائی
تو جنگ کرنا جناب امیرؓ کا باوجود قلت اعوان وکثرت لشکر دشمنان سے ثابت ہوتا
ہے چنانچہ معتبر کتاب مجالس المومنین شیعہ مین مرقوم ہے کہ از قریش ہگی پنج انفر ہمراہ
مرتضےٰ بودند وسیزدہ قبیلہ ہمراہ معاویہ بودند سوا اسکے کذب آیہ کریمہ کم من
فئۃ قلیلۃ غلبت علی فئۃ کثیرۃ مین لازم آتا ہے پس ہر صورت مین یعنی
حالت حیات یا بعد وفات پیغمبر خداؐ کا فر یا مرتد یا منافق ہوئے تو تکذیب اون
اقوال آئمہؑ کی جو معتبر کتب شیعہ مین بکثرت اوصاف صحابہؓ باصفا مین مرقوم ہین
ہوتی ہے جسکے چند نمونے ذکر صحابہؓ رسالتمآب مین قلمبند کیے ہین شیعون
کو چاہیے کہ اقوال موصوفہ بالا کی تکذیب مین زیادہ تر کوشش کرین بلکہ بموجب
اپنے فرض مذہبی وواجب دینی ابن سبائی کے اس امر کو وہ مخالف طبع شیعنگی کے
بہت کچھ ساعی ہون کہ جہان تک ممکن ہو اقوال آئمہؑ کو جھوٹا کرین ورنہ ہماری کتاب
کا جواب انشاءاللہ تعالی تا قیامت کسی شیعہ سے نہو سکے گا اگرچہ امام غائب بھی مدد کرین
یا امام ثامن ضامن نہین واللہ ہمارے جواب باصواب نے شیعونکو کس ہونچال مین

سوال دیا ہے یہ جواب شیخ حق ہے نہ سکوت کرتے ہیں پھر آہستہ بہت
ضرور دیست مشکل گر گویم زبان سوزد و گر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ہمیں شیعوں
یہ مسلمہ فریقین ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اکرم کو تمامی اہل اسلام امت کے مبعوث
فرمایا جب باعتقاد شیعوں کے صرف چار یا پانچ ہی امت پر ہے تو فرمائیے کہ نتیجہ
بعثت رسالت سے کیا ہوا اس عقیدۂ خبیثہ سے فعل جناب باری کا عبث ثابت
ٹھہرا ہے مقصد ہم یہ بات بھی طرفین سے متحقق ہے کہ روئے زمین پر مکہ معظمہ و مدینہ
منورہ سے بڑھ کر کوئی مقام متبرک و بزرگ نہیں ہے حتی کہ دونوں فریق ان دونوں
متبرک جگہوں کو ہمرتبہ عرش و کرسی کا جانتے ہیں اور یہ بھی انہی کا اعتقاد ہے کہتے
ہیں کہ ان دونوں مقام پاک میں دجال ناپاک کا ہرگز گذر نہ ہوگا پھر کیا سبب ہے کہ
اسدم تک یہ دونوں مقام مبارک بدستور سابق مشرکوں و کافروں و مرتدوں
سے بھرے ہیں اور کوئی مومن پاک بغیر تقیہ کے گھسنے نہیں پاتا اگر عقدہ کھلجاتا تو
نوبت تڑا تڑ تڑا تڑ کی پہونچی ہے اس میں مشیت ایزدی کیا ہے ہیرد ہم پیغمبر
خدا اصحاب ثلثہ سے ڈرتے تھے یا نہیں اگر ڈرتے تھے تو بموجب قول شیعوں کے کہ کار انبیاء و ائمہ اخفاء
دین ہے رسول نہ ٹھہرے اور آپکو رسول بنانا خدا کا فعل عبث ہوا اس لئے
کہ آپ بسبب خوف کے ضرور ہے کہ تبلیغ احکام وحی میں قصور کرتے ہونگے خصوصا
ان اوامر میں جو برخلاف مزاج اصحاب ثلثہ اور انکے احباب کی شان میں
نازل ہوتی ہونگی اور اگر نہیں ڈرتے تھے تو نسبت خلافت حضرت امیر کے
وصیت کی کیا ضرورت تھی اپنی حیات ہی مبارک میں مسند نیابت پر بٹھاتے
جیسا کہ معتبر کتب اہلسنت سے ثابت ہے کہ حضرت رسول خدا نے حالت علالت
میں حضرت صدیق برحق کو امام جماعت بنایا اور خود بھی امام الانبیاء نے انکے
پیچھے نماز ادا کی چنانچہ اسی دلیل مدلل سے حضرت صدیق اکبر باتفاق جمیع صحابہ

باصفات کے منصب خلافت ان کو پہونچے نوٹ ہفتم کشف الغمہ وغیرہ معتبر کتب شیعہ
مین مرقوم ہے کہ چودہ سو صحابہ کی شان مین آیہ لقد رضی اللہ عن المومنین
اذ یبایعونک الخ نازل ہوئی جسمین بالاتفاق خلفائے ثلثہ بھی داخل ہین
اس صورت مین قول جناب امیر اور امام صادق کا کہ صرف چار یا چھ صحابہ
مومنین سے باقی سب مرتد ہوگئے محض لغو ٹھہرا نسبت ہشتم حضرت رسول خدا اپنی
حیات مبارک مین ازواج مطہرات و حضرت عباس رضی اللہ عنہم کو بھی محاصل
فدک سے دیتے تھے یا نہین اگر دیتے تھے تو بعد وفات خلاف عمل حضرت صلعم
کے حضرت زہرا نے کیون دعوے فدک کیا اور اگر نہین دیتے تھے تو پھر اور صحابہ
اونکی کونسی تہی اس کا جواب شیعہ اپنی کتب سے دین نسبت دہم جبکہ بعقیدہ شیعیان
محبت اہلبیت و عترت کی کافر و مشرک کو بھی بہشت مین داخل کریگی تو پھر کیون
شیعہ تکلیف عبادات کو کام فرماتے ہین اور کیون محرمات شرعیہ کو عمل مین نہین
لاتے نسبت دوم اہلبیت بالاتفاق اہل لغت گہر کے لوگون کو کہتے ہین اور
قرآن پاک مین بھی خدای تعالی نے حضرت سارا بی بی حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو یا اہلبیت فرمایا ہے پھر کیا وجہ ہے جو ازواج مطہرات رسول اکرم
داخل اہلبیت نہین کئے جاتے ہین نسبت سوم عترت کے معنی بھی
لغتون مین اقارب کے ہین جیسے حضرت عباس عم رسول اللہ و حضرت جعفر
برادر عمہ زاد رسول اللہ و حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق خسر
رسول اللہ و حضرت عثمان ذی النورین و حضرت علی داماد رسول اللہ
ان بزرگون سے حضرت فاطمہ اور اون کی اولاد بھی اس مین داخل
ہین پھر کیا وجہ ہے جو سوائے پنجتن کے اس لفظ کا اطلاق دوسرون پر
نہین کیا جاتا ہے نسبت چہارم آل بمعنی تبع ہے جیسا کہ فرمایا

خدا ہی تعالےٰ نے آل فرعون حالانکہ فرعون کے کوئی بیٹا بیٹی نہ تھا
مگر شیعہ آل کے معنی اولاد فاطمہؑ لیتے ہین تا کہ حقوق صحابہؓ عالی صفات
و ازواج مطہرات داستمر ہوکے باطل ہو جاوین کیا سبب ہے جو اپنے
مطلب کے معنی لیے جاتے ہین اور لغتون کے خون کئے جاتے ہین
بست و پنجم مولیٰ بمعنی اولی و یار و یاری دہندہ و صاحب و غلام
آزاد شدہ وغیرہ تمام لغتون مین ہین پھر کیا دلیل ہے جس سے معنی
نیابت علیؑ سمجھے جاتے ہین اور تمام صحابہؓ نعوذ باللہ دائرہ دوستی رسالت
پناہ سے خارج کئے جاتے ہین بست و ششم نہج البلاغت مین ہے
قیل لمحمد بن الحنیفة لم یغرر ابویك فی الحرب ولا یغرر بالحسن والحسین علیہما السلام
فقال لانہما عیناہ وانا یمینہ فہو یدفع عن عینیہ بیمینہ ترجمہ لوگون نے محمدؒ بن الحنیفہ سے
سوال کیا کہ آپ کے پدر بزرگوار لڑائیون اور جگہون خوفناک مین تمکو بھیجتے ہین
اور حضرت حسنینؑ کو اپنے سے جدا نہین کرتے اس کا کیا سبب ہے
حضرت ابو محمدؒ بن الحنیفہ نے بنظر انصاف فرمایا کہ حضرت حسنینؑ ہمارے
والد ماجد کی اولاد مین بمنزلہ آنکھ کے ہین تمام جسم انسان مین اور
دوسری اولاد بمنزلہ ہاتھ پانون کے جبتک ہاتھ پانون سے
کام سرانجام ہوسکے آنکھون کو تکلیف دینا کیا ضرور ہے دیکھو اس
صورت مین معاذ اللہ حضرت حسنینؑ لائق امامت نہین سمجھے جاتے
ہین بست و ہفتم خلفاء ثلثہ اگر غاصب تھے یا جاہ و
مناصب کے طالب تو اون بزرگوارون نے بعد اپنے کیون جانشین
و ولیعہد اپنی اولاد کو کیا کیونکہ کوئی غصب نہین کرتا مگر بہ طمع و نفع
رسانی اپنی اولاد کے جیسا کہ حضرت معاویہؓ نے کیا اور اسدم

تک سلاطین ایران ولکھنؤ وغیرہ کرتے چلے آتے ہین بست و ہشتم
جبکہ حضرت عمرؓ کو بزعم شیعان اہلبیتؑ سے معاذاللہ عداوت تھی
جیسا کہ کتب شیعہ مین بہت کچھ روایات واہیات مثل شخچر مارنے پہلوی
اقدس حضرت زہراؑ پر اور گھر جلانے حضرت موصوفہ کا آگ لگا کر مرقوم
ہے پس تعجب ہے کہ معدودے چند اہلبیتؑ کو قتل کیون نکر ڈالا جیسا کہ یزید
پلید نے خاندان نبوت کے ساتھ کیا بست و نہم ہر قول پیغمبرؐ وحی ہے
یا نہین اگر وحی ہے پس ظہور خلافت خلفاء ثلثہ خلاف وحی کیونکر واقع ہوا یہ
امر دو شق سے خالی نہین ہے یا یہ کہ ہر قول پیغمبرؐ کا وحی نہین ہے پس
وصی کرنا پیغمبر خدا کا جناب امیرؑ کو اپنی راے سے ہوگا اگر بالوحی ہوتا تو جناب
امیرؑ ضرور ہی مسند خلافت بلافصل پر جلوس فرماتے یا خدا تعالے کو
علم غیب حاصل نہ تھا کہ خلاف وحی اوسکے امر خلافت ظہور مین آیا یا مجبور
محض تھا کہ اوس سے کچھ نہ بن پڑا ایسے عقائد سے خدا تعالی عالم الغیب وقادر
قدیر نہین سمجھا جاتا ہے بیت گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ٭ از شمایک تن
نشد اسرار جو ٭ والسلام علی من اتبع الہدی ؛ عقدہ ما انحل۔

شکر خدا بہ برکت سید الانبیا یہانتک تکمیل تکملہ کی کامل طور پر ہوئی
چونکہ یہ کتاب جواب ہے انوار الہدی و شمس الضحی کا لہذا
کچھ عبارت انوار الہدی ضمنا ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے
تاکہ اوسکے مصنف کی قابلیت
ظاہر ہو
وہوا ہذا

مجملاً ذکر بعض تصرفات و اہیات رسالہ انوار الہدیٰ مولفہ شیخ احمد صاحب وکیل جیپوری دیوبندی شیعی جدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی خیر خلقہ محمد سید المرسلین
وآلہ الصالحین واصحابہ المتقین وازواجہ الطاہرین وذریاتہ
الطیبین وحاملی القرآن اجمعین الی یوم الدین

اما بعد معتقد صادق آل اطہار ومعتقد واثق اصحاب کبار محمد جہانگیر خان سکوہ آبادی خدمت مین اہل ایمان کے التماس کرتا ہے کہ قبل ازین شیخ احمد صاحب شیعی جدید ماہر علم کلام واقف فنون تمام کیا ہی۔ ونگارش حیف کرانچی دان فارسی خوان نے ایک رسالہ اہانت قبالہ بلکہ پورا کہی کا بالکلیہ دین اندہیرے گہر کا اوجالا مسمی انوار الہدیٰ اپنی سمجھ اور فہم کے موافق لکہا تہا ماخذ اوس مجملہ بیان کا صرف اس قدر تہا کہ معاذ اللہ صحابہ سالک ناب بالخصوص خلفاء ثلثہ اوس کے لائق نہ تہے نہ رسول اللہ کی کچہہ مدد کی اور نہ کبہی حرب مین شریک ہوے اور اگر کبہی شریک بہی ہوئے تو بہاگ گئے بلکہ جو کچہہ فتوحات کہ رسول خدا کو میسر ہوئین وہ سب اسد اللہی کی قدرت کا نمونہ ہین مثل بدر وحنین واحد وخندق وغیرہ یہ حالات مولف نے رسول اللہ کی حیات مبارک کے لکہے تہے جب بعد وفات رسالت پناہ کے دوازدہ آئمہ کے معاملات و واقعات کو بیان کرنا چاہا تو از راہ مکائد بزرگ کے دوسری رنگت بدل دی (بقول شخصے ہیر پہیر ٹوپیتی) ہم ان بڑے مجتہد سے لکہتے ہین

کرتا تھا از نطفہ سے کوئی معجزہ و کرامات و خرق عادات ظہور مین نہ آتی اگرچہ
اس فن مین بدرجہا مشاق بلکہ شہرۂ آفاق بلکہ طاق تھے کہ وہم بھر مین پیادہ
کو شیر اور بھیڑیہ کو بھیڑ چڑیا کو باز اور بگلے کو قاز سہا کو خورشید اور مشتری
کو ناہید کوڑی کو پیسا اور مکھی کو بھینسا بناتے تھے ہر نامراد کی مراد دیتے اور
بے اولاد کو اولاد چنانچہ اسی بنا پر مولف نے استحقاق نیابت نسبت
آئمہ سے ثابت کیا تھا اس کتاب خراب پر شیعون کو اس قدر ناز تھا
کہ اصلاً ہی مین اکثر مرزا صاحب تو سنیون سے تحریریہ دریافت کرتے کہ قبلہ
آپ جناب مولوی شیخ احمد صاحب کو کہ وہ پہلے سنیون کے بڑے عالم
بلکہ رکن اعظم تھے اب مذہب حقہ اثنا عشریہ جعفریہ کی حقیت سنیون ہی کی
کتب سے ثابت کر کے شیعہ پاک ہو گئے ہین پہچانتے ہین اور بعض میر صاحب
شیخ جی کے کاغذات سیاہ کو پڑھکر سو ہی آنکھین بند کر کے بے سمجھے بوجھے
ایسے اتراتے کہ جسکا کچھ ٹھیک ٹھکانا ہی نہ تھا جہان کہین سید صاحب کسی
سنی ناواقف کو پاتے فوراً بغل سے نکال شیخ جی کا نامۂ اعمال پڑھکر سناتے
بیچارے سنی مظلوم شیعون کی اس زیادتی سے ازبس تنگ تھے بالخصوص
اون خاص مقامون پر جہان اس طوفان بے تمیزی کی از حد طغیانی ہے
جب یہ شور و شغب ہمنے بھی سنا بڑی وقت سے شیخ جی کی گوگرد سرخ
کو ہم پہونچا یا دیکھی سراسر ہیچ پوچ بلکہ بالکل خاک و دھول مضمون خبط یعنی
غلط بلکہ خود ہی غلط حتیٰ کہ آیات قرآنی مین بھی تبدیل و تحریف جسکا نمونہ [illegible]
مطبوعہ مطبع عترت حسین شکوہ آبادی کے صفحہ ۲۰۵ سے صفحہ ۲۱۱ تک مین موجود
ہے سوا اسکے اور تو مولف لی یموز کان یکون و قال یقول یعنی کے
مطلب مربوط کے سمجھنے کو انسان کی تو طاقت کیا ہے بلکہ جن کو بھی لیاقت نہین

کہ صولت سے طلسم حیرت سنے ایک ہی شے کو بس ایسے نغمہ بزم شیعیان مسلم
کا اسم ہین مولف صاحب اوستاد اول ایسے نا قابل تھے کہ بیت
تحصیل عشق و رندی آسان نمود اول۔ جانم بسوخت آخر در کسب این فضائل
لہذا ہمنے بہی واسطے اعانت و حمایت اپنے دینی بہائیون کے جو ظلم و ایذا
سے نالان تھے جوابًا ایک رسالہ مسمی الطمانہ الہدی بالعضب الکبری اولا اوسمین یہ
اہتمام سے کیا کہ جسمین کل معاملات اصحاب ثلثہ و بے کم و کیف حالات آئمہ اثنا
عشر کو بطریق اختصار معتبر تواریخ فریقین سے لکہہ کے کہ اگر اصحاب ثلاثہ
آپکی قابل نہ تھے تو کیون خدای تعالی نے اونکی شان مین آیتین اوتارین
اور اگر باعتقاد شیعیان خدای تعالی اوپر تو بہول ہی گیا تہا تو آئمہ ہدای نے
کیون اونکے حق مین حدیثین بیان کین اگر وہ بہی غلطی پر تہے تو کیون مفسرین
و مجتہدین شیعیان پاک نے وہ حدیثین و آیتین اپنی معتبر کتب مین درج کردین
جب ہمارے جواب پر شیعون کی نظر پڑی جل بہن کر کباب ہوگئے ایسے دیوان
کا تو ذکر کیا بڑے بڑے دانشمندون کے حواس خمسہ بگڑ گئے بیت جسنے دیکہا یہ کہا آہ
ترا کاٹا جیسے ہنگین ست کے دنبالے سے جہپو آنکہین۔ ہرچند کہ بہت صاحبون
و مرزا صاحبون نے بیجا بجا گالیان کین مگر ہمارے اظہار ہدایت حق کا جواب
کسی صاحب سے نہ بن پڑا اب ہار کر بعض مرزا صاحب توشہ سفر ناگزیر کمرسے
لگا امام ضامن کا پیسہ بازو پر باندہ یا علی یا ایلیا یا ابوالحسن یا ابوتراب پڑہتے
ہوئے آگرہ سے ٹکٹ لے کسٹ سے جہپو کے اسٹیشن پر جا اترے
اور وہان سے بحالت پریشان یا علیؑ مدد یا ولی مدد یا مشکلکشا مدد کہتے ہوئے
شیخ جی کی دولتسرا مین داخل ہوگئے شیخ جی نے جو وہان بے تکلف کو دیکہا
پوچہا کہ یا ایہا المومنین خیر تو ہے مرزا صاحبون نے ہمارا رسالہ شیخ جی کے روبرو

کہا فرمایا کہ ہم اس شہر سے دکہانیکو آپکے پاس آئے ہین بیت
ما ز یاران چشم یاری داشتیم * خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم - شیخ جی یہ سنکے آدہ سر و چشم
سے ہنسی ہنسکر فرمایا کہ اگرچہ یہ رسالہ اظہار الہدی ہماری کتاب کا تو جواب نہین ہے
مگر اس کا ہم جواب لکہدینگے بہت مشکل نیست کہ آسان نشود * مرد باید کہ ہراسان
نشود - غرض شیخ جی نے محنت سے شیعون کو اپنا پشت پناہ بنا کر اپنے ہاتہ سے
کلنک کا ٹیکا چہٹانے کو ایک وسمہ کل طویل تیار کرکے اور اوسکا نام شمس الضحی رکہ
فی الواقع مونث سماعی بہ قاعدہ نحوی ہے رکہکر جہٹ پٹ اپنے معتقدون کی تشفی
و تسلی کو پارسل مین بند کرکے آگرہ کو روانہ کردیا اگرچہ منصف مزاج شیعون نے بہی
اوسکو ناپسند کیا مگر بعض نے اہلسنت کے منہ چڑانے کو اوسکو بہی مغتنمات
روزگار سے معلوم کیا بقول جعفر زٹلی * گندم اگر بہم نرسد بہس غنیمت ست
جب اوس کید عظیم کا طبع ہونا شروع ہوا ہمنے بہی بعد معائنہ اوس مزخرفات
و اہیات کے اوسکی تکذیب کا مصمم جہد کیا بالخصوص اون معاملات کی جن مین
مولف شمس الضحی نے بزعم خود موقع سخن پاکر اور ہمارے جوابہا باصواب سے
اغماض کرکے زبان درازی کی تہی بوجہ احسن تردید کی بیت * شیوہ چشمت فریب
جنگ داشت * ما غلط کردیم و صلح انگاشتیم - اب بفضل خدا و بطفیل سید الانبیا
جواب الجواب کا جواب مسمی بہ ید البیضا معروف بہ تکملہ اظہار الہدی بہی تیار
ہو گیا امید واثق ہے کہ ناظرین تمکین اہلسنت پہلے سے زیادہ براہ کرم قدردانی
فرمائینگے اور اس خیر خواہ خلائق کو دعای خیر سے یاد فرمائینگے حق یہ ہے
کہ جو مسلمان اس اردو رسالہ کو حرز جان بنا دیگا وہ ہمیشہ چشم زخم شیعون
سے انشاءاللہ گزند نپائیگا ع بر رسولان بلاغ باشد و بس - اہلسنت کو مناسب
ہے کہ خود بہی ملاحظہ فرماوین اور اپنی اولاد و احباب کو بہی پڑہنے کی رغبت دلاوین

اس لیئے کہ جو زمانہ امامت اون صاحبونکا تعصب بہت گذرا ہوا سنی کو اپنے
عقائد پر ناز ہے کوئی اپنے مسائل پر فخر کرتا ہے کوئی خوارق کا مدعی ہے کوئی
امامت کا مستدعی ہے کوئی قرآن کو بھی ترتیب وغلط بتاتا ہے کوئی احادیث
صحیحہ کو موضوع ٹھہراتا ہے بہر حال جہان کہین جو شیعون کی جانب سے
ایسے ہی خرخشے پاؤ بار وکیا تقیہ (یعنی دین چھپانا) آنحضرت ہی کی زبان تھا تو کیا سخت
شیعون نے اپنے اوپر واجب بھی نہ رکھی بلکہ ایسی آزادی حاصل کی ہے کہ ہر ایک بات
منہ آجاتے ہین بلکہ بجا بے جا او وقفون کو تو بہت ہی کچھ سناتے ہین اسلیئے
یہ اردو رسالہ کہ شیعون کے نیئے حربہ زہر آلود ہے تالیف کیا تاکہ اہلسنت کو دھوکہ نہ
لگے ہر چند کہ ہمنے تردید انوار الہدیٰ و تکذیب شمس الضحیٰ مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا
ہے مگر شیخ جی صاحب اب تک اپنی کتاب کا جواب ہی نہین سمجھے اس ہٹ
دھرمی کا تو کچھ علاج ہی نہین ہے سچ ہے مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی ۔ شاید شیخ جی اس کا نام جواب سمجھتے ہین
کہ اول انکی کتاب خراب کا مضمون نقل کیا جاتا بعد اسکے جواب دیا جاتا
جیسا کہ اونہون نے ہمارا منہ چڑا کر اپنا جی خوش کر لیا ہے تو اونکے اس خیال
کا جواب یہ ہے کہ آپکی گندی عبارت جسکو خود شیعہ ہی ناقص بتاتے ہین وہ
اس قابل نہ تھی کہ ہمارے مضمون پاک کے مقابل مین درج کیجاتی لہذا
ہمنے اوس پلیدگی سے بچکر صرف اصلی دعاوے کی تردید و تکذیب کی چونکہ
اصل بنا فساد شیخ جی کی صرف ابطال خلافت و اثبات امامت ہی تھی لہذا
اوسکے انہدام کی قرار واقعی تدبیر کی گئی اور وہ حکایتین و بناوٹین جو
شیخ جی نے چشم پوشی کرکے اہلسنت کو الزام ناحق دیا تھا شیعہ کی ہی کتب معتبرہ
سے نکالکر لکھدی گئین اور اونکا جواب بھی اہلسنت کی طرف سے ایسا دیا گیا

کہ انشاء اللہ تعالیٰ شیخ جی اور معتقدان شیخ جی کے لوں پر قیامت تک کھلتا
رہیگا ع کلوخ انداز را پاداش سنگ است ۔ اس ضمن میں تہ اشتہ سے شیخ
انوار الہدیٰ و شمس الضحیٰ اسے بھی لگے ہاتھوں ہے ناظرین سمجھے جاتے ہیں اور ہم
اپنی مظلومیت اور شیخ جی کی قابلیت کی داد اہل انصاف سے چاہتے ہیں
وہ ہوا نہ صفحہ ۳۳ میں شیخ جی لکھتے ہیں ۔ چنانچہ اوسیوقت سے کتب بینی
اپنا شعار کیا اور خدا کے فضل سے ہر قسم کی کتابیں گھر میں موجود تھیں کسب
وقت ہی اونکے جمع کرنے میں نہوئی و تین برس تک خوب سیر کی الخ
جواب لے شیخت پناہ اول یہ تو فرمایئے کہ آپنے کونسے مدرسہ میں کس
فاضل سے سند فضیلت حاصل کی یا بغیر سند ہی کے رکن اعظم اہلسنت کے
زبردستی بنے جاتے ہو بقول شخصے ۔ کس نشنود یا نشنود من گفتگو کے میکنم
ہمنے تو آپکے کسب ہنر کی کیفیت جیسا کہ اوپر سے سنی ہے کہ نہ آپ
عالم ہیں اور نہ فاضل نہ مولوی ہیں نہ قابل ہاں کسی قدر آپ و بجوب بچپن ہی ملازمت
دیوبندی شیعی سے اونکی صحبت میں رہکر کچھ نہ کچھ شدہ بدہ کر دیا ہے اس
آپکی استعداد البتہ اتنی پائی جاتی ہے کہ آپ اشعار ذیل کا شاید مطلب بھی
سمجھ لیتے ہوں

نظم

شمس ہے مہر نیر خورشید	کالا اور جلا سیہ سپید
نیلا پیلا زرد کبود	تاتا یا ناتی ست ولبود
آتش آگ آب ہے پانی	خاک وہ دھول جو باد اڑاتی

پھر آپکی ہمہ دانی و کتب بینی کیونکر اہل بصیرت کی نظر میں آسکتی ہے اپنے منہ
سے میاں مٹھو بن جانا اور چیز ہے اور قابلیت اور چیز اگر آپ قابل ہی
ہوتے تو کیوں آپکی انوار الہدیٰ مصداق مضمون اس قطعہ کے ہوتی قطعہ

عربی نہ فارسی نہ ترکی ۔ نہ تال کی نہ نظم کی نہ شستہ کی ۔ انوار الہدیٰ لکھی گئی ہے جس میں غلط شلط عبارت پر کی ۔ سوا اسکے ہر ایک سے دست بستہ التماس اصلاح کی کرنا یہ دوسری فضیلت ہے بیت

اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان	طوق زرین ہمہ در گردن خر می بینم

صفحہ ۲۶ و ۲۷ میں مولف نے دعوی کیا ہے کہ اس رسالہ کی تالیف ختم ہونے تک مذہب شیعہ کی کسی کتاب کو مطالعہ نہیں کیا اور ایک لفظ بھی اسکا انکی کتب سے اخذ نہیں کیا گیا جواب اب ہم اس قول کو کہ شیعہ کی کتب کو تا ختم کتاب نہ آنکھ سے دیکھا اور نہ ایک لفظ ان میں سے لیا مولف ہی کی کتاب سے جھوٹا کرتے ہیں صفحہ ۱ سے ۳ تک میں شیعوں کی کتابوں کی روایات معجزات امام محمد بن حسن عسکری ملقب بامام مہدی میں بلفظہ مرقوم ہیں روایت ہے کہ آپکی والدہ شریفہ کو مثل ام موسیٰ کے آثار حمل کے نمایاں نہ تھے حضرت حکیمہ عمہ شریفہ امام حسن عسکری فرماتی ہیں کہ جب میں نے سورہ انا انزلنا و قل ہو اللہ و آیت الکرسی پڑھی نرجس کے شکم میں بچہ پڑھنے لگا بعد اسکے دیکھا میں نے کہ تمام مکان روشن ہو گیا لڑکے نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اوسی وقت دوسرے مکان سے حضرت ابو محمد زکی نے آواز دی کہ اے عمہ میرے فرزند کو میرے پاس لاؤ جب اونکے پاس لائیں حضرت نے گود میں لیکر اپنے بچہ کے منہ میں زبان دی اور فرمایا کہ اے فرزند خدا کے حکم سے بولو چنانچہ لڑکے نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلہم ائمۃ و نجعلہم الوارثین پھر دیکھا میں نے کہ مرغان سبز نے مجھکو گھیر لیا پھر ابو محمد نے ایک سبز مرغ سے مخاطب ہو کر فرمایا خذہ فاحفظہ

حسبنا الله فیه ثقات الله بالغ امره حکیمہ فرماتی ہین کہ مینے ابو محمد سے پوچھا کہ یہ سبز
مرغ کون ہین فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام و دیکھا کہ رحمت ہین پہر مین انکی
والدہ شریفہ کے پاس گئی فرمایا کہ یہ صاحبزادہ ناف بریدہ و ختنہ کردہ
پیدا ہوا ہے اور بازوے راست پر آپکے لکہا تہا جاء الحق و زہق الباطل
ان الباطل کان زہوقا روایت ہے کہ جب وہ پیدا ہوئے
دوزانو ہو بیٹھے اور انگشت سبابہ بجانب آسمان اوٹہائے چہینکے الحمد للہ
رب العالمین کہا روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام حسن عسکری
سے دریافت کیا کہ آپکے بعد کون خلیفہ و جانشین و امام امت ہوگا آپنے پردہ
مکان کا اوٹہایا اوس مین سے ایک لڑکا خوبصورت تین چار سال کا نکلا پہر
آپنے پردہ اوٹہاکر مکان کے اندر کردیا راوی کہتا ہے کہ پہر مین نے پردہ اوٹہاکر
تمام حجرہ دیکہا اوس صاحبزادے کو نپایا روایت ہے کہ جب امام ابو محمد
زکی شہید ہوئے تو صاحبزادے آپکے سرداب مین غائب ہوگئے جب
مکان کو لوٹا تو آنحضرت کو دجلہ کے اندر پانی پر مصلی بچہائے ہوے بیٹہا دیکہا
لوگ دریا مین گہسے تو غرق ہوگئے چنانچہ اس خواب پریشان کی بہی تعبیر
خود ہی مولف نے یہ کی ہے کہ بعقیدہ علماء شیعہ یہی صاحب الامر امام مہدی
آخر الزمان ہین یہ تمام روایات واہیات شیعون کی کتب معتقدات مین درج
ہین مگر یہ مضمون بالخصوص لب لباب نتیجۃ المعجزات و احقاق الحق معتبر کتب
شیعون کا ہے جسکا جی چاہے کتب مذکور مین دیکہ لے اہلسنت کی کتابون
مین اس سوتے جاگتے کے قصہ کا کچہہ اثر نہین ہے اور نہ کوئی سنی اس
کچے علم کو پالتا ہے اگر کوئی کہے کہ مولف کے رسالہ مین شیعون کی کتاب کا
نام بہی نہین ہے تو ہم جواب دین کہ صفحہ ۱۶۳ مین دو جگہ کشف الغمہ کے حوالے

مضمون نکالا گیا ہے جو بحالت ہزارہا مولفات شیعہ مشہور ہے اور ... کا اسم
اسلام میں کذاب ہے پس یہ رسالہ ایمان والوں کے نزدیک یقیناً معتبر ہے
اس لیے کہ اصل میں شیعوں کی کتابوں کا لب لباب ہے ... میں
مذہب اہلسنت والجماعت ... نہیں ہے بلکہ مذہب امامیہ
اثنا عشریہ برحق ہے جواب ہم کہتے ہیں کہ اگر بالفرض ... مولف کے شیعوں
کا بھی مذہب زبردستی حق فرض کر لیا جائے تو بھی مولف کو ... الدنیا
والاخرۃ کے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیونکہ جامع عباسی کے ... باب ... فصل میں
یہ عبارت ہے کہ اگر سنی شیعہ بھی ہو جائے تو بھی حکم اصلی کافر کا ... ہے
کیونکہ اوس پر ... نہیں ہے اس صورت میں مولف ...
نہ گھاٹ کے ... گھر کے نہ ... کے ہوئے ... اور ... کے
اور ... کے ہوئے ... ہے کہ یہ امر مشہور عام ہے کہ اسلام میں بہتر
فرقے ہیں اون میں سے صرف ایک فرقہ ناجی ہے اور سب ناری ہیں ظاہر
ہے کہ ہر ایک فرقہ کا اصول یکسان ہے اور بہترویں فرقے سے مختلف و برعکس
جواب کیا خوب باوصف فضل و کمال مولف صاحب ... ان کو آج تک
بھی نہ معلوم ہوا کہ اسلام میں کتنے فرقے ہیں بقول شخصے سوکس نمی پرسد کہ
بھیا کون ہے ... ایک ہے یا ڈیڑھ ہے یا پون ہے شکر ہے کہ مولف نے اپنی
ہی زبان سے اقرار کر لیا کہ شیعوں کا فرقہ بہتروان ہے ... تراود چکند انچہ
در آوند ولست ہم کہتے ہیں کہ بالیقین بہتر فرقوں کا اصول ایک ہے اسیواسطے
وہ سب ناری ہیں مگر فرقہ اہلسنت والجماعت از روے اعمال حسنہ و افعال
صالحہ کے تہترواں فرقہ ہے چنانچہ یہ امر احادیث صحیحہ فریقین سے ثابت ہے
نہ مشہور عام اسی بنا پر ہمنے اس امر کی تشریح فرقوں کے ذکر میں کی ہے

دیکھو تو حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی فرقے ناری ہین یا وہ جنکی ہمنے سمعہ عقائد تشریح لکھی ہے صفحہ ۹۰ مین ہے کہ ازالتہ الخفاعن خلافتہ الخلفا مین شاہ ولی اللہ صاحب تعین خلافت کے پانچ طریقے جائز قرار دیتے ہین ایک بروے اجماع اہل حل و عقد کہ جس طرح سے حضرت ابو بکر صدیق خلیفہ ہوے دوسرے استخلاف کہ ایک خلیفہ دوسرے شخص کو اپنے بعد خلیفہ ہونیکے لیئے مقرر کرے جیسے حضرت عمر کا تقرر ہوا تیسرے بروے شوریٰ جیساکہ حضرت عثمان کی خلافت پر ہوا چوتھے خلیفہ است کو خوشی سے خواہ جبر سے اپنی طرف رجوع کرے اور با اوصاف خلافت اوس مین ہون اور متنازعین کو مصلح کرکے دور کرے جیسے امیر معاویہ پانچوین خلیفہ است کو اپنی طرف رجوع کرے خواہ اوسمین اوصاف خلافت ہون یا نہون جیسے مروان اور اونکی اولاد کو خلافت ہوئی مگر حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت کو شاہ صاحب نے کسی قسم مین داخل نہین کیا الخ

جواب ہان شیخ جی یہ تو فرمایئے کہ جب بقول آپکے مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے حضرت علی کو خلافت کے پانچون طریقون سے خارج کردیا تو پھر آپنے اوسی کتاب سے بہت سی احادیث حضرت علی کی شان مین کہان سے لکھین جسکا نمونہ صفحہ ۲۹۱ سے صفحہ ۲۹۷ تک انوار الہدیٰ مین موجود ہے اگر آپکا پہلا قول سچا ہے تو پچھلا جھوٹا اور اگر پچھلا سچا ہے تو پہلا جھوٹا سوائے اسکے اور بھی بہت جگہ ازالتہ الخفا سے عبارت لیگئی ہے وہ سب بھی باقرار سابق شیخ جی کے ساقط عن الاعتبار ہے۔ بیت

قرض لے پیتے تھے مے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہان	رنگ لاویگی ہماری فاقہ مستی ایک دن

صفحہ ۳۳ مین ہے خوب یاد آیا یہ لڑکی محمد بن ابی بکر کی مان جائی بہن ہے اسما بنت عمیس سے پیدا ہوئی نام اسکا ام کلثوم ہے جسکا عقد حضرت عمر فاروق سے ہوا اور بعض ناواقف مورخان نے ام کلثوم بنت فاطمہ علیہا السلام سمجھ لیا ہے **جواب** سبحان اللہ مولف اپنی ہی زبان سے اپنے مجتہدون اور عالمونکو ناواقف کہتے ہین

اب ہم مولف کی وقفیت اور اونکے علمار کی عدم وقفیت عدالت مذہب اثنیہ [illegible]
مین پیش کرتے ہین آیا دونون مین سے کون سے صاحب شیعہ ہین یا [illegible]
اول نوراللہ شستری مجالس المومنین مین اس نکاح کا باین الفاظ اقرار کیا ہے
اگر نبی دختر بعثمان داد ولی دختر بعمر فرستاد دوم مصائب النواصب مین
کہ محدثین کا اقرار ہے کہ نکاح جبرا اور اکراہ سے ہوا سوم تہذیب مستند کتاب
شیعون مین یہ حدیث مرقوم ہے قال عن محمد ابن احمد بن یحیی عن جعفر بن محمد القمی
عن القداح جعفر عن ابیہ علیہم السلام قال ماتت ام کلثوم بنت علی علیہم
السلام وابنہا زید بن عمر الخطاب فی ساعۃ واحدۃ ولا یدری ایہما
ہلک قبل فلم تورث احدہما من الاخر وصلی علیہما جمیعا
اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے حضرت ام کلثوم بنت علیؓ سے ایک بیٹا
پیدا ہوا نام اوسکا زید تھا چہارم کتاب کافی کلینی مین ملا یعقوب حضرت امام جعفرؑ
سے یہ حدیث نقل کرتا ہے ہو اول الفرج غصبنا یعنی یہ شرمگاہ پہلی ہی ہمارے
خاندان سے غصب کی گئی پنجم مجالس المومنین مین لکھا ہے کہ بعد وفات عمرؓ کے
ام کلثوم کا نکاح ثانی محمد ابن جعفر کے ساتھ ہوا اور عبارت محمد بن جعفر طیار کی
یہ ہے کہ بعد از فوت عمر بن خطاب بشرف مصاہرت حضرت امیر المومنین مشرف
گشتہ ام کلثوم را کہ از روے اکراہ در حبالہ عمر بود تزویج نمود ششم حسن
علی ابن اسمعیل شیعہ اثنا عشری بھی نکاح کا مقر ہے اوسکے قول کہ قاضی شستری
نے مجالس المومنین مین یون نقل کیا ہے اور از چند امر رسید کہ ازان جملہ قصہ
نکاح خلیفہ ثانی ست جواب داد کہ دادن دختر بہ عمرؓ کہ جناب امیر المومنین را اتفاق
افتاد باین جہت بود کہ اظہار شہادتین نمود اور یہی عبارت بجنسہ ازالۃ الغین مین ہے
ہفتم قول سید مرتضی کا جو شافی اور تنزیۃ الانبیاء اور رسالہ حسینیہ مین منقول ہے

روحی فداہ اللہ علیہ السلام ما ارتاب عمر الی نکاح ابنتہ الا بعد توعد و تہدید
امر ثبوت کامل سے مولف سا کے جھوٹے دعوی کو ڈسمس کردیا پھر سے شرم کی بات
ہے حقیقت ہوا سے تو چلو ہوائی ہیں ڈوب مرتے ہیں مگر یہان تو ہم سبھی نہیں ٹھہرتی ہے
آیا یہ تتمات صفحہ ۳۰ سے ۱۰ تک جو کرامات و روایات بحوالہ شواہد النبوت مولف
نے نقل کی ہیں وہ سب الحاقی ہیں انکا مطلق اثر اہلسنت کی کتب مین نہین ہے بلکہ
بہت سے علماء نے ایسے ناقص معتقدات پر اعتراض کیا ہے چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب نے اپنے تحفہ اثنا عشریہ مین بطور الزام بیان کیا ہے کہ شیعہ جیسی کرامات
نسبت آئمہ کے نقل کرتے ہین جنکا یقین طفل ابجد خوان کو بھی نہین ہو سکتا ہے
پھر یہ ملا مولوی جامی صاحب نے ساتھ تحقیق کے اپنے خیال محال کا مستند ہو سکتا ہے
یہان سے یہ خرافات البتہ شیعون کی مستند کتب مین بکثرت مرقوم ہین چنانچہ
منتخب المعجزات مولفہ محمد تقی مجتہد لکھنو کی تمام کتاب انہین واہیون سے بھری ہوئی
ہے سر مو فرق نہین ہے یہ بات نہایت صحیح ہے کہ شیعہ موقع پاکر اہلسنت کی کتب
مین اکثر اپنے معتقدات کو جو اونکے مفید مطلب ہوتے ہین داخل کر دیا کرتے ہین چنانچہ
کسی شیعہ نے ہنگام کتابت امام مالک رحمۃ اللہ کی کتاب موطا مین متعہ کو حلال
لکھدیا ہے حالانکہ امام صاحب موصوف کی دیگر تصنیفات مثل مسند جو موطا
کے بعد تصنیف ہوئی ہے متعہ قطعی حرام لکھا ہے اسیطرح سے کسی شیعہ نے کچھ اشعار
خلاف عقیدہ اہلسنت دیوان حافظ کے اخیر مین لکھدیے ہین اسیطرح سے کسی شیعہ
نے شواہد النبوت مین اپنے اعتقادات کے موافق کرامات آئمہ کو جنکی کچھ اصل اہلسنت
کی کتب معتبرہ مین نہین ہے طبع کروا دین ہین اگر مولوی جامی صاحب شیعو نکی
اون مفتریات کی جنمین صریح اہانت صحابہ باصفا کی ہر قوم سے معتقد ہوتے تو
کیون اپنی بیزاری مقلدان ابن سبا سے ظاہر کرتے چنانچہ سلسلۃ الذہب مین

مولانا صاحب تحریر فرماتے ہیں حکایت آن رافضی کہ یکے از متعصبان اہل سنت را گفت کہ علی را تعریف کن و پرسیدن آن فاضل کہ کدام علی آن علی کہ معتقد است یا آن علی کہ معتقد نیست ـ

شیعی پیش سنی فاضل / گفت کای در علوم دین کامل
بازگو وصفے از علی ولی / کہ ترا یافتم ولی بعلی
گفت کای در ولای من واہی / از کدامین علی سخن خواہی
زان علی کش تویی ظہیر و معین / یا ازان کش منم پیی و رہین
گفت من گرچہ اندکے دانم / در دو عالم علی یکے دانم
شرح این نکتہ را تمام بگو / آن کدام است و این کدام بگو
گفت آن کو بود گزیدہ تو / نیست جز نقش تو کشیدہ تو
پیکرے آفریدہ بخیال / گذرانیدہ بر وے احوال
پہلوانے بروت مالیدہ / ہمہ کین و عنا سگالیدہ
گربزے پر تہور و بے باک / کینہ جویے مغتن و سفاک
بندہ نفس خویش چون من و تو / فارغ از دین و کیش چون من و تو
در خیبر بزور خود کندہ / بردہ تا دوش و پیش افگندہ
بخلافت دلش بسے مائل / شدہ ابوبکر درمیان حائل
بعد بوبکر خواست دیگر بار / لیکن آن بر عمر گرفت قرار
چون ازین ورطہ رخت بست عمر / شد خلافت نصیب یار دگر
در تگ و پوئے بہر این مطلوب / ہمہ غالب شدند و مغلوب
با چنین وہم و ظن ناواقی / اسد اللہ غالبش خوانی
این علے در شمار کہ وہم / خود نبود ست در نباشد بہ

وان علیؑ کش منم بجان بنده ‌‌ ‌‌ ‌‌ سبلت نفس شوم را کنده
بر صف اهل ربع با دل صاف ‌‌ ‌‌ ‌‌ بهر اعدای دین کشید مصاف
بوده از غایت فتوت خویش ‌‌ ‌‌ ‌‌ خالی از حول خویش و قوت خویش
قدرت و فعل حق از و زده سر ‌‌ ‌‌ ‌‌ کنده بی خویشتن در خیبر
خود چه خیبر که خیبر گردون ‌‌ ‌‌ ‌‌ پیش آن دست و پنجه بود زبون
دید ز آفات خود خلافت را ‌‌ ‌‌ ‌‌ بی ضرورت نخواست آفت را
هر چه در دل نشند ازوی گرد ‌‌ ‌‌ ‌‌ هست بر چشم مرد آفت مرد
چیست گرد آنکه از ظهور وجود ‌‌ ‌‌ ‌‌ ره نگیرد شهود صفای شهود
تا کسی بود ز انحراف مصون ‌‌ ‌‌ ‌‌ کاید آن کار را ز عهده برون
بود با او موافق و منقاد ‌‌ ‌‌ ‌‌ در جنگ و مخالفت نه گشاد
چون همه روی در نقاب شدند ‌‌ ‌‌ ‌‌ ذره شان محو آفتاب شدند
غیر از و کس ز خاص و عام نبود ‌‌ ‌‌ ‌‌ که تواند بآن قیام نمود
لاجرم نصرت شریعت را ‌‌ ‌‌ ‌‌ متکفل شد آن ودیعت را
بود ستکمال مصطفیؐ ‌‌ ‌‌ ‌‌ گشت ختم خلافت نبوی
بود ختم رسل نبی و نبی ‌‌ ‌‌ ‌‌ شد علیؑ خاتم ولایت وی
جمعی از بیعتش ابا کردند ‌‌ ‌‌ ‌‌ واندران سرکشی خطا کردند
سر کشیدن ز امر اهل کمال ‌‌ ‌‌ ‌‌ هست ناشی ز سر نقص و بال
در جهان شاه و رهبری چو علیؑ ‌‌ ‌‌ ‌‌ گر کسی سر کشد زهی دغلی
این علیؑ در کمال خلق و سیر ‌‌ ‌‌ ‌‌ عین بوبکرؓ بود و عین عمرؓ
نیست در هیچ معنی و جهتی ‌‌ ‌‌ ‌‌ الفتی را با و مشابهتی
او بهو هو هم خویش دارد رو ‌‌ ‌‌ ‌‌ زانکه هو هو هم اوست در خور او

لعن ایشان مکن که لعنت اوست ٭ بد زشت باشد ز دوست لعنت دوست

خاطر از مہر او خراشیدہ		سے علی بہر خود تراشیدہ

دیکھو مولانا صاحب فرماتے ہین کہ رافضیون کا علی خیالی ہے اوسکا دنیا مین کچھ
وجود نہین ہے اور اہلسنت کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ وہ ہین جو اخلاق
وسیرت مین عین ابوبکرؓ و عمرؓ تھے پس رافضیون کے علی کو اہلسنت کے
حضرت علیؑ سے کوئی مشابہت نہین ہے نہ ظاہر مین نہ باطن مین اس حکایت
سے صاف ظاہر ہوگیا کہ درحقیقت وہ خرافات جو اخیر شواہد مین مندرج ہے
ہرگز ہرگز قول ملا جامی صاحب کا نہین ہے بلکہ کسی شخص بیہودہ نے واسطے دہوکہ دینے
اہلسنت کے اضافہ کر دیا ہے پس تحریر الحاقی کا ادائی حجت نہین ہوسکتی ہے وہ سب
محض لغو ہے اور اہلسنت کے عقیدہ کے بالکل خلاف صفحہ ۵ مین ہے کہ
جطرح سے مرسلین علیہم الصلوٰۃ معصوم اور ظاہر ہوتے ہین ویسے ہی انبیاء غیر
مرسلین جو درحقیقت مرسلین کے نائب ہین معصوم ثابت ہوئے ہین ابتداے
آفرینش سے تا اندم ہر مرسل صاحب شریعت کے ماتحت اور نیابت مین
بحسب ضرورت کسیقدر انبیاء غیر مرسل ضرور بالضرور مرسل مبعوث ہوئے
ہین الخ جواب سلف سے کسی شیعہ نے اپنے اس فرض مذہبی اور اعتقاد باطنی کو
کہ درحقیقت آئمہؑ انبیاء غیر مرسلین ہین اہلسنت کے مقابلہ مین ظاہر نہین کیا تھا
مگر اونکے خلف سعید نے صاف پردہ اوٹھا دیا کہ درحقیقت آئمہؑ انبیا ہین رسول
نہین ہین ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند ۔ اور اوسپر یہ طرہ بہی خالی از ابلہ فریبی
نہین کہ اسدم تک مبعوث ہوتے ہین چنانچہ اس وقت کے نبی باعتقاد مولف
امام مہدی ہین جو بیچارے سنیون کے ڈر کے مارے حضرت امیرؑ کا قرآن و
مصحف حضرت فاطمہؑ بغل مین دبا کر کوہ حاضر مین غائب ہوگئے ہین ایسے عقائد
سے تکذیب آیہ کریمہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ

وخاتم النبیین کی ہوتی ہے کیونکہ صاف صاف خداے تعالی فرماتا ہے کہ محمدؐ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہوگا جب ائمہؑ بموجب علم خدا نبی نہٹھیرے تو معصوم بھی نہٹھیرے اسلئے کہ معصومیت مخصوص بہ نبوت ہے نہ مخصوص بولایت اگر مخصوص بولایت ہوتی تو جناب امیرؑ کبھی اپنی زبان مبارک سے ایسا نہ فرماتے صحیفہ کاملہ مین یہ حدیث جناب امیرؑ سے منقول ہے قد ملك الشیطان عنانی فی سوء الظن وضعف الیقین انی اشکو سوء مجاورته وطاعة نفسی له دیکھو جناب امیرؑ پر شیطان اور نفس کا غلبہ کرنا عین دلیل غیر معصومیت کی ہے تا بدیگران چہ رسد - پھر صفحہ ۵۷ سے صفحہ ۶۰ تک شیخ جی نے آیہ تطہیر پر بحث کی خلاصہ اوس تمام حماقت کا یہ کہ لفظ اہلبیت مذکر ہے اور ازواج مذکر نہین اگر یہ آیت سے مثل اون آیات کے ازواج کے لیئے نازل ہوتی تو ربط کلام کیون تبدیل ہوتا یہ محض براہ عداوت اہلبیت توجیہات نکالے گئے ہین ورنہ جو لوگ ایسا کہہ گذرتے ہین تو خود ہی نادم ہوتے ہین جواب اب ہم شیخ جی کی ہی تحریر پر زور دیکے اونکو اولٹا نادم کرتے ہین دیکھو صفحہ ۶۰ کی سطر ۱۳ مین شیخ جی خلاف اپنے دعوے کے ہمراہ چارتن سے لیتے ہین یعنی حضرت علیؑ و حضرت حسنینؑ و حضرت فاطمہؑ زہرا اب شیخ جی بتاوین کہ حضرت فاطمہؑ زہرا تو مونث ہین اونکو آپ پھر کیون داخل اہلبیت کرتے ہین اور جب بقول آپکے حضرت فاطمہؑ داخل اہلبیت نہین ہین تو پھر حضرت حسنینؑ بھی اہلبیت سے نہٹھیرے صرف ایک بیچارے حضرت علیؑ باقی رہے اور ان بیچارے کے عدد کا تنہا اطلاق ہو نہین سکتا واہ شیخ جی صاحب خوب ہی آپنے آیہ تطہیر کو منسوخ کیا نہ ازواج کے حق مین رکھی نہ آل کے خوب سمجھے بقول شخصے عجب ہین پھر سمجھ پر آپکی سمجھے تو کیا سمجھے - شیعونکو چاہیئے کہ وہ اپنے علما کو سمجھالین کہ ہمارے مفسرین کی نسبت حماقت کا لفظ ازراہ تعصب کے

[illegible]

استعمال کرتا ہے اگر شرافت ذاتی ہوتی تو ہم بھی رذالت کے الفاظ استعمال کر
سکتے تھے مشتہرہ صفحہ ۹۶ مین ہے خلفاء اہل سنن یعنی جنکی نسبت خلیفہ رسول اللہ
ہونیکا عقیدہ اہلسنت وجماعت کو ہے یہ ہین حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمرؓ ابن
خطاب حضرت عثمانؓ بن عفان معاویہؓ بن ابی سفیان یزید بن معاویہ مروان بن الحکم
عبد الملک بن مروان و ولید و ہشام وغیرہ جہانتک کہ بارہ شخصون کی تعداد
ختم ہو الخ جواب خیر سولف صاحب آپ تعصب کے گھوڑے پر سوار ہین
زبان مین لگام نہین تھمنی چاہے متنزہ ہی اور سرکشی کیجیے ہم برا نہین مانتے
کیونکہ ابھی آپ نئے بگڑے ہین اب ہمارا بھی دندان شکن جواب لیجیے فی الحقیقت
ہمارا اعتقاد نسبت حضرت ابو بکر صدیقؓ و حضرت عمرؓ فاروق و حضرت عثمانؓ غنی کی
خلیفہ برحق ہونیکا یقیناً ہے اسلیے کہ اون بزرگان دین کی خلافت کو جناب امیر المومنین
و جناب حسنینؑ و تمام بنی ہاشم نے بھی تسلیم کرلیا تھا اور ہمیشہ اونکے پیچھے نماز
پڑھی ہے اور کبھی کسی کام مین ذرہ برابر مخالفت نہین کی حتی کہ اون حضرات نے
اپنی اپنی خلافت و امامت کی حالت مین بھی صحابہؓ ثلثہ ہی کی سنت کی مطابعت
کی ہے پھر کیا وجہ ہے جو ہم حضراتؓ موصوف کے معتقد نہون کیونکہ درصورت سوء
اعتقادی صریح مخالفت جناب امیرؑ اور جناب حسنینؑ کی لازم آتی ہے اور
نسبت حضرت معاویہؓ کے ہمارا یہ جواب ہے کہ جیسے اونکے ہاتھ پر حضرت امام
حسنؑ نے بیعت کی اور اونکو اپنا امیر المومنینؑ سمجھا ویسے ہی ہم بھی اونکی نسبت
امیر ہونے کا اعتقاد رکھتے ہین اور اونکو منجملہ صحابہؓ رسول اللہ جانتے ہین نہ
خلیفہ رسول اللہ اب چلو یزید کی طرف جسمین کہ امسکے سے افعال و اعمال پائے
جاوین وہ پلید اوسی کا خلیفہ ہے دیکھو وہ ظالم ڈاڑھی منڈاتا تھا ہم نہین منڈاتے
وہ فسق و فجور کرتا تھا ہم نہین کرتے اوسنے شامیون کو جمع کرکے حضرت امام حسینؑ

کا سر مبارک نیزہ پر رکھکر گلی کوچون مین پھرایا ہم نہین پھراتے ہین اوس نے جیسے اہلبیت کی اہانت مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا ہم اونکی بیبیون او بیٹیونکے مجلسون مین ماتم لیکر بیٹھتے نہین اتنا کرتے ہین پس ان وجوہات بینہ سے یزید پلید اہل تشیع کا خلیفہ ٹھہرا نہ اہلسنت کا ۶ برعکس نہند نام زنگی کافور دوقس علی ہذا ہان صاحب ذرا تو فرمایئے کہ آپنے کونسی کتاب مین سے یہ مضمون تراشا ہے ثابت کیجیے ہم جھوٹے کو گھر تک پہونچاتے ہین ۶ اوسر جو کی دھنی سو گاوے آل تپال - اسی موقع پر اس امر کا بھی اظہار کرنا ضروری ہے واضح ہو کہ اصل ولایت شیعون کی خاص کوفہ ہے ہر چند کہ بیوفائی کوفیونکی نسبت جناب امیرؑ و حضرت حسنینؑ مستغنی از بیان ہے مگر شیعونکو اپنے کوفی ہونے پر اسقدر ناز ہے کہ کوفہ کو کعبہ و مدینہ سے بھی بڑھکر جانتے ہین چنانچہ ملا باقر مجلسی نے تحفۃ الزائر مین لکھا ہے کہ در حدیث معتبر و بگر از حضرت جعفر صادق منقول ست کہ حق تعالی عرض کرد ولایت ما را بر اہل ہر شہر پس قبول نکردند مگر اہل کوفہ دوم ملا باقر مجلسی کی مجالس المومنین شستری مین عبداللہ بن ولید سے یہ روایت ہے گفت در زمان بنی مروان بخدمت امام جعفر صادق علیہ السلام رفتم آن حضرت از من و رفیقان من پرسیدند کہ شما چہ کسانید گفتم از اہل کوفہ ایم آنحضرت فرمودند ہیچ یک از بلاد این قدر دوست نداریم کہ در کوفہ اسکے بعد حدیث مرقوم ہے سوم اگر کہین دو نون روایتون مین لفظ تشیع تو ہے ہی نہین تو ہم ثابت کرتے ہین کہ اسی مجالس المومنین مین ملا باقر مجلسی سے یہ عبارت منقول ہے کہ کوفی بودن شخص دلیل تشیع ست اگرچہ ابو حنیفہ کوفی باشد الخ اے شیعو مرنے کی جگہ ہے بلکہ بڑی غیرت کی بات ہے کہ تم منبرون پر بیٹھکر اپنے برادران حقیقی کی مذلت کرتے ہو او اونپر لعنت بھیجتے ہو تمکو چاہیئے اونپر رحمت بھیجو او میان انیس دبیر وغیرہ کے مرثیون کو کوفہ آہنگر مین جلاؤ بس تیت ہمارا کام کہدینا ہے یارو اب آگے چاہو تم مانو نمانو - آیات بینات

[illegible]

صفحہ ۳۰۳ مین ہے و اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا فلما نبأت بہ
و اظهره الله عليه عرف بعضه واعرض عن بعض ترجمہ اور جس وقت
نبی صلعم نے کوئی راز کی بات اپنی کسی بی بی سے کہی اور اوسکے اخفا کی تاکید کی
اور اوس بی بی نے برملا اوس راز کو فاش کیا اور اللہ تعالیٰ نے اوسکو نبی پر ظاہر
کر دیا تو نبی صلعم نے بعضی باتون کی نسبت تو اوسکو جتلایا اور بعضی باتون سے سکوت
کیا اس آیت کی بحث مین مولف نے بہت سے اپنے کاغذ سیاہ کئے مگر اصل
راز کی بات کو ظاہر نہ کیا اس لیئے کہ مین حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت
نہ ثابت ہو جاوے جواب اب ہم اوس راز کو شیعون کی معتبر کتب سے
ثابت کرتے ہین خلاصۃ المنہج صفحہ ۳۰۸ جزو اور مجمع البیان مین تفسیر آیۂ مذکورہ
بالا کی یہ لکھی ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے حفصہؓ سے فرمایا کہ ہمارے بعد
ابو بکرؓ مالک است ہوگا بعد اوسکے تیرا باپ یعنی عمرؓ حفصہؓ اس بات سے نہایت
بہت خوشحال ہوئے یہ دونون بید عائشہؓ سے کہی تب یہ آیت شریف نازل
ہوئی اب اہل انصاف مولف کے منہ مین اوٹھا کر دیکھ رہے آیا ہم سچے ہوئے یا
وہ دونون مین سے کون جھوٹا ہے صفحہ ۹۲ مین ہے کہ بعد وفات حضرت عثمانؓ کے
ایک شخص عدیؓ بن حاتم نے یہ ندا سنی ابشر ابن عفان بروح و ریحان
و برب غیر غضبان ابشر ابن عفان بغفران و رضوان
مگر ہم تعجب کرتے ہین کہ جب حضرت عثمانؓ کی روح اعلی علیین یا کسی دوسرے
مقام مناسب پر پرواز کر چکی تھی تو یہ بشارت اونکو سنائی کیون دی گئی الخ
جواب یہ تعجب مولف کا از راہ تعصب ہے ہر بیان کچھ سمجھ کا بھی قصور ہے
اب ہم سے مطلب صحیح اس قصہ مستند کا سنئے حقیقت اس روایت کی یہ ہے
کہ حضرت عدیؓ ابن حاتم صحابی رسول اللہ صلعم کے فرماتے ہین کہ جس وقت حضرت

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حالت تلاوت مین دشمن نے تلوار ماری قریب تھا کہ طائر
روح اقدس قفس عنصری سے پرواز کرے کہ غیب سے یہ نداء ہمنے بھی کان سے سنی
پس یہ امر بسیط جسے دور از عقل نہین جسپر تعجب کیا جاوے ہان یہ بات البتہ
بڑے تعجب کی ہے کہ باوجود اسکے کہ جناب امیرؑ کو شہید ہوئے کچھ کم تیرہ سو
سال ہوئے مگر شیعہ اسدم تک اوٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یا علیؑ یا علیؑ کہتے ہین
کیا وہ دنیا مین موجود ہین جو انکو بلایا جاتا ہے سوا اسکے تصریح پر زیارت
پڑھنا بھی زیادہ تر حیرت کی جا ہے کیونکہ اس بات سے بیوقوف سے بیوقوف
بھی بخوبی آگاہ ہے کہ کاغذ اور لکڑیون مین حضرت امام حسینؑ نہین بیٹھے ہین
پس امر واقعی پر تعجب کرنا عین غلط فہمی ہے اور یہ لکھنا مؤلف کا کہ روح حضرت
عثمانؓ کی ایکسی دور کے مقام مناسب پر پرواز کر گئی صریح تبرا ہے اسکا جواب
خداتعالی قیامت مین تبرائیون کو دیگا اور اسکے حبیب پاک کے داماد کی نسبت
کیسے گستاخ ہین انشاء اللہ تعالی ہمارے پاس اسکا جواب نہین صفحہ ۹۵ و ستا
روح الامین آپکے مناقب مین بولا جاتا ہے اس فقرہ مین اعتقاد مؤلف کا
ابن سبا کے مطابق ہے کہ گویا حضرت علیؑ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے
کہ جنکا لقب جو سرا اول ہے اوستاد ہین **جواب** اگرچہ مؤلف جناب امیرؑ
کو خدا و رسولؐ کا ہی کیون نہ اوستاد بناوین مگر نیابت جناب امیرؑ کی کسی
طرح سے ثابت نہین کر سکتے ہین صفحہ الیضا مین ہے کہ شب معراج مین حضرت
نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ وایدناہ بعلی مؤلف نے آیہ ایدناہ
بروح القدس کو ترمیم کرکے بجاے روح القدس کے بعلی بنایا ہے اگرچہ
غیر فصاحت سے جملہ موضوعہ ابن سبا کا بطلان کرتی ہے مگر ہم دوسرے
طرز پہ جملہ مذکورہ کی تکذیب کرتے ہین دیکھو جناب باری جا بجا اپنے کلام حق مین

فرمایا ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ رسول اللہ کی جناب اب ... [illegible] پیدا ہوا
مہاجرین میں ایک حضرت علی ہی ہیں پس شخص اپنا نام علی کی کیونکر رکھ سکتا ہے
اس صورت میں تو تکذیب کلام الٰہی کی لازم آتی ہے کیونکہ اپنا نام العلی یقیناً جعلی ہے
بہت سنیکڑوں شہر دیکھے ہیں ... [illegible] صورت کا ... [illegible]
صفحہ ۶۰ سے صفحہ ۶۳ تک میں مولف تاریخ ... [illegible] ان علما سے نقل کرتا ہے
انا حارب لمن حاربہم الخ کی اس درجہ غلو کو کام فرمایا ہے کہ ... [illegible]
رسول اللہ کو شقی و بے ایمان ٹھہرایا ہے اور کل ... [illegible]
انوار الہدی سے نقل کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ کیا اوس زمانہ میں سوا ... [illegible] کے
سب کے سب شقی اور بے ایمان ہی لوگ تھے حرمین کے شرفاء اور ... [illegible] اور
صحابی زادے اہل شہادت کی ... [illegible] سے ناراض نہیں ہوئے بلکہ ... [illegible]
یزید سے بیعت کی الخ پھر آگے لکھا ہے کہ واسطے ... [illegible] حضرت علی کی
بیعت سے انکار کرے اور یزید کی بیعت اختیار کرے الخ دیکھو جو اپنے مقتدا کے
وقت کی تحقیق کامل کو کہ ظالم نے صحابہ تو در کنار آل کو بھی شقی اور بے ایمان
بنا دیا کیونکہ شرفاء حرمین میں سے سوائے اون چند لوگوں کے کہ جنہوں نے ہمراہ
حضرت امام حسین جانبازی کی باقی جو رہے وہ معاذ اللہ بعقیدہ ... [illegible] صاحبان
کے سبھی تو شقی و بے ایمان ہیں مثل حضرت امام زین العابدین و حضرت ... [illegible] ابن حنفیہ
ابن علی و دیگر اولاد علی و محبان علی مثل اولاد حضرات مقداد و عمار یاسر و ابوذر غفاری
و عبد الرحمن فارسی و دیگر بنی ہاشم مثل ابن عباس و اولاد حضرت عقیل ... [illegible] حقیقی
حضرت امیر مثل حضرت مسلم و اولاد حضرت مسلم مثل محمد و ابراہیم جنکو شیعان کوفہ
نے بڑی بیرحمی سے ناکردہ گناہ مظلوم شہید کر ڈالا وغیرہ ہاں خوب یاد آئی بہتر
کی تعداد سے تو حضرت امام حسین بھی سوا ہیں اگر شیعہ لفظ سوا ہی کو سمجھ سکیں

بشرطیکہ سواے ۵ یا ۱۲ یا انتہا ۱۳ کے گنتی بھی جانتے ہون تو اونگلیون کی پورون پر
حساب لگا دیکھین کہ شیخ جی نے کتنے صاحبون کو بنی ہاشمؑ و اہلبیت رسولؐ اسد
و شیعان علیؑ مین سے شقی و بے ایمان فرمایا ہے کیونکہ سب بزرگ شرفاء عرب
مین سے تھے یقیناً نہ روساء کوفہ سے جب اون سب بزرگون کو شیخ جی نے شقی و
بے ایمان بنایا تو اب یہ لوند کا جھنہ کدہر سے نکل آیا کوئی آپکو سید صاحب کہلواتا ہے
کوئی آپکو میر صاحب بتلاتا ہے ہر شہر مین مرزا صاحبان کی ڈھیر ہر قصبہ مین بندہ گان
علیؑ کے انبار عاشقان حسینؑ درجنون تو محبان اہلبیتؑ کوڑیون اب ہم اپنے لائق در
مخاطب سے دریافت کرتے ہین کہ یہ حضرات الارض بھی بقول آپکے شقی و بے ایمان
لوگون مین سے ہین یا نہین کیونکہ یہ سبھی تو آپکو شرفاء حرمین کی اولاد اور محبون
مین سے تصور کرتے ہین اگر در اصل انکی نسل شرفاء حرمین سے ملتی ہے تو بیشک
شبہ تمام شیعان سادات پناہ و محبان امامت دستگاہ شقی و بے ایمان ٹھہرے
بقول شیخ جی صاحب اور اگر فرماوین کہ شرفاء حرمین سے اس فرقہ کے
لوگ نہین مگر روساء کوفہ کی اولاد اور شیعان مین سے ہین تو یہ بات نہایت بیجا و
زیبا بلکہ سزا ہے یہان تک تو شیخ جی اور یاران شیخ جی کی ایمان داری اور
سعادتمندی کا حال بیان ہوا اب سنیے اصل حقیقت بیعت کی شیخ جی نے لکھا ہے
کہ تمام شرفاء حرمین نے یزید کی بخوشی بیعت کر لی ہم کہتے کہ شیخ جی نے اپنے
مورخین کی دیدہ و دانستہ مخالفت کی بلکہ اس بیعت کے بارے مین شیخ جی
نے صریح کید عظیم کو عمداً دخل دیا ہے کیونکہ یزید پلید کی تو کسی صحابیؓ نے بیعت
نہین کی مگر حضرت امیر معاویہ نے البتہ بیعت یزید کے واسطے لی تھی سو
بسبب شوکت و امارت امیر المومنین وقت کے جمیع بنی ہاشمؑ و غیر بنی ہاشم نے
بموجب حکم حاکم وقت کے بیعت کی مگر بقول مورخین اہلسنت پانچ صاحبون نے

بقول مورخین شیعان چار صاحب ان ... تھا کہ بیعت نہیں کی چنانچہ
شیعوں کی معتبر تاریخ حملہ حیدری سے جو بطریق نظم مطبع منتظم دہلی ... اگر ... کا ...
مین حسب فرمایش سید تجمل حسین صاحب ... و سید علی ... صاحب ... مطبع
ہوئی ثابت کرتے ہین ... صفحہ ۹۵ مین ہے آمدن معاویہ در یثرب
بہر گرفتن بیعت برائے یزید پلید از اہل آن دیار و ابا کردن حضرت امام حسین
بن علی و عبدالرحمن بن ابوبکر و ابن زبیر و عبداللہ ابن عمر و روانہ شدن ہر چہار
بیت الحرام را

ابیات

روان گشت پس حاکم ملک شام	بہ یثرب در آمد بجلدی تمام
... یزید لعین آن زمان	ستانید بیعت ز خرد و کلان
مگر چار کس از رہ التجا	نمودند از بیعت او ابا
حسین علی عبدالرحمن دگر	چو ابن زبیر و پس ابن عمر
پس این چار کس از رہ احترام	شتابندہ در سوے بیت الحرام

دیکھو شیعو اپنے مجتہد العصر کی تاریخ دانی کا حال کہ آپکا ... لکھا ہے اترا
کہتے ... چار پرہیزگار کے سب نے بیعت کی ... مین بنی ہاشم
وغیر بنی ہاشم سب برابر ہین پس جو الزام و اتہام کہ شیخ جی نے نسبت صحابہ
کے تجویز کیا ہے وہی الزام تمیع بنی ہاشم پر یقیناً عائد ہے بقول مورخ حملہ حیدری
وغیرہ اب دیکھئے بنظر انصاف ہمارے عدم تاریخ دانی کا حال کہ ہمنے
بمقابلہ مخالف سمجھ کر متعصبانہ انکار واقعی نہین کی بلکہ معاملات بشریت امیر معاویہ
کا جسکا کہ فریقین کی تواریخ مین ہے جو کچھ صحیح تھا اقرار کیا کاش ہم انکار
کر جاتے یا اس امر بین کو چھپاتے تو شیخ جی ہر ایک اہلسنت کا منہ چڑاتے
اور نازان ہو کر اپنی چہ میگوئیان دکھاتے اور کہتے کہ اظہار الہدی مین باوجودیکہ

استفسار نواسیون کا ہے مقصد احضرت امیر معاویہ کے ذکر سے چشم پوشی کی گئی لہذا
امر واقعی بہت ورگذر کی گئی چونکہ پاس خاطر صحبت رسول اللہ جملہ مدعیان اسلام
پر واجب بلکہ فرض ہے اس واسطے ایک حدیث تفسیر حضرت امام حسن عسکری
سے صفحہ ۱۱۳ اظہار الہدی مین لکھدی گئی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ فرمایا امام حسن عسکری
نے کہ خدای تعالی نے وحی کی آدم علیہ السلام کیطرف کہ جو کوئی اصحاب رسول اللہ مین سے
کسی ایک کو بھی برا کہیگا وہ ابد الآباد تک عذاب دوزخ مین گرفتار رہیگا چونکہ شیخ جی
سرکشی کے سٹو پر سوار ہین کوڑہ امام صاحب موصوف نے بر سوط العذاب خدای
تعالی کو کب خیال مین لاتے ہین بلکہ شمس الضحی مین اس قدر گرم ہوے کہ
تہذیب کی بھی باگ ہاتھ سے چھوڑ دی بنا برین اس کا جواب بھی جو لانگاہ
مطاعن مین دندان شکن لکھدیا بلکہ ایسا قافیہ تنگ کیا کہ شیخ جی صاحب جامہ سے
دیکھکر بھول جاینگے بلکہ اپنی حدیث موصوفہ بالا کے مطلب کو بھی بہت ہی کہ اینگے
بشرطیکہ راہ حیا مین ثابت قدمی کہین و گر نہ انہون لیکر گذرینگا تو کچھ علاج ہی
نہین ہے یہ وہ ناسخ حسرت ہے کہ شرع پنج کو بھی پنج بنا دیتا ہے ایسے
بیہودن کا تو ذکر کیا شیطان کو شیطان کے ہاتھ کا دکھا دیتا ہے امید ہے
کہ اس مرتبہ ضرور ہی شیخ جی تاپتے ہی جا دینگے اگر شوخی کرینگے کیا مضائقہ ہے
پھر بھی منہ کی کھائینگے ہم تو دیکھین کہ آپ کتنے ہتھ کنڈے ہین اور کس قدر اپنے
ست دودہ ان صاحب اب آپ یہ تو بتلائیے کہ اب تابع حضرت امیر معاویہ کچھ
جناب امیر کی بھی خطا ہے یا نہین چونکہ آپ شیعون کی کتب سے منہ پھیرنا نصیب
ہین پھر ہم کس کے روبرو اس امر حق کو ظاہر کرین بقول شخصے اندھے کے
سامنے رووے اپنی آنکھین کھووے لہذا ہم آپکی آپکے بڑون سے سفارش
کرتے ہین مثل سید سجاد حسین و سید جواد حسین کے دو مرد ہی توہو سکے

اپنے جدید مومن کو اپنے عقائد سے آگاہ کرین کیونکہ وہ بیچارے [illegible]
شیعون کی کتب سے محض بے بہرہ ہین دیکھو شیعو سچ ہے یا جھوٹ کہ جو سبب تمھارے
ہی عقائد پر مکائد کے بچند دلائل جناب امیرؑ بمقابلہ حضرت امیر معاویہؓ زیادہ
خطاوار ٹھہرتے ہین اول جناب امیرؑ نے خلفاء ثلثہؓ کے زمانہ مین حدیث سکوت
کی تعمیل کی اور بمقابلہ حضرت امیر معاویہؓ اوسکو بالاے طاق رکھدیا سچ کہو خطا
ہے یا نہین دوم جناب امیرؑ تا زیست پابند تقیہ کے رہے مگر حسینؓ نے ترک کی بسبب
طلب جاہ و مناصب دنیا کے جیسا کہ شیعونکا عقیدہ ہے بمقابلہ حضرت امیر معاویہؓ
اوس قید سخت سے قطعاً آزادی حاصل کی حق کہو خطا ہے یا نہین سوم جناب
امیرؑ نے اپنے حقیقی بھائی کو اس درجہ ناراض کیا کہ وہ بیچارے جناب امیرؑ
کی بیعت توڑ کر جنگ صفین مین حضرت امیر معاویہ کے شریک ہوگئے اور
بخوشی خاطر انکی بیعت کرکے اپنے بھائی کے مقابل مین لڑنے کو میدان مین
آکھڑے ہوئے چنانچہ شریف مرتضی نے اس قصہ کو تنزیہ الانبیاء مین مفصل
بڑے آب و تاب سے بیان کیا ہے اب کہو کہ یہ بھی خطا ہے یا نہین - اگرچہ
اس قصہ کا مضمون مذکور دیگر کتب شیعہ مین بکثرت ہے مگر ہم اوسکو علامہ
روزگار شیعہ مذہب کا ماہر علم کلام واقف تواریخ خاص و عام مولوی شیخ
احمد صاحب کی انوار الہدی کے صفحہ ۲۵۲ سے بجنسہ نقل کرتے ہین قصہ حضرت
عقیل ابن ابی طالب برادر حقیقی جناب امیر المومنین کا سنیے کہ روزینہ مین کسقدر
جو دار الخلافت سے پاتے تھے غریب نے چند روز تک روزینہ سے کچھ
بچا کر ایک روز لطیف کھانا پکایا مگر برادر محبت تنہا خوری پسند نہ کرکے بھائی
صاحب کی بھی تواضع کی آپکو معلوم ہوا کہ ضرورت ناگزیر سے آدھ پاؤ یا تین
چھٹانک جو بھائی کو زیادہ ملے اسی حساب سے آئندہ روزینہ مین کم کردیے گئے

کہ حضرت عقیلؑ ناراض ہو کر معاویہ کے پاس چلے گئے اگرچہ شیخ سیدار معتبر
نے اسکی عبارت کے بعد مین اپنے حفظ مذہب کے واسطے یہ بھی لکھا ہے کہ پیچھے
چلے آئے مگر ہمکو صرف حضرت عقیلؑ کا ناراض ہو کر حضرت معاویہ کے پاس
چلے جانے کی ہی سند بس ہے اب شیخ جی صاحب ہمسے آنکھ ملا کر بات
کرین اور ہمارے سوالون کا جواب دین اول وصی وولی سے ناراض ہونا
کفر ہے یا نہین دوم امیر المومنینؑ کی جگہ منصب نیابت رسالت پر قائم ہو بیعت
توڑنا اور معاذ اللہ امیر المرتدین کی بیعت کرنا ارتداد ہے یا نہین سوم تھوڑی
سی متاع دنیا کی حرص پر دار الاسلام کو چھوڑ کر دار الکفر مین مومن کا چلے جانا
خلاف حکم خدا و سنت رسولؐ اللہ ہے یا نہین چہارم احسان پر شکر یہ واجب ہے
یا کفران نعمت پنجم جب دم حضرت عقیلؑ ناراض ہو کر چلے تھے جناب امیر نے
کیون نہ بموجب رحماء بینہم کے اونکو پند و نصائح فرمائی کہ آدھ پاؤ یا تین چھٹانک جو
پر کیون اپنا ایمان بگاڑتے ہو اگر اس پر بھی وہ نہ مانتے تو اپنے لنگر خانہ عام سے
جس سے تمام جہان مستفیض ہوتا تھا بیچارے بھائی کے تھوڑے سے جو مقرر کر دیتے
آپ تو بڑے باذل تھے اس مرتبہ بخل کو عمل مین لانا کس وجہ سے تھا یارو
یہ دشمنی تھی یا عداوت دیکھو شیخ جی جب بقول آپکے باہم معصومون کے
صرف آدھ پاؤ یا تین چھٹانک جو پر اس درجہ کی رنجش ہو کہ نوبت کفر و کفران
کی پہونچا دے تو بیچارے امیر معاویہ کہ نہ جہاں گشتہ تھے نہ امام نہ معصوم مگر
بمقتضای بشریت طالب جاہ و مناصب دنیا کے ہوے تو گناہ کیا ہوا ایسے
معاملات تو آئمہ اور اولاد آئمہ مین بھی بابت امامت کثیر الوقوع ہین جیسا کہ
مطاعن مین مذکور ہوے یہ وہ نعمت عظمی و دولت کبری تھی کہ جسکی حسرت
مین بقول شیعان حضرت امام حسینؑ اپنی ناک کٹوانے پر راضی تھے اگر حضرت

معاویہ سے بہی اسی قسم کی بشریت سرزد ہوئی تو خطا کیا ہوئی اپس واسطے
حضرت امیرؑ باؤل کے حال پر کہ اونہون نے براہ بخل وحسد اپنے غریب بہائی
کے حقوق صلہ رحمی کو جڑ سے اوکھاڑ ڈالا اور واسطے حضرت عقیلؓ کے حال پر
کہ اونہون نے فقط آدہا پاؤ یا تین چھٹانک جو کے حرص کے سبب سے اپنی اور
تمام متعلقون اپنے کے دین وایمان کو بگاڑا حق یہ ہے کہ شیخ جی نا واقف
علم تواریخ نے کچہہ چہری تیز لیکر سنیون ہی کی گلو تراشی کا ارادہ نہین کیا
بلکہ شیعون کے بہی دل کا کارد کند سے یقینا کبابون کے لائق قیمہ کر ڈالا
ہے نہوگے کیسا چورا اینٹ سے پر تہانا ہے شیعون کو چاہیئے کہ ایسے مجرم کو
سرمن رائے مین لیجا کر امام غائب کے حوالہ کر دین اور اس مضمون کی ایک
عرضی بہی دیدین بیت سپردم بتو مجرم خویش را ۔ تو دانی حساب کم وبیش را
صفحہ ۱۳۴ مین ہے کہ نائب برحق علم قرآن وسنت وحل مسائل وقضایا مین بدرجہ
اتم کمال رکہتا ہو کبہی کسی سوال کے جواب مین قاصر نہو اس تمہید کی تشریح
توضیح مولف نے صفحہ ۱۳۹ تک کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے نعوذ باللہ نقل کفر کفر
نباشد کہ خلفاء راشدین نہ علم قرآن رکہتے تہے نہ سنت پر چلتے تہے اور نہ مسائل
حل کر سکتے تہے اور نہ کسی کی داد دے سکتے تہے مگر جناب امیرؑ مین یہ سب کمال
تہے جواب ہم کہتے ہین کہ جب باعتقاد شیعیان جناب امیرؑ نے اپنے
جمع کئے ہوئے قرآن کو تو گم کر ڈالا اور تمام عمر قرآن عثمانی کی تلاوت کرتے
رہے اور اپنی اولاد کو تلاوت کرواتے رہے تو پہر آپ مین صفت علم قرآنی
کی کیا پائی گئی جسپر مولف کو گونہ ناز ہے بلکہ ایسے عقیدہ سے یہ بات ثابت
ہوتی ہے کہ جناب امیرؑ سے بڑہکر کوئی گنہگار نہوگا کیونکہ اونہون نے اپنی
خلافت کے زمانہ سے لیکر قیامت تک بندگان خدا کو گمراہ رکہا پس جسقدر کہ

بار معصیت مثل کفر و شرک وغیرہ مخلوق گمراہ سے سرزد ہوا وہ سب جناب
امیرؑ کے سر پر نعوذ باللہ من ذالک اب سنت کا حال سنیے کہ جناب شیر خدا
مرتے مرگئے مگر اونھون نے خلاف سنت اصحاب ثلثہ کے کوئی کام نہین کیا اور
نہ اپنی اولاد کو کرنے دیا اس صورت مین جس منصب کے کہ بانی سنت سزاوار
ہین اوسی منصب کے سزاوار پیرو سنت بھی ثابت ہوئے پس مولف کا ہیچ ما
دیگرے نیست کہنا محض تعصب ہے اب مسائل وافی جناب مظہر العجائب کی بھی
قابل غور ہے کہ آنجنابؑ نے باوجود کثرت ثواب کبھی تا زیست متعہ نہ کیا
اور نہ اپنی اولاد کو کرنے دیا مگر اپنے محبون کو وصیت کر گئے کہ معراج شیعان
پاک کو اسی نردبان چوپایہ کے ذریعہ سے حاصل ہوگی قیامت تک مومنین و
مومنات ایسے مسائل اپنی قوم مین جاری رکھین تاکہ درجہ خاتم المرسلین ہر ایک
فاعل و مفعول کو ملے دوسرا مسئلہ یہ کہ خود تو جناب نے علی الدوام غسل رجلین
فرمایا لیکن شیعون کو منع کر گئے کہ شیعون کے لیے کسیطرح سے درست نہین ہے
کہ پانون دہوین بقول شخصے خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت اب سنیے
کیفیت آپکی قضایا کی کہ یہ امر شیعون کی معتبر کتب سے ثابت ہے کہ جناب امیرؑ
کے ہی زمانہ مین تمام مفسدات و مکروہات پیدا ہوئے اور کیا شہری اور کیا
لشکری سب مین بدنظمی پھیل گئی بہت سے ملک مقبوضہ خلفاء ثلثہ آپ ہاتھ سے
دے بیٹھے باعتقاد شیعان یہ صفت ہے جناب امیرؑ کی بدرجہ اتم کامل ہونے کی
پھر بھی مرغے کی ایک ہی ٹانگ رہیگی تقیہ کا بھلا ہو جو بیچارے اسد کا ایمان
بچا لیتا ہے ورنہ شیعون نے المامون کو مرتد اور کافر اور مشرک اور منافق بنانے
مین کچھ بھی کمی نہین رکھی عیاذاً باللہ پھر اسی صفحہ اور صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ حضرت
ابوبکرؓ کو علم قرآن بوجہ اتم حاصل نہ تھا یہان تک کہ اونہون نے بعد وفات

رسول خدا سے سنا کہ حضرت علیؑ قرآن جمع کرتے ہین تو شدہ لوگ ہین خواہشمند ترتیب
قرآن کے ہوئے اور حضرت علیؑ سے جمع کئے ہوئے قرآن سے اختلاف کیا
لیکن خود اس کام کو نکر سکے تب مجبور ہوکر زید بن ثابتؓ و ابی بن کعب وغیرہ
چند شخصون کو مامور کرکے قرآن جمع کرایا اور جو کہ صحیح سے جمع ہوا قرآن
جمع کیا مگر حضرت عثمانؓ نے اوسکو ناقص خیال کیا اور اپنے وقت مین دوسرے
طریق پر جمع کیا الخ غرض اس عبارت سے مطلب ان کا یہ ہے کہ قرآن
موجودہ اصلی نہین ہے بلکہ وہ ہے کہ جسکو ہر زمانہ مین تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے
جسنے چاہا کم کیا جسنے چاہا زیادہ کیا معاذ اللہ وفی صفحہ ۳۴ مین ہے اگرچہ بعض
اوقات حضرت عثمانؓ کتابت وحی کرتے تھے اور اپنی خلافت مین قرآن شریف
اونہون نے بہ تبدیل ترتیب زید بن ثابتؓ جمع کیا اور پہلے قرآن جلوا دیئے
اس مضمون سے صاف ظاہر ہے کہ اصلی قرآن تمام جلوا دیئے گئے گرچہ
ترتیب ناقص رائج الوقت ہین سوم صفحہ ۱۳۶ مین ہے کہ علمائے محققین اہلسنت
والجماعت کا قول ہے کہ اگر حضرت علی مرتضیٰ کا جمع کیا ہوا قرآن رائج ہوتا تو
نہایت نافع ہوتا الخ اس تحریر پر تزویر سے بخوبی ثابت ہے کہ قرآن مروجہ
مروجہ حضرت عثمانؓ محض غیر نافع ہے اس پر طرہ یہ کہ شیخ جی اندرونہ باطن
عقائد شیعون کے ظاہر کرین اور چند ابیات سے ظلوموں سنیون پر کہین بات
چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا اب شیخ صاحب
سے دست بستہ عرض کیجاتی ہے کہ آپ وہ قرآن نافع صحیح الترتیب جسکو جناب
امیرؑ نے گوشہ عدم مین بیٹھکر جمع کیا ہے ہمارے پاس پارسل مین بند کرکے
بھیجئے ہم اوس کی سورہ ولایت و امامت و اہلبیت پر جنکو عیاذاً باللہ حضرت
عثمانؓ نے نکال ڈالا ہے فوراً ایمان لاوینگے اگر ہمارا قول غلط ہو تو امام ضامن

تاسن کو درمیان دیکے پکے کاغذ پر ضمانت لکھوالو اور اگر اس پر بھی آپکا اطمینان نہو
تو امام غائب کی جنہون نے سرداب مین قرآن اپنے دادا کا دبا کر عبد الخلق اللہ کو
گمراہ کر رکھا ہے شہادت دلوالو صفحہ ۹۲ امین ہے کہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و
حضرت عثمانؓ مسلمان ہونے سے قبل مشرک تھے اور بت پرستی علی الاعلان
کرتے تھے اور قرآن شریف مین صاف حکم ہے انما المشرکون نجس ترجمہ جز این
نیست کہ مشرک نجس ہین پس درحالیکہ خود ہر سہ حضرات چالیس چالیس برس کی
عمر تک مشرک رہے اور بوجہ آلائش کفر و شرک کے نجس تھے تو کب ممکن ہے کہ
اونکی وجہ سے آبا و اجداد طاہر ہوئے ہون الخ جواب اس آیت شریف کی
تشریح مین مولف نے بطریق تبرا کے صرف اصحابؓ ثلثہ ہی کو مشرک اور کافر
نہین ٹھہرایا ہے بلکہ صاف صاف دیگر انبیا اللہ و جناب رسولؐ خدا اور حضرت مرتضی
کو مشرک اور کافر بنایا ہے دیکھو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے لیکر تا
حضرت محمد رسول اللہ صلعم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لیکر تا حضرت امام مہدی
رضی اللہ عنہم اولاد آذر بت تراش سے ہین اور آذر کا مشرک و کافر و بت پرست
ہونا نص قرآنی ثابت ہے پس بہ عقیدہ شیعان یہ جمیع حضرات بھی مشرک اور
کافر ہوئے سوائے اسکے جناب امیرؑ کے والد بھی کافر تھے تو جناب امیرؑ کیونکر
طاہر ہوسکتے ہین اگر کہا جاوے کہ موحد تھے تو یہ امر بھی قابل اعتبار نہین اس
لیے کہ جب آپ خدا کے رسولؐ برحق پر ایمان نہ لائے تو صرف خدا پر ایمان لانا
کارآمد نہین ہوسکتا ہے یہ امر تواریخون سے ثابت ہے کہ وقت نزع ابیطالب
کے جناب شافع محشر نے فرمایا کہ اے چچا اگر آپ اسدم ایکبار بھی سبحان
ربی الاعلی پڑہ لو تو مین خدا سے تمہارے لیے شفاعت چاہون ابی طالب
نے چاہا کہ کچھ منہ سے بولے مگر ابوجہل نے روکا کہ ہین یہ کیا کرتا ہے کہ مرتے دم

بھتیجے کا گلہ پڑے لیتا ہے جیسا تم نے ہی ہین چنانچہ اہل سنۃ ابی طالب کا گلا گھونٹ
ویا اون اس وقت پر دلیل جو پہلے فریقین سے ادا ہی ہو پیش کی جاتی ہے
کہ جب جناب امیر نے اسلام قبول کیا تو عمر آپکی دس برس کی تھی
اس سے پیشتر جناب کا یہ حال کوئی نکوئی تو مذہب ابو ہی کا جب اعتقاد
شیعان قبل از قبول اسلام جناب امیر ہی کافر تھے تو ضرور ہوا کہ نجس ہون
اور جناب کی اولاد بھی عیاذاً باللہ نجس ہوئی لطیفہ اب ہم جناب مؤلف
صاحب سے یہ بات دریافت کرتے ہین کہ آپکے باپ دادے بھی تو
سب کے سب ناصبی تھے اور ناصبی شیعون کے نزدیک یقیناً کفار یہود و نصارا
سے بدتر ہوتے ہین تو آپ بھی مصداق اس شعر کے مضمون کے ہین یا نہین
شعر نجس العین کے بود طاہر * سگ شود کے ست ہیت او کافر پس بموجب عقائد
شیعون کے آپ بھی نجس العین ٹھہرتے ہین مثل فلان فلان کے اس مقام
پر توضیح اس امر کی بھی کرنا ضرور سمجھا گیا کہ جب شیعہ کسی بدنصیب ازلی سنی
کو اپنے مذہب باطل مین داخل کرتے ہین تو وہ پیشتر اوس سے اوسکے آبا و اجداد پر
ہفتاد و پشت تک ایک ایک کا نام معہ لقب و عہدہ و پیشہ کے لیکر تبرا و لعنت
کرواتے ہین کیونکہ اونکا فرض مذہبی ہے بلکہ ایسے فواحش و دشنام کو تو
بمنزلہ فاتحہ و ذکر خیر کے یقین کرتے ہین چنانچہ اس امر واقعی کی تصدیق مصنف
اخبار المبصرین کے قول سے ہوتی ہے وہ دیباچہ مین لکھتا ہے کہ حقیر فقیر
کثیر التقصیر عبد الوہاب بن عبد الرحمن المسمی ابن ملجم ملجاء جہنم علیہ ما یستحقہ اس کتاب
مین ظالم نے اپنی مادر مشفقہ و خالہ و خالو کو بھی تبرے سے خالی نہین چھوڑا ہے
بلکہ ایسے بیہودہ لفظون سے اون بزرگون کو یاد کیا ہے کہ جسکے لکھنے سے
شرم آتی ہے دیکھئے مؤلف صاحب یہ اول معراج ہے شیعان نو سر افزا کی

سبا کی ہو مبارک تحفہ صفحہ ۲۰۳ سے صفحہ ۲۰۵ تک مین ہے۔ برگزیدہ خدا و رسول ہونا
بھی جناب مرتضیٰ کی نسبت ثابت ہے اور کسی صحابہ کی نسبت برگزیدگی کا لفظ نہین
دیکھا گیا چنانچہ احادیث متواترہ سے برگزیدگی علی مرتضیٰ کی جمیع مخلوقات پر
بعد النبی صلعم ثابت ہے۔ بوجوہات مندرجہ ذیل۔ اگرچہ ہمنے عقیدہ عبداللہ بن
سبا کی تردید معتبر کتب شیعہ سے ہے ذکر عقائد شیعان مین بوجہ احسن کے
ہے مگر ہم اس موقع پر بھی بفضل خدا و بطفیل سید الانبیا سرکوبی وجوہات
جانشین عبداللہ صنعانی یہودی منافق کی حرف بحرف کرتے ہین (۱) قربت
رسول اللہ جسکا بیان ہو چکا جو اگر قرابت پر ہی مدار امامت دستگاہ کا ہے
تو مثل جناب امیر اور بھی تو چچازاد بھائی رسول اللہ کے تھے وہ بیچارے
بلاوجہ کیون دائرہ قرابت سے خارج کئے گئے (۲) توحد نور مصطفوی مرتضوی
جواب شیخ جی نے سرخی مین بعد نبی صلعم تمام مخلوقات پر جناب امامت پناہ کو
ترجیح دی اب اس مرتبہ غلام کو بادشاہ دوجہان کی برابر ٹھہرا دیا اس غلو پر لعنت
خدا کی اہلسنت کے نزدیک محض لغو ہے (۳) خلقت نبی و وصی از یک طینت
طاہرہ جواب سنی ایسے عقیدہ فاسد کو بہت برا سمجھتے ہین کیونکہ نبی بنص قرآنی
طاہر ہین اور علی کسی طرح سے طاہر نہین ہو سکتے جیسا کہ قول جناب امیر کا
صحیفہ کاملہ مین مرقوم ہے کہ مجھپر نفس و شیطان کا غلبہ رہتا ہے پھر آپ
زبردستی ہی طاہر مثل نبی اللہ کے بنائے دیتے ہین (۴) جوف کعبہ مین
پیدا ہونا جواب بھتیجے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بھی تو جوف کعبہ مین پیدا ہوے
اس مین تعریف جناب امیر کی کیا ہے اگر کہین کہ صحابہ مین یہ وصف نہ تھا
تو ہم کہین کہ یہ صفت تو رسول اللہ و دیگر انبیا اللہ مین بھی تو نہ تھی اس عقیدے
سے تو صریح تحقیر تمام انبیا اللہ کی ہوتی ہے (۵) صغر سنی مین رسول اللہ

کے پاس پرورش پانا جواب حضرت زید نہ کہ جنکو رسول خدا نے اپنا بیٹے
کیا تھا آغوش شفقت رسول کریم مین ہی پرورش پائی تھی پہر حضرت امیر کو ترجیح
کیا ہوئی بلکہ اکثر صحابہ کے بچون کو آپ گود مین لیکر پیار کیا کرتے تھے روایت ہے
کہ ایک صحابی خاص کے بچہ پیدا ہوا اونہون نے رسول خدا کی گود مین لاکر تبرکاً رکہدیا
بچہ نے پیشاب کردیا آپ نے بلا اکراہ پیشاب دہوکر بچہ کے لیے دعا خیر و برکت
کی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کا خلق عظیم عام تھا نہ خاص (۶) وقت پیدائش
لعاب دہن رسول خدا کا چوسنا جواب اوسی لعاب کو رسول خدا نے زخم پا
صدیق اکبر پر جبکہ اونکو شب ہجرت مین مار خونخوار نے کاٹ کہا لگایا اگر کہین کہ لعاب
کے چوسنے کے سبب سے جناب امیر کو دنیا و مافیہا کا علم حاصل ہوگیا تو جواب اوس کا
یہ ہوگا کہ رسول اللہ نے لعاب دہن اکثر چاہات شور مین ڈالا ہے کہ وہ بنو با عجاز
نبوی شیرین ہین اور اون کنوؤن کا پانی نصیب اہل مدینہ بالخصوص زوار مدینہ
بالعموم قدیم سے ہے اس صورت مین ہر ایک نوشندۂ آب اون چاہ لعاب آمیز
رسول خدا ہی بقول شیخ جی ہمرتبہ جناب عالم علم کان ماکیون کا ٹھہرا (۷)
غسل پیدائش رسول خدا کے ہاتھ سے پانا جواب نہ رسول اللہ نے کبھی اپنی
اولاد کو اپنے ہاتھ سے غسل دیا اور نہ اپنی آل کو نہ جناب امیر ایسے برگزیدہ ٹھہر
کہ جنکی آلایش غلیظہ کو رسول پاک اپنے دست اقدس سے دہوویں محض افترا
صریح تہمت ہے (۸) سابق الایمان ہونا جواب حضرت صدیق اکبر و حضرت
خدیجۃ الکبری بہی تو سابق الایمان ہین پہر جناب امیر کا اس پر فخر کیا ہے
(۹) قبل از بلوغ مسلمان ہونا جواب شیخ جی کے اقرار سے ثابت ہوا کہ
حالت نابالغی مین جسکی تعداد تخمیناً تیرہ برس تک ہوسکتی ہے جناب امیر بہی کافر
تھے نہ حاجت مسلمان ہونے کی کیا تھی اس سے معلوم ہوا کہ دلی مادر زاد

ومعصوم مثل رسول خدا نہ تھے پھر مساوات نور نبوی کہ نص قرآنی الم نشرح سے کیا
(۱۰) سب سے اول ہمراہ رسولؐ خدا کے نماز پڑہنا جواب نابالغ کی نماز ہی کیا
اگر سچ پوچھو تو البتہ نماز با نیاز حضرت صدیق اکبرؓ بر حق کی تہی کہ اونھون نے سب
سے پہلے مسجد تعمیر کرکے ہمراہ امام الانبیاؐ کے نماز باجماعت ادا کی بالیقین یہ بات
قابل تحسین ہے (۱۱) دین و دنیا مین رسولؐ خدا کا بہائی ہونا جواب حضرت عقیلؓ
ابن ابی طالب حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ وغیرہ تو حضرت رسول اللہ کے بہائی
عم زاد تہے ہی نہین درد خلگو ہم برروئے تو (۱۲) بروز ہجرت جان پر کھیل کر
رسولؐ خدا صلعم کے بستر پر سونا جواب ہجرت تو حضرت نے شب کو بالاتفاق
فرمائی تہی رونہ نہا کیا شیخ جی کو دلو ندآتا ہے جنکے نزدیک دن رات برابر ہے
کسی بحال ہوشیار سے آنکھون کا علاج کرانا ضرور ہے ہم کہتے ہین بستر
پر جناب امیرؑ کا آرام سے لیٹ رہنا کچہ بہی تکلیف کا کام نہ تہا بلکہ بہت بڑا
جان پر کھیلنا حضرت صدیق اکبرؓ کا فریقین سے ثابت ہے اور اسی پر قرآن پاک
شاہد ہے اب آنکہین بن گئی ہون تو دیکہو اس کا نام جان پر کہیلنا ہے کہ حضرت
صدیق اکبرؓ کے کفار درپے قتل ہوئے تہے اور حضرت امیرؑ سے کسی نے کچہہ
بہی نہ کہا حضرت صدیق اکبرؓ کو غار مین سانپ نے کاٹا جناب امیرؑ کے پھانس
بہی نہ لگی حضرت صدیق اکبرؓ تین شبانہ روز ہمراہ رسول اللہ رہے اور اون کے
فرزند ارجمند برابر کھانا پانی پہونچاتے رہے جناب امیرؑ نے بہی کسی روز جاکے
رسولؐ اللہ کے کہانے پانی کی خبر لی حضرت صدیق اکبرؓ حضرت رسولؐ خدا
کو پشت پر سوار کرکے مدینہ لے پہونچے جناب امیرؑ مکہ کی گلیون مین سیر کرتے
پہرے حضرت صدیق اکبرؓ اپنی جان و مال و اہل و عیال سے مطلق دست بردار
ہوکر رسولؐ خدا کے ہمراہ ہوئے اور جناب امیرؑ نے گہر کے اندر سے پانون

باہر ہیں یا صفت سے آپکی جانبازی کی (۳۱) خداتعالیٰ کے نزدیک سب اصحاب کبار الٰہی
سے انکا اعظام پیغمبر و ممتاز ہونا جواب کیا خوب ہے گناہی کرنی تفسیر الکبیر
اور ثابت ہی ہیں خدا کے نزدیک انکا اعظام ہے جناب امیر کا متقی و ممتاز ہونا بے
شمشیر کی جادی میں اس ہٹ دھرمی کا تو جواب ہی نہیں عجب جاہلان شیعہ محروم ہیں
(۳۲) جنگ بدر میں کا نمایاں کرنا جواب کچھ جناب امیر ہی جنگ بدر میں تھے
بلکہ بہت سے مہاجرین و انصار بھی اس کار خیر میں شریک تھے جنکی تعریف میں
خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہم اسکو بجنسہ خلاصۃ المنہج سے نقل کرتے ہیں و ہو ہذا سورہ
انفال پارہ ۹ میں ہے یا ایہا الذین آمنوا ای کسانیکہ گرویدہ اید ان تتقوا اللہ
اگر بپرہیزید از خدای و تقوی را شعار خود سازید یجعل لکم گرداند برای شما یعنی بدہد شما را
فرقانا فرقے یا فرشتہ کہ جدا شود میان حق از باطل بجہت اعزاز مومنان و اذلال
کافران یا ہدایتی و نوری در قلوب شما یعنی لطفے کہ موجب ہدایت شما شود کہ بان
میان حق و باطل تفریق کنید و یکفر عنکم سیاتکم و بپوشاند و درگذراند از شما
بدیہای شما را و یغفر لکم و بیامرزد شما را بتجاوز و عفو مراد از سیئات صغایر ست
و ذنوب کبائر یا مراد گناہان متقدم و متاخرست زیرا کہ آیہ در اہل بدر آمدہ و
حق تعالیٰ گناہان ایشان را آمرزیدہ و اللہ ذو الفضل العظیم و خدای خداوند
فضل و نعمت بزرگ ست انتہی دیکھو شیعو خدا تعالیٰ تو بصیغہ جمع اہل بدر کے
نسبت خطاب باصواب معافی یقینی اگلے و پچھلے گناہوں کا فرماوے
اور تم از راہ سوء اعتقادی کے تکذیب آیہ کریمہ کی کرو افسوس تمہاری
بے انصافی و بے دینی پر کہ نہ تم خدا کے قرآن کو سچا جانتے ہو اور نہ اپنے
مفسرین و مجتہدین کی تفاسیر کو مانتے ہو اب اس پر ہم دوسرا
ثبوت معتبر تاریخ حملہ حیدری شیعوں سے تحریر کرتے ہیں ابیات

پس از بعثت خیر سید المرسلین — یکی انجمن ساخت با اهل دین
بفرمود آنگه باصحاب خویش — که ای حق پرستان پاکیزه کیش
بدانید کین قوم اهل جفا — کمر بسته بر کین و پرخاش ما
سپه میکشند نزد ما تا بسر — بسیجید خود هم بجنگ دگر
بگوئید اکنون چه بینید بکار — که دشمن رسید از پی کارزار
بپا شد ابوبکر از جا بخاست — وز آن پس عمر نیز قد کرد راست
بگفتند با سید المرسلین — قدم پیش بگذار ما را ببین
که با دشمن دین چو باشیم ما — چه سامان و چه چاره جان بیم
بکوشیم تا هست جان در تن آن — ببازیم شمشیر بر دشمنان
از آن گشته خوش دل رسول خدا — بفرمود در حق ایشان دعا
چنین خواست پس بهترین بشر — که انصار یابد ازیشان خبر
ز جا خاست این بار سعد معاذ — چنین گفت از روی صدق و نیاز
که با جان و دل با همین عهد هست — بدست تو روزی که دادیم دست
سر و مال فرزند و خویش و تبار — همان روز کردیم بر تو نثار
پیمبر بر ایشان نمود آفرین — بر آن صدق و ایمان انصار دین
پس آورد رو سوی یزدان پاک — بنالید و مالید رو بر خاک
بگفت ای نماینده عدل و داد — فرستنده انبیا بر عباد
تو دانی که من رهنمای قریش — بحکم تو بودم نه بر رای خویش
کشیدم بر ایشان بحکم تو تیغ — مکن نصرت خویش بر من دریغ
الهی گر این چند تن از عباد — که کردند امر ترا انقیاد
بحکم تو بستند هر کس میان — ندیدند بیش و کم دشمنان

بمانند از فتح کوتاہ دست | بیابند از دست دشمن شکست
بروی زمین تا قیامت دگر | نگردد پرستندہ است داوگر
باین زاری آن شہ بر نجیدہ بود | کہ خواہش انقیاد حق دربود
درآنہم صفت خشم نزدیک شد | زمین گرد خورشید تاریک شد
ابوبکر نیز و بنی داشت جای | بگفت ای بحق خالق رہنمائی
درآمد بہ تنگی سپاہ ضلال | چہ فرمائی اکنون برای قتال

دیکھو شیعو جان نثاران رسول مقبول کا حال کہ اوس نازک حالت مین تھی کی کہ رسول خدا نے اپنے یارون کے حق مین یہ دعا کی کہ اے پروردگار تو ان مٹھی بھر سے اہل دین حق پرستون پاکیزہ کیش کو جو تیرے خاص حکم پر دار ہین فتح دے ورنہ تیرا روے زمین پر کوئی نام لیوا قیامت تک نہ ہوگا- شیعون کو اس مصرعہ پر نظر کرنا چاہیے ع ابوبکر نیز و بنی داشت جای (۱۵) جنگ احد مین باوجود فرار ہوجانے جمیع صحابہ و شیخین وغیرہ کے رسول خدا کے ساتھ قائم رہنا جواب اہلسنت کی معتبر تاریخ مین ہے کہ احد مین ۳۰ صحابہ ثابت قدم رہے کہ منجملہ اونکے حضرت شیخین وغیرہ بھی ہین باقی جن صاحبون سے بمقتضاے بشریت لغزش بھی ہوئی تھی وہ خدا ہی تعالی نے معاف فرمائی جیسا کہ بحوالہ الخلاصۃ المنہج مذکور ہو چکا پھر آپ فضل خدا پر طعن کرکے کیون مورد لعن بنتے ہین (۱۶) غزوہ خندق مین غایت درجہ فخر و مباہات حاصل کرنا اور ایک لڑائی کا تمام امت محمدی کے اعمال سے جو قیامت تک ہونگی افضل ہونا جواب جناب امیر سے اس بارے مین جتنی نازل نہین ہوئی تھی جسپر آپ کو فخر و مباہات حاصل ہوا اس سفر مین بحکم خدا و رسول سب کے اعمال برابر ہین خدا اپنی کتابون کو تو دیکھو بالخصوص خلاصۃ المنہج کو (۱۷) غزوہ خیبر فتح کرنے مین

غایت رضہ کی مناقب حاصل ہونا جواب یہ دعوی بہی شیعون کا عبث ہے
اس لیئے کہ وہان بیعت صدیق اکبر اس وجہ کی اہانت بنسبت جناب امیرؑ کے معاذ اللہ
خود بہی شیعہ نقل کرتے ہین قریب ہے کہ آسمان پہٹ جاوین اور زمین دہسک
جاوے پہر مناقب کیا ذرا اپنی کتابون کو بہی تو دیکہا کرو یا یون ہی آنکہہ
بند کر کے نشانہ لگاتے ہو ابیات

بدست عمرؓ بود یک ریسمان | دگر در کف خالدؓ پہلوان
فگندند در گردن شیرؓ نر | کشیدند او را بر بوبکرؓ

(۱۸) غزوۂ حنین مین باوجود مفروری شیخین رضہ اکابر صحابہ کا قائم رہنا جواب
کذاب پر خدا کی مار رسولؐ کی پہٹکار اہلسنت کی کتب مین اس کا کچہ بہی تواتر
نہین ہے (۱۹) دوش رسولؐ صلعم پر سوار ہو کر بت شکنی کرنا جواب یہ
اعتقاد پر فساد شیعون کا ہے نہ اہلسنت کا جیسا کہ صفحہ ۸۹ کے حاشیہ پر گذرا
(۲۰) جمیع غزوات مین سردار لشکر و علمدار رسولؐ رہنا جواب صریح افترا
محض بہتان (۲۱) جمیع سرایا مین سردار لشکر رہنا کبہی مثل شیخین کے مطیع
و ماموره نہ ہونا جواب سراسر اتہام ہے (۲۲) رجس اور گناه سے طاہر ہونا
جواب ہے باعتقاد شیعیان تمام اعمال و افعال و اقوال مطابق طریقت
کافرون و مشرکون و مرتدون کے تہے تو پہر آپ رجس و گناه سے کیونکر طاہر
ہو سکتے ہین معاذ اللہ (۲۳) باب مدینۃ العلم الہی ہونا جواب اس صورت مین
خدا تو بالکل نکما ہو گیا کیونکہ جب جناب امیرؑ نے چاہا پہاٹک کہولا اور جب چاہا
تالا لگایا گویا خدا کا علم قبضہ جناب امیرؑ ہی مین ہے شیعون کو چاہیئے کہ
خدا کو عالم الغیب والشہادۃ نہ کہا کرین (۲۴) عالم علم لدنی ہونا جواب
اس مین کل اولیا اللہ برابر ہین اس مین تخصیص جناب امیرؑ کی کیا ہے

یہ فیصل خلجام ہے (۲۵) عالم قرآن وسنت ہونا جواب قرآن صحیح الترتیب نافع
جمع کرکے امام غائب کے حوالہ کیا گنہگار ٹھہرے اب سنئے سنت کا حال کہ ہمیشہ
جناب نے سنت اصحاب ثلثہ پر عمل کیا کبھی کسی کام مین ذرہ برابر مخالفت نہ کی
اس صورت مین باعتقاد شیعان توبہ توبہ منافق یا مرتد یا کافر ٹھہرے (۲۶)
اجتہاد کامل حاصل کرنا جواب جب کسی سے آپنے اجتہاد حاصل کیا تو عالم
علم کان یکون وعلم لدنی کے نہ ٹھہرے سوائے اسکے مجتہد وہی ہے جو اپنے اجتہاد
سے فتویٰ دیتا ہے جناب نے کب مذہب شیعگی پر فتویٰ دیا ہمیشہ مطیع اہل سنت کے
رہے اور اسی طریقہ پر فتویٰ دیتے رہے اگر اسکے برخلاف کوئی ثابت
کرین بشرطیکہ قید تقیہ کی نہ لگاوین اس صورت مین جناب امیر باعتقاد شیعان
عاصی وخاطی ٹھہرے نہ مجتہد ومفتی (۲۷) ایک رکاب سے دوسری رکاب
مین پہونچتے تک قرآن پر عبور کرنا جواب اگر قرآن عثمانی پڑھتے تھے
تو گنہگار ٹھہرے اور اگر اپنا جمع کیا ہوا سراسر نافع و صحیح الترتیب قرآن کو
طرفۃ العین مین پڑھتے تھے تو یہ بات بھی باعتقاد شیعان صریح جھوٹ ہے
کیونکہ شیعون کی ہی کتب مین مذکور ہے کہ جناب امیر نے اپنی عمر عزیز مین
مخالفین مین بسر کی اس صورت مین آپ مومن پاک نہ ٹھہرے (۲۸) ہمیشہ
معیت قرآن ثابت ہونا جواب اگر یہی فرض کیا جاوے کہ ہر دم آپ قرآن
کو بغل مین دبائے پھرا کرتے تھے چونکہ بقول علمائے شیعان جناب کا عمل محض
مخالف قرآن تھا تو پھر معیت قرآن یقیناً غیر مفید ٹھہری بلکہ بالکل بے سود (۲۹)
منقبت اقضاکم علی حاصل کرنا جواب اقضاکم علی یہ بمعنی فقرہ شیخ جی نے
ایسا بے ڈھب لکھا ہے کہ جسکا مطلب کسی پہلو سے سمجھ مین نہین آتا ہے نہ
معلوم آیت ہے یا حدیث ہے یا قول ہے اس مضمون کو تو شیعون نے ہی

یا انھون نے کچھہ اپنے جی مین سمجھہ کہا ہوگا بہرحال یہ دعوی بھی محض مخالف عقیدہ
شیعون کے ہے کیونکہ انہون کی کتب معتبرہ سے ثابت ہے کہ جناب امیرؑ ہمیشہ
قضایا اہلسنت کے طریق پر کیا کرتے تھے کبھی اصحاب ثلثہؓ و دیگر صحابہؓ کبار و صغار
سے خوف سے بوسہ فرج طیبہ تک کا بھی حکم نہین دیتے تھے پھر کیونکر ممکن ہے کہ
جناب مسند شیعگی پر دستار قضا باندہ کر قاضی بنکر بیٹھے ہون (۳۰) علم مین
مشابہ حضرت آدم علیہم السلام کے ہونا جواب توصیف علم حضرت ابو البشرؑ کی قرآن
سے ثابت ہے اور جناب امیرؑ کے علم کا تو مطلق قرآن مین اثر نہین ہے پھر
کیونکر ادنےٰ کی اعلےٰ سے مشابہت ہوسکتی ہے ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک
(۳۱) علم کے دس حصہ مین سے نو حصے آپکو ملنا اور ایک حصہ تمام دنیا کو اور
اوس مین بھی شامل ہونا جواب اس اعتقاد پر فساد سے جمیع انبیاؑ و ملائکہ کے کہ
نزد فضل خدا اونکے علم کی تعریف مین قران شاہد ہے سراسر حقارت و اہانت
ہوتی ہے یہی مذہب تھا شیعون کے دادا پیر کا لُف نے ایسے عقیدہ پلیدہ پر (۳۲)
تقویٰ آپکا مثل تقوی حضرت نوحؑ کے ہونا جواب جب بہ شہادت مستند
کتب شیعیان آپکے جملہ اعمال و افعال معاذ اللہ کافرون و مرتدون و منافقون
کے طریق پر تھے تو متقی کہان سے بن گئے اس زور پر شیعون کا ناز کرنا صریح بیجا ہے
(۳۳) درجہ خلت مثل ابراہیم خلیل اللہ کے حاصل ہونا جواب بالکل جھوٹ
ہے کیونکہ قرآن و احادیث سے خلت ابراہیمؑ علیہ السلام کے ثابت ہے نہ جناب امیرؑ
کی نفرین ایسی تہمت پر (۳۴) ہیبت آپکی مثل ہیبت موسیٰ علیہ السلام کے ہونا
جواب یہ بات بھی یقیناً خلاف ہے کیونکہ صاحب ہیبت تقیہ نہین کرتے
ہین سواے اس کے جبکہ آپ صاحب ہیبت مثل حضرت موسیٰؑ کے تھے
تو کیون آپکے زمانہ خلافت مین تمام مفسدات اہل اسلام مین پھیل گئے جنکا ثبوت

بھی معتبر کتب شیعون سے مکرر مذکور ہو چکا ہے وصف سے آپکی نسبت [illegible]
عبادت آپکی مثل عبادت عیسیٰ علیہ السلام کے ہونا جواب آپکی تمام عبادت
اہلسنت کے طریق پر تھی لہذا سب عباد بہ کہ عظمت سے آپ حضرت صدیق رضی اللہ کے
عبادت مین برابر ہو سکتے ہین سوای اسکے مرتبہ نبی و ولی مین زمین و آسمان کا
فرق ہے (۳۳۶) آپکی خاطر سے خداوند تعالیٰ نے دوبارہ شمس کیا جواب
جب خداکو معاذ اللہ ایسی ہی آپکی خاطر منظور تھی تو خلافت کیون غصب ہو جانے دی
بلکہ خدا تو قادر مطلق تھا چاہتا تو مثل حضرت سلیمان علیہ السلام کے تمام جن و انسان
کا بادشاہ بنا دیتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حدیث لغو ہے اور معجزہ حضرت
سلیمانؑ کی جو اگر شیعہ ہی کی شہادت سے مانتے تو ایسی الحاقی کارروائیون کو اہل
ہرگز پسند نہین کرتے (۳۳۷) صاحب معجزات کثیرہ ہونا جواب اگر یہ ٹھیک
اپنے دوستون کو شعبدے بنا کر دکھاتے ہونگے دشمنون کے مقابلہ مین تو
ایک بھی معجزہ کام نہ آیا بلکہ شان معجز نشان تو یہ تھی کہ مثل حضرت رسول خدا
کے آپ بھی معجزے دکھاتے جس سے آپکے مخالف بھی خوف کرکے مطیع ہو جاتے
یہ دعوی بھی شیعون کا محض خلاف ہے (۳۳۸) ملائکہ اور جنات کا آپکی مناقب
مین اشعار وغیرہ پڑھنا جواب ایسی جھوٹی کارروائیون کو شیعہ ہی پسند کرتے ہین
اہلسنت ایسی لغو باتون مین اپنی اوقات ضایع نہین کرتے (۳۳۹) جبرئیل ومیکائیل
علیہما السلام نے بشب ہجرت آپکا پہرہ دینا جواب جو مصائب کہ جناب امیرؑ
پر بعد بیعت گذرے اوس روز حضرت جبرئیلؑ ومیکائیلؑ علیہما السلام کہان
چھپ رہے تھے کیا حضرت شیخینؓ رضی اللہ عنہما سے ڈرتے تھے (۳۴۰)
بروز جنگ بدر ملائکہ کا یمین و یسار رہنا جواب کلام الٰہی کی تکذیب کرنا ہے
کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمنے اپنے نبیؐ کی مدد و حفاظت کے واسطے

ملائکہ کو نازل کیا تھا جناب امیرؑ کی پاسبانی کو لعنت اللہ علی القوم المفسدین
(۴۱) جبرئیلؑ کا انا منکما کہنا جواب ای شیعو ذرا اپنے مقتدا کے اس نقوگار کی گستاخی
بیمعنی کے مطالب دور از عقل پر غور تو کرو کہ منکما سے شیخ جی صاحب کی کیا غرض ہے
آیا یہ ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ جیسا مین فرشتہ ہون ویسے ہی آپ فرشتے
ہین یا یہ کہ جیسے آپ بشر ہین ویسا ہی مین بھی بشر ہون اس عقدہ اجتماع ضدین
کا حل کرنا ضروری ہے (۴۲) آپ کو غسل و کفن ملائکہ نے دینا جواب اس
ہفتاد پرشاد سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیرؑ فرشتہ تھے بشر نہ
تھے اگر بشر ہوتے تو مثل خاتم المرسلینؐ کے اونکو بھی بشر ہی غسل و کفن دیتے
معاذ اللہ اس اتہام سے معلوم ہوا کہ جناب امیرؑ کا مرتبہ حضرت رسول خداؐ سے
بڑھا ہوا تھا (۴۳) مباہلہ مین شریک ہونا اور نفس رسولؐ سے تعبیر ہونا
جواب مباہلہ مین خاص برگزیدگی حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی ہے نہ جناب امیرؑ
کی اگر برگزیدگی جناب امیرؑ کی ہے تو اس صورت مین اہانت رسول خداؐ
کی متصور ہے سوا اس کے حضرت فاطمہ زہراؑ جو باعث افتخار جناب امیرؑ
ہین اور حضرت حسنینؑ کیون اس منصب سے برطرف کئے گئے شیعون کے
پاس انشاء اللہ اس افترا کا جواب قیامت تک نہوگا (۴۴) متکفل غسل و کفن
رسول خداؐ کا ہونا جواب اول تو یہ بات صحیح نہین ہے اور اگر صحیح بھی ہے تو
اوس سے بڑھکر نہین ہین جو کفالتین کہ اصحاب ثلثہؓ نے حضرت رسول خدا و جناب
امیرؑ کی کین چنانچہ شیعون کی ہی کتب سے ثابت ہے کہ اصحاب ثلثہؓ نے رسول
خدا کے واسطے تمام مال و منال لٹا دیا حضرت صدیق اکبرؓ نے جناب امیرؑ کی
شادی حضرت زہراؑ کے ساتھ زر کثیر خرچ کر کے کروا دی حضرت فاروق برحقؓ
نے حضرت شہر بانو مع زیور حضرت امام حسینؑ کو بخشدین حضرت عثمان غنیؓ نے

زمین مسجد نبوی کی و چاہ زمزمہ رسولؐ خدا و تمبیع اہل اسلام کی آسائش کے واسطے خرید
دینے والے اسکے ہزار ہا سلوک صحابہ ثلاثہ کے ایسے ہی ہیں کہ احاطہ تحریر و تقریر
سے باہر ہیں اگر جناب امیر نے دو چار گز کپڑا دے بھی دیا تو تعجب کیا ہوا
اس سے بڑھکر تو حضرت صدیقہ ام المومنین نے یہ کام کیا کہ اپنی سکونت کا حجرہ
قبر شریف بنانے رسولؐ خدا کے واسطے سپرد کر دیا دیکھو اس کا نام سلوک ہے
(۵۴۴) بحالت جنابت مسجد میں جا سکنا جواب سبب اسکا یہ تھا کہ آپکے گھر
کا دروازہ صحن مسجد میں تھا اسکو مجبوری کہتے ہیں نہ برگزیدگی (۴۴۶) کتب سابقہ
سماویہ میں آپکا مذکور ہونا جواب محض خلاف مطلق بہتان قطعی جھوٹ ہاں البتہ ذکر
قرآن رسولؐ خدا اور اوسی ضمن میں اونکے کل ساتھیوں کا البتہ مذکور ہے تخصیص
جناب امیر کی کیا ہے (۴۴۷) زمین کا آپ سے باتیں کرنا اور خدای تعالی کیطرف
سے زمین اس امر پر مامور ہونا کہ وہ تمام واقعات کی اطلاع دیا کرے جواب
خداوندا زمین پھٹ جاوے اور اوس میں جھوٹا سما جاوے۔ اب ناظرین آگے
اس خرافات مسندات کی عبارت پر حقارت کو بنظر عبرت ملاحظہ فرماوین
شیخ جی صاحب بڑے دعوے سے لکھتے ہیں کہ ان جملہ فضائل کا بیان
مفصل مع ثبوت کتب اہل تسنن اس رسالہ میں بشبہہ مذکور ہو چکا ہے باقی اور
فضائل ہیں کہ استقصار اونکا قطعی محال ہے جواب اے شیعو ذرا تو
انصاف کرو کہ اہلسنت کی کتب مستندہ میں ایسے عقائد پر کا گمان بھی ہم
کہتے ہیں کہ یہ جملہ معتقدات واہیات تمھاری ہی کتب کا ماخذ ہے جسکا جی چاہے
خشت الغمہ و نہج البلاغہ میں دیکھ لے اگر بعض عقیدہ کا شواہد نہ ہو تو یہ صریح
اتہام ہے الحاقی کاروائیوں کو عقلا پسند نہیں کرتے ہیں سوائے انکے جامی صاحب
ہمارے مجتہد بھی نہیں ہیں کہ خواہی نخواہی اونکی تحریر کو کالوحی من السما سمجھ لیا جاوے

یون تو فردوسی نے بھی بہت کچھ صحابہ با صفا کی تعریف و توصیف کی ہے ہم بھی
اوسکو اپنے مخالف کے مقابلہ مین پیش کر سکتے ہین مگر اوسکو شیعہ کب تسلیم کرینگے
بلکہ صاف کہینگے کہ شاہنامہ ایک شاعر کی کتاب ہے ہم پر حجت نہین ہو سکتی
ہے علیٰ ہذا القیاس اسی بنا پر ہمنے معتبر کتب شیعہ سے عقائد پر بحث کی ہے
نہ براہ تعصب شیعون کو چاہیے کہ شیخ جی کی چہ میگوئیون کو اپنی معتبر کتب سے
مقابلہ کر دیکھین اور ہماری مظلومیت کی داد دین بیت اوسے دیکھ لو جا بجا گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا صفحہ ۲۰۵ مین شیخ جی بڑے دعوے کے
ساتھ لکھتے ہین کہ ایک ثلث قرآن مجید مناقب اہلبیت مین نازل ہے بطور نمونہ
بعض آیات ذیل مین درج کیجاتی ہین - اسکے بعد ایک فہرست ہے جس مین
بیس ۲۰ آیتون کے نمبر دیے ہوئے ہین اور اون آیات مین سے اکثر تو غلط ہین
کہین کا پانون کہین کا سر کہین کی مبتدا کہین کی خبر پھر اسی فہرست کے خانہ
ثبوت مین مولف نے بہت کتابون کے نام لکھ ڈالے ہین تا کہ شیعہ لوگ سمجھین کہ
جناب فضیلت مآب شیخ احمد صاحب بڑے ڈبل مولوی ہین جنہون نے
چھکڑون کتابین اہلسنت کی ڈھو ڈالی ہین اور اون سے فضیلت جناب امیرؑ
کی ثابت کی ہے اور صاحب شیعہ بیچارے کیون نہ ایسے ابلہ فریبون کے دام
کید مین گرفتار ہون کیونکہ قرآن در کنار اونکو بغدادی قاعدہ بھی تو صحیح یاد نہین
ہوتا یہ گمان ہمارا نسبت جہلا کے نہین ہے بلکہ علما بھی سزاوار ایسی ہی قابلیت
کے یقیناً دیکھے گئے ہین جن میر صاحب سے پوچھو کہ آپنے قرآن بھی پڑھا ہے
تو بعض صاف انکار کر جاتے ہین اور بعض الحمد للہ و انا انزلنا و قل ہو اللہ کی یاد ہونیکا
اقرار کرنے لگتے ہین جب کسی سید صاحب کی الحمد سنی گئی تو مخرج حروف
تہجی کے بھی ٹھیک نہین پائے گئے ہر چند کہ شیعہ سنی کو دیکھکر نماز مین بہت کچھ

منہ بگاڑتے ہین اور زبان کو بھی توڑتے ہین جیسے کوئی ڈھیر [illegible]
یا کوئی کوے گھڑے مین ٹھیکریان بھر کر بجاتا ہو یا جیسے کوئی بلبلیان [illegible]
قرأت کیطرف مگر صحیح الفاظ بھی تو ادا نہین کر سکتے اب ہم پہلے [illegible]
دعوی غلط کا ثبت کرتے ہین وہ یہ ہے مولف کا یہ دعوی کرنا کہ ایک ثلث قرآن
مجید مناقب اہلبیت مین نازل ہے محض لغو ہے اگر سچ ہے تو مولف [illegible]
یا ڈیڑھ پارہ سے کہ ایک بیسوان حصہ ہو کلام حق سے ثابت کر دین بلا شرکت غیری
تو ہم جانین کہ مولف شاید سچے ہین اور جو ایسا ہی ثبوت ہوا جیسا کہ فہرست
انوار الہدی مین ہے تو خدا ہی حافظ ہے کیونکہ اس فہرست کی آیتون مین مولف
نے بڑے دھوکے شیعون کو دیئے ہین نہ کسی آیت کے معنی ہین نہ مطلب
نہ شان نزول ہے نہ عربی فارسی اردو کی تفسیر ہے تو پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ
ناواقف لوگ اوس سے مستفید ہون فقط کتابون کے نام دیکھنے سے حضرت
علیؑ کی فضیلت ثابت ہو نہین سکتی ہے یہ آیات بینات خدا کا کلام ہے اسکے
معنی اور مطلب بدل ہی نہین سکتے ہین کچھ میان انیس و دبیر کا قول نہین ہے
جنھون نے ہزارون حدیثین بنا کر ہزارون مرثیے گڑھ ڈالے اب ہم وہ آیات محرفہ
مولف کو فہرست ہذا سے لکھتے ہین جس سے یہ بات عوام کو معلوم ہو جاوے
کہ درحقیقت مولف کاذب ہین یعنی خدا کے حکم محکم کو بدلنے والے وہ یہ ہین کہ
صفحہ ۲۰ فہرست مذکور مین ہے ولکل قوم ھاد فلان و فلان تفسیر اہلسنت مین
حضرت علیؑ کی شان مین نازل ہونا لکھا ہے سبحان اللہ اس ہمہ شور اشوری
پھر بہت تر ہے تو غمزہ نے مارا ہے ایک عالم کو پھر اکیلے ہم ہی ترے
ناز کے نہین مقتول ہوا اب ہمسے سنئے تفسیر آیہ شریف کی کہ جب کفار نے
رسول اللہ سے کہا کہ اے محمد تم کیسے رسولؐ ہو جو تم پر نشانیان نازل نہین

کی گئین جیسے حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ پر نازل کی گئین یعنی عصا کا سانپ
بن جانا ید بیضا کا روشن ہو جانا پہٹنا مردون کا جلانا وغیرہ پہر تم کیسے رسول
ہو جو نشانیان نہین لا سکتے ہو اس بات کے سننے سے حضرت کو بہت بڑا رنج
پہونچتا تہا تب رب جلیل نے اسکے جواب مین رسول برحق کی تسلی کے واسطے
فرما دیا کہ اے محمدؐ تو ایک آدمی ڈرانے والا ہے (یعنی عذاب و عقاب سے)
اور تمام قومون کا ہدایت کرنے والا ہے بے ایمان لوگون کے کہنے سے کیون برا
مانتا ہے چنانچہ پوری آیت پارہ ۱۳ سورۂ رعد مین یہ ہے ویقول الذین
کفروا لولا انزل علیه ایة من ربه انما منذر ولکل قوم ھاد ترجمہ اور کہتے
ہین وہ لوگ جنہون نے کفر کیا کیون نہین نازل کی گئین اوس پر (یعنی محمد رسول اللہ پر)
نشانیان جز این نیست کہ تو (یعنی اے محمدؐ) ایک آدمی ہے ڈرانے والا اور
واسطے ہر قوم (یعنی جن و انسان کے لیے) ہدایت کرنے والا دیکھو اس مین ذکر
حضرت علیؑ کا گمان ہے سوا اسکے جناب امیرؑ تو بعقیدہ شیعان ابن سبا
تمام قومون کے گمراہ کرنے والے ہین نہ ہادی کیونکہ اکثر کتب شیعون مین ہے
کہ جناب امیرؑ نے اپنا قرآن جمع کیا ہوا غائب کر ڈالا وہ امام آخر الزمان پاس
ہے چند دن کے واسطے قبل از قیامت ظاہر کیا جاویگا پہر تو روئے زمین پر
شیعون کا ڈنکا پہر جاویگا تمام ناصبی یعنی اہلسنت قتل کر ڈالے جاوینگے بے کہٹکے
مومنین و مومنات مین متعہ جاری ہونگے کوئی مخل نہ ہوگا چنانچہ اس عقیدہ کی
تصدیق مولف کے رسالے سے بہی ہوتی ہے صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ حضرت
ابوبکر صدیق نے حضرت علیؑ کے جمع کئے ہوئے قرآن سے اغماض کیا پس
بقول مولف جناب امیرؑ نعوذ باللہ ولکل قوم مضل ٹھہرے نہ ولکل قوم ہاد

بیت
ترے دماغ مین سودا سا کیا سمایا ہے * جو مارتا ہے تو شیشہ کو سخت پتھر سے

صفحہ ۲۰۹ مین ہے وتعیہا اذن واعیہ فلان راوی سے فلان کتاب اہلسنت مین
باقر علی مرتضیٰ مین لکہا ہے الخ مولف نے حیطلوسہ کا تحریفیا سر تراشی لیا ہے
محض بغرض بہکانے نادانون کے بالخصوص جو علم قرآن سے بے بہرہ ہین یہ
آیت شریف پارہ تبارک الذی سورہ الحاقہ مین اس طرح ہے انا لما طغی
الماء حملناکم فی الجاریۃ لنجعلہا لکم تذکرۃ وتعیہا اذن واعیہ ترجمہ
تحقیق ہمنے جسوقت زیادہ کیا پانی (یعنی وقت طوفان کے) اوٹہایا ہمنے تمکو کشتی
مین (یعنی نوح علیہ السلام کے ساتھہ) تاکہ بناوین ہم اوسکو واسطے تمہارے نصیحت (یعنی الطریقہ
عبرت کے) اور نگاہ رکہین اوسکو کان جیسا کہ حق نگاہ رکہنے کا ہے (یعنی
عقلمند اس نصیحت کو بطور عبرت اپنے کان مین ڈال رکہتے ہین اور ہردم اس
غضب الٰہی کا خیال کرکے ڈرتے رہتے ہین) خلاصہ مضمون اس آیت شریف
کا تفسیر مدارک سنیون وتفسیر خلاصۃ المنہج شیعون مین یہ لکہا ہے کہ رب اکبر
اپنے بندون کو از راہ نصیحت کے فرماتا ہے کہ اے میرے بندو تم کو یعنی تمہارے
آباواجداد کو بڑے بہاری عذاب سے ببرکت اصلاح وبطفیل حضرت نوح علیہ السلام
کے ہمنے نجات دی تم کو چاہیئے کہ ہمارے ایسے احسان بے پایان کے شکر
گذار ہو اور بت تراشی وتعزیہ پرستی وغیرہ من عمل الشیطان سے بیزار رہو اگر
ہمارے اس کہنے پر بہی تم نہ سمجہوگے تو تم بہی مثل کفار امت نوح کے تباہی
کے جہاز مین پڑ جاوگے کیونکہ وہی قدرت کاملہ ہمکو اب بہی حاصل ہے دیکہو
اس آیت شریف کو بہی جناب امیر سے کوئی مناسبت نہین ہے
معلوم نہین کہ ایسی جہوٹی صریح کارروائیون مین جو خسر الدنیا والآخرۃ کے
ہم مرتبہ ہون کونسا فائدہ مولف نے تصور کیا ہے علیٰ ہذا القیاس حسن کا
جمال آیات بینات خالق کائنات کی تبدیل وبدل معنی اور مطلب مین یہ ہے

تو پہر اوسکی بحث احادیث صحیحہ و غیر صحیحہ رسولؐ خدا پر کیونکر تعصب سے خالی ہو سکتی ہے
بیت من زعفران سفر را بزاشتیم ۔ استخوان پیش سگان انداختیم حق یہ ہے
کہ مولف کا رسالہ اندہیری رات کا نشانہ ہے لگا تو تیر نہیں تکا بنا بنایا ہے بقول
شخصے کہیں کہیت کی سنی کہلیان کی صفحہ ۲۴۸ مین ہے سنا ہو کہ ایک مرتبہ
ابو بکرؓ و عمرؓ بغرض معذرت جناب سیدہ کی خدمت مین حاضر ہوئے لیکن تاہم
غضب سیدہ رفع نہ ہوا اور یہ حدیث رسولؐ خدا صلعم کی یاد دلائی فاطمة بضعة
منی من اذاها فقد اذانی ومن اذانی اذی الله ومن اذی الله فقد کفر الخ
جواب مولف صاحب کیا اسکا نام شیعگی ہے کہ جناب امیرؑ کو کافر و موذی بتایا
ہو کیا اسیکا نام امامیہ عشریہ ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کو دشمن خدا و رسولؐ کا
بتلاتے ہو واللہ ابن سبا ہی کے چیلون سے ایسا ہو سکتا ہے دوسرے
کا کام نہیں ہے کیونکہ ماشاء اللہ یہ حدیث جناب شیر خدا کی ہی شان مین رسولؐ
نے ارشاد فرمائی ہے نہ حضرت شیخین کی الحمد للہ حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ مولف
کے اتہام و الزام سے بری ہوئے اب ہم اس بات کو ثابت کرتے ہین
کہ بالیقین یہ حدیث جناب امیرؑ کے ہی باب مین رسولؐ اللہ نے فرمائی
ہے قصہ مختصر یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے ابو جہل کی دختر سے اپنا نکاح کرنا چاہا
جب یہ خبر حضرت فاطمہؑ کو پہونچی سخت تر آپ کو ناگوار گذرا اور سیدہؑ آپ حضرت
رسولؐ خدا کی خدمت مین پہونچین اور حضرت امیرؑ کے ارادہ سے آپکو اطلاع
دی حضرتؐ بھی اس بات کو سنکر رنجیدہ ہوئے اور اسیوقت آپنے حضرت
ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت طلحہؓ کو بھیجکر حضرت علیؑ کو طلب فرمایا اور اون سے
تنبیہا یہ حدیث ارشاد کی قال رسول الله یا علی ما علمت ان فاطمة بضعة منی من
اذاها فقد اذانی فقط انتہی حدیث علل الشرایع معتبر کتب شیعون مین موجود ہے

جسکا جی چاہے نقل کو اصل سے ملا دیکھے اور انصاف کرے کہ کسکی اصل میں کیا لکھا
ہے باقی مضمون حدیث مذکورہ بالا کا موضوعہ مفتری ہونا ہی ہے جس سے
جناب امیر بھی معاذ اللہ مولوی دکافر ٹھہرے سچ تو یہ ہے کہ ایسے وہم کے
دینے شیطان کے دادا کو بھی نہ آتے ہونگے بیت کو رکو رانہ ... کر لیا
تا نفتی چون حسین اندر بلا صفحہ ۲۱ میں ہے و سیجنبها الاتقی الذی یوتی
ماله یتزکی ترجمہ یعنی بچاویگا جلتی ہوئی آگ وہ بڑا متقی کہ دیتا اپنا مال پاک ہونے
کے لیے زکوۃ دی الخ جواب یقین ہے منصف مزاج اس ترجمہ کو ہی ملاحظہ
فرماکے مولف متعصب کی لیاقت کی داد دینگے کہ باوجود دعوے فضیلت
جنکو لفظی ترجمہ بھی کرنا نہیں آتا پھر ناواقف آیت شریف کے مطلب کو کیونکر سمجھ
سکتے ہیں بقول شخصے ع شعورے نباشد گمند ہوا (?) ۔ اگرچہ مولف نے اس آیت
شریف کو چند جگہ لکھا ہے اور ہر جگہ از راہ عناد قلبی و فساد دلی کے یہی مطلب
نکالا ہے کہ مولوی محمد قاسم لکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت صدیق اکبر کی شان میں
نازل نہیں ہوئی بلکہ ایسے شخص کے بارے میں عام طور پر نازل ہوئی ہے
جو بسبب زکوٰۃ دینے اور متقی ہونے کے جلتی ہوئی آگ میں سے نکالا
جاوے الخ اب ہم اس آیت شریف کو شیعون کی معتبر کتاب سے ثابت
کرتے ہیں کہ بلا شک و شبہ یہ آیت شریف خاص حضرت ابوبکرؓ صدیق
اکبر کی ہی شان میں نازل ہوئی ہے علامہ طبرسی مجمع البیان میں یون لکھتا ہے
عن ابی زبیر قال ان الایة نزلت فی ابی بکر لانه اشتری الممالیک الذین اسلموا
مثل بلال و عامرہ بن میسرہ وغیرھما و اعتقهم کہ آیت
سیجنبها الاتقی الذی شان میں ابوبکرؓ کے نازل ہوئی کہ غلامون کو
مول لیتے اور خدا کی راہ میں آزاد کردیتے مثل بلالؓ عامرؓ وغیرہ الخ دیکھو قول

علاوہ اس مذکورہ کے کیسی تصدیق تحریر صحیح جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب
دیوبندی رحمۃ اللہ کی ہوتی ہے صفحہ ۸۷ ۲ مین مولف محض بغرض اشتعال
طبع اہل ایمان کے حضرت امہات المومنین عائشہ صدیقہ و حضرت حفصہ رضی
اللہ عنہما کو مثل زوجہ حضرت نوحؑ و زوجہ حضرت لوطؑ کے کافرہ لکھتا ہے الخ جواب
خیر مولف تو اپنا فرض مذہبی ادا ہی کر چکے اب ہم بھی اونکے مجتہدون ہی کے
قول سے اس کلمۃ الکفر کی تکذیب کرتے ہین اول ملا فتح اللہ مفسر شیعہ نے
خلاصۃ المنہج مین تفسیر آیہ کریمہ یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا ان کنتم مومنین کی یہہ
لکھی ہے کہ ایمان واقع ست دربارہ مسلمانان خصوصا امہات مومنات
اور اسی کتاب مین تفسیر آیہ شریف یعلمون ان اللہ ھو الحق المبین کی یہ لکھی ہے
کہ حق تعالی تنزیہ سہ کس نمودہ یوسفؑ و مریمؑ را و منزیہ عائشہؓ کرد باین
آیات عظیمہ جہت تعظیم سید الانام علیہ الصلواۃ والسلام الخ جواب دیکھو
تمھارا مجتہد کیا لکھتا ہے اگر جنگ جمل کہ امر ناگہانی بے قصد و رضا فیما بین کے
ظہور مین آیا باعث بدگمانی ہے تو وہ بھی بفضل خدا انجام خیر کو پہونچا
اس سے شیعہ بھی انکار نہین کرسکتے ہین کیونکہ اونکے قطب الاقطاب قاضی
شستری اپنی مجالس المومنین کی مجلس اول مین لکھتے ہین کہ عائشہ پیش
جناب امیر توبہ کرد پس جناب صدیقہ ام المومنین کا توبہ کرنا اور جناب امیرؓ کا
صلح کر لینا دعوی مولف کے سر پر خاک ڈالتا ہے خوب یاد آئی ہان مولف
صاحب آپ یہ تو فرمائیے کہ حضرت صدیقہؓ و حضرت امیرؓ سے تو اتفاقا
جنگ بھی ہوئی تھی مگر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کیا قصور کیا تھا
جو اونکو بھی آپ کافرہ کہتے ہین اگر آپ سچے ہین تو کوئی قصور حضرت موصوفہ
کا شیعون ہی کی کتابون سے ثابت کر دیجئے افسوس کہ مولف واسطے

ایذا رسانی مسلمانون کے اہلبیت رسول اللہ کی نسبت جنکی شان مین خدای
تعالی نے آیہ تطہیر نازل فرمائی ہے اور ازواجہ امہاتہم کا خطاب دیا ہے
کلمات ترک ادب و بے تہذیب لکہتا ہے اور اپنے مجتہدون کو کذاب جانتا
ہے جو اونکے قول کو نہین مانتا بیت تا کسے ہیچ شود این مقام ✤ کہ با
دوستانت خلافست و جنگ ہے - حالانکہ ترک ادب کلمات بکنے کی ممانعت کتب
معتبر شیعون مین موجود ہے کافی کلینی کی کتاب الایمان والکفر کے باب السباب
مین یہ حدیث رسول اللہ سے نقل کی ہے لا تسبوا الناس فتکسبوا العداوة بینہم ترجمہ
یعنی آدمیون کو برا نکہو اس لیے کہ پیدا کروگے اونکے درمیان مین عداوت
اور قول جناب امیر کا نہج البلاغت مین جب کہ آپ شامیون سے جنگ
فرماتے تہے اپنے اصحاب سے یہ تہا انی اکرہ ان تکونوا السابئین ترجمہ یعنی تحقیق
مین برا جانتا ہون یہ کہ ہو تم برا کہنے والے صفحہ ۲۸۳ مین مولف نے بڑی
دہوم سے دعوی کیا ہے کہ ہم کتب سماویہ سابقہ یعنی توریت و انجیل سے
حقیت علی مرتضی کی ثابت کرینگے اس امر سے علماء اہلسنت والجماعت
بہی انکار نہین کر سکتے ہین کیونکہ یہ امر خود قرآن مجید سے ثابت ہے کہ جناب
رسول خدا اور اونکے ہمراہیان کا ذکر توریت و انجیل مین لکہا ہوا ہے منکر
اس کا کافر ہے اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ ہمراہی رسول صلعم کون
شخص ہے اوسکی تعریف بہی قرآن مجید مین موجود ہے اشداء علی الکفار
رحماء بینہم پس یہ قرآن مجید سے ثابت ہو گیا کہ علی مرتضی علیہ السلام کا
ذکر کتب سابقہ مین مندرج ہے بلکہ دوازدہ امام علیہ السلام کا ذکر اون مین موجود
ہے اور آیہ محمد رسول اللہ الذین معہ مین جو ہمراہیان کی جمع بیان کی گئی ہے
وہ بالیقین دوازدہ امام علیہ السلام کیطرف اشارہ ہے اور اگر کوئی عدم

موجودی کو منافی معیت سمجھے تو تفاسیر معتبرہ دیکھ لیجیے کہ جلالین وغیرہ مین
معہ کے تفسیر اتبعہ درج ہے جواب الخ واہ صاحب خوب ہی سمجھا اور خوب ہی
آیت شریف کو تحریف کیا شاید چودہ سو برس ہی مین یہ حصہ آپ ہی کے لیے
نازل مین مقرر کیا گیا تھا قسم ہے آپکو اسیر نازل کی ضرور ہمکو وہ تفسیر حسینی معہ
کے معنی اتبعہ درج ہین دکھائیے ورنہ آپکو قیامت تک کوئی سچا نکہے گا اور صاحب
آپکو کوئی بھلا آدمی کیونکر سچا کہہ سکتا ہے کہ جھوٹ کے پل باندھتے ہو ہم
کہتے ہین کہ یہ دعوی کرنا آپکا محض مخالف مذہب اہل تشیع کے ہے کیونکہ اونکی
کتب مین ہے کہ امیر بیچارے اونی سے مسلمان سے ایسے ڈرتے تھے
کہ کبھی اوسکے روبرو اظہار اپنے مذہب شیعگی کا نہین کرتے تھے اگر کوئی آپسے
دریافت کرتا کہ آپکا کیا مذہب ہے تو آپ یہی فرماتے کہ پکا سنت جماعت ہون
اور اگر کوئی آپ سے یہ دریافت کرتا کہ آپ کسکی سنت پہ چلتے ہین تو آپ
اوسکے جواب مین یہی فرماتے سنت خلفاء الراشدین علیہم پر چلتا ہون جب باعتقاد
شیعان آپ ایسے خائف رہتے تھے تو مصداق اشداء علی الکفار کے کیونکر
ہو سکتے ہین اور یہ کہنا آپکا کہ اصحاب ثلثہ رض مصداق اس آیہ شریف کے نہین ہین
اس لیے کہ اون مین یہ وصف نہین پایا گیا ہم کہتے ہین کہ اس آیت کی خلعت
قامت اصحاب ثلثہ ہی پہ راست آئی ہے کیونکہ اونھین ارکان دین نے جہان
کے کفار کو زیر و زبر کر ڈالا تھا بلکہ انہین حضرات نے کفار پر ایسی سختی کی تھی
کہ جسکا مذکور یہود و نصاری کی توریت و انجیل مین ہنوز موجود ہے چنانچہ
ورس ۶ باب ۱۳ کتاب استثنا توریت مین ہے کہ اگر تیرا بھائی یا بیٹا
یا جورو یا دوست کوئی تجھے پھسلاوے اور کہے کہ آؤ غیر معبودون کی بندگی کرو
تو تو اوسکے موافق نہ ہونا اور اوس کی بات نہ سننا اور اوس پہ رحم کی نگاہ نہ کرنا

اور اوس کی رعایت کرنا اور اوس سے پوشیدہ نرکھنا بلکہ اوسکو ضرور قتل کر ڈالنا
اوسکے قتل پر پہلے تیرا ہاتھ پڑے دیکہو بلا رو رعایت حضرت شیخین نے
اپنے عزیزون کو قتل کرنے مین دریغ نکیا چنانچہ شیخ حلی نے کہ شیعون
کے امام اعظم ہین اپنی کتاب تذکرۃ الفقہا کی تیئسین فصل مین لکھا ہے کہ
احد کے دن حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے باپ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا
مگر حضرت صلعم نے منع فرمایا کہ تو بیٹہا رہے اور تو ہی یہ کام کریگا اور تفسیر
مجمع البیان و منہج الصادقین و خلاصہ تفسیر جرجانی مین مفسرین شیعہ لکہتے ہین کہ
حضرت عمر فاروق نے قیدیان بدر کی نسبت فرمایا کہ جو جسکا رشتہ دار ہے
اوسکو اوسی کا رشتہ دار قتل کر ڈالے دیکھو ایسے پکے ایمان والون کو اشداء
علی الکفار کہتے ہین کیونکہ یہ فعل اونکا خاص اللہ واحد ہی کی عبادت کے واسطے
تہا پس مصداق اشداء علی الکفار بموجب شہادت توریت کے اصحاب ہی ٹھہرے
اب سنئے انجیل کی شہادت ورس ۳۱ و ۳۲ باب ۱۳ انجیل متی مین ہے
کہ آسمان کی بادشاہت دانہ رائی کی مانند ہے جیسے کہ ایک شخص نے لیکے اپنے
کہیت مین بویا اور وہ سب بیجون سے چہوٹا ہے اور جب اوگتا ہے سب
ترکاریون سے بڑا ہوتا ہے اور ایسا درخت ہوتا ہے کہ ہوا کے پرندے
اوسکی ڈالیون پر بسیرا کرتے ہین دیکہو مثلہم فی التوراۃ ومثلہم فی الانجیل کزرع
اخرج شطئہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار کی اس ورس
سے کیسی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ خداے کریم اپنے رسول برحق کے یاران
صادق کی مثال انجیل مین اس طرح فرماتا ہے کہ جیسے چہوٹا سا دانہ کہ اوس مین
پہلے انکھوا نکلتا ہے پہر پتی پہر وہ بڑہتا ہے یہان تک کہ بڑا سا درخت ہو جاتا
ہے اور اوسکے دیکھنے والون کو تعجب ہوتا ہے پس یہ مثال موافق حال

اصحابؓ بالکال کی بالکل ہے اس وجہ سے کہ وہ شروع مین تھوڑے سے تھے
بڑھتے بڑھتے ایک جماعت کثیر ہو گئے جسکے دیکھنے سے کفار جلتے تھے بلکہ اونکی
شوکت اور قوت کو دیکھکر مانند حاسد ناحق کوشش سے کف افسوس ملتے
تھے پس جو شخص کہ اصحابؓ عالی صفات کی فضیلت کا معتقد نہین ہو کہتا
ہے وہ لاریب فیہ منکر کتب سماویہ قرآن و توریت و انجیل وغیرہ کا ہے اب ہم
سوائے کتب آسمانی کے دساتیر کتاب پارسیان ایران سے جسکو وہ بھی
اپنے گمان مین کتاب آسمانی جانتے ہین اور اوسی کو اپنی نماز مین پڑھتے ہین
مصداق اشداء علی الکفار ہونے کا نسبت صحابہ رسول اللہ کے ثابت کرتے
ہین شرح دساتیر مسمے بفرہنگ ساتیر مطبوعہ سراجی کے صفحہ ۱۸۸ مین یہ عبارت
بجنسہ مرقوم ہے کہ اینک نشان بدرسید راستکاری و جان سپاری در ایرانیان نماند
چون چنین کارہا کنند از تازیان مردے پیدا شود یعنی از ملک عرب مردے
ہویدا شود و این اشارت ست بہ پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلواۃ والسلام کہ از پیروان
او دیہیم و تخت و کشور و آیین ہمہ برافتد یعنی پیروان و تابعان او کہ اصحابؓ کبار
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم باشند ہمہ سلطنت ایرانیان و کیش آنان برہم زنند
و نشانے ازان نمانند و ہمچنین شد الخ اور کتاب لب التواریخ مولفہ ڈاکٹر شبلی صاحب
کی جلد دوم فصل چہارم مین حال خلفاء راشدین کا یون مرقوم ہے کہ ابو بکرؓ
رضی اللہ عنہ نے قرآن کی تدوین اور ترویج کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
ظفر کی پیروی کی اور مشرقی سلطان ہیراکلیس کی فوج کو اوسنے ہزیمت
دی اور یروشلیم اپنے قبضہ مین لائے اور لبنان پہاڑ سے لیکر روم تک سارا ملک اپنا
مطیع کیا بعد اون کے انتقال کے عمر رضی اللہ عنہ بارہ بعیت خلیفہ مقرر ہوئے
اور ایک ہی خروج مین ممالک سیریا و فونیقی معہ فلسطین و سو لو تیما و خالدیہ

متعلقہ مملکت یونان اونھون سے نے لیا دوسری چڑھائی مین کل ولایت فارس
اپنے زیر حکومت کرکے سب کو اپنے مذہب مین لائے اوسی زمانہ مین اوس کے
سپہ سالار نے ملک مصر و قبطیاد و بتولید یا سطیح کیا پھر پانچوین فصل مین لکھا ہے
کہ بعد عمر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ عثمانؓ نے ملک ایک تبر یانیہ اور ملک تاتار کے
بعض دیار اپنے قبضہ مین کئے اور رہوڈس یعنی سوس اور جزائر یونان کے
لوٹ لیے اور اوسکے بعد ختن بعد انکے علیؑ ہوئے جو آجتک محمدیون مین
مکرم ہین الخ امر واقعی تو یہی ہے کہ حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما
نے کفار ایران کا کہ قدیم سے آتش پرست رہے ہین بالکل ستیاناس
کر دیا اور اونکے بڑے بڑے سرداروں کے جوروں بچون کو ادنی ادنی
عرب کا لونڈی غلام بنا دیا اسی سے تو ابتک اون کی نسل پر شدت صحابہؓ رسولؐ اللہ کا
اثر چلا آتا ہے اگر جناب امیرؑ مصداق آیہ اشداء علی الکفار کے ہوتے تو آپ کی
خلافت مین ملک مفتوحہ و مقبوضہ قبضہ اسلام سے نہ نکل جاتے آپکے لشکر مین
بد ربطی نہ پھیل جاتی شامی غدر نہ کرتے ناصبی آپ سے نہ لڑتے باعتقاد شیعان
یہ تعریف ہے آپکی اشداء علی الکفار ہونے کی اب آپکی رحماء بینھم ہونے کی
بھی توصیف سنئے کہ سوائے جناب امیرؑ کے وقت نزول آیہ شریف اور
کون صاحب موجود تھے کہ جنکی وجہ سے آپ مصداق رحماء بینھم کے کہ کلمہ
جمع مشارکت کا ہے ہوئی اون صاحبون مین سے دو چار کے تو نام بتایئے
اگر حضرت حسنینؑ سے مراد لیتے ہو تو یہ گمان بھی آپکا غلط ہے اس لیے کہ
وقت نزول آیہ شریف دونون صاحبزادے نہایت ہی کم سن تھے
دوسرے رحمت پدری نسبت فرزندون کے عام ہوا کرتی ہے پس
واحد ہونا جناب امیرؑ کا دعوے مجہول مدعی کذاب کو عدد لیست الصادقین سے خارج کرتا ہے

اور یہ لکھنا مولف کا محض لغو ہے کہ تفسیر جلالین مین معہ کے معنی اتبعہ درج ہین
سبحان اللہ چشم بد دور مولف صاحب تو فن افترا مین اوستاد اول ہین بلکہ
بہت بڑہکر اوس سے قابل خوب ہے اپنی طرف سے جہوٹی باتین ملاکر اپنے ہمجنسون
کو سبز باغ دکہاکر بہکاتے ہین تاکہ ناواقف لوگ سمجہین کہ جب معہ کے معنی اتبعہ
جلالین معتبر تفسیر اہلسنت مین موجود ہین تو پہر اہلسنت کیون عدم موجودگی آئمہ
پر اس قدر کد کرتے ہین اسلیے ہم جلالین کی بجنسہ عبارت نقل کیے دیتے ہین
تاکہ منصف مزاج بچشم انصاف معائنہ فرماوین کہ مولف کی مصنوعی و موضوعی
معنی کا جلالین مین مطلق اثر نہین ہے پارہ ۲۶ سورہ فتح تفسیر آیہ هو الذی ارسل رسوله
بالهدی و دین الحق لیظهره ای دین الحق علی الدین کله علی جمیع باقی
الادیان وکفی بالله شهیدا انك مرسل بما ذکر کما قال محمد مبتداء رسول الله
خبره والذین معه اصحابه من المومنین مبتداء وخبره اشداء غلاظ علی الکفار
لا یرحمونهم رحماء بینهم خبر ثانی ای متعاطفون و متوادون
کالوالد مع الولد تراهم تبصرهم رکعا سجدا حالا یبتغون
مستانف یطلبون فضلا من الله و رضوانا سیماهم علامتهم مبتداء
فی وجوههم خبره وهی نور و بیاض یعرفون به فی الآخرة انهم سجدوا فی الدنیا
من اثر السجود متعلق بما تعلق به الخبر ای کائنة واعرب حالا من ضمیره المنتقل
الی الخبر وذالك ای الوصف المذکور مثلهم صفتهم فی التوراة مبتداء و خبره
ومثلهم فی الانجیل مبتداء وخبره الخ سواے اسکے تفسیر خلاصة المنهج معتبر تفسیر شیعون
مین بہی معہ کے معنی ہمراہیان یعنی اصحاب رسول اللہ کے لکہے ہوے ہین جب
مولف صاحب کلام الہی کے معنی مین اپنی طرف سے کلام کرتے ہین تو پہر اور
کس بحث پر اونکی ایمانداری کا اعتبار کیا جاویگا قطع نظر تفاسیر فریقین مذکورین

سکے اشبعہ معنی کسی لغت مین بہی تو نہین پائے جاتے ہم غلطی کی نسبت کیا کہین
ایسا تو سلف سے ہی چلا آتا ہے اس آیت شریف کو مؤلف نے اپنے حصول
مطلب کے واسطے چند طریقے سے تحریف کیا ہے اول تحریف جملہ یعنی آیت
کو مقدم و موخر کرنا دوم تحریف کلمہ یعنی اپنی مدعا براری کے لیے واو کا حذف
کرنا سوم تحریف معنی اپنی سمجھ کے زبردستی اور بہینگا مشتی سے معنی اختیار
کر لینا واللہ یہ تحریفات مؤلف کی کچھ کم اہل کتاب سے نہین ہے اب اگلے
ہاتھون آپکے ثبوت کو بہی ملاحظہ فرمایئے کہ مؤلف صاحب نے کیا اچھا ثبوت
توریت و انجیل سے زیب قلم فرمایا ہے مؤلف نے لکھا ہے کتاب پیدایش
۱۷ باب ۲۰ آیت مین لکھا ہے کہ خداوند کریم نے ابراہیم علیہ السلام سے
فرمایا ہے اور اسمعیلؑ کے حق مین مینے تیری سنی دیکھ مین اوسے برکت
دونگا اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑہاؤنگا اور اوس سے
بارہ سردار پیدا ہونگے الخ مؤلف جی بارہ کا عدد کتاب پیدایش مین دیکھتے ہی
نہال ہوگئے اور فوراً اس مضمون کو اپنے رسالہ مین درج کر دیا کہ عدد بارہ سے
مراد بارہ امام ہین بقول شخصے بھیس نکو دی کودی گون یہ تماشا دیکھے کون
اگر ایسی ہی سمجھ ہے تو اسکی دوا لقمان پاس بھی نہین ہے ہان شاید امام غائب
تبادین تو خبر نہین ہم کہتے ہین کہ اس آیت مین مطلق آئمہ کا ذکر نہین ہے اصل
دلیل معقول سے کہ بفضل خدا یہان ۱۳ کا عدد موجود ہے جسکا جی چاہے
جناب رسول مقبول سے لیکر حضرت امام مہدی آخر الزمان تک شمار کر دیکھے
تیرہ کا شمار ہوتا ہے اگر کہا جاوے کہ جناب رسالتمآب اس شمار مین داخل نہین ہین
تو بارہ امام بھی مرتبہ امامت سے خارج ہوئے جاتے ہین کیونکہ مسلمہ
فریقین ہے کہ مراتب آئمہ کا بدولت جناب رسولخدا کے ہی ہے

بیت تو اصل وجود آمدی از نخست ٭ دگر ہر چہ موجود شد فرع تست سوای
اسکے خطاب خدا نسبت حضرت ابراہیم ع کے صرف اس قدر ہے کہ مین حضرت
اسمعیل ع کی اولاد مین بارہ سردار یعنی حواری پیدا کرونگا نہ یہ کہ محمد صلعم کی آل مین
بارہ امام ہویدا کرونگا ایسے فریب سے تو فریبی ہی فریب کھا سکتے ہین نہ اہل صدق و
صفا اور سے لیاقت بقول شخصے عقل چہ کیست کہ پیش مردان بیاید پہر صفحہ ۲۸۴
مین آپکا دوسرا ثبوت دیکھیئے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی کل قوم سے مخاطب
ہوکر فرماتے ہین کہ خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان تیرے بھائیون
مین سے میرے مانند ایک نبی برپا کریگا تم اوسکی طرف کان دہریو پہر حضرت
موسیٰ کی وحی نقل اس طرح کرتے ہین اور خداوند نے مجھے کہا کہ اونہون نے کہا
سو اچھا کہا مین اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی برپا کرونگا
اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا وہ سب اون سے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی
میرے باتون کو جنہین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس کا حساب اوس سے
لونگا الخ مولف نے بھائی کا جو لفظ عبارت صدر مین دیکھا لٹو ہوگئے اور فوراً آیا
علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی کی حدیث بنا کر
تیار کردی اور اوسکے معنی بہی یہ جما دیے کہ جیسے حضرت ہارون ع سے لوگ حسد
رکہتے تھے ویسے ہی حضرت مرتضیٰ ع سے عداوت رکھتے تھے مگر اخلاق محمدی مانع
بددعا اور غارت ہونے شاکیان کا ہوا الخ غرض اسی طرح سے مولف نے
اس کچے غم کے اپنے ڈہائی چاول علیحدہ ہی پکائے ہین دیکھو قول موسیٰ سے
تو اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ میرے بھائیون (یعنی انبیاء اللہ) مین سے ایسا ایک
نبی جلیل القدر خدا تعالیٰ پیدا کریگا کہ وہ سب کا ہادی ہوگا اور اوس کے منہ مین
کلام خدا اوتریگا اور وہ خدا کے حکم کو پورا پورا تعمیل کرے گا اور جو کوئی اوس کا

کہنا شامے گا تو خدا اوس کا حساب لیگا پس اسلئے بنی اسرائیل تم اوس کی طرف رجوع کرنا اور اوسکی بات کو گوش ہوش سے سننا جہان تک کہ غور کیا جاتا ہے تو حضرت موسیٰ کے قول مین کوئی لفظ ایسا نہین پایا جاتا ہے جس سے حضرت ہارون یا جناب امیر یا نعوذ باللہ اونکے سوا یعنی اصحاب ثلثہ رسالت آب ہمراہ لیئے جاوین بلکہ حضرت موسیٰ کی پیشین گوئی سے تو صرف حضرت رسول خدا کی نبوت کا ثبوت ہوتا ہے جب جناب معترضہ مؤلف کو قول حضرت موسیٰ مین ذرا بھی دخل نہین ہے تو پھر مؤلف کس لیئے ایسی بے اصل تاویلین کرتے ہین جس سے وہ کذاب سمجھے جاتے ہین اور اونکی سمجھ پر اطفال ابجد خوان بلکہ جہال نادان قہقہہ لگاتے ہین اور یہ لکھنا بھی محض جناب امیر پر افترا کرنا ہے کہ اخلاق محمدی مانع بد دعا اور غارت ہوئے شاکیان کا ہوا ہم کہتے ہین کہ جناب امیر کو حاجت بد دعا کرنے کی کیا تھی آپ تو بڑے مجاہد و شجاع غالب علی کل غالب بلکہ مظہر العجائب والغرائب تھے جبرئیل کے پر کاٹنے والے جنات کے قتل کرنے والے عرش سے بالا جانے والے تحت الثریٰ کی خبر لانے والے ذو الفقار کھینچکر کیون نہ تمام شاکیون کو مار ڈالا جو سارا قصہ بکھیڑا ہی دور ہو جاتا اس موقع پر سوا اسکے کہ مؤلف تقیہ و سکوت کو پیش لاوین اور کیا عذر و حیلہ نکال سکتے ہین ان وجوہات سے بخوبی صاف ظاہر ہو گیا کہ مؤلف عبارت کتب سماویہ سے مطلق آگاہ نہین ہین ع رقص کردن خود نداند صحن را گوید کج است ـ صفحہ ۲۸۶ مین ہے کہ ایلیا اور علی مین کچھ فرق نہین ہے جواب ہم کہتے ہین کہ مابین علی و ایلیا کے زمین و آسمان کا فرق ہے اس لیے کہ علی عربی لفظ ہے اور ایلیا عبرانی مگر مؤلف نے بسبب عدم واقفیت کے اس لفظ کو سریانی لکھا ہے اور حالانکہ کسی لغت کی کتاب سے بھی ثابت نہین ہوتا ہے

کیونکہ اعلیٰ اسم تفضیل ہے علو مصدر کا تو پھر علی کو صفت مشبہ ہے مشتق
سے مشتق کیونکر ہوسکتا ہے ہاں صاحب آپ یہ تو فرمائیے کہ آپ نے افضلا الیلیا پر
تو بہت کچھ بحث کی اور بوجہ حق پوشی کے معنی اوڑاہی گئے تاکہ معنی لکھنے میں
کہیں اہلسنت کے ہاتھ دستاویز صحیح نہ پڑجاوے جو اولٹا شیعوں کو چھینا وین
اب ہم آپکی قلعی کھولتے ہیں دیکھو غیاث و منتخب و برہان وغیرہ لغتوں کو
کہ اون میں الیلیا کے حقیقی معنے صدیق اکبر کے لکھے ہیں اور مجازاً لقب
جناب امیر کا بھی ہے اور یہ بات اہل بصیرت پر روشن ہے کہ ہمیشہ حقیقت
کو مجاز پر ترجیح ہوا کرتی ہے جیسے کہ منصب خلافت میں حضرت صدیق اکبر
کو حضرت علی پر ترجیح ہے صفحہ ۷۰ میں ہے کہ جبکہ یہ لوگ رسول خدا کے
جنازہ پر حاضر ہوئے تو غریب سیدہ مرحومہ کے جنازہ سے کیا غرض تھی
افسوس اوسوقت مسلمانوں کے حال پر ہے کہ سب منافق تھے الخ جواب
مطلب مؤلف کا اس صریح افترا سے یہ ہے کہ کوئی اصحاب رسول اللہ
میں سے حضرت فاطمہ کے جنازہ پر نہ آیا اور نہ کوئی اصحاب رسول اللہ کا جنازہ
پر شریک ہوا تھا اب ہم مؤلف کے قول کو شیعوں کی معتبر کتب سے جھوٹا
کرتے ہیں کتاب علل الشرایع کی جلد اول باب العلت التی من اجلہا دفنت
فاطمہ بالليل ولم يدفن میں لکھا ہے کہ عمر نے چاہا کہ قبر فاطمہ کی کھود کر نماز پڑھے
اس بات پر حضرت علی غضبناک ہوئے اور مستعد بجنگ شمشیر ہوئے پس
مہاجرین و انصار جمع آئے اور حضرت علی کی رضامندی کو اختیار کیا تب فساد
رفع ہوا اب لیجئے جواب جنازہ رسالت پناہ کا جلاء العیون معتبر کتاب شیعوں
میں ہے کہ ابوبکر نے چاہا کہ پیش امام ہو امیر المومنین نے ہٹا دیا اور خود امامت
کی بعد اوسکے اجازت دی صحابہ کو تو دس دس آدمی داخل ہوتے تھے اور

درود بھیجتے تھے یہان تک اہل مدینہ و اطراف مدینہ حضرت صلعم پر درود بھیجتے تہے
پس ان دونون شہادتون کی تصدیق سے مفتری صاحب جھوٹے ٹھہرے
غرضکہ رسالہ انوار الہدیٰ مین کہ جسکو ظلمات الہدیٰ کہنا زیبا ہے بلکہ یہی اسم
اوسکے لیے سزاوار ہے ایسے ہی واہیات معاملات بیان کرے گئے ہین جس
سے مولف نے پیرایۂ دشمنی مین تو صحابۂ عالی صفات و ازواج مطہرات
رسول اللہ پر کہلا کہلا تبرا کیا ہے اور پیرایۂ دوستی مین انبیاؑ و اولیا یعنی
آئمہ ہدیٰ کو بہلا برا کہا ہے اس لیے ہمنے چند نمونہ ناظرین کو دکہلا دیے
تاکہ مؤلف کی ہٹ دہرمی کی داد دین کہ کس قدر ہٹ دہرمی و تعصب و
دروغگوئی کو کام مین لایا ہے اور پہر بہی امیدوار رہے مین اپنی دانست مین
مؤلف نے اہلسنت والجماعت کی توہین مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکہا
ہے اسی سبب سے ہمارے نزدیک رسالہ انوار الہدیٰ و داستان امیر حمزہ
مین صرف اس قدر فرق پایا جاتا ہے کہ داستان امیر حمزہ کے مؤلف
نے تو واسطے دہوکہ دینے اہلسنت کے صحابۂ رسول اللہ صلعم کے نام دشمنون کے
نام پر رکھکر تبرا کیا ہے چونکہ اوسکو یعنی امیر حمزہ کی داستان کو نا واقف
لوگون نے قصہ سمجھ لیا ہے اس لیے اوسکو واسطے تفریح طبع پڑھتے سنتے
ہین اور اپنے ایمان کو غارت کرتے ہین اور انوار الہدیٰ کے مؤلف نے
تو صاف صاف تبرا لکہا ہے بہرحال یہ دونون کتابین تبرائیون کی قابل آگ
مین جلا دینے یا پانی مین ڈوبا دینے کے ہین ؏ بر رسولان بلاغ باشد و بس
اب اس اختصار مین زیادہ گنجایش نہین ہے ورنہ اور بہی ہٹ دہرمیان
ظلمات الہدیٰ کی ظاہر کیجاتی کما لا یخفیٰ الطلاع جواب الجواب مین بہت
کا خیال ہے ورنہ اس کا جواب بہی انشاء اللہ تعالیٰ ترکی بترکی ہوگا اگر کابہ کرکا تو ہم بستہ

(۲) جو آیت یا روایت لکھی جاوے اوسکی تفسیر و معنی بحوالہ صحیح معہ نشان و
پتہ کے لکھی جاوین غت ربود نہون جیسا کہ انوار الہدی مین کیا گیا (۳) اپنے
آئمہ و مجتہدون کے اقوال کی تکذیب دلائل معقول سے کیجبگا ایسا نہو کہین
یہ کہکر اسن چہوڑا و کہ ہماری کتابون مین یہ نہین یا وہ نہین (۴) ہمارے
سوالون کا جواب عقلی و نقلی دلائل سے ایسا معقول لکہا جاوے جسکو اہل
علم منصف قبول فرماوین غائین بائین شائین نہو (۵) آیات و روایات کے
لفظون و معنون مین تحریف و تبدیل نہ کیا جاوے اور راے و کالت
کو بہی دخل نہو تعصب بالاے طاق رکہہ دیا جاوے ٭

حکم اطاعت و پیروی خلفائے رسول اللہ کا

واضح ہو کہ جسطرح سے انسان پر خدا و رسول کی اطاعت فرض ہے اوسیطرح
سے بموجب آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کے اطاعت
خلفائے اربعہ کی علے الترتیب فرض ہے اس لیے کہ خدائے تعالی نے اپنے
کلام برحق مین صاف صاف اونکی خلافت کی اوصاف بیان کر دیے ہین ہو ہذا
وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما
استخلف الذین من قبلہم و لیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم و لیبدلنہم من
بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا و من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون ٭
ترجمہ وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون کو جو ایمان لائے تم مین سے اور اچھے
کام کیے یقینا خلیفہ کریگا اونکو زمین مین جیسے کہ خلیفہ کیا تہا اون سے اگلون کو
(یعنی داود علیہ السلام کو بموجب آیہ شریف یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض
اور اسیطرح جیسے سلیمان علیہ السلام کو) اور جماویگا اونکو دین اونکا وہ دین کہ پسند

کر دیگا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بعد امن میری ہی بندگی کرینگے شریک
نہ کرینگے میرا کسی کو اور جو کوئی ناشکری کریگا اسکے پیچھے سو وہی لوگ
ہین بے حکم سوا آسکے اثبات خلافت خلفاء الراشدین شیعون کی بھی معتبر
کتب سے ہوتا ہے چنانچہ خلاصۃ المنہج کے ۸ ۳۴ جزو مین تفسیر آیہ کریمہ
واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا کی یہ لکھی ہے کہ حضرت رسول
خدا صلعم نے حفصہ سے فرمایا کہ بعد ہمارے ابوبکر مالک امت ہوگا
اور بادشاہی کریگا بعد اوسکے تیرا باپ یعنی حضرت عمر حفصہ نے
خوش ہوکر یہ دونون بھید عائشہ سے کہدیا تب یہ آیت شریف
نازل ہوئی اور اسیطرح سے مجمع البیان مین ہے اور نہج البلاغت
مین ہے کہ جب حضرت عثمان غنی شہید ہوگئے اور مسلمانون نے
خلافت کا جناب امیر پر اتفاق کیا اوس وقت آپنے ارشاد فرمایا
انا لکم وزیرا خیر لکم من ان اکون امیرا ترجمہ اے مسلمانون مین
تمہارے لیے وزیر رہون بہتر ہے اوس سے کہ امیر ہون جب مسلمانون
نے جناب امیر کو خلافت پر مجبور کیا تب آپنے خلافت کو بپاس
خاطر مسلمانون کے قبول کیا پھر اسی کتاب مین ہے کہ خلافت کی حالت
مین بھی جناب امیر کی زبان مبارک سے یہ ہی نکلتا تھا واللہ ما کانت لی فی الخلافۃ
رغبۃ ولا الولایۃ اربۃ ولکنکم دعوتمونی الیہا
وحملتمونی علیہا ترجمہ یعنی خدا کی قسم ہے کہ خود مجھکو خلافت کی رغبت نہین ہے
اور نہ ولایت کی حاجت ہے لیکن تم نے مجھکو بلایا خلافت کی طرف
اور باعث ہوئے تم میرے لیے خلافت کے الخ پس ہر مدعی
اسلام پر فرض ہوا کہ خلفاء اربعہ برحق کی اطاعت و پیروی کرے

کیونکہ ان ارکان اربعہ اسلام کی پیروی عین پیروی رسول اللہ علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی ہے اب باقی رہا یہ امر کہ پیرو رسول اللہ و خلفاے
رسول اللہ کون لوگ ہین پنج وقتہ جماعت سے نماز پڑھنے والے
مساجد اللہ کو زینت دینے والے اشراق کے عاشق تہجد
کے شائق حفظ و ناظرہ تلاوت کرنے والے کلام اللہ پاک کے درود
بھیجنے والے روح پر فتوح صاحب لولاک کے اصلی جماعت جمعہ
و عیدین کے امیدوار زیارت حرمین شریفین کے طالب مدد
حلال مشکلات کے ذاکر اسماء حسنیٰ رافع الدرجات کے عابد شب
زندہ دار زاہد پرہیزگار گوشہ نشین اعتکاف دیانت دار با انصاف
کلمہ توحید کے شاغل حدیث رسول اللہ کے عامل فرض و واجب
و سنت و نفل روزہ رکھنے کے مشتاق رمضان شریف مین تراویح
پڑھنے کے مشتاق پابند طہارت کاملہ کے حریص عبادت نافلہ
وغیرہ کے سب مین یہ وصف ہون وہ بے شک و شبہ پیرو رسول اللہ
و خلفاے رسول اللہ کا ہے اللہم زد ۔ الٰہی بحرمت سید ابرار و آل اطہار
و اصحاب اخیار اس رسالہ ہدایت اظہار کو قبول فرما اور مجھ عاصی پر معاصی کے
واسطے ذریعہ نجات بنا

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی
الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا
انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین وصلی اللہ علی خیر خلقه محمد و اله
واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

تمام شد

محضر نامہ علمائے شرع متین و رؤسائے حامی دین دیوبندی بہ نسبت شیخ احمد صاحب شیعی جدیدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت علماء و رؤساء دیوبند ضلع سہارنپور بغرض کشف حقیقت حال یہ گذارش ہم خدام علماء کی ہے کہ شیخ احمد صاحب دیوبندی شیعی کی نسبت ہم لوگون کو اخبار مختلفہ پہونچے - بعض اشتہارات مین شیعان آگرہ و لکھنؤ وغیرہ نے اون کی نسبت یہ مشتہر کیا ہے کہ مولوی شیخ احمد صاحب دیوبندی جو مولف رسالہ انوار الہدی علماء دیوبند کے رکن اعظم شمار ہوتے ہین اور عالم و فاضل گنے جاتے ہین اول اہلسنت مین ایک رکن رکین تھے اب اہل تشیع کے لیے مایہ فخر زیب و ملت ہین - دوسری جماعت معتبرہ سے یہ مسموع ہوا کہ شیخ احمد صاحب کوئی عالم و فاضل نہین اور نہ علماء دیوبند کی طرح جنکی شہرت اکثر اطراف عالم مین پھیلی ہوئی ہے یہ بھی مشہور ہوتے اور ایسے گمنام کیون ہوتے کہ سوائے چند شیعہ کے کوئی اونکا نام بھی نہ جانتا یہ صرف دھوکا اور فریب حضرات شیعہ کا ہے کہ اونکی نسبت ایسے الفاظ لکھدیئے - اب ہم طالبان حق آپ حضرات رؤسا و علماء ساکنان دیوبند و واقفان حقیقت حال سے یہ گذارش کرتے ہین کہ جو کچھ حق ہو بلا کم و کاست تحریر فرمایئے کہ اہل اشتباہ کے شکوک رفع ہون اور آپکو اجر دارین حاصل ہو - بینوا توجروا

الجواب

بلا ریب شیخ احمد صاحب مذکور دیوبند کے رہنے والے ہین نہ عالم ہین نہ اہل علم و فضل سے اونکو کوئی تعلق و ربط بلکہ جیسے اس زمانہ مین کچہری کی تحصیل کے ملازم کچھہ شدہ بدہ فارسی اردو مین حاصل کر لیتے ہین اس قسم کے ہین چنانچہ اہل انصاف اونکی تالیف کو بھی دیکھکر ہماری معروضات کی تصدیق کر سکتے ہین علم عربی و تحقیق دین سے اونکو کچھہ مناسبت نہین اس کوچہ سے محض نابلد ہین جہلاؤ سفہاء کے لیے بیشک مایۂ فخر و افتخار ہونگے مگر اہل علم سے تو وہ ہمیشہ جان چراتے پھرتے ہین اور خود ہم لوگون سے اسی قصبہ دیوبند مین اونکو بعض معاملات پیش آئے جسمین محض لاجواب اور ساکت ہوئے اور اپنی جہل و نادانی کے خود مقر ہوئے ایک خط اونکی قلم کا لکھا ہوا چھپا ہوا موجود ہے جسمین وہ خود مقر ہین اپنے لاعلم اور جاہل ہونے کی تصدیق کے لیے اوسکی کسیقدر عبارت درج اشتہار ہذا ہے رقعہ پیش کرنے سے پہلے اس قدر اور عرض ہے کہ ایک گفتگو جو خود ہم لوگون کو اونکے ساتھہ پیش آئی جس سے اونکا جہل پوری طرح سے منکشف ہو جاویگا وہ یہ کہ شیخ احمد صاحب مذکور نے چند اعتراض جو اونکے اکابر پہلے سے کرتے چلے آئے ہین مذہب اہل سنت پر پیش کئے اونکے جوابات دندان شکن دیے گئے اور ترجمہ احادیث اونکو سنا کر ساکت کیا گیا اونکی جانب سے سواے سکوت و تسلیم اور کچھہ نہ تھا ہیبت اہل حق سے نہ جواب مین کچھہ نقص پیش کر سکے نہ گویائی و بیان کی نوبت آئی محض سکوت تھا یا تسلیم آخر مین ہم لوگون نے یہ کہا کہ شیخ صاحب اب تو ہمنے ترجمہ

صحیح کرتے کہ آپکو مطالبہ تنازعہ پر واقف کیا اور حق سمجھایا اگر بالفرض ہم
بالکل ترجمہ برعکس کرتے آپکو سناتے جب بھی آپ ہان ہان ہی کرتے
اسقدر اور کہ ان کے بیان سمجھو کہ ترجمہ برعکس بیان کرتے ہین اسپر شاید ندامت
ہوئی ہو کہ اس علم پر اہل علم سے اوسکے نادانی سے بہت بعید ہے
مگر سمجھتے اور قدم ہے تو پھر کیون اس کوچہ مین قدم رکھتے اور دوسرے
علم کا کرکے ضلوا و اضلوا کے مصداق ہوتے اور وعید من افتی بغیر علم کا
بار اپنے سر پر لیتے ہین بفضل الہی فلا ہادی لہ اب ہم عبارت موعود
درج اشتہار کرتے ہین جو خود اونکے قلم کی لکھی ہوئی مطبوع ہو چکی ہے ۱۳۱۸ ہجری

نقل خط شیخ احمد صاحب دیوبندی جو اونھون نے بعض علماء دیوبند کو لکھا تھا

حضرت مولوی صاحب جوابات جو کہ آپنے بھیجے ہین وہ واقعی نہایت عمدہ و
قابل تعریف ہین جس جس معاملہ مین مجھکو شک واقع ہوا تھا وہ معاملات طے ہوگئے
(اوس خط کے آخر مین یہ بھی لکھا ہے) اور سائل جسکو پوچھنا کسی امر کا منظور ہوتا
ہے وہ کس سے پوچھے سوای عالم کے الخ۔

راقم بندہ شیخ احمد انتہی عبارتہ۔

پس درحقیقت شیخ احمد صاحب مذکور حسب اقرار خود سائل عامی ہین علم وفضل تو
اون مین کیا ہوتا فہم و لیاقت سے بھی عاری ہین جس شخص نے اونکی نسبت
عالم و فاضل یا علماء دیوبند مین رکن اعظم ہونے کا اشتہار دیا محض غلط
لا اصل ہے مشتہرین کو اصل حال کی خبر نہین ورنہ ایسی جرائت نکرتے البتہ شیخ احمد
صاحب سے تعجب ہے کہ اونھون نے باوجود اطلاع ہونیکے مشتہرین کو ایسی تعریفات کاذبہ سے روکا
نع چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد۔ بندہ عزیز الرحمن دیوبندی خادم مدرسہ عربیہ دیوبند

یہ جواب جو سائل کے سوال کا جس صاحب نے لکھا ہے اوسکی تصدیق بندہ مہتمم مدرسہ اسلامی دیوبند بھی کرتا ہے کہ جو کچھ جواب مین تحریر کیا ہے بلا کم و کاست راست اور درست ہے یہ شیخ احمد صاحب نہ پہلے مولوی یا عالم تھے نہ اب ہین عربی وغیرہ سے انکو کسی طرح مناسبت ہی نہین ہے بلکہ بزمانۂ عیسائیت یہ اپنے دین سے بھی واقف نہ تھے۔ وقوف دین تو درکنار روزمرہ کے مسائل جو وضو اور نماز کے برتاؤ کے ہین اون سے بھی محض ناواقف اور بے علم تھے جب اونھون نے اپنا مذہب تبدیل کیا تو دوسرے فریق مین عالم کہلائے البتہ ہمکو یہ فخر ہے کہ دیوبند کے بے علم دوسرے مذہب والون کے یہان عالم کہلاوین۔

محمد عابد مہتمم مدرسہ دیوبند

جناب حاجی محمد عابد صاحب نے جو بنسبت شیخ احمد صاحب تحریر فرمایا ہے میری رای مین بالکل درست و راست بے کم و کاست ہے۔

ذوالفقار علی عفی عنہ ممبر مدرسہ عربیہ دیوبند

احقر کو جو کچھ شیخ صاحب مذکور سے چونکہ اتفاق ہمکلامی ہوا ہے اور نیز محلہ داری کا بھی علاقہ ہے اس لیے اونکے حالات بعض بعض مفصل معلوم ہین سو نظر برین امور یقیناً کہتا ہوں کہ جو کچھ اونکے بارے مین لکھا گیا ہے اس مین اصلا مبالغہ نہین بلکہ وہ اس بیان سے بھی زیادہ کے مستحق ہین والسلام

محمد حسن عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عربیہ دیوبند

بیان شیخ احمد کی نسبت جو امور واقعیہ و صحیحہ تحریر ہوے ہین اگر کسی ناواقف کو اوس مین شک و شبہ ہو تو اون سے کوئی عبارت عربی

نکلوا پڑھوا کر دیکھ لین اس سے مضمون کی بخوبی تصدیق ہو جاویگی۔

العبد

خلیل احمد عفی عنہ مدرس و مہتمم مدرسہ اسلامیہ ضلع سہارنپور

شیخ احمد صاحب دیوبندی کی نسبت جو کچھ صدر مین لکھا گیا بہت صحیح و درست ہے

العبد العبد

احمد حسن دیوبندی عفی عنہ — فضل الرحمن عفی عنہ ممبر مدرسہ
ابن مولوی مہتاب علی صاحب — عربیہ دیوبند و رئیس دیوبند
مرحوم رئیس دیوبند

اس مین شیخ احمد شیعی دیوبندی کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے مین اوسکی تصدیق کرتا ہون

العبد العبد

محمد مسعود حسن عفی عنہ ابن مولانا — مظہر حسین عفی عنہ بن قاضی
رشید احمد صاحب گنگوہی — رئیس دیوبند

نسبت شیخ احمد صاحب دیوبندی کے جو کچھ عبارت مذکور الصدر مین لکھا ہے درحقیقت وہ اوسکے لائق ہین۔

العبد العبد

محمد شفیع عفی عنہ رئیس دیوبند — بندہ نظیر احمد صدیقی ممبر مدرسہ
کوٹلوی رئیس دیوبند

شیخ احمد صاحب کی نسبت جو کچھ تحریر فرمایا گیا ہے درست اور حق ہے واقعی امر یہ ہے کہ اونکو علوم عربیہ سے خواہ اعلے ہون یا ادنے کسی درجہ مس اور لگاؤ نہین البتہ اردو کے تراجم دیکھکر عالم بن بیٹھے ہین

بہ الٰہ اعلم و علمہ اتم ۔

الجواب

حبیب الرحمٰن عفی عنہ

واقعی شیخ احمد صاحب ویسے ہی ہیں جیسا اونکی نسبت ان حضرات نے تحریر فرمایا ہے اونکو مولوی صاحب کہنے شیعہ ہی راضی ہوتے ہوں گے یہاں تو عوام میں شمار ہوتے ہیں اور علم کے تو نام سے بھی واقف نہیں اب تک یہ حال ہے کہ جب مکان تشریف لاتے ہیں تو خوف اہل حق سے گھر کے گوشہ سے باہر قدم رنجہ نہیں فرماتے دیوبند سے باہر جاکر جو چاہیں فرمائیں ۔

الجواب الصحیح

محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ ابن مولوی ذوالفقار علی صاحب مرحوم رئیس دیوبند

امداد الحق عفی عنہ دیوبندی ابن حاجی سراج الحق صاحب رئیس دیوبند

بندہ احمد علی عفی عنہ

اس ناکارہ نے اپنے تمام سن شعور پچاس برس میں کوئی امر عالمانہ یا تحقیق واقفانہ یا کوئی عمل و چال و چلن طالب علمانہ کے ساتھ منشی صاحب مذکور کو موصوف نہیں پایا لہذا تہمت علم و فضل کی اونکے ساتھ میں بالکل غلط ہے البتہ خود بین ہیں یا آنکہ محض ناواقف علم سے ہیں اور آپکو واقف جانتے ہیں صورت دار ہیں جبہ و عمامہ وغیرہ میں مختار ہیں خوش پوشاک ہیں خوش خوراک ہیں اگر مذہب اہل تشیع میں ان امور کا نام علم ہے فضل ہے رکن اعظم ہے مایہ فخر و زیب ملت ہے تو بیشک اونکو

اس سے زیادہ تصور فرمائیں مگر حق کے خلاف ہے کذب صریح ہے غلطی صاف
صاف ہے فقط

العبد

مشتاق احمد عفی عنہ دیوبندی یعنی حکیم مشتاق احمد صاحب رئیس دیوبند ممبر مدرسہ اسلامیہ دیوبند

شیخ احمد شیعی کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے میں تصدیق کرتا ہوں۔

العبد   العبد

محمد یسین عفی عنہ عثمانی عرف دیوان   بندہ محمد ضیاء الحق عفی عنہ بن مولوی
اللہ دیا رئیس دیوبند   محمد صابر مرحوم دیوبندی

میاں شیخ احمد ایک شہری برادری کے آدمی ہیں اونہوں نے جہانتک مجھکو علم ہے نہ کسی مدرسہ عربیہ میں علوم دینیہ کی تعلیم پائی نکوئی اونکو عالم یا مولوی اس شہر میں جانتا ہے اکثر سادات بارہ میں کا زندہ روساء اہل تشیع کے رہے ہیں اوسی طرف آپکے اعتقاد مائل بہ رفض ہوے ایک ریاست چھوٹی میں وکالت کرتے تھے ہیں عبارات عربیہ کے معنی بھی درست نہیں جانتے ہیں اور الفاظ درست نہیں پڑھ سکتے ہیں ہاں جیسے ناخواندہ شخص بوجہ مزاولت کچھ کچھ واقف ہوجاتا ہے ایسے یہ بھی کچھ کچھ ریاست میں اب یوں معلوم ہوا کہ وہ عالم زبردست مشہور ہیں مجھکو اون کا عالم یا مولوی ہونا اسوقت معلوم ہوا بندہ اور دیگر اشخاص شہر انکو ایک دنیادار شخص سمجھتے ہیں کسی قسم کی کوئی فضیلت علمی انمیں نہیں ہے واللہ اعلم

العبد

محمد مصطفے علی عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ ساکن دیوبند

تقریظ ماہر علم کلام واقف فنون تمام محب آل و اصحاب خیر الانام

علامہ زمان مولوی محمد بنارسی خان صاحب اکبرآبادی ادام لمعہ برکاتہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین
واضح ہو کہ فی الحال جن متشیعین متعصبین مخالفین مبغوضین نے بوساوس شیطانی
و ہواجس نفسانی کے دائرہ اسلام سے خارج ہو کر نسبت صحابۂ کبار
جان نثار سید المرسلین خاتم النبیین جو بفضل خدا مصداق نص
صریح والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم کے بالیقین ہیں اقوال
ناہنگام سواد نامہ انوار الہدیٰ و تنویر بے تار تمسک بفضیحت آئین سنن ہیں
آہنگی کی ہے بعنایت خدا و برکت سید الانبیا بموجب ع
کلوخ انداز را پاداش سنگ است ۔ ویسے ہی انکے ہذیانات ناشائستہ کے
جوابات برجستہ رسالہ بدر الدجیٰ میں درج ہوئے تاکہ اہل بغض
کے دلوں پہ کہ مستحق تتمہ آیہ کریمہ لیغیظ بہم الکفار کے ہیں
داغ جانسوز حیرت و حسرت کا قیامت تک باقی رہے فی الحقیقت
یہ اردو رسالہ ہدایت قبالہ قلیل الضخامت کثیر المنفعت واسطے سرقمع
اتہام باطلہ و دفع الزام عاطلہ جو بدلائل موافق سراپا مخالف آیات
بینات و احادیث سرور کائنات کے ہیں کافی ہے و بنا بر قلع و قمع
مرض لاعلاج فی قلوبہم مرض مریضان اہل نفاق کے طبیب شافی بشرطیکہ اپنی حرکات
ناملائم سے پرہیز کریں نہ درصورت یاوہ گوئی سزاوار قطعہ بیدل کے ٹھہرینگے قطعہ

بسوز ای سرکش ناپاک تا یکدم بیاسائی — کہ از انکار و تعصب ہائے تا سر آتش نفطی
ندارد اشک شوقت جز جہنم دامن دیگر — بحیرت میروی از خود نگہ کن تا کجا رفتی

قطعۂ تاریخ عمدة المتکلمین و زبدة المناظرین فضیلت و معرفت دستگاہ حافظ مولوی رحیم اللہ صاحب اکبرآبادی ادام اللہ فیضہم

بوصف قلّت حجم کتاب و وسعت معنی
محمد شد جہانگیر و زبان و شیخ تا مرزا
گناہ حبّ آل و حبّ اصحاب نبی دارم
تمنا شد و چو پرسیدان گفت ما فی الصدر مشغول
بود بدر الدجی احقاق حق ابطال باطل را
بفکر سال تاریخش چو سعی رفت ہاتف گفت ۱۳۱۰
بسال ہجریش ہم پی توان بردن تا بسانی

تمنّی ما شئت شیئاً من بیان فاستمع منّی
بتصدیق بقیش زبان بحثنا واصد التیسی و حقّی
تبرّ یا اخی ما استطعت لکن لا تلوّ منّی
صفائی سینۂ اصحاب شد از شرح مستغنی
کفیل دین برہان و دلیل لمّی و لمّ
کتاب جامع و مانع بہ بحث شیعہ و سنّی
اگر سب و تقیہ کنی زانجملہ مستغنی ۱۳۱۰

قطعۂ تاریخ مولوی محمد عبد الرحیم صاحب انبیٹھوی

واللہ یہ کتاب تسنن کی سیف ہے
مضمون جملہ اوسکا ہے مثل گل چمن
پوچھی خرد سے سال تو بولی کہ لکھ ابھی
دوبارہ عرض کی کہ بتا اے عزیز جان
بولی خرد سر ابن سبا کاٹ راس سے

جوہر ہے جسکے سینۂ شیعان فگار ہے
یہ اہل بغض کے لیے صر حرف خار ہے
سن ہجری نہ ہے تین سو ہے یکہزار ہے
سن عیسوی کے لکھنے کو دل بیقرار ہے
بدر الدجی شیعوں کے لیے ذوالفقار ہے
۱۸۹۲ع

اشتہار یہ کتاب حسب منشاء قانون مطابع داخل رجسٹری گورنمنٹ کرا دیگئی ہے لہذا التماس ہے کہ کوئی اہل مطبع یا دیگر اشخاص بغیر اجازت ارادہ طبع کا نفرمایئں ورنہ بعوض نفع کے نقصان اوٹھائینگے ✤

العبد — محمد جہانگیر خان مولف کتاب ہذا۔

غلط نامہ

	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	٦	قبلک	قلبک	٥٧	١٦	حملتہم	حملتموے
[illegible]	٣	باحسان	باحسانٍ	٦١	١٧	باو	مباء
١٩	١٣	لمہ	للہ	٦٤	١٨	صبنا	علیا
٢٠	٨	جاہد	جاہدوا	٦٧	٢٠	بالہلاک	لہلاک
[illegible]	١٩	فضلہم	افضلہم	٦٨	٤	علیکم	علیہم
	٨	یتبوء الدار	یتبوؤ الدار	//	//	مجیریا	مجبرًا
	٦٠	والاخوانا	ولاخوانا	٨٢	٩	سبلہ	ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ
	//	سبقون	سبقونا	١١٤	٢	نہ طہر	دہرًا
	٩	یمونہم	یہمونہم	١٢٠ح	٣٨	بالیتمونی	بالیعمونی
	٨	ایدالناس	ایدی الناس	١٧٧	١٩	البنی	النّبی
	١٥	کان	کانا	١٨٣	٤	فرح	فرج
[illegible]	١٠	اوا لعوا	اولعوا	٢٠٠	١٨	الله	الیہ
[illegible]	١٠	عن الہوا	عن الہوی				

تاریخ

[illegible]

۱۲۷۸

...گلشن علم آگرہ محلہ گلاب خانہ میں سید غلام حسین عزت [illegible] کے اہتمام سے چھاپا گیا